

نسيم صبح پري شين نيزاد جوان

در خوش ايجاء عربت سيبه موج

هيم کشته نينا ن نکته سنج سوا

تباد و خسر و فقر سايه رستم

دنيا و دين لاله و دهن عيا

هر کس طح هې فرمان مين ارکي

سوا سکا شاه کري جو چلني کو

هر هې ايک س سېان ت علا

خود ال دې هې دريا مين شاه

چکي جو فرس اجاب پر وائي کي

چو تنه با تبه مين لاله و دهن

هماي غت تو قير رشک جو قصه

جاب بحر کرم مسنج و دهن

عقيل ثير بطحا شکوه گردن

يا وکلي چاکرو نين هې نين هې

جو چاهي سينه کيستي من کري

کر چي پاس شاه تو پاس و رتو

زمان هې مان نه سني ديه و دهن

مهم سدي روی زمین هوا

مجال کيا که جو هواک جاب چکنا

مجال کيا که جو هواک جاب چکنا

چو تنه با تبه مين لاله و دهن

Checked  
1987



بس یکبار کچی تہے اوس زمانہ میں

خوشکاشن دنیا ملک جو پہنچتے

کہنہی رکتی و خندق میں اور خیر میں

وہا کیوں کہی عتدال سب کو

سیا خانی سنی ہر کیا جو روحوں کو

کڑی چلن میں شمسین شبنہ و ان

جوج ہر سیا کہ کیر کا دل ہی پڑمرو

کیا ہی کہ بدن دکھائی اہ صوا

لکا جو پیراک ہاتھ اوس مانی میں

وہ صحر کا نہ پڑا حسرت

ابھی ملک تو دریدہ میں محض ماہ و تنور

ابھی ملک نہیں خوشی کی خرم کا

اماں مانگتی جب نہ جنت اس

یہ دم نسخہ صحت ہی و بھر و

تور و حین جسم سی کر فی لکھن

کہ تبا کر تی ہی ٹوٹ کر کی چٹا

سفیدی ایسی جس سی یہ ہو فور

بلور کا ہی و قبضہ پہل ہی

ابھی ملک بہر او کی خرم کا

میت کی مبرم قضا ہو

پھر شیشی ہ کی مین مرج کیا لکھو یار  
کہاں بان او رکھان ہی انا شعور

یہی عاہی وسیلی قصیدی کی  
کہ سو بریں مجھنی نی دجی گارنجو

مطالع

تجلی دیکھہ کی تجھ شیشی نفور  
ترا جواب نہیں شک شعلہ رخ طو

کہ میں صیدن نیابی ہی ام طو  
کہہ جال الوشی محب کو چاہا اقا

کہاں ہی تجھ بہ ہر امانت اسی ہی  
زمانی مین ہیں انسان سب کے مغدو

بروح کہ محمد بروح حسن  
خبر ہمار ہی ہی کہنا بروبر ضرور

سر مرضی لکٹ ی نفع جی  
کہ تہی صحت جسمی بہت بھی منظور

نمازین میر ضنا نہ زنا مین  
جہان مین مین دہش مین مقصود

بس ایسا کر دیکھ من صبح کی طرح خوش  
شب ضلکی سیانٹی یک سیک

وہ کون جی رہی دلہ مریم بنگا  
تری سوانہین بہرنی کا کوئی

پتی محمد و زہرا و عای اختر ہی

کہ اپنی ساتھ وہاں محلو کھو محسو

قصیدہ در مدح علی علیہ السلام بحر اسفند کلام ختم حقیقہ

چون دھندل و ندجہاں از من بیان  
ای نوبت پشت خم گشتہ

بعد حمدش نعت احمد گشتہ بر من  
کر د و حصہ قمر بر سہا

بر نیاید در صفت یک شمتہ از کلک من  
گزہم پسند از ہملا بن و انما

منطلع در وصف کردم بیان یسار  
از پی تقیہم خم شہان مثل کما

مالک تاج پیسہ حاکم روز جزا  
منفتح بر سر مور قاصی انش و جا

منطلع مخر فلک و شمس کی مصلحت  
حاکم از عالم شمس وین جا

خوش احمد زج زهر اوستن شیر خدا

عالم علم قضا و ماکت و ز قد

مربع شمس و بلال کوه صحر و <sup>فلک</sup>

ناسخ اودما باطل عالم حکم لطف

ابن عم احمد و مسند شین تخت پا

قدم جو و دستخا در یافعی خار عطا

آسمان علم و بهت آفتاب پر ضیا

در شجاعت در سخاوت و <sup>یکتا</sup> منیت

بمصفیر مصطفی و جانشین مر <sup>تقد</sup>

فاطع بازوی حریف <sup>ملک</sup> مرسته خو

ذو نقار و دوزبان معرکه باشد نشا

مخزن اسرار دنیا منع پیر جوان

معدن علم و حیا و بحر احمد آردان

نکته سنج و نکته نهم نکته بن نکته دان

تاجدار و تاج بخش حاکم شاه شهبان

تاجدار لافتنی روشن کن نام جهان

کوکب اثنا فحنا ساطع نور سبحان

یادگار مصطفی و در زرم چون شیر زیان

طوطی شیرین لبان و بلبل نوبستان

شد فسانه در جهان آن ش تیغ و سنا

چون باشد در جهان این دختر یادگار

لَا فَاِلاَّ عَلَى لَاسِيْفَا لَانُو لِقِيْتَا

قطعه در صفت کاظمین علیہما السلام

شرف بخشا خدا فی اس مین کو و کشتی

مشت جو اس نام سرین شریک

پنج جانین اگر نکشند مین پاک روضه

چک ای کر روضتی مرغ کاغذین اگر

اگر تعریف جا کو می روضی کی چوشت

عجب ز مو لاجی ہو تعریف اک نکته

جو نور پاک روضی کی اندر سیرین

بڑا ہی چرخ چارم عی ج روضه کا

روضه بنایا شرف و لت فی پام

کیمو نکره ایل ہند معراج جہان

رسول پاک و سکو کورانی پھر ایل جہان

تو حورین نقش پاشی چشم گلکشت

زمین طار سد رہی او سکو ہمران

ملاک غور سی سنکراوسی اپنی زبان

شار سی اگر سن پائین او سکو بیزبان

شعاع شمس کو گلگیر ہی اپنی زبان

چلین عیسی ہی سربل اگر اسکا

تیا بلار ماہون مین ای سب



ہاں میں موی کاظم کا روضہ شکست

نہ پوشیدہ کریں حاجت پیر منہ عت

غلام پاک اجدانی بنایا ہی بناؤ

عجیب زمیں کی کچھ بات نہیں آتے

اسی کی ساسی میں نہ چین سی سو

کر ہی نف کی صا روضہ کی کیا سی

بنی تیر ہی بی جا کی اک اک قلم شب کو

پیر موی صحر کی او ہو ہلا لی تیغ نصہ

ہر اک شے تنزل ہی تی ہی مگر اسکی

گدا رشم سی سینہ ہی اہل نام کا

اسی روضی کی کر ہی تساب میں نام

عصای پیری ہر شے پیر جان

شعاع شمس کو کنبہ پہ روضی کی عیا

نہفتہ دل میں جو مضمون میری عیا

عیان جو ہونا جان میں ہونا جو عیا

شا عرمون مردم میری جان چا

شعاع شمس کو روضی کی اک روح ان

اگر قوس قزح کو روضہ کی کماں

سہر فلاک حکم دست کی کماں

بھاج روضہ کو بھار بخزان چا

صدی مجلس نام کو بل کی فنا چا

جو کہتا ہوں جتنی کہیں سب کماں

شامی صاحبِ ضمیر لبِ یسین چمکی

یہ چاہی جو نوس کی جاڑ نشی دل کی

اسی کی نام سنی مہاں روشنی پانی

یہ نشی ہیں آہن نور پاک کا نظارہ

اسی وحی کی صدیق شہون ابرو

اگر سمجھو تو نقلِ وضہ کاظم ارم ہے

انہیں سنی من کرنا ہوں یہی ہر امانت

ہر اک کلمہ شہ شہ عقیقی کا منارہ

جو پاؤں تھی مانتو سنی یاؤ ابرو پائے

کہتو باغبان چھوٹی دلی ایش کلشن

اسی پر مرادین سارسی عالم کی حفا

بہاسی ہر اک شہرت میں شیرین جان

اگر کو مرقد پر نور پزل کا دہن جان

اسی وحی کی صدیق اک جاگزیان

کسی سلا تین ہم یہ کسجا کہاں

کروں صفت اس وحی کی مجھ کو سنان

جو باغِ خلد میں کیا ہوں مرم بہا

وسیلہ بیری میں عقیقی میں مجھ کو یہ مان

زین پاک اس وضہ کی رشک آسان

شکر ہر ایک سکی ستا پر کشان

صد دُغدیہ لبونکو کہ سکو بوستان

وہا کا گھر ہی ہی گ بھر دستان

صفت اس بلبل شہیر کی سُل لکڑی	جہاں مین خون گز نہ گل کی دستان مین
جوتی آئین و آرو کی روشنی زیارت کو	بقا و قیصر و غفور کو سچا جان مین
جگر نشیں لکنا ہی صید ہے کافِ ظلم کی	گریبانِ ماتم ماہِ خدائیں سب کتابِ جان مین
یہ وہ وضو نامہ موسیٰ کاظم کا ہی یارو	ہرک و آرا کو مردِ ہشتی کا روانِ جان مین
جنابِ نیر و کشف و روح پاکِ زہرے	شیرِ یک محفلِ ماتم علی کا خاندانِ جان مین
پہر سیح کی تعمیر ہے کونے نگرِ شاہانِ ہون	اسی مضمینِ شہانہ اس کو میہانِ جان مین
و عاسی لغو حیاتِ رہی بدنِ ہو	ہرک پہلو مری کا سپہ سالارِ جان مین
اوسے قادیسی ستارے سے کہیں	ملائک کو ہرک و خشی در کا پاسِ جان مین
غیرِ دنیا کی روحِ سب سے معطر ہی	جو کلیانِ ایسی گلشن کی تیرا نکو عطرانِ جان مین
محبوبِ جگر یہ سب کھاتے ہیں ایک نکتہ	جناحِ سب سے کاظم کو اسمینِ نیم جانِ جان مین
جو رو ہی نسو لوگ مضمونِ ہاتھ یا	وہاں سب کچھ ہو ہیں نکو دستانِ جان مین

یہاں کی خاک پاک صاف بہتر کمیاسی

خزانہ دین دنیا کا بہترین دفن ہی یارا

اسی مضمین رین باتہ مین منقل جلدانی

ادب کی جا ہی اسی ہو صفت کربچا کر چل

یہاں کی خاک کو تہہ ہوا عجاز کا حاصل

یہ لازم ہی نکلی زائر و نکو طبع نگین

مددگار و دعو عالم ہیں مددگار زمانہ

نگاہ آتی میں پرستی میں سنی جان پائی

اسی سی پائین کی تو صبر پاک عقیقہ

ہم کا پاؤں کو طاقت ان سہن چینی

تحریر سنی پائین زرا تہہ یکا

نہیں کی ایک کفر کو ہی عنبر شان جان

یہاں کی خاک روپی انا لطیف و دان

فرشتوں کو چین کی شجر کا باغبان

جو طغرا کا یہاں شہیرہ شہیران جان

یہاں کی پاسبان کو یونہی شک و انجان

اجا طہ روضہ نور کا شک صفہاں جان

یہاں کی روضہ پر نور کو با امتحان جان

ہر ایک نہ یہاں کا عرش کی اک و بان جان

حقیقت یہ ہی سب میں اپنی مکان جان

یہی جی ہی چین سب تر و قدسیان جان

فروزی مال دولت کے بھی سامعان جان



نہیں دیتی ہیں یوسفؑ لقا محتاج گریہ

مجھی پہی شہ خاطر سی پہ لین نہ زائر

مجھی احستے کہہ و دفع ہو یہ رخصہ بالکل

ابھی وار نہیں کوئی ہمد نہیں آیا

سفینہ ہی عجب رخصہ عجب کا بنایا

و عاہی موسیٰ کاظمؑ اسی وہ آپ سمجھیں

عجب یاطاہر ہی ان ہم آتا ہی

مری اک عرض سے سب معین کس کو اسکو

اگر غم ہی مصیبت کا تو شادی ہی محبت کے

اوسے آئیں اور انکو نسی سجاراہ و ہونو

جویشی ہوا رخصہ عقبی کی بیعت

یہاں دین یعقوبؑ پہی اک کنوین

جو کہ ہمیں عرض کر تا ہوں مہر ہی درج

صلا او نکو پہی یاری جی میری میان جان

یہیں بچاں لین مجکو جو میری تہہ ان جان

جہاز کو شہ افلاک سکا بادبان جان

محبت سی مجھی پہی ات نہ وہ اطمان

کہ ہر ہر نگہ میری سب اب ان جان

کہ خوشید منور کو یہاں کا تا بدن جان

غم و شادی نیا سمن اگر تو امان جان

یہ جنت ہے جنت ہے سب اسکو افس جان

سمن صبح کا کہی ہمارا ہمسار جان



مرادین دلی حاصل ہو گئیں میں اکاشی	رسول نیکبختی کو بھان بہر و جانین
عجبت ظالم تھی امانوں کو بھی میاں	جو دشمن ایسی کی ان کو سب جانین
اٹھی موعظی ظلم کی دلیں یہ خیال آئے	مجھ میں طاقت فتح و ظفر و نازان
یہیں وہی عقبی بکے ہاں ہی ایک سے	بھان ہستری شش و سر کی کانین
مطالب دین کیا ملین و رہو شفا جلد	و عابثی تہ نہ ہی سکو ایگانین
لہین آمین سب اہل یاریت بخشاؤں	و عاقت کے یہ سب سکو سجا و خدان

### منقبت

اس دل بیمار کی اب کچھ دوائی	گر بری تقدیر بھی ہو تو بھلائی
اب اتنی بھی طبیعت نہ مائی	اب غبارِ دل کی بھی یہ صفائی

حاجتیں سب بند ہیں حاجت والی چھٹی  
یا علی مشککات مشککات کی چھٹی

کشتور دل و کیم لہوین انکھ سی ابا دم	لب تلک این اٹھا پچن او بیدا دم
کر رہی ہیں ایک سے یہی یاد ہم	صید بنیو عالم اور بنیں صیدا دم

حاجتیں بند ہیں حاجت والی کیجئے  
یا علی مشکاک مشکاک شائی کیجئے

یا علی تساکھان پاؤں پھان میں دھرا	بی تمہاری کونجی عقد لا حل مرا
مطلب دل جاہیں آئے اور دعا	ہی رنجی لکوشا ہا تمسی عالم عشق کا

حاجتیں بند ہیں حاجت والی کیجئے  
یا علی مشکاک مشکاک شائی کیجئے

شے حاکر بچایا آپ نے سلمان کو	اک گر وہ کفر کی ثابت کیا ایمان کو
ہو جو شمع تو سناروں آپ نازان کو	حفظ و عافیت میں کہی آپے نکم

حاجتیں بند ہیں حاجت والی کیجئے

یا علی مشکک شمسکک شمسکک

چرخ چارم پیچہتی ہیں سیحان تبا

یوسف و یعقوب کا یہی عالم سی

میر و نیامین ہی ہر دم کشادہ صلا

التجا کرتا ہی نہ کرتی سی ل مرا

حاجتین سب بند ہیں حاجت والی کیجی

یا علی مشکک شمسکک شمسکک

مصطفیٰ کیو سطلی و مرتضیٰ کیو سطلی

حاجتین سب بند ہیں حاجت والی کیجی

عابد و جعفر محمد اور رضا کیو سطلی

اور حسین پاک کی اور فاطمہ کیو سطلی

حاجتین سب بند ہیں حاجت والی کیجی

یا علی مشکک شمسکک شمسکک

ورد کرتا ہوں ہر نام میں صبح و شام

داود و یوسف کے زہی گرامی شہ عالم تمام

تم سو اب کسکالوں کی شاہ فیات نام

جلد لکھی خیر میں کے زہی گرامی نام

حاجتین بند ہیں حاجت والی کج ہے

یا علی مشکات مشکات کج ہے

عرض چک پہ کر رہا ہوں نہ رو کجی می

عالم علم پیر اب دوسے کجے مری

بہر خمیر تیز نیک بد کجے مری

پاسداری آج ای خیر لاسد کجی مری

حاجتین بند ہیں حاجت والی کج ہے

یا علی مشکات مشکات کج ہے

رتبہ خاور سی بہ کرتا ہری استین

برق لامع تیغ خاٹف ہیں سب ستم

پاسی قدس سی ہمیشہ تہراتی ہیں

شیر حق مشہور ہی ام مبارک کہیں

حاجتین بند ہیں حاجت والی کج ہے

یا علی مشکات مشکات کج ہے

متنی سلمان کو چا پاشیر می ہان

متنی معیار الولد کا چیر والا ہی ہان



نوح کی کشتی کا رو کا ہی نہیں ہوتا	مسیہ کا کام کا محتاج ہی سا راجہاں
-----------------------------------	-----------------------------------

حاجتیں بند ہیں حاجت والی کیجئے	
یا علی مشکات مشکات کیجئے	

کام اتنی ہیں بہت اسحاق زار ہی قبول	دشمنوں سے رہا ہوں ایک تہ قسی ملول
بہر حق حلد ہی نہ ہو	جانتی ہو نیک باتوں کی تمہیں فرح حصول

حاجتیں بند ہیں حاجت والی کیجئے	
یا علی مشکات مشکات کیجئے	

نفس پیغمبر تم روح الامین کی یار	پیچیدہ ہیں ہم پر ہی عین عین تم ہشیار
میرا امواج و تلاطم سی یہ پڑا پار ہو	تم مدد و سکے کرو جو ہر طرح ناچار ہو

حاجتیں بند ہیں حاجت والی کیجئے	
یا علی مشکات مشکات کیجئے	



خانہ کعبہ کا پسیدائش سی تبارہ گیا

ایکی بتی سی عجازِ سیحارہ گیا

فخرِ پیدائش سی لہلہ کعبہ لڑ گیا

سچ تو یہ سی آپ کے کرسی پایا لڑ گیا

حاجتیں بند ہیں جا جیتے کیجئے

یا علی مشکات مشکات کیجئے

سیرِ معی لاہجی بن ابنِ بطلاب سلام

بالہ نو محسوم کمرِ باغِ کرام

منبعِ بحرِ سخا دریا نی ذخارِ امان

بلبلِ اہلِ عرب اور طوطی شیرینِ کلام

حاجتیں بند ہیں جا جیتے کیجئے

یا علی مشکات مشکات کیجئے

تاجِ فرقِ وہبانِ روشن کُنِ صباحِ دین

خضرِ راہِ و جاوہِ دنیا پی اہلِ یقین

مہرِ وہبہ و منفیٰ رسمی ہی دینِ بگین

حاکمِ مہرِ جزا اور مالِ کتاج و نگین

حاجتیں بند ہیں جا جیتے کیجئے

یا علی مشککات مشککات کیجئے

معدن کا جہاں مفتاح فضل تاج تخت

ایسی شاہنشاہ کی تعریف میں مشکل ہی

مخزن اسرار معبود و عالم نیک تخت

تیز رو کیونکر نہ شہب کے کا نووی کر

حاجتین سب بند ہیں حاجت روائی کیجئے

یا علی مشککات مشککات کیجئے

کیونکہ اصنام ہم ان کی طاعت کو دہریں

ایسا کہ کچھ کچھ شمع آں چل چل کر رہیں

کیا ہمارا منہ ہم تعریف میں سنی کریں

شاہ عقلمانی اب مصیبت تک سائل پھر ہیں

حاجتین سب بند ہیں حاجت روائی کیجئے

یا علی مشککات مشککات کیجئے

تسا یا ور پر گہنگار و گاہ عقلمانی نہیں

عرض میں کیا کر وں شاہ جہاں کیا نہیں

گو گہنگار میں اندھیری دنیا میں نہیں

تم جن عجائب میں ہر گریسے میں نہیں

حاجتین بند بین حاجتِ روانی کیجئے

یا علی مشکلاٹ مشکلاٹ کیجئے

سورہی چین اپنی شیار جلدی کیجئے

بختِ خفتہ کو مری پیدار جلدی کیجئے

دوستوں کو حرب میں عتخوار جلدی کیجئے

دشمنوں سے آنکر تلوار جلدی کیجئے

حاجتین بند بین حاجتِ روانی کیجئے

یا علی مشکلاٹ مشکلاٹ کیجئے

دل سے سببان کی بیلاد کو کی صورت پر کے

جب کہیے قائم چاہو بخشو طاقت سے کے

بہر گہری کہتی ہیں ہم شہہ خلیانی خیر کے

شے ہتھ کافروں کی حکایت بیر کی

حاجتین بند بین حاجتِ روانی کیجیے

یا علی مشکلاٹ مشکلاٹ کیجئے

بہر پیروز یا وہ کیجئے اب حوصلہ

مہرین ماہِ مامت نجمِ افلاکِ خند

عرض کرتا ہی سائل رونہویہ مدعا  
حکم ہرگز اوٹہ نہیں سکتا ہی قاغیر کا

حاجتیں سننے میں حاجت والی کیجئے  
یا علی مشکاک مشکاک کیجئے

یہ تو میں نہ کر کہوں مضمی گئی رہی نہیں  
ایک سے شہا دل ہی انا کیوں  
عرض کرتی ہی ہمیشہ حالِ نیاز میں  
اور دعائیں بار بار کہیں مرضِ جاہل میں

حاجتیں سننے میں حاجت والی کیجئے  
یا علی مشکاک مشکاک کیجئے

لیک و ز شوب عجبت میں مومن نہیں  
و نہ سمجھتی ہی نہیں شہا ہا تمہارا مرتبا  
کافروں کی ظلم میں بید نیو نکا ہی جگہ  
ہم کہیں کس سے دامنگیر شہی مہیا

حاجتیں سننے میں حاجت والی کیجئے  
یا علی مشکاک مشکاک کیجئے



یا علیؑ بہر خدایاب مہربانی کیجئے	میری معروضی اپیل ہی فی کیجئے
یہ مصیبت حال کی بالکل کہانی کجی	وسطنہ رہز کا طرغریب دانی کیجئے

حاجتین سب بند ہیں حاجت والی کیجئے
یا علیؑ مشکلاٹ مشکلاٹ کیجئے

حلقہ زنجیر دسی لگ گئیں آنجہیں مر	راہ لکھا ہوں جیت کے حمایت ہو ابھی
ہو عنایت مجھ پہ اور مرد و دین خارج	اسے امید ہی دیتی صوت دیر کے

حاجتین سب بند ہیں حاجت والی کیجئے
یا علیؑ مشکلاٹ مشکلاٹ کیجئے

تمہی کہتا ہوں کہ مطلب سے نہ آئیں تمام	کون ہی جس کچھ میں جا کر میں اس کی کلام
مرجع دنیا ہو تم ہو ہماری یا امام	عرض کہ تی میں ہر روز تمہی خاص عام

حاجتین سب بند ہیں حاجت والی کیجئے
-----------------------------------



یا علی مشکات مشکات فی کعبے

کاروانکو پہی پاتنی شاہ راہ میں

یوسف یعقوب کے تم سن ہی چاہے

بارہا تشریف لائے ہوشیار گاہ میں

سکہ حکم علی جاری ہی مہرین

حاجتین سب میں حاجت والی کھجے

یا علی مشکات مشکات کھجے

خضر کو بتلادیا ہی گریہ کوئی تباہ

عیسیٰ کو نشین کو تمنی بتلای ہی ا

حکم اقدس سہی ان ہی عمرہ شام گاہ

راحت آسائش عالم یہ ہی شہ کی نگاہ

حاجتین سب میں حاجت والی کھجے

یا علی مشکات مشکات کھجے

راہ حق میں جو بھی نہا خجی سن ہو کی دو

مجا آسائش سی کہی اٹن میں خوش ہو

جام حیدریمی روز بہر بہر کرپون

جو مری ملین بنان ہی عیاں سب میں

حاجتیں بند ہیں حاجت والی کھجے

یا علی مشکلات مشکلات کھجے

کو سنا سائل بھی اس درسی خواگی

اے ناپا رہیں چپ خرتی شہا

میں تو حق مانگتا ہوں یا علی یہ علم

کاسہ چشم حریصان تک تو دنیا ہرا

حاجتیں بند ہیں حاجت والی کھجے

یا علی مشکلات مشکلات کھجے

یا علی منصوری کی محکوم ہو ایسا سب

مانگتا ہوں ایسی لاسی میل میں

تم سو ایسا ہوروسی و گانغ کب

اور مٹیں ہرٹن کی لکی یہ سچ و تعجب

حاجتیں بند ہیں حاجت والی کھجے

یا علی مشکلات مشکلات کھجے

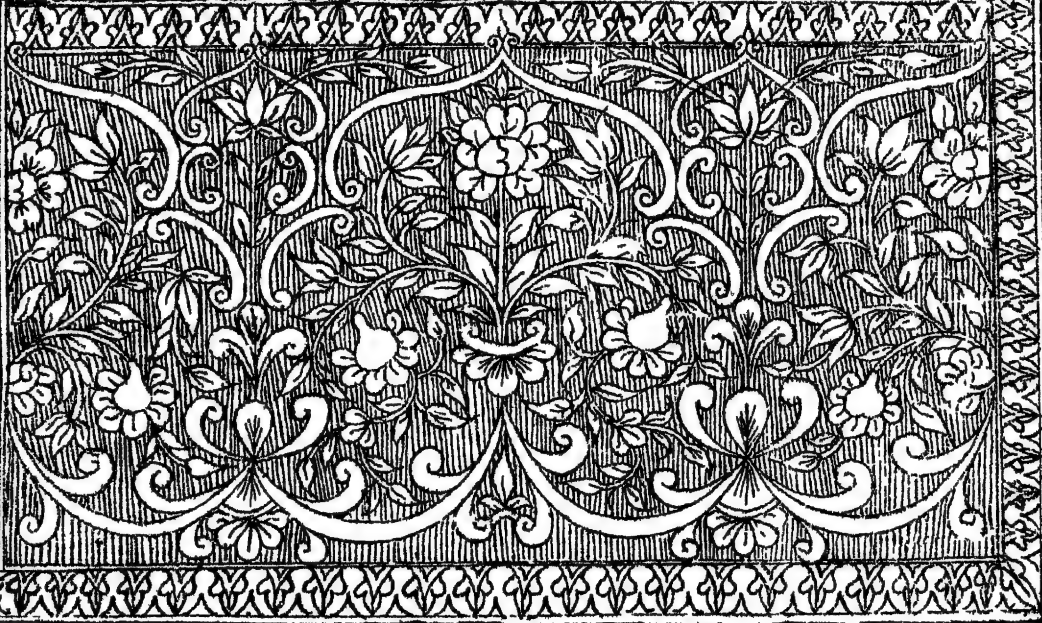
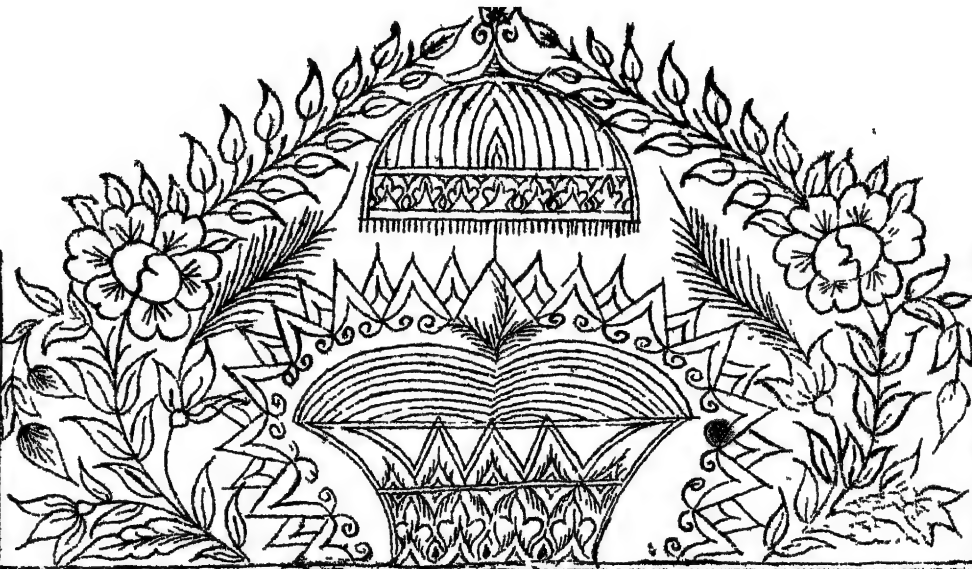
تسلی کہ لوں میں دو جہان میں نکام

کہہ ہا ہی سنی اختر کی خبر لو یا امام

ذوالفقار حیدر کی شکل و پہلا و تمام	اوسکی صدقہ عینیت و بی اختیار کو جسم
------------------------------------	-------------------------------------

حاجتین بند ہیں حاجت والی کیجئے
--------------------------------

یا علی مشکات مشکات کیجئے
--------------------------



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رویت ایوان مبارک اول تصنیف شای خلد امکہ سلطنت

کناہگار ہون پاب کہی فصونہوگا  
چراغ خانہ کاہرگز ومان نچہ رہوگا  
ہزار شیشہ دل ٹرین چچہ چور نہ ہوگا  
پہ پیری عشق میں کس طرح عکاس ہوگا

اتھی عشق ترا میری دلسی و نہ ہوگا  
تو ایسی شمع ہی تیرا جمال کر نظر آئے  
شراب تھی کوثر پیری ہی اس میں کباب  
اگر کلام کی بل نہیں ہے دل نالان



یہ سازوہی جس سے کبھی نہیں آتی  
یہ ایسا دل ہی حسین کبھی سُر نہوگا

کرتھی لکھنے ل کر دکھائی وہ بچہ کنین  
ترنٹا ریکی قابل جمال حور نہوگا

غور ہی تھی زیبا کہ تو ہی ملک  
کلام بی ادبانہ تری حضور نہوگا

لو اسی حمد کا سایہ جو چاہتا ہی تو تھر

تو سہ سائہ بال ہما ضرور نہوگا

بندیکو او سکی عشق ہی اٹ صفا  
مبدع حقیقہ ہی وہ اس کا سینہ کا

ہو ست طلب کہلا ہی حیات و  
پابند کیون ہوں نفس بی ثبات کا

کیونکر نہ ہو کریم و رحیم و علیم و  
موصوف کو نہ عجز ہو اپنی صفا کا

بیری بان ماطہ کیونکر لال  
پہنچا خیال و اہمہ گداو سکی کا

عجایز عیسوی جو لبون سی دکھا  
مضمون آہ سی مراد یوان سی  
بر صفحہ دو دہل سی سیہ گھا  
کنگامین ل بہانہ مراد بجا  
عصر عضو یہ ل مراد پانچ ساڈ  
ملہ نہ پر کیا رقبہ کاشیرین دھا  
ما قوسن بہن سی صدائی دان

برتا زلف کیون مور شہ  
محتاج پر تسلیم ہی دہن کی  
دہو کا ہی صبح کو مری یونہ  
اسی بت تھی ہی واسطہ لاوت  
دیکھا نہیں ہی ایسا صنم کوئی  
کس درجہ تلخ کام ہو اسی بنا  
مسجد سی مجھ کو قصہ ہوا سو منا

خاطی بہن ہم غفور سی وہ مالک جھان  
اختر کو استہری فقط او سکی ڈاٹھا

غزل  
سکلام بادشاہ مقید اختر

وہم او سکوپیرین لاکھوں پہنائی

دہن میں میں پس پیر کی نہیں کچھ گائی

ماشاہد آپ کو ہی حوصلہ لائی

کان کی نو پاس اگر کوئی بھڑائی

جائی گلہ شہی مخلصین لائی

اب گریبان تک بھی تل مار دوائی

جسٹ آپ کی تصویر کا آئی لگا

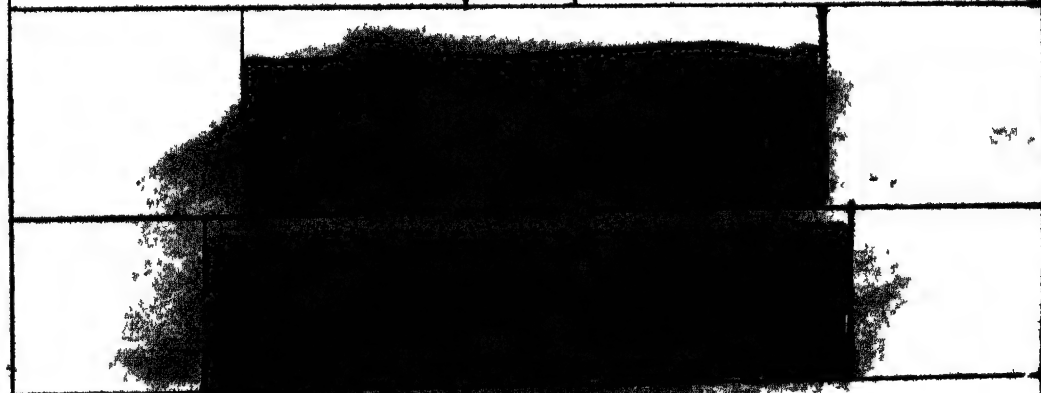
جب کسی برکمان فی ابو خوش تان

دست پاکس نکالی تھی باخون

شعر و محفل میں جب آیا قصبو نکا

ست خیم نرسس کوئی نہ اتنی منا

پیشری جب نکالی تھی ہان بخت



دید کو تیری ہمہ تن چشم یہ سینا

رخ کی آئین سی خجالت مند آئینا

صبح و صلت کے چمک سی آئینا

داغ ہر اک میری تن پر دین بنیا

چشم برابر ہی باحمس کا زینا

نہنہ کھا کر بھر کی شب مجھی نڈنا

ایک مہتری کک گستاخا سبوی گوسا

طلبت شب میں بختیہ کی آنکھیں

حسرت وی مصفا دہن بلتا نہیں

اس تو میں تو چار کچھ نہیں اپنا

کچھ کند زلف کے حاجت ہیں اس کی

بال پڑ جائیگی تیر کی سہ سیر ضرور

شوق وی مائی کی گلی گلی

میری ہنگامی ہفت میں

شعر کوئی سی تھی ہنسی ملی شوخی

طفل غنچہ کی لسی یہ روز آویں ہوا

جو کند کی طرح اس لک کا بنیا ہوا

چشمہ حیوان سکت در پر نہ آویں ہوا

خست بیدہ مضمون کا چہنیا ہوا

ابر و کا طاق پیشانی یہ کز بنیا ہوا

محب اپنا شکستہ ساغ و مینا ہوا

وصل کی مید پری ہجر گر جینا ہوا

سال گذر اقا قصہ و با پنا ہوا

طفل مکتب آج کا دن و آویں ہوا

آج خستہ ہے کریگا مکی شہ اگر ضرور

سیکھین مجھ سے کہ ساغ و مینا ہوا





بحر الفت میں لا دین تر چہ پور دیا	ما خدا تو لی بہا ز آج کدہر چہ پور دیا
سوتی جاگی نہ کہہ سہ سہ سہ سہ	خواب میں وہی ہن فو نظر چہ پور دیا
ایسا گم گشتہ رہی میں میں میں	میں میں میں میں میں میں میں میں
تیر سی رخ دہن کوئی مضمون بند	کشتی شاعری معنایہ مگر چہ پور دیا
پنچہ چشم کیا باز اجل نی چہینا	طائر دل مرا شہباز کدہر چہ پور دیا
داغ دمی کی کیا او سکونہال گل	نئے باغ بہان میں جو تر چہ پور دیا
ہتکڑی می می وس کو بہوئی	حلقہ طوق میں کیوں کر مگر چہ پور دیا
تیر سی سی سیچ می کیا میں یوانہ	میں میں میں میں میں میں میں میں
اوسکی دروازہ ہی بہاؤ نکر مشعل	خاک ورنی تو سی اسی راہ کدہر چہ پور دیا
ہجر میں وصل صنم خط کو اڑا لائی یہی	قاصدوں نی مرئی کو اگر چہ پور دیا



کسی سے کہیں میں تیر چھوڑا

ماہم دہن یار کا باندہ ہوا

نیشکر خوش لباس و شکر چھوڑ دیا

عشق یوسف میں دل را جو یعقوب

رج پر صبر کیا صورت ایوب ہوا

گر دل مصر میں یوسف کو اٹھالایا

ای نیراج ہی کنگان میں یعقوب ہوا

عشق سے گئی اس درجہ محبت محکو

یہی عاشق ہوا یہ ہی مر محبوب ہوا

ایسی اس میں تعریف سلیمان ہی قم

میر دیوان ہی بلقیس کا مکتوب ہوا

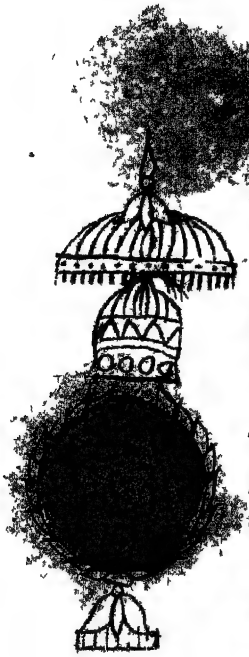
خفت کے میں مری تخت سلیمان گدا

بخت بیدار ہوا خواب گیا خوب ہوا

طالب لف کو دوسری سیری ہو گے

قصہ عشق سی حسن کا مطلوب ہوا

پنجہ شہباز نظر کا نہ کہی چھوڑ گیا



صفحہ دلمسی سی یار کا مکتوب ہوا

اشکِ خمین سی لہی واغ سیہ مہر کو

سرگرائی تھی یہ سردور ہو خوب ہوا

قاتلہ مجھ کو سب کا کیا مقتل میں

ایفلک ایک پیرو مر محبوب ہوا

نقشِ حب لکھ کی کروں جہیز کونچ

کل سخن میرا سمجھ جائیگی شاعر

آج بڑا تپا پھر تاپوں میں بوب ہوا

وہیں بھنگے کو قریب آیا

شعلہ آہ تک حبیب آیا

طفلِ لکتب تھا پراویب آیا

کیا دین میرا دل ہی نام خدا

دو شب ایسی ہی حبیب آیا

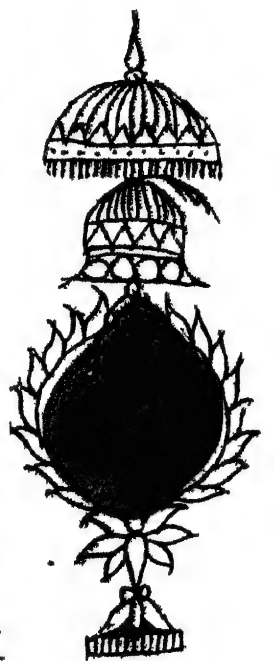
میرا سایہ مجھے ڈراتا ہے

یار فانی میں بد نصیب آیا

کیون بڑکتا

وار فانی میں بد نصیب آیا

سیرِ ارقا ہی



غمِ فروغِ سینه میں ہن	میکر دل میں احسب آیا
تہیہ بال ہما کا سایہ ہے	امی شہ حسن میں غریب آیا
بتکدی میں بتو کے توڑنکو	دوش محبوب پر حبیب آیا
یہ شش ہی می حرارت میں	سرعت نبض سی طیب آیا
خوانِ نعمت سے کیونکر ہوں	شکر ہی مرغِ غم عجیب آیا
و عطا عشق مار و دانا ہوا	منبر اگر خطیب آیا
سبزہ خط میں ائم لفظے	دل وحشی مرا تریب آیا

کر مبدل زبان اسی خہتر

دورہ سال ہی قریب آیا

خواب آنکھوں میں مثل خواب ہوا	حسرت لکنا عتاب ہوا
------------------------------	--------------------



سُخ پر نور آفتاب ہوا

دُرجِ دل میں تھا شکستِ نینِ سُرخ

جی وں بحرِ حُسنِ خطِ نہ

پاؤں کی نیچے سٹی میں نکلے

کے عت رہی ہی یزین

بیجیائی سے کیوں جیا آئے

کسکا منہ دیکھ کر سوار ہوئے

اکٹ مانہ ہی زیرِ چشمِ نھان

اوسکے زلفِ نوبہ لاکہ تل کہا

کیا جلو گاپریکا عاشق ہوں

سورِ شِ دلِ سخی لکھاب ہوا

صدفِ چشمِ خجین شِ آب ہوا

اشکِ ہی چشمِ حجاب ہوا

اسمان اک خطِ سرب ہوا

میں تو ای آسمانِ حجاب ہوا

لی نقابی سے خود حجاب ہوا

ماہِ نو صورتِ رکاب ہوا

اوسکے آنکھوں میں خراب ہوا

دُردِ ندان سے آب ہوا

راہِ اکس طرف خطاب ہوا

میں دین لاکہ ہمارے ہیں



دیکھو حشر یہی حساب ہوا



جاسی بجا ہو گئی کسکار ہا مسکن بجا

رقص پا رہی تار پریا پال میں اہل فرنگ

کسکی رنجیریں لہیں نہ نہیں باؤں سے

آہوئی چہن ہوں آنکھوں سے یہی شہسو

عش سی و ترین رین او رچرچ میں تار

دوستی نہی نیست میں ہر چہ میں تنہا

صید کرتے موقت فکر جو با قلم

و خشیو نکلی لاک صبا و کب غافل ہوئے

رہو ملک عدم کا حال کچھ کہتا ہیں

عشق کی منزلیں کب میں دست درو بجا

تھو کر نوی وس بہت دکام اگر بجا

غل مرئی شکایت یا پائو میں آہن بجا

چو کڑی حشت میں ہو لیکن گم تو سن بجا

دست نازک سی اسے بہت پر فن بجا

میر تعویذ کھد کر کہتا ہن میں دشمن بجا

مرغ مضمون کو مری صو تسی ہی بجا

کونسی بلبل کا گلشن میں ہا سکن بجا

اجسی سوس قافلہ پر ہی تاشیون بجا



اس گلی کی زمزمی پر بلبلین نغمہ سرا  
یہ گہ سب تارین آوازی ارگن جا

اس خزان میں کیفیت گل کی جواہر حشر ملی

ہو گریبان زری زری زری و زو و من سما

ابرو کا کوئی مجھ پر بار نہ ٹھہرگا  
ن ترک ہی عی ہی نہار نہ ٹھہرگا

کاشتا تری تلویکا آنکھوں کی گالین گے  
کھٹکائی سون میں چار نہ ٹھہرگا

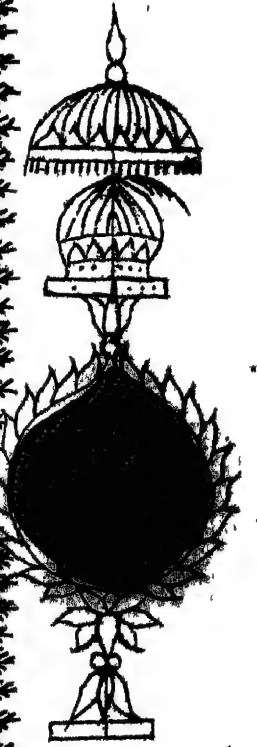
یا مال غلام  
طرز نہ ٹھہرگا

کیا عینہ آہو گل لہری شوق  
دوبو سوچ ایسا مانا قرار نہ ٹھہرگا

بد ہی دل مجھوں کی سو سا پریشان ہی  
ہاروں میں جو ابھی کار نہ ٹھہرگا

چھین ہی و گل و سوس می صفا  
اینی یہ پہلی گایہ مار نہ ٹھہرگا

ارک پاؤں ہی کی یہ شمع نجل ہو گے  
شعلہ تری عارض نہ ٹھہرگا



مجبور می‌گه و دنیا آج اینارخ نگرین

فدای قیامت پُریدارنه شهریکا

آنکله یونین دم ائشکا هی لدم مین و ان گها

اس نگرین شهلا گایا زنه شهریکا

آنکله یونسی گرا و نو گها ماتون اطامی کو

جهه زندگی یاس اگر خار شهیریکا

آفت

میر و لدارنه شهریکا

تت پوچو کا اهر خیشا مین و ورا

دوکان و وها و الو بازارنه شهریکا

تری حدتکا اوئی آزمانا نهین سکتا

بتوشی کعبه دل آج و هانا نهین سکتا

چمن مین باشنیم کا اوتهان نهین سکتا

و ناکون سرگل شیان نهین سکتا

هوامقی و بالاسی مین پرسمان پایا

فلک تربت میری شامیان نهین سکتا

بهست و یا جو یون پرین یا جم اتنی

چمن مین غنچه گل کوسنا نهین سکتا



ہوا خانہ خراب العشق حسنِ افغانی	سکانِ سیاحی حسین کا خانہ ہو نہیں سکتا
ترتی رگِ مری سیالانہ ہو گیا مجرم	رگِ گل کا ہی و سپر زیا ہو نہیں سکتا
دہوئی آتشِ گل کی عیبِ چشمِ بیل	ہو امینِ برکاتِ تجھے اڑنا ہو نہیں سکتا
رزمی اس تیغِ ابروی پر منہ لگسکا	یہ نہیں زہرین ہی بچھا نا ہو نہیں سکتا
مہار بھی زور کی ہی میں جو چالا	سمندِ فکر کی منہ میں دانا ہو نہیں سکتا
زینِ اگر امی آسمان گدش سی ملتی ہے	تو مضمون کہن بھی چرانا ہو نہیں سکتا
تعجب ہے کہ لافسی ہی شنیخ کے	چرخِ خانہ گیسوی جہانا ہو نہیں سکتا

خدا جانی کہ اوس ہمہ کا دروازہ کسجا ہی

وہ اختر ہوں کہ مہ کا آستانا ہو نہیں سکتا

بول بالا عالم بالا ہوا

قد و بالا سے تہ و بالا ہوا





وصل میں اشکو سے نشے گردیا ہوا

صید کر جانان کسے وحشی کو تو

اب باندہین کے ترا تار کم

روشنے کسین کی وقتِ فکر ہی

ناز کی پاسی مرید پر مری

زعفرانی رنگ پر سنہستی ہیں ہ

یہ شب ہجران پہ محکوم ہی کمان

گرمی خورسی جلے جراح ہی

اب کریکاں بطمی کو شکا

فکر جب تیری درویش کی کی

تیرا مہمان جو ہوا تھا وصل میں

ہجر کی نالی سے ل صحرا ہوا

مرغِ دل ہے گود کا پالا ہوا

شاعر و نکلے آنکھ میں جالا ہوا

یک قلم مضموں کا لالا ہوا

سنگزینہ روئے کا کالا ہوا

قہقہہ لب پر بھان نالا ہوا

وہو پین پھر چپ کے درج لالا ہوا

داغِ دل سے ورگر پہا ہوا

میکدہ ہی ساقیا دیدیا ہوا

سے سی پھر دانا ہوا

نحتِ دل اب سچے کہانا ہوا

اس میں فسی استر و در کر

ہو جو مصنون کہن باندہ ہوا

گلشن گل کیوں لب دیدار ہو تجوی ہوا

سید قاری کیسو تر خاں ہوا پیچ و کار ہوا

دہم غمی میں سا خریدار ہوا عشق باز ہوا

چشم نصاب میں لب دیدار ہوا دیدہ بیدار ہوا

نار تہیج ہر رشتہ زنا رہو اتیرا تو رہو

کیفیت جو رخی چشم سی شارب عین ہوا

سرگرمی ای سرخار ہو اکیا بسکبار ہوا

بل نہ کلی کا کہی کیوئی خدار ہو اکیسا ناچار ہوا

خلش ناک شمر گانہی بکار ہو حقیقت ہوا

ہم ہی پانی میں ہی ورون زو حلقہای کہان

شعب آتج و صلی ہاتھ ہی ہی کوئی ہی ہوا

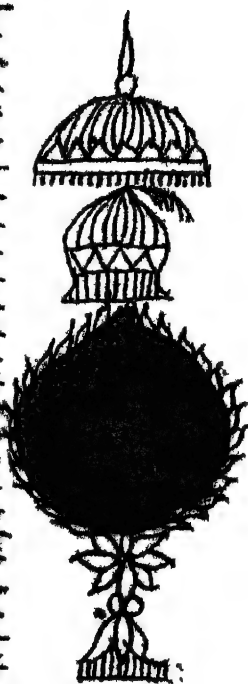
بخت بین گرت تحت یگا کدرا جہ پیر ہوا

تیر می از پری ن ہن چو پیا کیا انکا خد

میکدینج در کار ہی اکام شرا و پیر خان

کیف آتج تو بخا میں آہی جان جام ہی پر مغان

تیر می رکا منہ گیا محبتی قاتل این پسند



بطحی کا جو شکار ابرو بھینچا شیشہ جام اڑا  
خشن

آج بخانی میندیل ہی شیشی سچی تیری آج

باز نہ ہونے کا

آج برباد مکرخانہ خمار ہوا مینج شارب

مخسب کا سب سے سرسبز ہوا جام خونبار

تاریکی کی گلابی بارخا

میں دل کس کا بچا تیری گاسی صنم صید پر نہ سم

دام کیسویں آتھری کر فانی ہوا کیسا بیکار ہوا

کسی یس کا داغ لعل تیشین ہوتا

و کہا تا عشق کے جلو میں کسی حسن کی

تصو سی لپٹ کر ہجر میں مین اجی رہی

یقین ہی ستی ناسی چتا پاتا جا ہی

میری معشوقہ کی پر تو سی اک اک داغ پڑ جا

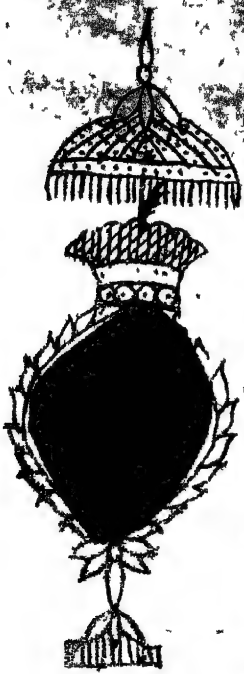
سلیمان جان کا نام بالاسی نکین ہوتا

و نازک ہوئی سی اندازی وہ نازین ہوتا

وصال اب تشش کا اگر مجھ کو یقین ہوتا

اگر افسانہ کی بزم میں خلوت شین ہوتا

اگر ماہی کا کشتا ماہ رویون کی قرین ہوتا



سکھاو غلی ہی ہا تیر گھٹا ہونی

و میکشون اگر اوہن کی دلیں جگہ ہوتے

شرف ہوتا جو سکو آفتاب اس میں آتا

بہا تہی پھیاری شستی دل امہی کھیا

عجبت چہلوئی سن گدین کی قول آتا

ہمار جی دلی جوبی فان ہی علم یز

ختن سی گر سوید ایلکا باہر سکو کرتا

اگر ہم چہ پونف میں یز و نکا کہا کرتی

پہر ہولی دست گلچین میں پھی عیش تھا

اثر الٹا ہوا زلفوں کا کیا نازک مزاجی تھے

اوسکی توس لکھ لکھ کر لکھی

شعاع رخ جو پڑتا تو تو ہی حسین ہوتا

زالا شیرین سہرتا تو آب کشین ہوتا

جہان ہی عالم مکان میں مکین ہوتا

براطوفان لانا نوح جو پیدائش میں ہوتا

حنائی شوخ میں یز و دل اندین ہوتا

فلک ہی بلبلانہتا جو بالائی میں ہوتا

خطاسی سن باض چشم میں پھی چہن ہوتا

تعجب کیا ہمارا دل ہی گسٹن ہوتا

نکرتا نکلتی چینی حسن میں گر قہج میں ہوتا

عوض داغوں کی لازم تھا کہ خال غبرین ہوتا

اوسکی توس لکھ لکھ کر لکھی



جو بس تو تا توین دست کراؤ کا تیرا ہوتا

ضعیف نہیں ہی محسوس ہوئے اندر گہر ہوتا

اسی امیدیں گذر کہ برگ پائیں ہوتا

ستارے سورہ یوسف تو را پوسہ ہوتا

پہچتا خوان غم او سکو جو مہمان حسین ہوتا

ہمارا پایہ دل عرش پر گرسی نشین ہوتا

کہہ ہی تاناہ میں تجسید جی نام آفرین ہوتا

فلاک کا نشان ملتا اگر نام نگین ہوتا

دو بالا حسن جان تر عاشق کی پالہ ہوتی

جوانی میں بیو تھی سفیدی ہی دندا

جوانی میں ان ہی پر بھار گل نہیں ملتا

پڑ ہی سید سانی میں شکل ہو گئی محکوم

مکانِ ناز و امینِ نختِ دل کھائی ہی

زمین و کتبہ تی ہم اگر او سکا قد و بالا

چمن میں گل ہی بلبل کی اگر تعریف سننا

کیسے تختِ نفرت کیسے چہرے چہرے

بہت ڈرنا ہوں میں کم عقلی خیر ہی ہے

میں اپنا دل ہی مٹی تیا جو دنیا میں نہیں ہوتا



کیا عشق کف آئی حسرت تہا

لکھا ہی خط سبزین طو مار تہا

کسی رخ رنگین پہ ہو ابلشید

ایںد جو ہوائی تند و بالاسی ٹمٹما

زہنار قیہون گو کلی سی نہ لگانا

کیا عارض رنگین پہ ہویدا ہوا

نظر و نگار قیہون گزر ہو نہیں سکتا

تلو و نکو عبث سبزہ خوابید کا غم

کر لی دہن زخم شہادت کی دعائیں

کر تانہ اگر کاکل پچید کا عشق

جی اڑہ حسن مین ہی عشق کی صورت

دکانین سما نہیں بازار تہا

دندان شکن شانہ ہی یہ مار تہا

پہو لا جو سما نہیں گلزار تہا

سید ہا خیم کیسویں ہو ایا رتہا

خار و نمین اولجہ جائگیا یہ مار تہا

ریحان سی سواہی خط گلزار تہا

ہر بال ہی اپنا سر پوار تہا

ہر آبلہ ہی دین بیدار تہا

آمین کہی اگر لب سو فار تہا

پاؤ نمین لپٹتا سر و ستار تہا

ہر کار مین کب کا رہی بیکار تہا

مطرب کی صدہنی لاسا نکا پرو

عارض کی چپٹ خمی برو کو ہوئی یاد

بلبل کی رہائی سی ہوا طرولِ صید

ہین موج مئی ناب سے شیشی و بالا

لہرائی ہیں آواز یہ بین سار کی وسائے

میں شکر کو اس باغ جہاں نہیں قد

دیو شب ہجران کا پرچہ یہ ہی سایہ

منکر سی نکیرین ہی انکار میں تنگ

بل شہرین آجائے گا لچکی کی کمر ہی

اس چشم کو دیدار اگر نہ تیر

اڑتی ربط مئی لف کی رنجیر میں غل

ہو تار ہی جی و مضمار تہارا

ٹپا ہی کسی طالب ویدار تہارا

ٹپا قفسِ تن میں گرفتار تہارا

کمزور سے اس میں سرشار تہارا

بہرلفِ سامار ہی مضمار تہارا

پڑتا ہی لگر سایہ دیوار تہارا

اسی قے خو بن گیا بیمار تہارا

مرنی یہ ہی چٹا نہیں اقرار تہارا

سید ہا جو ہو کیسوی خدار تہارا

سوئی نہ کہی دین بیدار تہارا

صبا و بچا قے خار تہارا

جسی سبھے تھی گل و آج ہوا

گر سیحامرا علاج ہوا

ستقیم سے گر علاج ہوا

سرگل پر گزرجو آج ہوا

برخلا فی سے کیوں اناج ہوا

کیون بہر کائیں کین اناج ہوا

تو ہے اک حامر احتیاج ہوا

سلاج ہوا

شاہ پاک پایا دنیا میں

لب جان بخش کا کہنے کا اثر

توڑ کر اپنے جان ہر دوں گا

پانی بلبل نی کی گستاخی

آدمی زاد خود ہی گندم رنگ

کیسی شیطان بن گئی دہقان

دخت ز سے جنب ہوا زبا

شر خونی

نخوتے سے گا کون اختر

نار کے کا اگر رواج ہوا



مُرگانسی پہپولی جولی وصل مین	سہزلی کو چوستا ہا خار مہارا
میدن طرول آج اڑاؤن گہوار	شہباز نظر ہو رہی طیار مہارا
بلبل کو جو صیاد کی پر خاش اڑائی	بی پر کو کری صید گرفتار تھا
مُرگانکی چہری تیر ہو پھر گاکشی ہو	دھوکی سی برہن ہی طلبگار تھا
بل آئیگا تلوار میں جاوگی امیت	وڈا مری گردن کا ہی تار مہارا

کچھ حسن ہی کہتی ہو اگر عشق فروں ہو

موجود ہی اختر سا خریدار تھا

حسن اور عشق تخت و تاج ہوا	بجربہی صل کا حراج ہوا
چتر گردون پھر مضامین پر	میرا دیوان کیس کا تاج ہوا
حکمرانی ہی حسن کی امی عشق	سکہ داغ کا رواج ہوا



شمع کو آتشیں نالی سی پکھلتے پایا  
دل محروسی پروانی کو جلتے پایا

قلم بلا ہی سی تلوار کا یہ نہہ شہسا  
دہن خم کو بھی ہمیں اُبلتے پایا

گفتگو کرتی [redacted] تصویر سی بھلتے پایا

کون لٹ کا ہی ڈرایا شہجیان کسکو  
توئی کب اسکو سیاسی دلتے پایا

شعلہ رخ سی مٹی لکونہیں کچھ سبب  
آگ میں ہمیں سمند کو نہ جلتے پایا

بحرِ خوبی فی مجھ ورجو چشمونی کیا  
مثل ماہی ل مضر کو او چلتے پایا

قتل کر کی جو جھجی عطر لگایا و سنی  
ہاتھ دس فتنہ عالم کو بھی ملتی پایا

اسقدر عشق سی اس سنی صورت کو سبھلتے پایا  
گرتی گرتی تر بھی صبر کو سبھلتے پایا

نظرِ صاف جی جی مجھ دیکھا ہنس کر  
آنسوؤں کو مری چشموں سی نکلتے پایا

لب نگین یہ مٹی کی سیادیکھی  
افعی لف کو یازہر اگلے پایا

کج کلاہون کو عجب ناز ہی اس مجھ  
ہمیں ہر شعر کا انداز بدلتے پایا

یون خنک مراد شہر تراشا حشر

بُت کو بھی سانچی مینِ سطرخ و بلیتی پایا



کیا تراکتے کہ ہی تیغ کمر میں تینکا

زیر پا آسمی صبا صاف نکر مشیت

اشیانِ بلبل شہید اکا جلا دیگا ضر

دل تلک چہین لبیا و صلیب امی خانہ خراب

میں حج جبار و کشتے پتھر گانسی و

آتشین نالو نسی جلتی نہیں چارہ

اتنی گرد و شج ملی یادِ کمرسی امی حشر

بالیاں کا نو میں پن میں پہنچا گئے

کیون بہار مئی ہجورہ جامی سپرینکا

میری پلکوں کا رہی اہ گز زمین تینکا

دیکھ پائی گا جو حیات و شجر میں تینکا

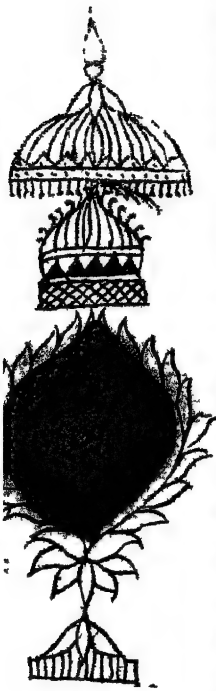
خارِ فرقے کے سوا اب بھین گھر میں تینکا

صاف کہلائی ندی اہ گز میں تینکا

کیا تعجب ہے کہ باقی ہی شہر میں تینکا

کہکشاں کو پہنچے نظر میں تینکا

دیکھ لیں جان بہلا آج گھر میں تینکا



بالیاں کانو کی کیا کیا نہ دل چسپدنگی

تندرہ زہا طائر دل طفل کی شوخی

جوش و خروش سہمی سہمی جوتی خار و

کیفیت دست مڑہ سی نہ ملی انہوں

شاعری کرتی ہیں حشر جو کلی کو چو

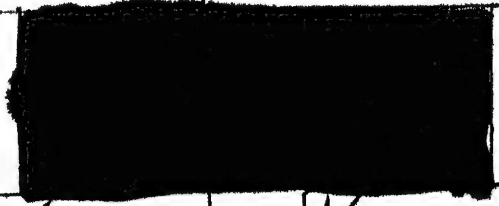
ناک کا جسکی کہلکٹا ہی جگرین

باندہ دیتا ہی کبوتر کی جو پرین

رونگٹا بن گیا ہر ایک بشرین

خاصیت شش کی رکھتا ہی اچن

سخت دھوا رہی بندش کمی میں



گمان ہی میس دی میں سا قیاحہ اور سر

طلب کو بطلب مطلوب حاصل ہو طاب

وہ میکش ہوں بلندی کی سوچیں

شرابیہ کا اللہ میں سنگدل را

وہاں پایا برا درجہ تری تقریب

یہ بیہوشی ہی قاتل کس طرح ہو میری ہڈ

جس میں نیامیں دیکھا آشنائی اپنی

چہک جانی جو ساغر پھر ہی ہو ہولبا

بتوئی یہ شررت ہی گمان ہوتا ہی

برا درجہ چھان کیونکر ہو جا تھڑ





سیاہی انگلی فرقتیں صلت میں بند ہیں

ملا ہی خطلِ فرقت ہی شیریں عینِ تکی

تری تیر مڑہ سی نہیں غم کو زہرِ حیرت

و تیرہ بخت ہوں لکھا ہی پھر شبِ او

عمل میں ہی تری عشق کا کر نفسِ ک

تسائب جو حسنِ عشق میں نا صحت

یکایک عشق کب نکلی شہرِ حسن میں

خبر کی کانِ شقائقِ لکبہ کو منظور

می بھیجی کی جاگیرِ لیلیٰ او کی

و کم شہرہ ان عشق میں خود کو نہیں

ترسی و تنہا جانِ عاشق کا یہ خانہ

بدلتا ہی باجوہ ماہرِ مہینِ نکست

اثر ہی نوشِ دہنی لبِ جانِ نہیں لب

یہ پارہ نوش کر ہر نگاہ ہی عیش

سیاہی گمان ہو تا ہی او سکوی میری

مسخرِ حسن ہرہ کر اثر ہی او سمین

مناسب کی نسبت میں نہیں لفظ

فراق اس حلو کیونکر کو ارا ہو سی

جدائی میں ہی بس ایک عالم میں

پتا پوچھا کری صحرائیں مجنون میں

و کہتا ہی انا جب کمان ہو تا ہی

نہایت تہ لب تہ ہی تہ تیر غیب

من ہی رشید رو حکمت سے کھائے ہیں عا	رکڑ کر داغِ دل کہلاؤں عالمِ بخش کا
پہن چکے گیونگی اور کبھی مین کر سچن	پڑمی نیند رو کا فرین اُغلیں تیری ند کا
ہمارا دور پہلی ہو چکا ہے نکر ساقے	نر کہہ کا لم مسخا رہی میں ہی جب کا
سکندر کی طرح حسرت پہرتی ہیں ہم و	کہ لذت چشمہ جیونگی دمی آ ب لب کا
ترنمیں شہ عالم فانی میں چہی ہو	خدا یا جائے تن قطع کر دو رہے غم کا
زمین تو بظاہر کو ٹپکتا ہی حقیقت میں	ہر پایہ ہی سارا آسمان تختِ مقرب کا
دوئی تہہ میں بند ہیں بند کیو بھی واحد	اکیلی کی تجھی کو قدر ہی مالک ہی تو

زبان تو تلخ ہی شیریں دہن کا ذکر کرتی ہو

نہ سمجھی گاتھ سارا شعر کوئے کس دُوب کا

حامی ہمارے حال کا شاہِ بحف ہوا	دستوار تھا جو امر دلا لا تحف ہوا
--------------------------------	----------------------------------



خاتم ملی ہی ہو گیا سلیمان کی طرح

روشن ہی اور حیدر صفدر سیال

آیا جوین جان جهانتاب کا خیال

عاشق کو تیرا خاک سی عجاڑی حصول

مضمون جو تیری گوہر وندان کی بہر گئی

حق سی علی ملا ہی علی سہی ہی حق

وہو یا ہو اسی نام خدا نام شیعہ حق

پیرِ خِکما کی طرح ہی حلاوتِ یُنکی صنم

عاصم ریحی شست دین کو جہنم

آیا جو آفتاب بگر کو شرف ہوا

اسمیں مکین حج آیا مکان کو شرف ہوا

ہرواخ یا وِخ سہی بی کلف ہوا

ہنگریزہ ہاتھ میں دیکھتے ہو

دل سینی مدین سار بجای صیف ہوا

جسکی طرف علیؑ ہی و حق کی طرف!

بحرِ کلاب آبِ دہنِ جامی کف ہوا

بہر خارشیم تیر بلا کھ صبر

چند شہی حق کا دلائق تلف ہوا

کلف



اختر حقیقتہ وہ بہت ناخلف ہو گیا

[Redacted]

اختر سداق ماہ میں بیسی ہو گیا  
اوسنق و شکلی یاد تہی مہسی کی تیر

اک ماہ ایک سال ہوا جبر ہو گیا  
نکلاد ہوان جواہ کابن ابر ہو گیا

[Redacted]

رہا د کیون نہ یاد خدا ہو لینا ہی  
بی شوق تیرے یاد سی بی صبر صنم

سیر قبر ہو گیا  
ترسانی یاد بہت میں اگر کبر ہو گیا  
ایا جو شوق سینی میں خوش ہو گیا

ہر جاتی یار جاسی اوسنی سچکے کیا

مجبور پر یہ آج بڑا جبر ہو گیا

بہزہ کلونکی عارض رنگین کا کہیہ

گلشن میں میردین ترا بر ہو گیا

ہر اک ہوسن کو دین یہاں کیا

جو داغ تن پہ پڑ گیا وہ قبر ہو گیا

سیماسی ملا ہی تحمل کا مہ

بے صبر کو جو دیکھا دین صبر ہو گیا





بستک نما کجا ہی تھا کہ  
 کشتی برق کشتی بارگرا بر گیا

کیونکر زمین و سکن چہرستان  
 آتہر ہی سی عشق میں چہر گیا

بر باد نکر اس کو ذرا ہاتھ پہ دہرا  
 صیاد سی کیا فکری طائر من  
 چاہہ دقن یار کی الفت میں بیجا  
 لیجا دل بیتاب شانی مری  
 یہ کان ہیں شتاق خبر فاصدانا  
 حیران ہوئی داغ سیہ کھل گئی قلعی  
 اسی باد صبا خاک دریا آؤ  
 کاغذ کی تجھی پر ہی لکین کام تو کرا  
 چٹو نشی قیاس کے تو اک ڈل تو ہرا  
 سیما سی ہی مرتبہ عشق خیر  
 آنکھوں کو بھی دیدار ہی منظور نظر  
 آئینہ رخ شام غریبان پہ سحر



میخانی مین وناہی آشیشہ دل ہی	نالون سی لہی خشک کروں مین تر لا
خود کہو گیا پایا نہ مگر موسیٰ میان کو	پشکا ہو مڑا تا نظر اپنی کسر لا
گم گشتہ وہ بن گیا خود غولِ بایان	قاصد بھی پہچان اگر گرسف لا
سینچ مری عشق کی پین داغ نمایاں	تہیا تھی مری حسن کا تو ہاتھ مین زرا
منقار سیڑا کر پتی آتش گل کو	امید دل بلبلِ نالان کہین بہ لا

حسرت کے کہیں جسرت لے اسکی نکالی

اسل خسرِ غمگین کی لہی دین تر لا

عاشق تو مسلمان ہی عیسائی تھی سا	ای بست مجھے تو بہر خدا انسانہ سا
ساونکی طرح ہجرین منہ بہ انکھنسی سا	بجائے سا پر اصل مین کچھ نور سا
پانڈا نہ کوئی عام دھرم سا	خسرت کی بے بسی نہ کوئی کام سا



زلف و رخ جانان سائیکانظرین

اس ند پہ تلخی می ناب کہلی ہی

پہ دارا اُتین پرطاوس کلسایا

مشق لب نگین جوین تاهون نائل

قائل جون اکت کا کیا بدیونکو د

پہسلانہ کہی آئے رنجہ بھی امی بق

بہتی ہی ہی خون جگر شیشہ دلسی

ای آہ جگر نغمہ بلبل بھی ہی خاموش

بدلا کرین گورنگ بیان شام سحر سا

زادہ سی گنہ ملتا ہی کیا شکر سا

بی بکری بلا پر نہ ملا پر یو نکا چیر سا

چشمون سی گل آتا ہی کچھن جگ سا

نازک کوئی تپہ نہ ملا جب تی دسا

حیران نہ ملا جھکو کوئی چوین سرا

میخانہ نہ رند و نکو میگا میری گہ سا

پہچہ تونو دار ہی گلشن میں اثر سا

کس کی نظر صاف کی اثر ہوئی ہی

اختر کو نہ دیکھا تھا کہی مہنی قمر سا



ما تهنسی بهشی شام گریبان تها تو به تها

پتلی کیطح گل اسی به یونیس جان

بن کلکی مچی س [Redacted]

معدوم کیا مثل کمرت گهلا

اللہ سی مانگی جو دعا ای بہت کا

خورشید قیامت جی درجائی تخلق

پہرتی ہی مری روح بہشکتی ہوئی سو

پہسلی نہ نظر اپنی نہ سید مار ہا کیسو

ایماہ لقا آئینہ رخ سی کہلا داغ

وصلت میں نہ دافکی نہ دیتا

[Redacted]

پاؤنیں سر دشت داماں تها تو به تها

کانا سا کہشکنی لکا انسان تها تو به تها

ستان تها تو به تها

نظروشی چہا یا اشہی ن تها تو به تها

شرم اینگی کہد ونگا مسلمان تها تو به تها

کہد ونگا وہین چہرہ تابان تها تو به تها

مرنی یہ جنون اپنا بیا بان تها تو به تها

آئینہ رخ افعی چہاں تها تو به تها

حیران تها تو به تها کل خند تها تو به تها

سماہ خم شبان تها تو به تها

[Redacted]



چہیلای عجبث داغ سیہ ناخن عیسی

خروج تہارامہ تابان تھارتھا



یہ قاتل سخت کیسا تھا دلِ مظلوم کیسا

اوسے طفلِ یمین ہی مشقِ خردمندیاں

نہ بہولاشہ دلِ مار زلفِ یار کا

حرمِ مین ہی بتوں کی وصل کا شوق

یقین ہی وحرِ صدق کی بھی کون

بتا ای خنجرِ مرکان مرا حلقوم کیسا

نیا یا کچھ سوائے شیرِ معصوم کیسا

خیالِ کاملِ شبکون سی یہ مسموم کیسا

فراقِ سنگِ اسوسی دلِ محروم کیسا

یہ ہر اخیلِ سنکراہ دکھی دہوم کیسا

طبیعت کئی مضمون میں بالکل آج ہی ختم

ہنیں معلوم یہ میر دلِ مغموم کیسا تھا





یہ شمع نہیں قہ جانانہ ہی اوسکا

الفت ہی پی کی اسی پوانہ ہی اوسکا

بیکل این شب بھرین سب ہی اچھا

دل چہوڑ کی کیٹن کی باز ہی ہاگو

لب پر مری مری می ناب ہی ساقی

بی عاشق دل سوختہ معشوق نہوگا

مینا می عشق مرا کس طرح نہ چھلکی

لیا طوف کروں یاد تو ہی رہی رہا

اوس فوجِ سرخ سی ہی نذر و گلستان

اس طرح نہو دل کوں سا جوئی ان دوستو

کیسوی آسانی ہو تو ہونا نہ پریشان

دل صورت پر وانہ ہی پوانہ ہی اوسکا

دل شوقِ تصور سی پچانہ ہی اوسکا

دشمن مری خوابکا افسانہ ہی اوسکا

انفسی و جنس یہ بیانہ ہی اوسکا

چہا لاجو ہی انگور کا اک دانہ ہی اوسکا

وہ شمع ہی جہا وین پر وانہ ہی اوسکا

لبریز چی سن سی پمانہ ہی اوسکا

رزمزم ہی یہ خم کعبہ یہ ہتھانہ ہی اوسکا

و شمع تو یہ سبزہ بیگانہ ہی اوسکا

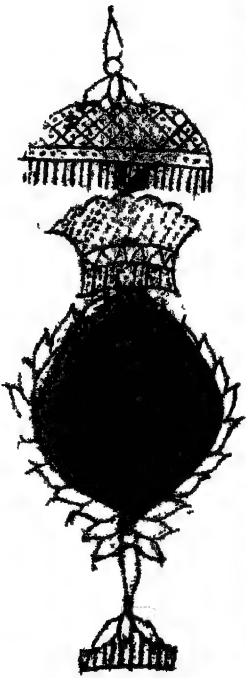
ای پریشان شیشہ و مینانہ ہی اوسکا

تہد و نگا دل چاک سی ہین ثنائہ ہی اوسکا

کیا فکرِ جالِ رخِ روشن ہے

اخترِ تراہر شعرِ جو پر وانی ہے

پایہ بہت بلند ہی میری فیتق کا	گردی نشین فقیر ہی اپنی شفیق کا
ہر داغ میرا جرم ہی اسکی عشق کا	سرخ لب کے زرد یہ شہرِ مین کا
چھٹا ہوا گرم یہ آبِ قیق کا	آبِ دہن سی شعلہ خون کی بدنِ جلا
زاہد کی شست شو کو بھی یا حقیق کا	شرابے زنجیرِ مئی نابِ پاک ہی
دشمن ہی بالِ بال مرا اس فرق کا	سے سی دستی مین ہی طالعِ عدم
ہر داغ پرگان ہی سنگِ عشق کا	ایسا حرم ہوا ہی بتوں کی تکیبِ دل
سوتا بھی جو چاہِ دقن کی غیق کا	طوفانِ اشکِ شوری بیدارِ نوح
پابند ہو گیا ہوں جو فکرِ غریق کا	دستِ طلبِ ماتی ہیں مضمونِ سہلی



قائل بنان بنی نم پناہ عیش کا

دم باز دم جو دیا ہی عالم ہی کا

اب اعتراف ہو گیا تیر حق کا

سینچا کرو گا کیا ریان کلار وین

کیا کیا کہلی ہی جس کی تکی نفس

کند نمی مثل شعلہ رخ کو بنا دیا

حاجہ سدی وی جو اختر تو کیا عجب

رتبہ ملی غزل کو سلام خلیق کا

ہی گویا ہوتا

دیکھتا طالع بیدار جو ہوتا

اگ سی پانی کو وصلت میں ہوتا

واہمہ پر ہی لگا دیتا تو جو ہوتا

صورت عشق کو دریا میں ہوتا

خواب کہلاتا تھا راز رخ روشن

آتشین چہ مری آنکھہ شہ تی آ

ساتھ عفت کا نیکا کوئی تار

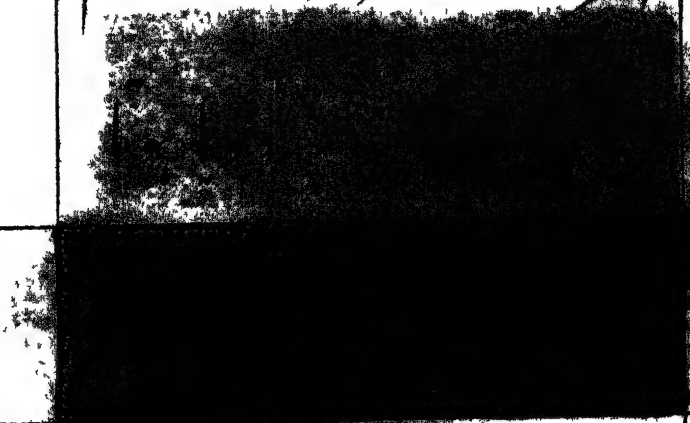
حسن کی دیکھتی ہی آنکھو میں آنی





مسجد و منین نہ دعا کرنا خدا ہی کے	ایک ہی بت اگر اس ہر گونہ
صاف دل ہوں تو ہوں قوت دہی کا	رشتہ نثار کا سبھی میں پر دیا ہوا
برق و شمس جو کیا خاک سیہ کو	بارش بر فرہ سہی سہی ہوا ہوتا
قوت عشق و دیا جا تا جو کہا تیا	کشت ہقان پہ کہی جا کی جو رہتا

حرم میں سیکہ شعرین ہی نیست حرام



کہا اگر ارنی بس سخن تمام ہوا	کلیم سی نہ سوا اسکی کہہ کلام ہوا
خیم فلک سے سوا سیکہ کیا جام ہوا	یہ بزم خاص میں اب دور عام ہوا
لکھا جو لام تو زلف سیاہ یاد آئے	جواہر سینی سی کہنچی تو بکنا نام ہوا
ہوا ہی جان نہ آئی سی سے کیا صبا	سخن متا م نہیں دل مرا تمام ہوا



وہ یادہ خوار ہونے یا بہرے ہونے	سبوی دلہنہ ہی ساقی تنہا راجا ہوا
نئی پھری گی مجھی عشق ترمی قتا	فلکے رتبہ میں تری پر کی باہم ہوا
جو کہی عشق کی بازی تو تخت تاج	نہ نام گنجہ لی میں ترا عسلا م ہوا
ترقی پر ہی تر حسن اشی خوبان	ہو ز عشق کا قصہ نھین تمام ہوا
طلب بوسی بلکہا ہی ہی کامل یا	گناہ گارخ وزلف صبح و شام ہوا
قیامت قد و لداری آفت ہے	عجب نہیں جو مراد ار پر قیام ہوا
جو دور و سر ترا صندل سے کم ہو جائے	تو سرد مہری سی افزون از کام ہوا

سواری تو سن باد صبا کی ہو آخر

سبکدوی ہی یادہ وہ خوشخام ہوا

دست نازک میں گل کا بھی ٹاٹا

لالہ رو باد صبا کا ترا کہوڑا ہوتا



اہلِ شب کو اگر یارِ نی موڑا ہوتا

وِردِ ندان کی تصویر میں اگر میں دوتا

رندِ می کش ہوں صد آتی انا ساقی کے

چوڑا پنجہ شرکان سی نہ شہبازِ نظر

پھیلیاں کا نوں کی مابی سی پیکرِ کلین

بی کلی سی ہوا بیکل ترانازک شا

عوطی کہاتی دلِ غبارِ بھی سی بجرِ کرم

پہنچا ہر گرنہ تری چشمِ ملک و سی رہ

عشق کی بحر میں کیا تیرتی کاغذ کی ٹا

گردِ ششِ چشمِ تان یہ جوانِ رجا

تو سنِ عسیرِ دان بر مٹوڑا ہوتا

اشک گرتا جو بدن پہ دین پھوڑا ہوتا

شیشہ دل مرا قاضی نی جو پھوڑا ہوتا

بطایرِ دل نگہنا زسی توڑا ہوتا

سینہ صاف پہ لازم ہی کہ توڑا ہوتا

طفلِ غنچہ کی نہ کانوں کو مڑا ہوتا

دہن ترکو اگر میں فی پنجوڑا ہوتا

شیر آہو و لکو آج بہنہ پھوڑا ہوتا

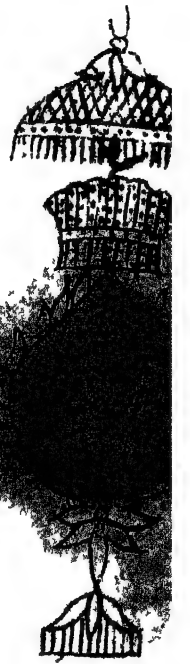
سہ نامہ کو جو اشکوں سی پنجوڑا ہوتا

پیر گرد و بجا اگر نہا تہہ پنجوڑا ہوتا

لو اگر حسن کی بڑہ جاتی زیادہ خیر

ضبط سوزِ دل عشاقِ مینِ بڑا ہوتا

لایا	ترانہ گل کا جو یک صبا لہا لایا
لایا	بچا کی حسن کے دیاسی اب خدا لایا
لایا	بہا کی تشو پہو لی یہاں گل پر لایا
لایا	اوٹھا کی آیت انکھو نکھو انکی لایا
لایا	پسی گا دیلِ خونین ہمارا طفلِ حسین لایا
لایا	کیا وصال میں حیلہ جو درِ پرونی کا لایا
لایا	جمی جو کوچی مین زنجیرِ تشنِ پاکی لایا
لایا	پہنسا تہا زلف میں چشمِ سیاہ کھلا لایا
لایا	طلبِ قیب کی ہاتھوں کیا پری لایا
لایا	پس مین مست بہل کو مین اُڑا لایا
لایا	بہا کی کستے دل میرا خدا لایا
لایا	بہا کی تشو پہو لی یہاں گل پر لایا
لایا	یہ وحشی آہو و نکو چین سی لگا لایا
لایا	حنا کی دھخی سی کر نک تو نیا لایا
لایا	تو تارِ شک سی مین رسلدا لایا
لایا	کس سے عشق کی یاسنک کھربا لایا
لایا	خن سی آہوی چین مجکو بی خطا لایا
لایا	یہ دیو قاف مین انسان کو کیوں اُڑا لایا





رسائی اوس رخ روشن تلمیح حال تہی

حلب شام میں چ کیسوتی رسالہ

مبارک اڑانگی اگر ہماری کمال  
اڑا لایا

ستارہ میرا تو خورشید شناس تبار

وہ انارکالا کدہ مار مہ تھا لایا

سرگل پہ بلبل کا پیہر

دل باغبان میں سیرا ہوا

شبِ لطف کا کراندہ پیہر

وہیں مرغِ دل کا سیرا ہوا

اڑی شکر کی زلفون میں دل

یہ ظلمت کدہ کیون سیرا ہوا

ملا تختِ شان میں پر مچھی

عجب چہرہ گرد و نکا پیہر

اڑی صورتِ گل بنی بلبل کی

جو خارِ مرہ پر سیرا ہوا

لبِ صاف مسی سی روشِ نین

مری دُودِ دل سی اندھ پیہر



نہ پہلو ملا تہے جو فکرِ کمر

نہ سری سی دل چشمِ من جا سکا

مری دل کی موند ہی پہ بیٹھو صنم

رقیب آج زلفون میں بہکائی

وہاں دسکی سیسے میں تنکا پڑا

ترا روی۔ وشن ہو پر تو فغن

ہلی نالون سی مار زلفِ صنم

بہ کیا گردشِ چرخ تہی ہی صنم

قلم ہاتھ میں آگِ تھنہ پیرا ہوا

رہِ خضرِ من بھی اندھیرا ہوا

تن زارِ غم سی ٹھنٹھ پیرا ہوا

سیہ شب میں اندھونکا پہیرا ہوا

یہاں سوکھہ کر دل ٹھنٹھ پیرا ہوا

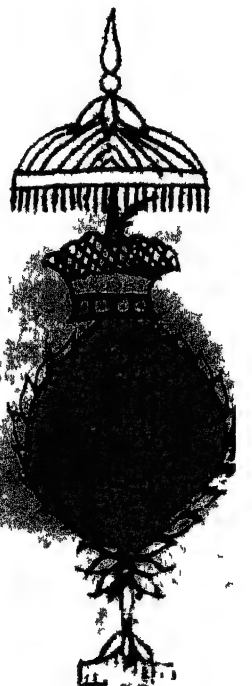
جو زلفِ سیہ میں اندھیرا ہوا

یہ دل بازی گراور سنپیرا ہوا

جو دور و زمین ایک پہیرا ہوا

وہ زہرہ جبینِ رقص کو جب اٹھا

دوبہ رخستہ کا کمر اٹھا



تفاخر طوقِ مہرِ حلقہ خنجال سی پاتا

اثر ہرنالہ زنجیر کا خنجال سی پاتا

خطرِ بحانِ بہارِ مہرِ اعمال سی پاتا

صنمِ دریائے غم عاشقِ تہا زحلی پاتا

مقلدِ ہوی کی تیرا کبک شجہ چاہی پاتا

مقابلِ ہر پیرِ کونی کمر کی ال سی پاتا

ربانی مرغِ بھکت کس طرح اسحاسی پاتا

گلِ زخمِ بدن کیونکر نہ تیرے قحطی پاتا

الف قامت سی پاتا او نقطہ خاستی پاتا

یہ پامالی کی رحمت سترِ عالی پاتا

تصوّر کر کی مجھ قیدی کی کیا چاہی پاتا

فوائدِ عاشقِ نگینِ خانِ سہی پاتا

بنا طوقِ گلو کرد اب روضہ پاتا

لہذا کرک اسکو تو شرابِ آتشین پاتا

جو میں ہی ہاں نہ ہوتا فکرِ مضنون

مرحی دی کی لفون سی مٹی گل نہیں پاتا

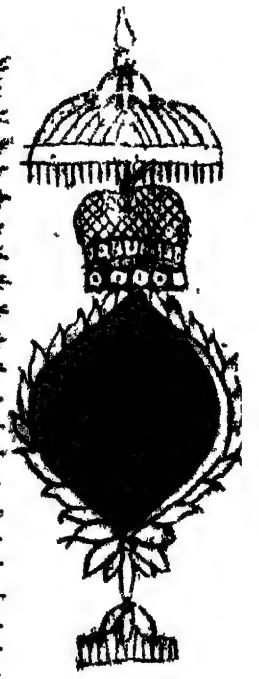
نہ آئی مچھ شش اس نخلِ شمشیرِ منصفی

الف کے قبل نقطہ خوش قدمی چید کر پاتا

سوا عشق کو دہنا گاتا کیا مہتابا

یا حسنِ حین ای تھر جو میں پاتا





مین خار مہون میری بہار لیتا جا  
بنا ہون غول بیابان بھی ہی کر  
ہوا کی طرح دکھانا ہی سحر  
کلوں کا ساتھ پھوڑیگا بلبلی شیدا  
نہ تہندی سانسین اکیل کہ وقت  
یہ نہا تو ان تنگ کی گلی  
نچوڑو شمنوین پیکر کیا دوس  
لاشرا کی وہ شے پرینست  
چلا جو تورہ مطرب پرینست

چپا کی برک مین اسی گلعدار لیتا جا  
یہ کام آتی گانشت غبار لیتا جا  
یہ چار نقش ہی ہی شہسوار  
بہرک رہا ہی یہ ہشتیار لیتا جا  
خزان تو آچکی باد بہار لیتا جا  
ہمارا دوس صبا پرسی مالیتا جا  
کھلی ہین زر گے آنکھیں خار لیتا جا  
نشانی میرے گریبا کی تار لیتا جا



تماشا خوب کہا گیا  
فی سوار لیتا جا

یہ برک کاہ عوض خطا کی کلک دیتی  
منو نہ تنکا بیا بانکی خالی ستا جا

چمن میں یہ دل نالان نہ کینچ  
اڑا ہی تجھست گل تو ہزار لیتا جا

شروع ابرہی بسا قی بنا ہمیں  
ہمارا دوش صبا پر سکا لیتا جا

وہ ناتوان ہونے اکت کی یادیں  
بجائی نامہ مرا جسم زار لیتا جا

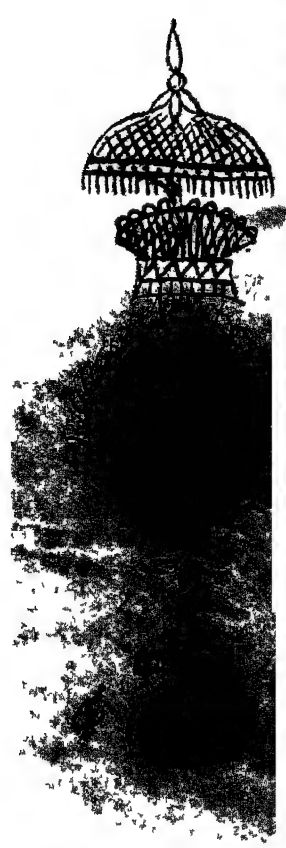
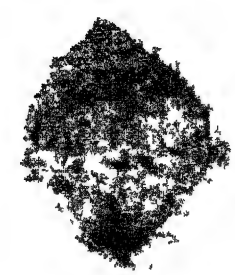
یہ نذر ہی گل داغ جس نوکیلی ختم

آتا ترک گلا لیتا جا

گلشن میں اگر آتش کی  
مستقل کو آتا جا

پیشی کی لپٹیشین ملی مرئی  
صرصر فی اگر اپنی کامل کو آتا جا

کیا تجھست گل لطف کی خوشبو  
دستار کی ایک جی تی سنبل کو آتا جا



بلبل ہی چہی نیرۂ مرگانی نمی

کیا سلسلہ آہِ رسازلف ہی کم ہو

شمعِ سحری کیون مری آہ سی بہر کے

گلچین کو بھی رنگینی گلِ داغ سی ہو

دیوانہ بنی عشق کا جلو جو کہا دو

بلِ تپتی ہو کس پتج اس سرِ شہین

اس کفشِ فی گلشن میں اگر کل کو اڑایا

ہر نالہ فی زنجیر کے ہی غل کو اڑایا

لکے لبِ خاموش و تامل کو اڑایا

اس طائرِ دلِ فی مری بلبل کو اڑایا

آئینی میں اچھ سنِ تحمل کو اڑایا

رقمار نے کیا چشِ سنبل کو اڑایا

و م تیرا پڑ کتابی یہ کیا ہو گیا

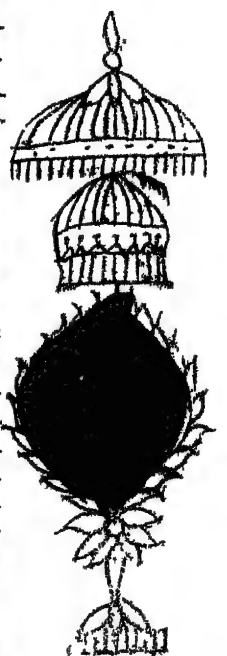
اخترِ فی جن میں کسی بلبل کو اڑایا

صدایِ غم کو سنکر نالہ نا تو سٹ جاتا

مرادِ داغ سیہ شل پر طائوس اُڑتا

جو کرتا داغِ روشن جلوِ فائِ نوس اُڑتا

جو مار زلفِ دوس قاصدہ ورن کالتا



سختی گلشن میں نام مرغ سحرانی

مری مغل میں ذکر آہ گر ہو تاشہ جی

اگر سودی میں باز رلف کی میں <sup>دکھلاتا</sup> مرغ

بطمی سیکہ میں جام دل کو چھتی کیونکر

اگر وہ خانہ زنجیر میں جلیق نہا ہوتا

کسی کی تیکدی میں شل نی آواز پاتا

ابھی عریان جمال شمع پروانہ کو کہلاتا

لغات وحشی سرور وان بھی لگاتی

شب بھران بیان تک مجھ کو دیوانہ <sup>دیتے</sup>

جو علیٰ فوج حسن یا صحرائی عشق میں

جو کلیان دست بچی کہ لبتین گلزار عالم

فلاکت کا نشان پاکر دل متھول جاتا

ہوا کی طرح اس اجار سی عباسی لٹ جاتا

بھی کو سونپ کر گلشن اطوار لٹ جاتا

طلسم مرغ تھا کہتا ہوا افسوس لٹ جاتا

بے تعب کہ نہ میں ننگی مجھ لٹ جاتا

بجاتا پڑیاں اتنی کہ یہ ناتوس لٹ جاتا

لیٹ سی شعلہ دل کی رخ فانوس لٹ جاتا

عجب کیا ساسی صاحب قابوس لٹ جاتا

بیکار و زوہ صلت بھی و بون <sup>ار جاتا</sup>

اثر سی نام عاشق کی نشان کو لٹ جاتا

وہیں وحشت عی یانی کا بھی ملوس لٹ جاتا



وہ ٹاکہ جان قتل میں قتل حب آتا

غیبت ہے اگر حسن بیان یا مین پاتا

پہنسا تا جا لیں لغو نکی کیا صیاد

بھی اسی بادشاہ حسن بخت عشق کبھی

لیکھی بلاتا سنگدل کو نیک کر کے

عجیب کیا سہارا ہی پی پابوس آجاتا

وہین تا کر سہی عشق نام محسوس آجاتا

مع دایم بلا یہ نکی جا لیںوس آجاتا

تنگ آک وہی چتر کیا کاوس آجاتا

نشان تہر کارہ با تا بیت آجاتا

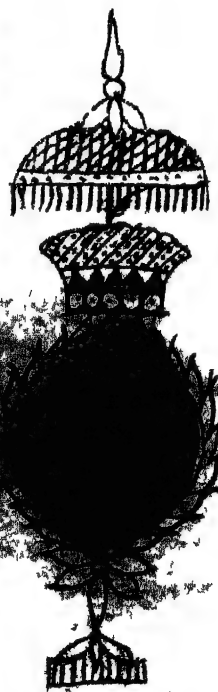
ہم اپنی دلی بین مداح تہر کیا تعجب

کوئی مصرع ہمارا بھر شاہ طوس آجاتا

رلف کی یا وہی مصرعوں کا کھل جاتا

بستکی ہو تی جوت غصی میں بھی

صاف جوت ملتا





نام تیرا جو نکین پر ترے کندہ ہوتا	میری ہر واغ پہ نقش و فاکہل جا
ہمو پابند اگر زلف رسا کرتی	طاق ابرو میں ہن دستِ عا
ناتوان ایسا ہوا سنگد لا لفت	کہر باسی یہ غم ہوش باہل جا
کج کلہ کیجی ہی ہن اپنی طبیعت کو	بندش شعر میں ہ بند قبا
وہ بیسی اگر فکریں حیران ہوتا	عشق کی آہنی میں حسن کاہل جا
تاب نظارہ جمال رخ روشن کی	چشم پوشی سی اگر روی خداہل جا
زہر کہا تا عوض رنج چمن میں	سبستا نین جو کیسوی ساہل جا
شب تارک	شیر قباہل جا

بیمختار دین میں کماہل جا



خارج بھی تھی جی ہم و چین کا ہول تھا

شعلہ فرقت سیما میں آیا راکھو

بہر مین وئی تو شبنم ہر سر گل پڑی

بنگیا ہی کس قدر ای ماہ تیری حُسن سی

نالہا ی بل شید پر مخدول تھا

وصل کی صحر میں آیا نہ چراغ غول تھا

دل شکستہ تیری صلت میں جو ہول تھا

جو چکروں کی طرح اس عشق میں خول تھا

بد و ماغی بگمت گل سی ہا 

بد عمل تیری عمل کا کیلہ ہی مہول تھا

بہر صوفی یہ کلام عشق کیا قبول تھا

سعد می شیراز کا ہی شعر کیا قبول تھا

بورہ سیب سخندان باغ کا محصول تھا

رشتہ گردن اشمیر کا محصول تھا

بزم عالم میں یہی کیا شمع کا محصول تھا

نامہ اعمال عادل سی عمل جن کا کیا

حال آتا ہی اوس کا حسن آجاتا ہی یاد

بلبل بندی کا ہی ہر بال ہی چل

حسن کی گلشن کا مستاجر فی نظار کیا

قاتلہ شہرگ مری یا تھا دور اتین کا

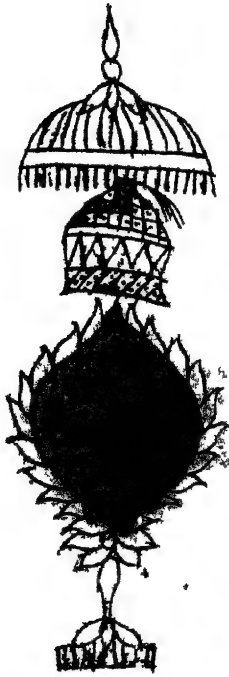
پر تیلون کی جلا کر صبح دم گل کر دیا

سرکف شوق شہادت می ہی خسرو  
پہلی ہی سی قاتل مین میقول تھا

اس سر امین اوس سر اٹک ہی وہ فہم  
مشغلی مین آہ واری کی جڑ مشغول تھا

دہستان ہرہ جیون کی سنا ہی عبت

مختصر کر آہ امی خستہ سر قصہ طول تھا



عزت علی پرگان ہی قصر کی یواری کا

پہوڑنا آسان نہیں چہالادمان کا

آسمان طاؤس محومی آتش بار کا

دل جلانا سہل ہو دی شعلہ خسار کا

گب ہو موسیٰ سار تہہ نرگس ہمار کا

فہم محکو فخر ہی اس مصر کی بازار کا

عالم امکان جلو خانہ ہی میری یار کا

رہنمے کا نونہ تو کی حفاظت کی لپی

شعلہ داغ بدن مین جرات ہو گئے

اتشین نالی میری بھر کائی گروہ ہندو

گو عصائی شاخ یا چشم کلروسی ملا

اس گہ ائی مین ہی میفت کی خریدار کا

بخت خفته حلقه بخیر درسی دور

سرباز نین چکا کر کیا جنون غم

محبوب لوتی بالکل کاسه سیر

ناتوان تنگی سی کمتر سنگدل

با کمال کسی شانی سی و شایا

اسکیان برتری یکون نی مارا

خاکساری خوب سمجھا فرس جاتا ہی

خال بند و طاق ابرو پر نظر آنی لگا

بندش می میان کپتی ہی سنی عود

پہلی ٹانگوں کی لٹی میں سکاوڑا

بیربان ہم میں قاتل کا دہن ناس

پڑ گیا ہی عکس میں سرب می پیدار

دیکھنا ممکن نہیں نند ما ہی خا

دو دو دل تہہ پر پڑا ہی یا کسی مخوار

ہو گیا انسان سپر سایہ دیوار

کسی ایک پیچہ پیٹاٹ پتی و ستا

کھینچا مشکل ہی لیکن گوشہ دستا

عرش کھلاتا ہی یہ سایہ ترمی زوار

بل پڑا تا نظر میں رشتہ زہار

سایہ پڑ جاتا ہی شاید میری جسم زار

بعد از ان کھلاتی جو ہر یار وں نوار

ذکر خاموشی میں لکھتی ہیں لب فار

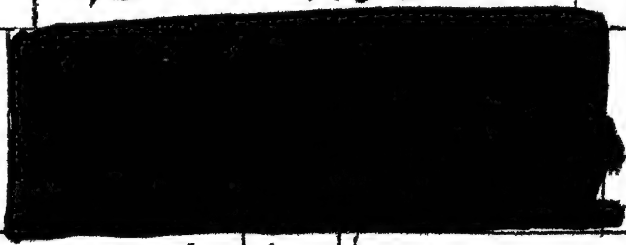


آتشین خسار و سکار و زوشت انکھوئی

بر پرک پر ہی یقین نقار موسیقار

بلبل بہت سہی انکھیشن عالم ہن تو

لکھنؤ میں ہی بہت شہرہ دہی شعار



اس شکر نالوں نیستہ نگو

پھر سہرہ خاموشی ہوئی داغ

داغوں کی سیاہی سی ہوئی صبح سہی

ہمراہی کو باقی نہ رہی با و صبا

معمور تھا وزیرانہ تصویر سی پر کی

سبا طے کیا شب فرقتیں ہو طیا

محبوس میں ہم اپنی گراںبار سی

پکڑا جو تلم صفحہ دیوان کو جلا

عارض فی تری تار گریبان کو جلا

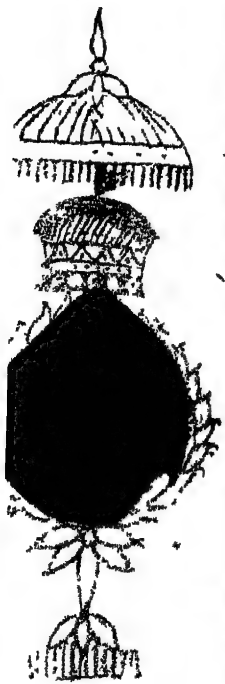
سینہ فی بیات تک شب ہجران کو جلا

اسی شعلہ دل غول بیابان کو جلا

ایفہ عارض دل حیران کو جلا

اوس ق فی اگر نہ تابان کو جلا

زنجیر کی نالی فی نگہ بیان کو جلا



یعقوب صفت دیدہ یوسف کو بناو  
آنکھوں نی تہا رسی چہ کنگان جلا یا

یتزی جو کسی برق کی یاد آئی دم قتل  
ہر گ نی مری خجہ بران کو جلا یا

حاسد مری اشعار کو ٹہنڈا کرین کیا  
آدم نی دعا کر کی نہ شیطان کو جلا یا

چکار یان ہی آگ کی بھجہ جالنگی اس  
اشکون نی مری ین گریان کو جلا یا

ہر داغ سیہ چرب بانی سی ہی شن  
دیوار کی رخنون نی چراغاں کو جلا یا

اوس مہر نی آتش کا کفن انکو نہ پایا  
یا بہر شفق خاک شہیدان کو جلا یا

گوزون سی عجب بیج سی کل تہا ہی ماہ  
کالون نی مگر زلف پریشاں کو جلا یا

مالک ہوا اوس حور کا جنت ین  
نالون نی مری وضہ رضوان کو جلا یا

یہ آگ مری پاؤن کی سرنگ پیونجی  
بہر آبی نی گنبد گردان کو جلا یا

کیا عارض گلزار ہی گلشن ین چا  
مازی ہی بس اوسنی گلستاں کو جلا یا

آپ دزدانسی ابھی سرد کروں گا

کو زمین سما یا ہی پوریا نہیں معلوم

ہو توں فی اگر لعل بخشا نکو جلا یا

ای تنگدہاں چشمہ جوا نکو جلا یا

خستہ اگر مہر کی نفونکو سمیٹا

نالون فی مری و دریشان کو جلا یا



پرمان آگین دل دیوانہ رہ گیا

حسن خدا پرست سی تجا نہ رہ گیا

باوکرسی کرو یا یلی فی ناتوان

یہ نہ کیسی نہ گیس مکیون کاستے

صیا داس بہارسی گلشن ان بوئی

آہونگہ فی ساری اجٹا پڑادی

شعلہ تنگ ہو گیا پروانہ رہ گیا

عشق زلال نوش سی پمانہ گیا

رگ گ میں قیس کی دل دیوانہ گیا

ساغر کا دور ہو گیا مستانہ رہ گیا

آباد وہ قفس ہی یہ پرانہ رہ گیا

دشت جنون میں شرونی پرانہ رہ گیا



پامال ہم ہوتی تھی جو گلشن میں لڑ سکی تھی	ایسا سمجھ کی سبزہ سیکاتہ رہ گیا
شمشاد سی نکالتی ہیں شام حاشائی آپ	قمر کا طوق کیسے دکھا شانہ رہ گیا
دیوان مرا عزیز ہی کیونکر نہ چاہو	یوسف کے رخ کا دہر میں افسانہ
بازارِ حسنِ عشق میں دل بھی نہ لے	نہی میں بند میرا یہ بیجانہ رہ گیا
خالِ رخ پر سی وہ جل جائی کا ضرور	میری زمین شہر میں جو دانہ
چہلکاؤں و رمی میں کسی رہ نہ	لبریز شک چشم کا پیمانہ رہ گیا

تصویر یا دل میں ہی کو مہنہ پہن  
اختر خدا کا شکر حسنم خانہ رہ گیا

رویف الف دیوان مبارک دوم تصنیف معالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

تری الفت میں ہر سلطان کو رتبہ ہی  
سوایتی کسی زمین میں ہی عوی خدایا





زبان فی خاصہ پید کیا ہی موسیٰ	اگلی ہو چوٹ جسکو عشق کی باتوں میں چہی
نیا انداز ہی محبوب کی رنگ طلیا	نہ مثل مہر تابان ہی شعلی مٹا ہی
صدف کو غم ہی اسی بحر کرم در کی	بھار خسار پر جب اشک چشم زار یوں
نہایت شک ہی ہوشیاری کی	برہمن داغ جنون کیونکر جسم زار کی
سبب کو نسا صیاد اب میری	قصس میں ہون بی بال پر ہون
پڑی جب من کا فر میں جگہ اپنا	تباؤں میں عشق پاک میں نون گرد
بڑا رتبہ ہوا اسی محتسب خدایا	شہید ناز معشوق پر پھر ہوا عا
دکھا دو نگاہ یہ سر کہیں کس عالم جہ	کرا دو نگاہ جانا کو سر کہیں کس

بڑی کی خال عارض سی ضیائی خیر تابان

ہو کا و کج ماہ صاف بدلاؤ نہا



ای طیب جان باز که در مان غم بنما	کر و ای در دسب نخلین گی امان بنما
خوشخامی سی عجیب بهوش گل لاله	پرتی سبز کردنگی گلستان غم بنما
عکس وی یاری سی ای بر خوش نشانه	ابے ادغ جگر ہوگا درخشان غم بنما
ای اسیر غلغلہ کرتی ہیں پیرین	آن پونچایہ مقید ہیں ندان غم بنما
من ہی پروانی وہی محل میں طر	دو شربے آگے شمع شبنم غم بنما
پہو مکر محل میں پیش غیر کوں مائی تو	بات پختہ سیکہ لی خلوت میں دان غم بنما

پیش خستہ چرخ اہل کی امتین  
اس بنگی دیمون غزل ان غم بنما

ہم کو خیال نہی ہا کچھ خیال کا	ہر دم ہی پیش خستہ تصور جمال کا
عقدی کہلی جو گیسو شہر کے	دہو کا تری مریہ ہوا ہم کو بال کا



کیونکر لقب نہ فائل و سفاک خلق ہو

ایماہ تیری صحیفہ عارض کی سیر کے

دیکھا جو مین فی جالی کی گئی تی سی پیٹ کو

تقویم سال رفتہ ہوا عشق مخرن

روی سنیہ غیر کی زردی سی چہا گئی

بناری مار کی آواز آتی ہی

چو کڑی ہی بھول گیا دستِ فکرتین

ہر ہر قدم پہ ٹھوکرین کیا تا می فر

ہجرت کے پاؤں ٹٹ پچھ

مشتوق و ہ ایک ہی مضمون ہی لیل

نقطہ ہی چور و ظلم کا تل شریگیال کا

وہو کا ہو حسین چ جو ہکو ہلال کا

ہر تارا و سکا ڈورا ہوا جھکو جال کا

اب ایچہ بناؤنگا اس ماہ سال کا

غصی مین خوب بکدہ اوڑیا گلکال کا

بیٹھای گنجِ حُسن کا لایہ خال کا

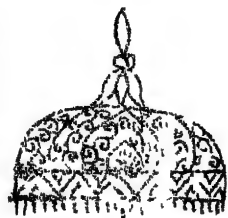
ہاتھوں می پاؤں ٹٹ چکا غیال کا

کلیک وری غلام ہوا تیری چال کا

لا آج تو مہنی وصال کا

دیوان اکٹ بنا چکا مین اپنی حال کا

عقبے امین ہوش خمیہ سرکین بجاہن



در اسبقه من روز اسوا کا

شوق وصل آپسی مری خطی کو اڑا لیا

جب بغلین داب کر اپنا کہا لیا

زہر تھوڑا سا پی زلف دوٹا لیا

عاشق مسموم اپنا خون بہا لیا

دیکھتی مرتد سی اگر اب لیا

کیا کلاہ بہر تک انجی ش قبا لیا

بہیر یا جنگل میں اب مجھ کو اوشا لیا

تری در تک اے صنم مجھ کو خدا لیا

آہوی طناز کیا مجھ کو گالیج لیا

نامہ اعمال پر لندہ ہو گا مہر لیا

ما تہہ خالی زہم فسو نہیں بجا لیا

کیا ہو اگر تپ مین لفو کی یہ دل لیا

آنسو سی دردِ فرقت مر کی ہمت لیا

جامہ عریان نہایا ہی عبث عشا لیا

ایوانِ سر کا ہون و تو شہین پا لیا

کافرو دیندار کی طست سے کیا لیا

کہدی اسی اختر دیوان کتبک کا نام



ہوڑ جانیکا سلسلے سجاد و مالیکا



مہر ہی زبانی پوچھو فرا محبت کا

پڑا ہی پاؤں میں اب سلسلہ محبت کا

عجیب سحر یہ ماجرا محبت کا

جمال صاف کی موسیٰ کو تاب آئی

ہر ایک در پہ ہی گردِ شین میرا کا چشم

بضیبتِ ستح کیسی ہو ملی شکست کے

نہ سیم زر کی ہی حاجت نہ پہرہ جو

تیرا کرتی ہیں ہم کہل کی چار پاروں

ولی وصی رسول و نبی پیغمبر

کتابِ خواہی سن لو گلا محبت کا

جرا ہمارا ہوا ہو بہلا محبت کا

قری پہ نام جو زین رہا محبت کا

جو دیکھتی تو ہی طالبِ محبت کا

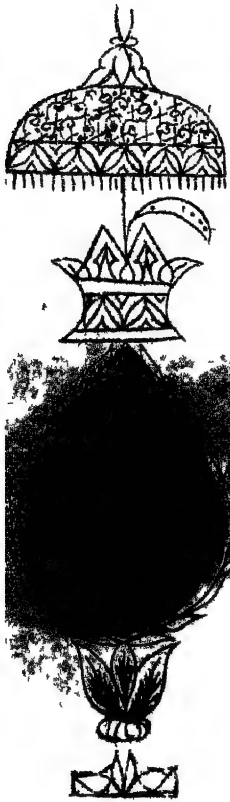
وہ شاہِ حسن ہوا یہ کہ محبت کا

تفکِ حسن ہی سامنا محبت کا

او کال دیکھی ویا خون بہا محبت کا

یسا جو نام و لا بر ملا محبت کا

خدا ملک تو بلا آشنا محبت کا



بلاسی اس شب تیرہ میں چپ ہوگا  
اسیر زلف ہون میں مبتلا محبت کا

کہ ہر سی بات تباہت سے کیا ہو افسوس

خدا بچائی ہو اسامنا محبت کا



درود تو فی عبت میرا چپا پاؤں<sup>ط</sup> جا

زندہ درگور ہوا رشک مسیحا اوٹھا<sup>ط</sup> جا

بیخبر روز کہا کرتا ہوں اوٹھ جاؤں<sup>ط</sup> جا

ایک نکتہ بھی میری دل کا نہ مانا اوٹھا<sup>ط</sup> جا

قد و بالاسی ہوا میں تہ و بالا اوٹھا<sup>ط</sup> جا

سرو گڑ گئی نخلت سی عجب گل بی<sup>ط</sup> جا

انتہا ترار کو مجھوں کی ملی ہی جاگیر

آنکھ شرمائی گئی ای غیرت لیل اوٹھا<sup>ط</sup> جا



جان سی گئی جب ایک نظر ویکھ لیا

عارض صاف ترار رشک قمر ویکھ لیا



پشیم و ابروی پچاتا ہوں بہت لکوتا	کیا کروں نیرۂ مرکان فی جگر دیکھ لیا
نیچگی گایہ جو اہر نہ چھٹی کا ہرگز	دزد مضمون فی مری بیت کا گتہ دیکھ لیا
نہ جلاخانہ صیبا نہ گل مرجا	اب نہ کچھ ہو گا ان آہو نکا اثر دیکھ لیا
توہی اسکا تپاخی سی تہین پوین جوا	کیون جی کیون منع کئی پرہی اوہر دیکھ لیا
نہ ملی وہ نہ ملی وہ جو ملی مل ہی گئی	آج ہم باندہی ہیں موسیٰ مکر دیکھ لیا

دوئی و ششہ ہوئے وہ ماہ حسین یاد لیا

احقر زارنی کیون دور تر دیکھ لیا

تا جلی کیکہ کی صورت بھی خاموش کیا	یا دغیر و سنے بدلی تسلیہ فراموش کیا
محتسب کوہی مری یار فی عینوش کیا	انگوئی ڈوری دکھا کر مجھی بیچوش کیا
خون ہانیسی ماہہ لگا کیا تجکو	شکری شکر کیا خوب سبکدوش کیا



ایسا پڑانہ ہوں جگر ہی صد اس کے	اپنی شمع کی صورت بن گئی
کس کشاکش میں کیا نڈاری چھٹتا	کانکوڑا ناپسا دکو بنا گون کیا
مفلوئین میں لپٹا ونگا یہ دور	خون فی سب کرتی اریں جوش کیا
کیفیت کے ذریعے موتی سجا	محکو پہوش کیا آپ کو خاموش کیا

بجز محمد و محمد کا جگر جوش کا

تو ہی کر غیرت لیلی تو یہ مجھ کو	سرو باغی تو ہمارا قد مون تیرا
پہچ دی دیکھی بلا میں ہمیں الا تو	سحر ہی سحر یہ کیسوی شگون تیرا
ہیں اعجاز کیا واہ سیجا جھان	ید بیضا تو ہمارا کف گلگون تیرا
بھی ڈر گتا ہی بجان بدل جاتی	حال کچھ ہوتا ہی ہر روز درگون تیرا





تازمین سناپه بجایگا یقین نبی محکو

کچنه سوسا نهین ای گنبد گردون

ارتباط دل معشوق کو دیکھو ای عاشق

اسکا محسن جی ہوا تو تو یہ مفتون ترا

مصرعہ مطلع اول ہی میں اشتری پھنسا

تو ہی گر غیر لیسلی تو یہ محبت ترا

صرف مضمون نو در نظر ہو جایگا

خط پر ہایگا کون اگر نامہ بر ہو جایگا

شک کے

اگر عالی گھر ہو جایگا

ہڈیوں کی لکڑیوں کی دیکھ کر مینہ گرم

مطہج عالی در اسنور جگر ہو جایگا

سحر کاری خستم اس عاشق جانناز

ہتی حسین دیوار پر دیکھی دیو جا

تخت مضمون جو زمیندہ ہو وہ شاہ حسین

مصرع دیوان ہمارا تاج سر ہو جایگا

کہتی کہتی مشق تھی بڑھ گئی ہی فکر

ایسی ہی مینو مین کچہ صفت ہو جایگا



شام گیسوین پھنسا ہونین قریب دہری	رات بھر میں خط قرآن سر ہو گیا
خوب ہی مجھ سوختہ کو شغل شعر و شاعری	شعر تر سے نام اپنا بیشت ہو گیا

شغل شعر و شاعری ہتھائی اُن دن بہت  
نام ای اختر ہمارا بیشت ہو گیا

خضر اس دشتِ جنون چار سو ہتھکا	پای وحشی سی بیابانِ عمر بہر کھٹکا
کانکی بالی سی لچھہ چھہ کیا ای لالہ	لاک کا تھکا ہاری انگہ میں کھٹکا
رہنا ہو جای اب دشتِ مین فکخ	خضر ہی آیا تو سیراہِ مین کھٹکا
کیا کہون سن نازی او کو سلا یا را	ہاتھ ڈنڈی بن گئی پرواہ ہر کھٹکا
میری زو کھریشی دار بانوں نی	تکرہ در وازی پراو سکی جو کھٹکا
صبح ہوتی ہوتی	شب ہو وے دوسری گھٹکا



کیا کہون ماکیا اپنی بلاؤں میں آپ

انہی ہی محفل میں ہی رون طمانچی سے کو

جب پہلا چوٹ میں موبافٹ الایار نے

غیر کی آواز سن کر ڈرسی ورن جا جا رہے

یہ دئی کی بنایا گیسوی شب تا

ایسی ہنسی ہی میں کیا نذر و دل

من نہایا ہرہ معشوق سا پہن میں

شکرین ہو کر پھری سب او کی گہری

چار میں جب تذکرہ ہاتھوں کی چٹ کیا

صبح کو پھر تذکرہ راتوں کی کہت کیا

کر مک شبتاب زلفوں میں دل لٹکا

کیا کہیں ہم آن پرٹی پاس آہٹ کیا

مار زلف یار شب بہر کان پٹکا

فکر مضمون کو کمر کا یار کی پٹکا

رات بھر مار سنیہ زلفوں میں سر پٹکا

کالیان شب بہرین موقع کو پٹکا

چھو لیا آخر فی جسم صاف غصہ کیا

اوتنا جاسہ چھاڑ ڈالا ہاتھ ہی چٹکا



جو شب کو باہر وہ ماہ بی نقاب آیا

خار ترہ کیا تب ساغر شراب آیا

دل بربستہ بھی عاشقو نکایا آیا

بہلا سلائیگا کیا کوئی مجھ کو قصہ خوا

کچھ ایسی اوس پر نام کو بھی بلا

گھلاس توڑ نہ ڈالی صراحی چور ہو

خدا بچائی کرو گناہ سوال گر

کہان ملک یہ جفا اور کہاں ملک ستم

وہ ناتوان ہوں میں مخمخاہ شا

اتھی خیر ہو بگلو کی باغ عالم من

شکار کہیلنی صیاد کا سحاب آیا

نہ آنکھ چارہ ہونی اس قدر حجاب آیا

مجھی ہستین ہوا دل میں آفتاب آیا

جو بزم می میں سکر سامنی کجا آیا

سلا یا پہلی کہانی کو چھی خواب آیا

چمن میں آنکو کیا رشک آفتاب آیا

اتھی خیر ہو وہ مست بی حجاب آیا

نہرا کر مگر بھرا بات کا جواب آیا

حسینو چونکو خدا بر سر حسا آیا

وہ ناتوان ہوں میں مخمخاہ شا

اتھی خیر ہو بگلو کی باغ عالم من

شکار کہیلنی صیاد کا سحاب آیا



شعاعِ رخسِ علی چشمِ غمِ سی

عجیبِ حکا و شہسورِ عالمِ ہی

اکرتی پرتی ہن صیا و باغِ عالمِ

سیا و بالِ جوانیِ مینِ رنگِ دیتی

بدونکی و سطلی ہر جادِ غی یانِ

ہر ایکِ آرزو و رگِ گئی

سیا و کیسو نسی لینِ پیچ و تابِ

کہ پیشوایِ سی کہوڑ کو اضطرابِ

خزانِ چینِ سی کتی عالمِ شبِ

ضعیفی ہستے ہی کیون مو خضابِ

زمینِ کہستی ہی مردِ سی یہ خدایِ

ہر ایکِ ہو کس زمینِ مینِ جانِ

نہ دورِ مینِ رہا کر تخلصِ اخترِ ہی

پیو پیو اسی یہ ساغرِ گلابِ



میری آؤل نی کیستہ کالاکڑ

سو کی سو کی آہو نسی دریا کو صحر

اپنی لپ سیہ سائے ہاڑ

کھری گہری شکو نسی صحر کو دریا

اور کیا اعجاز ہو گا اسی مسحاتی مان

کون ہو ندھی کون اسکی جستجوین

ختم ہی نئی زمین تجیر نزاکت واہ

واہ اسی ترک جہان قاتل عالم

بہن کتی و پس رسید روف و تاب

بزم میوشا سخن و فی قدر اب جا

سیمپوین انکہ کی موتی تو پیدا کر

ہمنی مضموب کمر کو آپ غفا کر

پاؤن ہکرننگ کوڑھی گالا

نیچہ لیکر وہی رمالا کر

کیا قیامت او خدائی قد و بالا

پوست کی ڈون فی فوئی کو لا

عشق بیت ف کر خسر بس ایتو شکر

جالیکی کرتی فی اب انکہوین جالا کر

یقین ہی اک نظر دیکھی دل تکر ہی

نیا انداز ہی ای باغسا نو باغین

سز کشتن مار زلف ہی بل کہا یا کرکئی

کجھوی چو تونسی تازیانی کیوں لگا پڑی

رقیب سیدہ یزید خدان تو زلیخا کی

کون سوج کی جلتی ہی رخ مہتاب بہشتا

مقام عشق میں کتب نہ خلی نہ گہوئی

حشر چشم یہ یا جال پہلا سخی سخیل

پڑا بڑی لپٹتی دستا پر ہی آغ کا کل

قناعت یعیب پر کر کی فرا چکھا تو کل

مہ خور کو جلاتا ہی نرا عالم تجمل کا

اوہٹہ امی ل اب نہیں موقع راضی

بلا تا ہی کہی اختر کو عنیر نکو اوہٹہ تا

سنا تا ہی کہی قم قم کہیں موقع ہی قفل کا



لجائی ہی نازک ہی ایجان بدن تیرا

کھینچنی کرس بین سنا تیری گلین

ناخن ہی سورج ہیں در چاند نیلے

اچھو نہیں سکتی ہم پہو لایہ چمن

خو تا ہی ہوشو نکو سبب دقن

ایمنیہ خود رو ہی شفاف بدن



دُر جہرتی ہین باتو نین ایسا ہی تہا	و ندان تری موتی ہن رخ رشید سا ہتا
حسّی مین لگا سبکی یلک تہا	عاشق لب نیکین کی بوسو نہ ہوئی
کچہ پاس ہن سین کرتا یہ سر تہا	ایند اہی عبت قد باغی ہوا

اوس سی تھی نفرت غورنسی مجھ سے

مین تو ہون سلطان مہم بھی کیا	سر لوی سی مری خاقانی شہ تاجا
مخلو نکو سلو تو نکوڑ کی پانی کرڈا	مین جہان جاؤ نکا میری پتہ دیا
ابھی سیجائی زمان بیمار کی تدبیر کر	موتی پنج جاؤ نکا کھرین جو تواج
یام کی اوپر چہر کھٹ فی عجب عالم	آج کل کوچی سی عاشق کا مرڈا
خار خار غمسی بڑہ جاو کی غشت	دست پائی عشق سی امان صبرا





ای فلکِ حقیقِ یارِ مین رکھا جو

ساکنانِ عرشِ تکِ ایشا نہ لائے گا

شغلہ رخسے جلانی کی عبث تیرے

دل تو ہی خود سوختہ کیونکر جلایا

کوئی جانانِ مین چلو آہر تماشا دیکھنے

وحشی اک زنجیر کیسوں میں بہایا جاسکا

وصل کی

بے کل

مارِ زلفِ یار کی اکی نہ پہاڑ

دستِ زکین سنی نازِ کاشنوں

رفیقہ رفتہ ہو گیا ایتھا عشق

عسیر نکمہیں چرائیں آپ

افقِ یارِ تن مین ہڈیاں باہنیں

کچھ خستہ ہے ہی تجھی لیلی کوئی

طالبوں نی پست کے آخر بندے

دفع ہر ذرا خزانہ آبِ بہار

کوہِ وحشِ اجل گئی سوختہ

آؤ ختر اب گہلا ای یار تو مجنون ہوا



در و غم عاشق و کس کا نام	عزت ل سببِ نچ فراوان ہوگا
دہنِ تغنیسی کی عوض چوٹ کرے	بے شمشیر لب زخم سی خندان ہوگا
فصل گلین لگیکا کہی دیجی کا پتا	پہر نہ چولی نہ کریبان نہ دامان ہوگا
مخملین چوڑکی ہیا کینکی حسیناں	گلاشن ہر مری آہی ویران ہوگا
جانکی جان ہی لٹچک کہیں ایا جان	غشین کرتا ہوں سچا نہر حسان ہوگا
کم نہیں محسوس کہیہ وشنی داغ	نحت دلسی مری تربت پہ چراغ ہوگا
حسنِ درقہ پہ معرور نہو قابلِ د	رتبہ شاہ و کد احشر میں کیساں ہوگا
مسندِ منیب ہی تھی رشک	فسر عشق مرا تاج سلیمان ہوگا
زہر کہا جاتنکی دنیا میں حسیناں	گیسوی یار اگر رخ پہ پریشان ہوگا



پھر کیا سطرطیب لہی خروچ ۵

سین علی و سنجک صاحب ہی لمان گیا

عشرۃ فوج میں ماتم تھا محرم ہوا

کو نسا جاری زبان پر اہم عظم ہوا

وام میں یہ دبدم آیا تو بیدم ہوا

اب لوئی عشق فوج حسن خم ہوا

کیا شے کا داغ دل یہ نقش خام ہوا

کیون متا ہی ہمارا نام رستم ہوا

صورت غم مجبسی ہی میں صورت غم ہوا

خم مکفت زیرین ادنی سا اک جم ہوا

ہمسفر خالی چلی کیا عید میں غم ہوا

کس سلیمان جہان سکہ الفت ہوا

درگزر صیاد اس وحشی لہی سین دم ہوا

نوبت سے ظف سے سیدہ کوٹینگی ہوا

حرف بیکہ کپیٹ سج میں جائزہ ہوا

کیون اتا ہی او بھر کر اچان پیرا

انقلاب دیکر دلا یہین دل گیا

طعمہ داغ و دغ ہو گئی سینا جہان



پھر خیال زلف میں پیچ وایں دل سونلا  
بد نصیبی میں کج جانی کی نہ روزِ حشر تک  
عشقِ معشوقِ حقیقی میں ای شاہِ حُسن  
کوہِ مروہ تک پہنچ جائیگی ہم ہی

شک کا مرہم مری نحو کا مرہم ہو گیا  
جامِ شہدِ صاف اگر ہاتھ میں نہ ہو گیا  
اک کدا اونی سا ابراہیم ادہم ہو گیا  
آبِ اس چاہِ دقن کا آبِ فرم ہو گیا

کونسی بد خواہش تیرا نہیں ہو سکا

رفتہ رفتہ سے بات مت کر رہی  
پہنیں گئی دنیا ہی ہرن میں مالدار  
دیکھ لیتا پھر گلی سے پہنچ کی تیرا  
قابلِ حُسن نہ کیونکر نہو سارا ہا

کمالِ قاضی سے ہمارا شکر ہوئی  
بی خبر تجھ کو پہلے خوفِ خطر ہوئی  
پھر تجھی مرغِ سحر ہم سے ہوئی  
تذکرہ صورت کا صاحبِ بند ہوئی





رشت کی ماری زرد خاکین مچائیگا  
کیونچی کیونچ گایان کی صورتی  
گفتگوی عشق سی کیا جاجا رسوا

کانا سبزہ ہی ابالی گہر ہونی لگا  
لطف غیر و پیر مری پیش نظر ہونی لگا  
تذکرہ میرا تمہارا در بدر ہونی لگا

کب کی آخری تیغ ابروی جانا کی چوٹ  
سامنے تار کی دل و سیر ہونی لگا

گوشِ مینوش میں  
عارضِ سنج پری  
سریا د آیا جو او سکا تو بالاد کیا  
چاند کو ہم سے رخِ زخم پہ بالاد کیا  
روٹی فرقت میں تو ہم سمجھی دریا د کیا  
یا بیامت یہ سیرِ قہر مہتی دو بالاد کیا  
قاتل آج تو اس زخم کو آلا د کیا  
آہ ان آہو نسبی گلشن کی بھی صحرآد کیا



مرویدن شجاست که صفت از یکجا	بتر و تیر و کمان پنج بریا و یکجا
برق خسار کاسینی پیش از یکجا	ایکی چو شیکے دل کو کرار او یکجا
گلشن و سرین و سکاقد بالاد یکجا	سر و آزاد چمن سمنند و بار او یکجا
عارض زرد پہ بہ بہ جوتی آنسو رخ	ربط و اسلوب بجا را و رخ آنکا او یکجا
نہ کوئی معجزہ دیکھا نہ کرسیت	ہمین زندہ کیا قاعد کو سیحا او یکجا

نہ ملی پر نہ ملی متسی طبیعت صاب  
دل ختم فی لطیف و مدار او یکجا

بسم حضور تخت نگار ہو گیا	داغوشی بندہ دیکھتی زردار ہو گیا
ایہوئی بسم زار شر بار ہو گیا	بجلی سے دل لگا تو اثر بار ہو گیا
کافرا و دہر جو بستہ ز نار ہو گیا	بندہ یہ بات سویلی و بند ہو گیا



جام شربِ صل سی شاربو گیا

جواو سکا چشم دل سی طیار ہو گیا

سچ ہی کہ تو طبیبِ دل زار ہو گیا

ہر صبح و شام تینا اگر خبر ہوا

کسکو تخبِ نعلِ حستان کی

مخملینِ جالِ پوچھ کے بلوایا جی

سینہ پر بناتا ہوں میں رو دے

اک درہی بند لاکھ کہلی ہیں جہاں

مکمل نہیں کہ جان بھی پیچ و تاب

ایک ایک اٹھ گیا ایک ایک کھڑا

کیا بخیر کئی تھی خبر زار ہو گیا

بیشک اوس کا دنگا ہو گیا

بندہ یہ سنکلی حسن کا بیمار ہو گیا

کچھ دردِ ہدیوں میں دلدار ہو گیا

بند شروعِ عشق میں بیمار ہو گیا

دہو کی میں اپنی یارسی ہتیار ہو گیا

پلکو نکاحِ بالا کا ہتیار ہو گیا

جاؤ اجی نہ بولو حسنِ دیار ہو گیا

سوتا رہو نگارِ نصیب مار ہو گیا

گھر آپکا معاف ہو بازار ہو گیا

ترکِ محبت میں معشوق ہو چکے

[REDACTED]

فراقِ یارِ مجھی موت کا بہانہ ہوا

عروسِ فکرِ معانی کو بہرہاں

ایک کاتبینہ اور دل نشا

گلوئی شیشہ محضر فلک چکا

کہا نکاح زعفرین میں سداۃ شاد

مثال آئینہ میسرے عرب خانہ

ہمیں تو خیر اس کے قسمت ہے آ زمانہ

زمانہ ہر جسم کے لئے ایک ہے

هو

غلامک افروزان و سکون  
 اوفت نابل الغد فطانتی  
 جیتی دورستی حواس غلطی  
 شکر در جگر غنا و چوبه غنا  
 عطیه دانه غنای غنای  
 سگانه غنای غنای  
 و بگرنه با غنای غنای  
 غنای غنای غنای



کشتی فرقت اور گاہِ قتل رخ  
اب اسی دل کو برد کو من جمانہ

کبھی اوس دل اختر اگر در کمانہ ہو

پندرہ دن سرکشی کر کی بہت حاصل ہو

گلفشان پھر سب نخل تنغیسی ہو

ایمنین بال ڈالی اس کی حاصل ہو

پانچوان عشق صنم عنصر میں کیوں داخل ہو

ماہی بی آب کی مانند دل بسل ہو

قن عشق ماہ میں اب بزرگ مال ہو

پھر جوان چمکی ہو گی مقتل میں بہا ہو

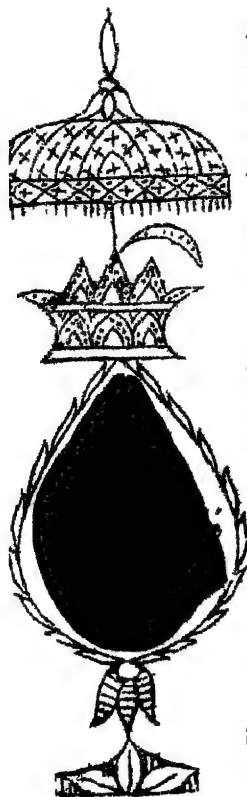
شانہ کر کی کیسو خسار و نہ کیوں بکھار ہو

چار چیزیں بانی انسان ہیں کیا ہوتی گیا

اب نہ دن جو ہر کاجب بھی یاد آگیا

اوسکو غرا ہی نہیں سے برابر دوسر

یتخ ابرو سیل اختر ہی اب کہاں ہو





چاک امن سی ملا چاک گریان اپنا  
 فکر دانی جو دیو اینی پهری پین  
 خفا نیکو مناسب نہیں یہ بند کا  
 کانپ جانا ہون چو سنا ہون کو گہر پین  
 سو قد یاد رخ یار سی کھل جاتی  
 سر و مہری نگو کرم کو پہلو بھی  
 جگہ تار ہتا ہی ان زون مضامین کا  
 لاکھ صورت سی و زمین سمجھا تا ہون  
 حیدر سرور کا نکاحو آتا ہی خال  
 میں تو سر شہیدان جہان جون قاتل

آگ کی اب دیکھتی کیا ہو سنا مان اپنا  
 پاس کی تین بہت لعل خشان اپنا  
 دل کھلا تکی بہت سی گلستان اپنا  
 دل لرزتا ہی بہت بھر رستا اپنا  
 صرصر غشی خشن ہی خشتان اپنا  
 کیا یوہن گذر گیا ایجان رستان اپنا  
 طائر شمس پچ اوڑتا ہی پستان اپنا  
 انہ سین مانتا اپنی دل مالان اپنا  
 لوٹ جاتا ہی وہین یہ کین اپنا  
 پاس کتا ہی بہت گنج شہیدان اپنا

در دوسری نہیں چھوڑے گا  
ملا آپ کے دران اپنا

تاکین تہی میں ہر روز یہاں سوتا  
کم نہیں جس سے ہر کڑل نہوان اپنا

اسی گلزار کیا اوسین سے کہیں کا  
کیون نہ تاج ہی بن ویساں اپنا

روشنی پہوٹی گی بہ جائی جل جا  
سرد ہنا کرتی ہی پھر شمع شبستا اپنا

پاؤں پہلایں کو دینا نہیں ہو رہے  
کیا برا نام کیا گنبد گروان اپنا

بوسی تو مصحف عارض کی اشارہ یہ  
جسکا جی چاہی پڑی وقف ہی ان اپنا

چاندنی میں مرا خورشید نکل آئے گا  
سہہ دکھانا نہ اوسی اچھی تابان اپنا

زندہ بے کاندہ رہتا چہیت جائیں  
دین پوشیدہ کرین گبر و سلمان اپنا

فسر داغ جنون تحت بیابان  
ڈھنپ گیا تاج الم سی سر عیان اپنا

باغبان نہ نہ لی چنچ نہ بلبل کی  
ابو پوشیدہ کرو سب زخاں اپنا

یوسف ہر ہی تو اور کسان  
ایغریز آج تو دسی چلہ زخاں اپنا





تھا کہ چپانی ہی بہت رشک سی گلزارِ عین

احقر زار کھان ہی گل خندان اپنا

دل ار کو شکست بهار  
مین قوی کوئی مستم

بلا کونسا داغ جگر کو مری جو لینا درم

پرسد مگر می‌باید که شاق و سوزناک این را بین این

رہا دیر ہی میں سی بہت میں اکبھی آنکلی

محبی مین جاویم ایغ ویا مری حلیی کا تحلو

نہ ہنسنا و نگارنہی و جلی مری یار کا مجھ پہ

سازمانی که می‌خواهد در مقام خدمت خود را تمام کند

میں کسی کی ننگی پیٹھ

خزانہ حجازی ہاشم کو مرعی نور تو رشک قلم کو

جو غنی تھی وہی فقیر تھی حسینؑ کا

دل ارجو عشق میں رہا ہوں یہیں اسے کسی نہ کسی خبریٰ ذرا

نزار کو عشق کا دایہ دیا مری کی پہلی کو باغ

پہر ہی غمِ سحر کی گلابی چلی بہن آقضا تو بہر

منہج زبانا نہیں کہہ سکتا۔ اسنو قابل کہہ سکتا ہے۔

کتابخانه کتب خطی



دل و جانی تہا جو چہ نہم کیا عیش و مستی

بہلا او کا شکوہ تو کیا کرین ہم سہی تجھ کو بھی

کرب خزار تو بند مان بہین نہہی تو قابلِ شہزبان

[Redacted]

[Redacted]

وصل میں یکہ تب سحرانِ آخر کام کیا

یا دین کی آہین کینچن دار پہ جا کی مقام کیا

عشوہ و غمرہ مار واداشوخی و چستی و حال

سبئی ملکہ دیکھ چکی آغاز کا کہا انجام کیا

کس بلبل کی دلوں جلا یا کو نسی بیکل کل کیا

اتنی دیر پہی گلشن میں لو کیا کیا کام کیا

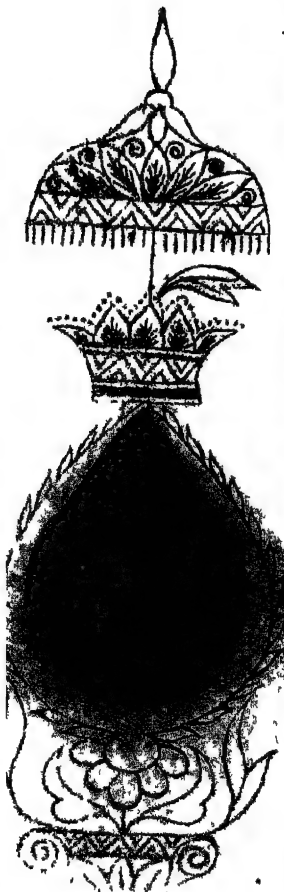
مخل عیش میں خوب بنایا سامان منجور کیا

شیشہ میری لگو بنایا چشم کو اپنی جام کیا

وصل سخی ش کو ختر کو دل زار ہی او سکا الم بہنسا

ترقہ دکھلا کی اوس شے کو تنی رام کیا

[Redacted]

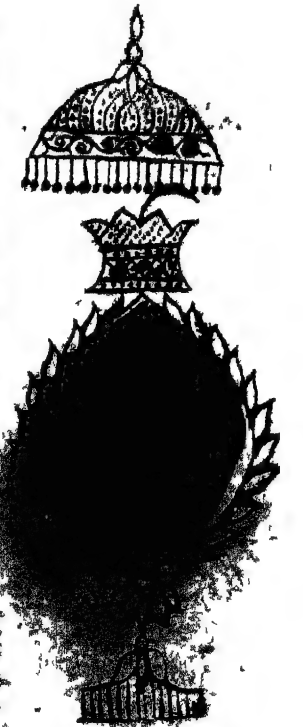


ہر موی بدن زلفِ کرہ گیر میں اوجھا	پھر سی سی جو نکلا تو شبِ قیر میں اوجھا
جی چاہا کہ مضمون کی بلائیں دہن کی لو	کلبِ سرگشت جو تحریر میں اوجھا
پھر روشنی طبع رسا اپنی تہی کے	پھر شمع کا سزاگمی گلگیر میں اوجھا
پھر دل فی مری سلسلہ جناب	غلِ ٹر کیا پھر زلف کی زنجیر میں اوجھا
ابروسی خطِ جا پڑی پلکوں پہ منم کے	نکلا جو کما نونسی یہ دل تیسیر میں اوجھا
وصفِ خط و عارض میں بان گہل میں	اس صنفِ ناطق کی میں تفسیر میں اوجھا
ہو چاک کی دہن ل نی لیا پنج کا بر	رو مال جو شیر کا شمشیر میں اوجھا

اتھرتی غنر لو پتہ ہلالی ہی فدا ہے

نہر ماوی شمشیر لقت یہ بر میں اوجھا

مفضل کتب فی سبوح ستور  
خط بھی پڑی کیا اور دل پہنی



سخت جانیسی یہ تلواری ہی عاری ہے  
نام حیدر سی ہی در کو او کہاڑو  
ایا مرتب ہوا اوس سیم بدن  
باغ عالم میں ملا نخل محبت پہل  
قابل صید محبت نہ رہا مرغ  
روتی روتی جو ڈرا انگہ فی آئینہ  
تیغ ابرو سی جگر کی ہونی تگری تگر

میری گردن پہ نہ جلاؤ فی خنجر تو  
دیکھہ لی ایک فی جاگردِ غیر تو  
پھیلیاں کانو نین اور سینی کی  
یعنی اوس سبب نہ خداں کو جا  
دل نازک تو مرا تو فی ستمگر تو  
جنس کا ہو گیا ہر شہر گھر تو  
تیر مرکان فی ہمارا تن لائو تو

باغبان ہنستی ہن خیر بھی کہلا جاتا

رقص کا لیتے سما جب صنوبر تو

چاک چاک اپنا گریبان نہو اتھاٹھا  
دست ل کا جو سامان نہو اتھاٹھا





رخ ترا آتش سوزان نهوا تهاسو  
دل مرا شمع شبستان نهوا تهاسو

ابر مجسمه کبھی گریان نهوا تهاسو  
گھر کبھی حسانہ زندان نهوا تهاسو

چمن عشق سیابان نهوا تهاسو  
رخم دل خورده نکدان نهوا تهاسو

زرد رنگ رخ جانان نهوا تهاسو  
دل کبھی طفل دبستان نهوا تهاسو

با خدا و پرین رهبان نهوا تهاسو  
کام عشق مسلمان نهوا تهاسو

جور جو گنبد گردان نهوا تهاسو  
دل کبھی گنج شهیدان نهوا تهاسو

رخ انور سی منیر نهوا تهاسو  
کبھی اسی زلف پریشان نهوا تهاسو

ظلم و جور اسی شجب بران نهوا تهاسو  
غانہ گورین مہمان نهوا تهاسو

چشم انصاف طغیان نهوا تهاسو

دل شمع شبستان نهوا تهاسو





نورِ دل عقدِ ثریا میں پایا گیا	مر گیا بحسبِ مینِ داغِ او تہا یا گیا
عشق کا حرفِ کہی منہ سی یا گیا	جگرِ عاشقِ دل سوزِ جلا یا گیا
ہنو کرین کہا تا بھلا سا منا کیونکر	ہاؤن شل کہا کے تہی راہ میں آیا گیا
خوابِ گوش ہی غفلتِ بینِ رقیب	بختِ بیدار کو عاشق کی سولا یا گیا
ز سرِ ملوادی باز نفوسِ چہوا کر مجھ کو	تجسی امت کا نوالا ہی کہلا یا گیا
ما تہہ مل مل لی اوس فتنہ عالم	عطرِ مجموعہ سی مجھ کو جو بسا یا گیا
جس شے کا وراحتِ پڑا پچی کیا	تیر مرگان کہی تو دیہ لگا یا گیا
کبسنی دینِ تہی سے تو دل نازک سی	مردہ گنگا میں ہی ہند کا بہا یا گیا

کوچہ بار میں ہونڈا بہت ختمینی  
ایسا کہو تاکہ دل نہ لکھ لایا گیا

بہشتی ہیں جسے فلاح خانہ ہی مری

رہا کرتا ہی دستِ یمن جازیمہ تل کا

ترپت بیقراری ہی بر مقتول میں

اور ادون غ مضمون کوین کر کی عالم

بچاؤ کشتی تن بجز اسے او بہارو

عجب کیا زاید اتیسے عبادتیر نبو جا

اداسی رعالم کو نگہ سے سل کر نکلو

ہوا ہون ان خدا را لسا کہ اند ہو گئی محرو

غور سے حسن جتنا کر فریب تیا

وہ مویں سی کی طیار لیل کی ہوئی

لگا ہی دور جا کر شیان غم عنا

پہچو اپر چھو اہست ہی کی و بخت کا

پراسی برق پر شاید کہ تو حال بسمل کا

دکاؤن طائر مضمون میں عالم نیم بسمل کا

علی ابن ابی طالب ہی م کا مشکل کا

پر ہا مثل کلام تہ سپاہ مری

دکاؤن قاضی ملاقتل میں سبکو رقص کا

مشاد تیا ہی ل عالم فروغ ہا کا

نہیں دیکھا کوئی عالم میں اس شکل کا

بنایا چاک دل سی ہمیں پراسی

بہت نظر و غور لیں لیلیٰ شائل کی دریا ہوں

پر ہی طرح عاشق ہی یہ سنا بانیگا کیوں

ترکے جا بھی چکا میں عین قتل میں

میں قاتل ہوں گاش گردن تک آئے

پتا پوچھا کری صحر میں چن چن میں ل

یہاں کچھ کام ملا کا نہ ہی کچھ کام مل

مرا کیا جائیگا کر ہاتھ دھکی کا تو قاتل کا

وہاں خم خند سی کو گاش کا قاتل کا

اعانت بھر خستہ چاہتی محسوس غمگین

تہمین کہو لوگی حیدر انکر عقد بھی شکل کا

گالو نہ جواسن یار کی بالائین

تیری قد و بالائی قیاس ہے کہا

ساغر اکٹھ چنے ماجاتی ہیں

تار کیرا نہ پے میں سما

دنکو کہی ہنسنا ہا لائین

ہی کو سادوں ل شہ بالائین

مجھ رند کی ہاتھوں میں سیالائین

شاعر کی کہے انگہ میں جالائین



مالان چون بان مری نالما ہین ستا

قبضی دین سکو کاہی مالان ستا

غیر سے ترسی نہ پڑ و شالان

اور جاتا ہی آہو نکاد ہوان ایک ہوان

کوڑی ہی ہین پاس کٹار جی بنان

کیا نہہ جو ترسی نہہ سی نہہ اپنا

بہشتن کو کینچا و کار کیا بنا جلا

دو دہاں یاسی ہیٹ چاہی و الابین ستا

کاشن و لسی جیستہ

حسن و حسن و حسن و حسن

گاؤ و دم و دم و دم و دم

ماہ فی نہہ یہ کہون برکا و کینچا

زہر ار سر سبکو کا سار کینچا

کاشن و لسی جیستہ

حسن و حسن و حسن و حسن

گاؤ و دم و دم و دم و دم

ماہ فی نہہ یہ کہون برکا و کینچا

زہر ار سر سبکو کا سار کینچا





بات جو منہ سے کھا کھنچی پوری ہوئی

سارا دل ٹوٹ گیا آپنی ادھار

ایتنے بن گیا ان کہلی سب قلعے

کھنچے تری حسن میں بیضا

پی کیا آنسو و نکونوف سی غیرت

ابر کی طرح سی ان آنکھوں سی دریا

میرضا کا ملا ہاتھ کو اکھنچے

میرزا کا ہاتھ کو اکھنچے

صورت ابرو کے رخ رو

صورت ابرو کے رخ رو

برق حسن اپنی

برق حسن اپنی

پسند و زار اپنی

پسند و زار اپنی

جیتے جیتے

جیتے جیتے

ہماری سانی جب شوخ نہ تھا

ہماری سانی جب شوخ نہ تھا

پڑھوں جان نہیں تن میں جانی

پڑھوں جان نہیں تن میں جانی

کہو کہو کہ کہو کہو کہ

کہو کہو کہ کہو کہو کہ



لکائی مری تو ابر سیمہ جانیں اوٹھا	چٹا کی پان ریسو نکا خون بہا یا
خدا اگر کہتے ہو کیا خدا سی	ہٹو ہٹو کہ وہ بت بر سر جفا یا
کہی تو برق سی شکستے میں ہو	سنا ابر کو رونی میں ہنسا یا
اوٹھو اوٹھو چلو محفل بڑا پورا	غضب ہو اجویمان وہ جگر علا یا

ہزار اختر و نثار ہو نیکے

جین پر اپنے وہ نشان اگر جا یا

ہو کیا میں	کیا بیان کہجے خداوند و عالم ناز
پھر خیال اس مطلب غمنا کو ہی شہ باز	حید ہو چہ نام ہوں عاشق جا
غیر ساز ہوئی کس تو تیکا	تا رہک کر نکلیا مضراب کی آواز
وارو ایسا دھمپن اک نفس ہی تگ	طایر جان کو اراؤ ہو گیا پرواز



ایک کو دگر دیا برونی دوسی چار

بجھ میں ہم سوچ لیتی ہیں مہال ماہ

جسکو چاہتی لب جان بخش سی زدن

مجلس شاہ شہیدان حبسی دنیا میں

اپنا خمہ منتشر ہی ہی غاصرین

کیا بتاؤں کاتھین اس تیغ خانہ

یا الہی نیک ہو انجام اس آغاز

وہ طلوع مہر دزدہ ہی تری عجز کا

نیلہ کون ہی رنگت خ قفرہ پرواز کا

چو کرٹی م بھرتی ہی دس آہوی غناز

واہ اختر سیٹھ باتوشی تھی پہلا

تو تو بن بن ہو گیا اس حسن کا

عارص صاف سی وس گل کی چین

چو کرٹی ل گئی جھکو ہرن یاد

وصف بہانہ ہی پریروسی میں یاد

زلف شبنوی پریروسی ختن یاد

پنجت پاک کی صفت سنی ملن یاد

دُر نہا سفتہ سنی پھر طور سخن یاد

غیش و رخت میں بھی رنج و محن پا دیا

صورتِ مرکِ نظر آگتی رخسار و

کاشغر کا جو منگاتی ہیں سفید آجر

دہونڈتا تھا کہ معی میں بہکون <sup>نار</sup> اتنی

غش و پتہ سب تباہی گل

بزمِ حباب میں عہد شکن یاد آیا

دیکھ کر خنجر ابرو کو کفن یاد آیا

بھٹی لہو کی لٹی مشکِ ختن یاد آیا

دُر کا سوراخ جو دیکھا تو دہن یاد آیا

لبِ خسار و قن وقت سخن یاد آیا

نہ رہی نہ رہی بلکہ عسرت میں

ختن کا

تو لا الفت میں لک تو پتہ نکلا

زہرِ سسپکا دپہر مری جا کر نکلا

میکشو مروتہ خورشید کا سحر نکلا

یاد بھی ہی مکرک ستار نکلا

مار کیسوی سا کانکی باہر نکلا

چلو نچائیکو اوٹہ کر کہ کٹی شام



چو چوڑی مین تو پہلی کا نقصا ہوا	کیا چوڑی محل اور نیا گھر نکلا
کینٹنی دیتی دنی کتری پر صا	سال پر سال کتاب پر نہ کوئی پر نکلا
آج میں ہنسی دت بین شمع صفت	پھر سلم کرسی سی یار مراسر نکلا
جارجی جس ہی اضاف کیا کرنا	بیخبر حقیقت گھڑی ہنسی باہر نکلا
دل سوان سی مری تنہا ہو مکتبی	مجر سینیہ مین کیا گرم بہ اکر نکلا

کیا کہیں اپنی نطفہ چوک کئی سجا پر



دیکو بی یار کئی ہی یو سب مار	کیوں الی ہی الی ہر بار ہمارا
جس دل کم ہوئی طرح کا بازار گھٹا	اپنی نظر بھی تو تو نہ اسی یار گھٹا
فکر مضمونی کر کلک شر بار گھٹا	غم اندو کی چھا آئی وہیں یار گھٹا

دلش دلی بول سوتی ہم

میرا مصرت ہے یہی ہو ہی گئیں گے

وہ پرتی پری او سجا گئی اسجا آئے

جہوم جہوم آتی ہی کس لہ باز گشتا

اس سیما پہ عبت جہوتی ہی یا گشتا

بجلی کی آج لگا آتی ہی ہتیار گشتا

جستی سق کی لفت میں ہی خستہ رہا

دین لینے کو خبر آتی ہی سو باز گشتا

تم کہہ میں بند ہو گئی مطلب دیا ہوا

تم کیا خفا ہوتی کہ زمانہ خفا دیا ہوا

جھپ لیا نمک کو تو دل باغزا ہوا

ماہو غین خوب نگ خباہی چا ہوا

نکلا جد ہر سی پہو لو غین گل لبا ہوا

صدقی خدا کی دل کا ہی اب دعا ہوا

تم مہربان تھی تو یہی مہربان تھی

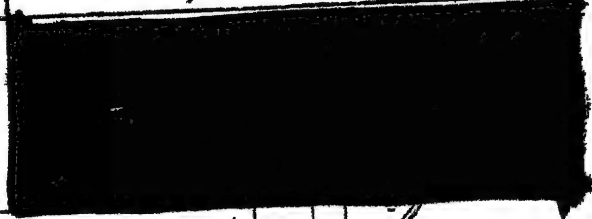
ہو تپہ اپنی چاشنی نہ رہیں کس طرحی ہم

خون شہید نازسی منہ لال لال ہی

کوچہ ہر ایک شک گلستان دیا

پر نور میرا خانہ دل ہی چرخ  
روشنی داغ عشق تہا را دیا

مرہم کوئی لگائی جو دو چار داغ ہوں  
اتحرکات تو سکر ہی پانک جلا ہوں



جوت و خامہ نگو کا خن متجا	جب کہی شگفت آئی کی مین متجا
کئی لہریں شمع شمع متجا	پہوٹ نکلو نکلو شمع شمع متجا
عالم غربت کی ہمویر ہو ویکی	بیوٹن ہو جاؤ نکا جب تیرا تن متجا
کہا کہو دیگا بہت اسی باغبان گلزار	کچ کلہ غنچہ ہو جب گل پرین متجا
طوق گردنیشالِ فاختہ کیون دالتے	علم کیا تھا سوسیت قن متجا
جوش و حشت ہی تین مرگ اکسلو	پہاڑ ڈالو نکا اگر ذکر کفن متجا
ہفت کوکب کا اثر ہی ساتواں بنیو	آہ وزاری درد و غم رنج و محن متجا

کیا ہوا غیروسی ملنی کی جو کہاتی ہستم	مخلوین توک دوں بچا پوسجن ملجا بچا
پاؤنہر کب دہی گر گر پڑیگی راہ میں	رام کر لیکا اوسی ہی گر ہر ملجا بچا
وہ قد بی بارہی اپنا قلم ہی بارہا	کلمہ مضمونی مری سرو میں ملجا بچا
تختِ غریب سے کہیں بہت سے کاسہ	بہیک مانگینگی اگر اپنا وطن ملجا بچا

شعر گوئی کا مزا خستہ ترین بالکل آچکا

مطلب دل ہی بھٹن پنجبٹن ملجا بچا

یہ خانہ مینوش میں جانا نہیں ملتا	محمود کو اب اور ٹھکانا نہیں ملتا
غیر آئی جو در پر ہمیں جانا نہیں ملتا	کس منہہ سی پھرین ہم کہ بھانا نہیں ملتا
اوس سی جو الگ ہون تو سہی سہی	اوس سی جو ملا میں تو زما نا نہیں ملتا
سخت دل صد چاک کی فرقتیں غذا	زندائیں بجز غم کوئی کہا نا نہیں ملتا





جاتی ہیں دل آبی ان و تابہی غم

برسون سی دریا میں نہا ناہنیں

مضمون و نہ انکی مسلسل جویاں

اب سلکِ نظم میں واناہنیں

غم مثل صبا سانس کے ہمراہ

ہمکو تو نوالا ہی چبا ناہنیں

اسی شیر خدِ احمرِ عمکین کے مدد

شاع کو کہیں اور ٹہکا ناہنیں

تم گلی سی مل کے کلاہین کیا کیا

استخوانا کجی کستا خونسی خٹلا

رفتہ رفتہ ہو گیا یہ اتھا و حسن و عشق

قطع کوئی کرتی و شے پلو تنگی

صورت کر دینا باغین ہنکتی ہم

ایسا طولِ عرض میں دامن صحرا پر

قافلہ منزل سی اکی دوستوں کا

مست و غم غشی جو کی خطیلم

کم کیا بر چہ مضمون تنہا

میری مہارسی گرمی مازار

مولیٰ سفا کا خیر دین ہی تنہا

کہول کر و نا جوں طوفان آتش

انسو کی چاہی قطر و نین یا

آسمان کیوں ہو ویسے بار کا خرواغ

گستہ گشتی مہر سی وین کار تنہا

جہان عیش و نشاط و سرور میں کیا

جو کچھ نکرتا تھا اسی شک و شبہ میں کیا

کلام بی ادبانه حضور میں کیا

خطا معاف ہو جو کچھ حضور میں کیا

بغیر اب کی

بیش کو میں کیا

صفائی سینہ و شن کی کہل کی قلعی

غبارِ آئینہ دکو و میں کیا

زمین پہ پاؤں تو تھی میری سجد میں

وہی سمجھتی ہیں جو کچھ غور میں کیا

گر احو کوہ الم روشنی بڑھی دے

ملانہ نام ہی نرمی کا سنگدل چہ

شرف مکان کو نام مکین سی پیدا

خوشی سی کہاتیں گنجیا کی غوطی کہاتا

سنگدین

صفائی سینہ و تن شکستہ طور

ہزار بار جگر کو تنور میں کیا

جب ایسے مصرع کو بیت السرور

کہی جو حاصل غمی عبور

کچھ کہ کر ناتھ صاحب قبور میں کیا

ستاری چوٹ کے منہ پہ یا جانی کی

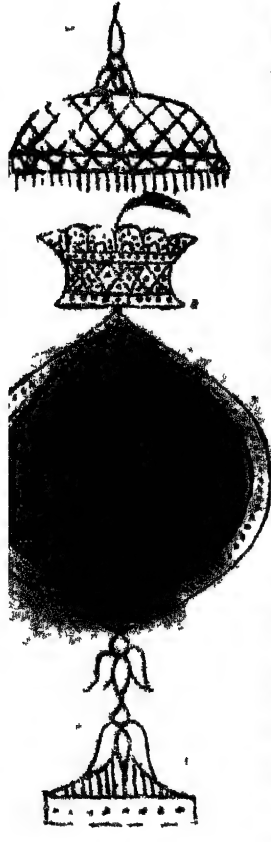
جو کہہ کر تھی تھی آخر ضرور میں کیا

تعلیق میں بڑہ کر یہ عالم کھلا

نیا قافیہ ہاتھ میں لگا ہی

جو سمجھو تو مجھ سے میں کم نہ نکلا

کوئی اوسکی سینی سے محرم نکلا



وہ جا کونسی ہی جہان میں نہ رہا	کب ہنسائے شک پر غم نہ نکلا
بہت مصرع سہرو کو بھی گھسیٹا	فتدیا رسی پر وہ باہم نہ نکلا
بہت سیر وصل و ہجر صنم میں	کسی فصل میں پر وہ موم نہ نکلا
چمن میں نہ طالع ہوا شب بے گد	وہ خورشید کیا بہر شبنم نہ نکلا
یہ کسکی محبت کا پتلا بنا تھا	ہوا ہو گئی روح پر غم نہ نکلا
سینہ نیلے کا تھا مجبِ نون	مری موت کا کوئی ماتم نہ نکلا
عنت منعمو میکد کی ہو شے	کبھی خم بکعب رسی مجھ نہ نکلا
بڑا شور پہلو میں تھا ناز کی کا	جو چیرا تو خون نکلا اور دم نہ نکلا
را خاک کہا کہا کی او سکی گل میں	کنہ کر کی حب سے آدم نہ نکلا
بہت گل کہلائی ہیں الفت <sup>تو کیا</sup>	مری داغ کا کوئی مر غم نہ نکلا

طلوع محسب ہی ہو پیش اختر



ابھی تک تو خورشیدِ عالم نہ نکلا



یہ بندیا ماہی پہ کتھی گلنک کاشیکا

ہم اپنی سر کو سمجھتی ہیں سنگ کاشیکا

یہ گل کا داغ ہی جیسی تنک کاشیکا

پلنگ کا تیر ہی ماہی چنگ کاشیکا

یہ داغ دل ہی مرا کیا پلنگ کاشیکا

خدا رکھی یہ مری نام ونگ کاشیکا

خدا نہ زاہد و نکو دیوی سنگ کاشیکا

یہ تو بڑی تو ہی روی ہنگ کاشیکا

ضم سمجھتا ہی کو ل سکوزنگ کاشیکا

یقین ہی وہ بت ہند ہی و سکوزنگ کاشیکا

ہزار بار تو کپنچا ہی تہنی شمشاد

مٹی نہ نام و نشان سر نوشت قاتل

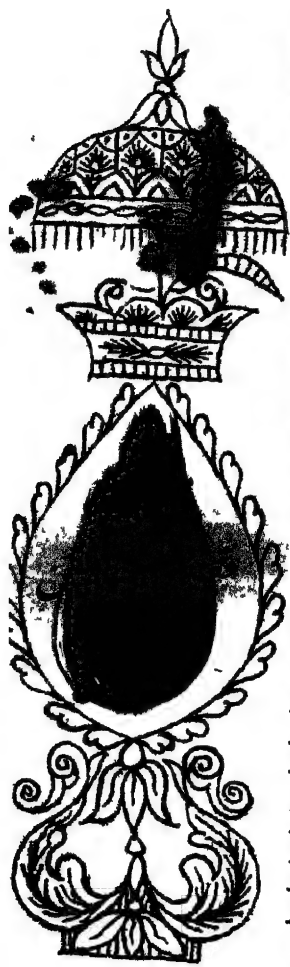
عجبت قیامت کبھی مین لو مری طرح

تہا ری سکہ زری بڑھی قدر

جین پہ داغ عبادت ہمیشہ تابا

سپیرہ وجدین لاتا ہی مار صحرا

یہ ماہی صاف ہے خیر ہو تو سچا





کھا جسے ننگ کا شکار

کرتا	محبت کا یہی آغاز ہی انجام کیا کرتا
بسیست کو نستا او دل کا م کیا	تیرے وقت بچا تفسے کیونکر نض و کھلا
طیسو نگو پہلا میں مفت میں نام کیا	مطلب بھی سو اتھا اوس لخت کا خوشی
کرتا	جکڑ جل جل گیا اغیار کا اوس گرم جوشی
مری تاریک خانہ میں چراغ شام کیا	دور اپھر کشمکش چشم سہ کی اوس کو کھلا
کرتا	رخ مینوش سی ہر وقت منہ پہ پہلا ہی رہتا
یقینو نگو بھلا پخت خیال خام کیا	مری ہر رنگشی فی جا لگی جا لیں کپڑا
کرتا	بقائے گل کو پھاڑا جب گل پہن آیا
یہیں سانا تو ان ہون و غن بادام کیا	جلا کر پہونک تیا خانہ اغیار گرمی
جو ہوتی گردش نخت آفتابی جام کیا	
کرتا	
اوسے خود ہو گیا جنجال سجادام کیا	
کرتا	
بھلا اس بنگدین جامہ اصرام کیا	
کرتا	
مری سینی میں آیا تو پھر حمام کیا	

پہنچا ہی اگر میں اس کو کہتا ہوں  
یہ تصویر مبارک کا  
کے ساتھ جلا آرام کیا  
کامین نام کیا

زمین پر پڑی سی ہین بڑہ کروہ کیا جا  
غزل کو تین اس اختر کو میں نام کیا کرتا

دیو فی منہ سپہ پر تخت سلیمان مارا	زور سی غیر فی اگر در جانان مارا
کے نواستا دو کو اسی طفل دستا	مجھ پتھر نہ کوئی پہنکنا مجنون
تیسرے داغون فی بھی امی تابا مارا	چاہ میں تیسرے عزیز و نسی چہتا تھی
اس سیاہی فی بھی اسی شبنم مارا	چاک کاغذ ہی قلم ٹوٹ گیا چشم کو
کوئی کوڑا نہ انہیں کا کل سچا مارا	صاف نقصیر موباف میں ان مارا
دلی رستم کو جو مارا کوئی نادان مارا	ان نگاہوں کی لٹی ہمسایہ اور ڈنڈو





اے سوزا نسی جلا کر ابھی پہونکو گنا	کوئی پروانہ اگر شمع شہستان مارا
باغبانِ وِتی ہین کیا سحر ہنسی میں دیکھا	یہ نیا ہول تھا کسکو گلِ خندان مارا
ہول جاسکا سبق الفی لیلی کا	مجھ پہ بسنوں اگر گنا بیان مارا
ماہمہ سی تیخ اوٹھا تانہی اکیت گن	نیچہ انگہ سی اسی رستمِ دُران مارا
فقر کو نہیں ہونسی لڑائی کا رواج	دل اگر روک لیا شاہِ حسینا مارا

آسمانِ بزمین میں اسی تلون غلوغین بہت

اس من میں دلِ اختر کو کہہ مان مارا

ہر عاشقِ دل سوختہ دیوانہ ہی او	وہ شمع تجلی ہی یہ پروانہ ہی او
مجنونِ قدمِ عشقِ فراغِ رسی رکھنا	صحرائیِ جنوںِ نیکہ یہ یرانہ ہی او
نورِ سحرِ صاف	سکا





دِرت کیلا جیسی رخ زلف کو دیکھا  
 شمع سحر می یکبہ یہ پُرانہ ہی اوسکا  
 خورشید جو مغرب سی بھرا شب کا ہوا  
 شق سے باباں تو اک فسانہ ہی اوسکا  
 زلفونین وہ کرتا ہی ل چاکسی گنگھی  
 جو آئینہ اپنا ہی وہی شانہ ہی اوسکا  
 سودا تی ہوئی یکبہ کی پھر ہوئی  
 زلفونکا او پھنسا ہی اک فسانہ ہی اوسکا  
 وصلی لیا کرتا ہی وہ حبس محبت  
 بازار چھان میں ہی بیچا نہ ہی اوسکا  
 کیونکر نہ ہی ل میں مری یا کاجلو  
 اسی بمنفسول یہ نہیں خانہ ہی اوسکا  
 میند کروں صلیں کیونکر نہ زردا  
 ہجر رخ تابا نہی یہ جرمانہ ہی اوسکا  
 وہ کافر کی  
 کیون لینن خاک حشر بیابان اورا  
 اس کو چھین کہو یا گنا حانانہ ہی اوسکا



جھانین کو سلیمان کی طرح جاہ و حشم پایا

قیسٹ سیسے بوسہ رخ ایصنم پایا

خزانی تھی سی سپہت ملا حسرت نہیں با

نہ مضمون کمرین لکھ سکاتندری

ملا عشق حقیقت عطا عشق مجا

کنپے کے جوڑی ہوئی ہی اکیسری

ہمارے سہلی او کی وفا بھی عکس ہوتی

غزالانِ ختن ہون صید یہ اوسکارا

ہوا اب کہہ کر گلشن میں اجسم کا ٹٹا

مگر کاسہ کہ ایک مٹاں جانم پایا

یہاں بوسی کی بدلی جان فی دردم

و یا جب داغ سینے کو تو جیسی اکر دم

بہی متعارفتا کی اگر میں نے ظلم پایا

خدا سمجھو خدا پایا صنم سمجھو صنم

نڈیا کی میا کر جو پیر پر قدم پایا

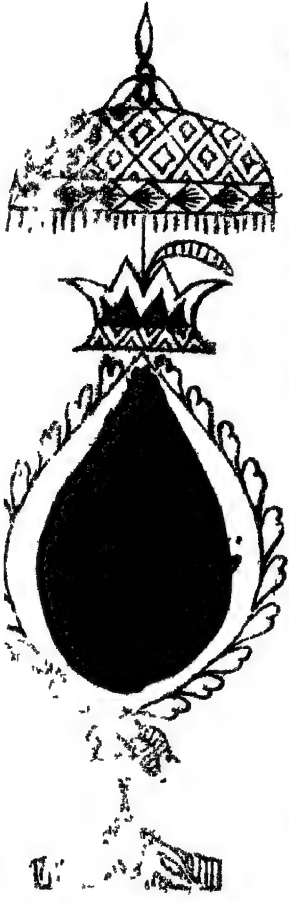
جو راحت چاہی غم پایا خوشی مانگی الم

کھانا تو کھو ہوئی تیرے پیر مرگانی خم

چمنین فر قیسے نہایت مینی غم پایا

ترکھنا نہ مانگا وہ دختر ہی بہت سرکش

نہیں مینی کیسے آگے او کی سر کو خم پایا



<p>محسنِ مازمانین جو جبریل کا          آوازۂ رقیب ہے کوسِ جیل کا          لازم ہی اسی سیحِ مداوای کا          سوتا ہوا ہر انگہ سے سلسیل کا          محتاج کب ہوا میں کثیر و تسیل کا          دکھلاتی ہی بھار گلستانِ غلیل کا          نہ کوس کا نشانِ ہا اور نہ میل کا          انکاشِ میسر او گلی کو رتبہ ہو          مانع ہوا خدا بھی نہ آبِ سبیل کا          سوتا ہر ایک انگہ میں ہی مو جہیل کا</p>	<p>احسانِ مندیوں نہوں اسی کفیل کا          روتا ہی مثلِ ابر تو نالی میں عد          تیرید و صلِ گرمی الفت میں چا          اسی حور سے بحر میں دریا بھاؤ          مضمونِ بلا تو شکرِ خدا کر کی لکھنؤ          آتشِ زبانِ جلاتی میں گلزارِ پرو          کیا راہِ خط سے دینا ہی بی شبا          انگہ میں اُس کے گھر کیا سر جی نی          چھو لینِ جو تیرا چاہِ قن کر نہ اختر          ویرانہ کو یہی مگر عیشِ مانع</p>
--	--

نرمه لکالی، و ماہی وہ یا پر فریب	خوفان کیا او تہا سکا دریائی نیل کا
بوسہ نہ لی ہوتی تیا ہی اسی قریب	قانع نہیں قلیل پل تہ بخیل کا
حُسنِ تان و حُسنِ سہیڑی ہ کی ہی	کیا ذکر ادون شہرین تہ بخیل کا

اتر کی پاس بیٹھنے میں عار ہی اگر

کیونچہ جیتے ہو حال ہی و ذلیل کا

عشقِ جاہانین دلِ ارطمان ہی کہ تھا	پھر حیرت کسی وہی لمین ہوان ہی کہ تھا
آہِ فصلِ بھاری ہی کہہ سینچ اٹھا	سید ہی باتن میں امر کسان ہی کہ تھا
سُرمہ سی کہیں	پان ہی کہ تھا
پیرِ دلِ آبِ عیش غمسی گری جان	شکر و کپہی سیاسی جوان ہی کہ تھا
نہ بھار نہ بھاشا سلمہ رخسارِ حوض	آہِ عاشق سی ہی لمین ہوان ہی کہ تھا





خطابی آیا گراستند ہی عارض

کسی گلگیر کو پر وانگی ہو مغل میں

یتزی کوچی سی اوٹھی پھر مین اگر

دار پر دار فماین جو کیا دارو

گو بہا آتی پر اب تک گل تر آیا

غیر سنی ت ہی کر

دیکھ لو چھو ہی صاف عیان ہی

بار سردوش پراسی شمع کران ہی

وہی مسکن ہی ہی اپنا مکان ہی

وہی دلداریہ پر دار کشان ہی

بلوغ دل اپنا رستہ خوان ہی

کمان ہی

تم شئی جاتی ہو مین صاف نضر صا

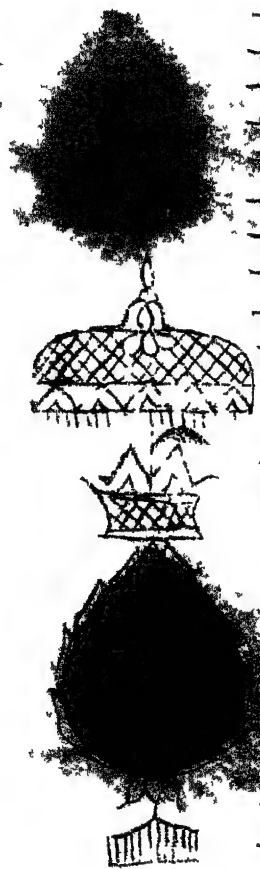
یہ سخن ہو سکتا تو کران ہی کہ چو

کچا

وہی ہر جہت کو بنایا وصل کو انسا

طوق کردن کو کیا زخیر کو و اماں

جو نکرنا تھا زمانی مین بی جانان کچا



است نوح بنی آدم سی افواہ سے کہتے  
 ہر ایک سی ایک تکمین نوح کا طوفان

منقلب دُن ہی ای قیہ بوم  
 تو ہوا ابا و جب آباد کو ویران کیا

دیکھہ ہلی صفت سیرتی آجا  
 بھاگ جا مجنون اگر صحرائی دل

اے جب پہنچی غلایا برق و نار و دود  
 جب پھوڑا پاٹ دامنکا و طوفان کیا

دیکھہ الی ایک نظارِ عین و خسار  
 ختم سینے دفعۂ قرآن قرآن کیا

سرکشی کرتی ہیں تھہسی اسی گلِ خوبی  
 تونی باغِ دہرین لالہ کو نافرمان کیا

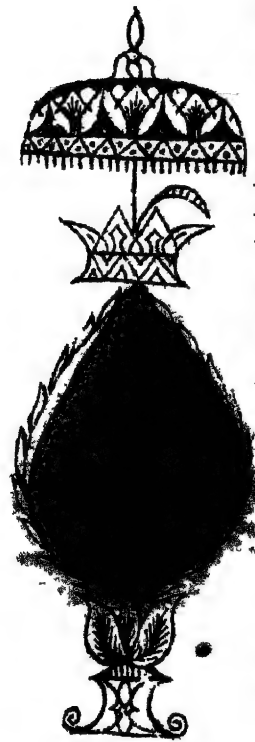
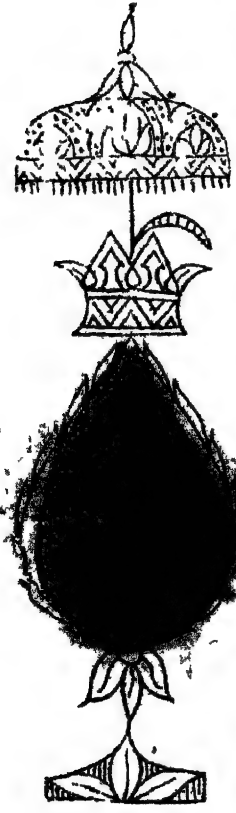
ساری قلمی کہل گئی او کی صفائی  
 ایتھون کو عارضِ مہتاب فی حیران کیا

بیچ او کی دیکھہ  
 غارض کو سرگردان کیا

کوئی مجروح ادا اور کوئی مذہب  
 خوب یہ کہی بزمِ قاتل کیا نیا سا

آتشِ اوس بی محسوسِ ناحق و قاتل دہیان

تونی یہ کیسا خیالِ خام اسی نادان کیا



جہان کی باغین ہر دور عسی کہہ پہل یا	مگر عشق اوس گل بنجار کا خیر العمل یا
رقیب و سیہ س شوخ کی زیر بغل یا	خدا کی فضل سی اوسنی عجب نعم البدل یا
ہمیشہ او کی پیشانی پر اس عاشق بن یا	جو چل زیت کا ماسک تھا تجھ ہی اجل یا
مقام خوف تھا ہلکو کی نیزی سیکڑوں	نہ ہنسی یار سی آنکھیں لڑائی کا محل یا

بہت مدتی اختر خانہ محرومین جاتی ہو

ہنیں راج تک کہ بات کر نیک محل یا

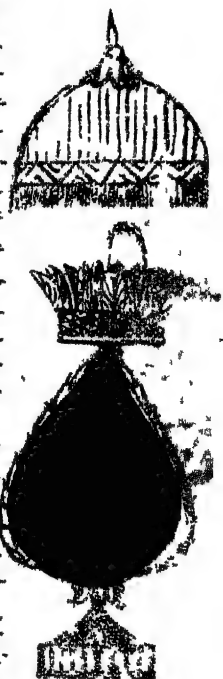
حیرت ہی باغبان ہی چمن سی نکل گیا	مین کیون نہ فصل گلین وطنسی نخل گیا
لشکا کی زلفت کہیں چیا کان پر مجھ	رضین بکڑ کی چاہ و دقن سی نخل گیا
پہولا ہوا سہا یا نہ وصل حبیب مین	عشق او کا تنسی کپڑا بدنسی نخل گیا

تیرا کیا ہوں بعدِ فنا بحسبِ عشقِ مین	دو ہاتھ پار کر کی کفن سی نکل گیا
افسوس کیا او کا لگیا میری ہاتھ سے	کیا خوشنما عتیق مین سی نکل گیا
بگرا فقیر سی جو شہ حسن راہ مین	گالی کی بدلی بوسہ دہن سی نکل گیا
دہوئی کہی جو موی سیہ او سنی تھر مین	روغن کی بدلی مشک خن سی نکل گیا
یا دگر مین ہاتھ اگر بن گیا تو کیا	بازوسی ناتوان رسن سی نکل گیا

وہ مشتری مثال چک جائیگا ایسے

اخر اگر تو اپنی وطن سی نکل گیا

دار پر رہی دستِ لدار فی سونی	رہی بیدار مین یار فی سونی نیا
جان عاری ہوئی تڑپا کیا دل ساری	ابر و سی یار کی تلوار فی سونی
عقہ عشق فی شب بھر بھی بچین کیا	سوئی سوئی بھی عیار فی سونی نیا





مین نکر تا تبا کھی اوس مینت تبا ک

و م کتا ایسا کہ ز ناری سونی نیا

کو چہ یار مین ییلا سا لکار تبا ہی

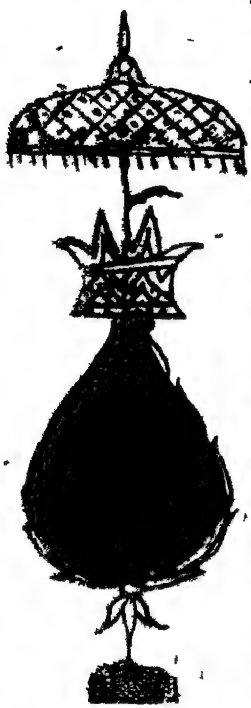
غوغہ مردم بازار نی سونی نیا

لب مشوق جو ہو جاتا ہی سوتا ہی

تیر کو میسر کما ناری سونی نیا

رات بحر چشم سید کار با سودا ختر

چشم یار کو اوس یار نی سونی نیا



سینہ شیشہ ہو گیا اور قلب غر ہو گیا

نشا الفت ہماری سری باہر ہو گیا

ہر بدی پر بخشی تنگی کی شرائط ہو گئے

ای قیہ روسیہ تو اتنا بہتر ہو گیا

قبر مین ہونڈ ہینگی میت کو مری منگی ہو گیا

فرقت موسی میا نسی اتنا لاغر ہو گیا

ہمین سنی تی ہین لکین خاک نیندا آئی نہیں

بطن کو ہی دلربا آنکوش مار ہو گیا

بخشی صاف کا ہی عکس رخ گیا گلن

ایضہم پی کر اسی پھر ماہ پیکر ہو گیا

قتل کر کی محکمہ قاتل فی نہ پھر پونہا	خون شہیدین سی جو ہر دار خنجر ہو گیا
رحم کر صیاد یہ وحشی شکستہ بال	دام زلف یارین یہ مرغ بی پرو گیا

کیا تلوں ہی لجان میں ہلا حول  
کے مست معرو کیا و آج خیر ہو گیا

پہا نی ہر پائی مجھ سے بیابان کیا	پار تلو سی ہوئی خارِ مغلان کیا
ایک دن لٹ سلسلے سی دیکھی تھی پر	جیسی آتی ہیں نظر خوابی شان کیا
اسی مسحائے سیگا دکھائی تو	سوئی عشق لب جان بخش میں انسان کیا
آتشِ نمکِ خائیز کری دوجہ کر	چہد گئی سنجِ مرہ پر دلِ بریان کیا
ایہ فاعتر وایا اولی الا بصار لکھو	لیکتی ساتھ سب اس ہر سی مان کیا
منتقل گئی ابھی بختِ رسانی نیک	چرخ کہا نیگا ابھی گنبد گردان کیا



چوٹ کیسوی رسا کی نہ پچی کی تھسی

شمع روئیں تصویر میں گرجا جاتی ہیں

خسی حیرانی ہی زلفونسی پریشا

پاؤں میں حلقہ زنجیر میں نالان کیا

پاگل بزم میں ہیں سرو چراغ کیا

آج کل پھر تار ہوں حیران پریشا

کوئے عشق نہ آج کل کی بات تھی



ابروسی یارنی بھی مارا

قبر عاشق سی یہ صدا آئے

کر کی دو باتیں جان لی میری

بہسی دل لیکلی بیوفائی کی

عشق جانان فی جان لی میرے

اوسکی تلوارنی مجھے مارا

حسن گفتارنی مجھے مارا

سخن یارنی مجھے مارا

میری دلدارنی مجھے مارا

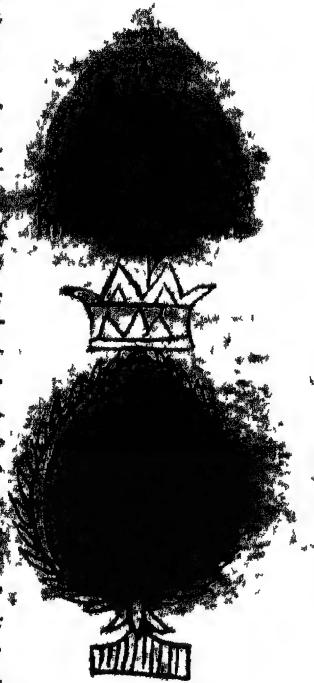
میری غمخوارنی مجھے مارا



زلفِ جانان ہی شکِ مشکِ ستار	شہرِ تاتاری مجھے مارا
شکوہِ غیسر کا محسوس نہ رہا	سیری ہی یار فی سب مجھے مارا
جان لی زلف کی سیاہی	اس شب تاتاری بھی مارا

رشتہ گلزار نے مجھ مارا

صبر کا کوہ مری سامنی تل جابجا	انہون کی سامنی دم میرا نکل جابجا
آج چتون تو نظر آتی ہی سید بیکو	پرہیز اپنی کامل کا یہ بل جابجا
حسنِ باندہین کی کرہ میں چھینا جابجا	عشق سوز رخِ مینوش سبی جل جابجا
سمیعِ روقی ہی عبث و نہ کہتی چپ کی	گر می حسن سی سب جسم گہل جابجا
کھر مری شکِ سیما کا شفا خانہ ہی	دل بیمار و دان جا کی سفیل جابجا





کوچہ یار غبت و کمو دہایا یسنے  
کیا بچتا تھا وہاں جا کی چل جائیگا

شکوہی مین مزا ایسا ملا ہی اختر

مرتی مرتی نہ کہی شوق غزل جائیگا

راہ سی جا کی پھر اقصا صفا  
بید سی صوفی ناکا بھی دی پیغام اولٹا

اور لگتی نہ تیرے  
نق زرد دام اولٹا

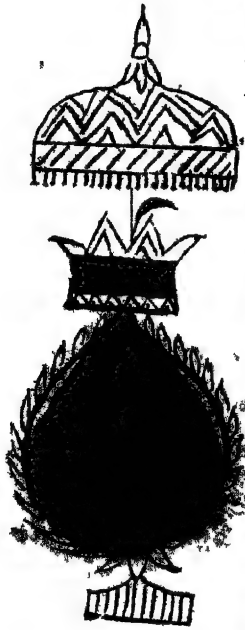
کیا نزاکت ہی ہاتھ میں جب گلہ  
اوسکا سر پھرنی لگا اور دل کلنام اولٹا

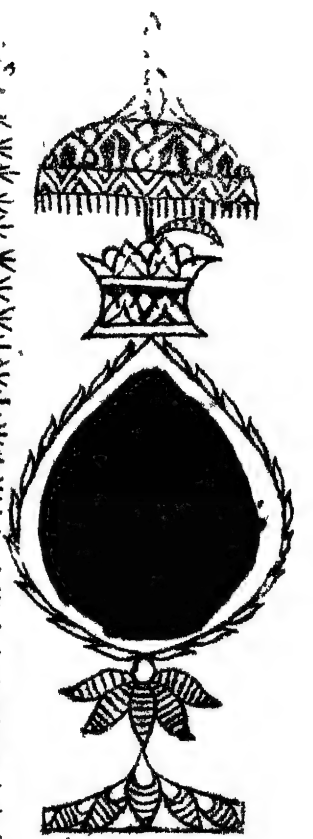
کشت عشق فی پیر اوسے یونہی نصیب  
نہ گیا پھر چکا وہ قاصد ناکام اولٹا

نہ دکھا صورت دلدار طیب دل  
گرمی عشق سی ہو جائیگا سر سام اولٹا

وہ شکایت وہی کلمہ ہوا اختر کو نصیب

واہ جی واہ وہی اپنی پیغام اولٹا





<p>شکر ہی مکری بندو کی سلمان شکر ہی قید شب بھری مالان کیون عزیز آج ترا چاہہ زخما دست پہوشے شمع کا داما مجھسی حداد عبت خانہ زندان</p>	<p>خیم گیسوی رسانی لانا لانا سحر وصل ہو فیکے شبنم کا نو آج انکھیں نہ دکھائیں مجھ ہی اسی نہ لگا پنچہ وحشت گریبان کا سیکڑوں بار مری پاؤں میں تھی</p>
--	--

روٹی محروم لب اختر سی چتا ہی اسطو  
جیسی قمریسی رخ سر و کمان چھوٹا

<p>ذرا سوچ کو شرم با تو ہوتا ذرا زلفون کو سلیم با تو ہوتا</p>	<p>رخ اپنا او سکو دکھلایا تو ہوتا مری دلکا پتا ملتا اونہیں</p>
---	--

مری سیر کوئی سایا تو ہوتا	پرستمانین ہی بھر سیر جاتا
کبھی انغوش میں آیا تو ہوتا	بسانِ ل نہ کرتا میں تجھی دور
کبھی پھولوں میں ٹکوا یا تو ہوتا	نزاکت اوسن ہی پیکر کی کہلتی
تری دیوار کا سایا تو ہوتا	تری کوچی میں آتی موت ای کا
کبھی اوس کو بھی سمجھایا تو ہوتا	مجھی سی وعظ و پند و مشورہ ہی
کد پر ای صنم آیا تو ہوتا	جو اپنا جان کر مارا گلہ کیا
کباب اس دل کا لکھو یا تو ہوتا	ذرا سیخ مڑھ میں دل پر و کر
بلاسی زلف کا سایا تو ہوتا	بنا گوش صنم میں دل او بختیا
مری صورت سے غم کھایا تو ہوتا	خدا نا صبح ہے کرتا ترک لیکن
سیر سنبل لی بل کھایا تو ہوتا	سمجھتی عشق پہچان ہم ہی او

تجھی کھل جا تے آخر سورش عشق

کسی گل با تہ پر کسا با تو ہوتا

مجلسوین اوسی کس وز پکارا کیا  
اوس سی نی کہی محفل میں گذارا کیا

ایشی حسن ویرانہ نہ آباد ہوا  
تو نی کیون مملکت دیرا جارا کیا

نیم جان چوڑ و یا قاتل عالم تو  
تیغ ابروسی ل زار و و پارا کیا

بکی تو قیر تہین مد نظر ہی صا  
اک کھنگار ہی ہم پاس سارا کیا

ہم کسی سی نہ ہوتی تیری سو ہونم  
کلی کو سلوین لینا ہی گوارا کیا

ایک مانا نہ کہا تہی مگر خسترنی

لاکھ سو اہوا پر سے کنارانہ کیا

شورش کبار باہی یہ عالم شبا  
بچیرند ہی نگ گل آفتاب کا



ایچی خرسنگ سی لٹاں لٹاں	نہاں نہاں ہی مڑا ہی جٹاں کا
لے خوش خبر ہی اکر کا	نہاں نہاں ہی لٹاں لٹاں
ہو لہین گیا رخ پر نور پر میر	البتہ صم یہ تل تہا غنا
پیرین نہن ہی ہی یہ موتی سفید	بد رنگ رنگ ہو گیا اپنی خٹاں کا

خٹاں طستون کو دکھائی نہن تو کیا

اختیار ہی رہے بھی آفتاب کا

اندیرا بزم میں تہا تو جوا بخت میں تہا	چمن او داس تھا ایگل جو تو چمن میں تہا
صفائی قید پہ مرا ہون اہ و اصا	کمر کی فکر سی شہ تلک رس میں تہا
شال گل جو کیا تگری تگری دامن	کسان ہی پیرن میں تہا
اسیر لف ہوا دام میں پھندا دل	ابھی تلک تو یہ ٹکا ہوا رس میں تہا

چہا یا کرتی مین باتیں عبث یہ خلوت	رقیب کو نسا تھا جو کہ انجمن میں نہ تھا
صنم لکاتی تھی جہندی جو تم گلستان	تہارا پاؤں مری زمین تھا لگن میں نہ تھا

غور کا جو کیا انتہام خضر پر

کلام کہ زبان پر نہ تھا دہن میں نہ تھا

دہو میں گلکی اور نیکی نہایت ہو گا سو

بسکبار نہ ہو گی گرا و تار اطوق گردن کا

تعجب ہی بنا دئی ست ل کیوں کا

اوسی خچی فنا ہد کا نہ کچھ ڈر ہی ہرین کا

بھارا آئی ہی پھر دیکھو نیا عالم ہی گلشن کا

مقابل ہو پہلا کتبہ ہی اتنا ماہ رو

سی ملکہ نہ کرا یگل ارادہ سیر گلشن کا

عوض چہلی کی رہنی دشانی گلین ہی

بنوک تیر خرقہ کان عاشق کا پتا پوچھو

نہ زاہدی و سی غبت نہ ہند و سی الفت

اکڑ کر سر کہتی ہیں کد ہر قمر پان ایگل

قمر کہتا ہی دلغ دل تہارا صاف سنی



فرپلکین و شکار دیکہ لو عاشق تہی پہنچا	ہماری آنکھ کی آگ کی رو پرانہ عین کا
سیا جاسکا زخم دل بہلا جراح سنی کیونکر	رفوہی اب نہ بخیم ہی اکجھت کام سوز کا

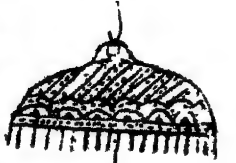
بھی صحرا نوردی کیون خوش آیا کری اختر

مٹا دیتا ہو غین اپنی قدم سی ناگم گلشن کا

وہ محر لقا چہتری جو منہ پر نہیں کہتا	سورج مکھی حور شید منور نہیں کہتا
صدقی ہی شکم پر پتری محل کی پہی	جونا فین شٹانی ہی کوثر نہیں کہتا
کیا بام معافی پہ اوڑی طائر مضمون	اوپنچا ہو کیسٹ کج شہر نہیں کہتا
یاد در دند آ میری شک ہیں جار	اب میں صدق چشم میں کوثر نہیں کہتا
ہرگز نہیں اُس سنی کتابی پہ کو خالی	نقطہ ہی کوئی مصحف دلبر نہیں کہتا

اس حسن پہ مغرور نہو اختر خوش رو





شکستہ حسن برابر حسین رکھتا

مکڑی ل ہی کس قدر کھا کھا شاخسانا ہو گیا

ہر چمن شاداب ہی غنچہ سی ل کھل لہل

کچھ نہیں پیغامبر کی ہو جاوے سب

ابرِ رحمت سی حصار تہ تیغ عشاق ہو

حاضرین مجلس غم کی عجب ہے یہ غذا

ہو گیا ہی مرغِ دل مست توں مگانِ در

ہوٹ دیکر کہا کی جیسی عشقِ نفوس کا ہو

عشق کا صدقہ ملا فوراً میسر ہو گئی

منقبت کہکری علی کی جرم سب بخشا

شاعر و نکادین و دنیا میں بھگانا ہو گیا

چشم سی جو شک نکلا دُر کا دانا ہو گیا

کسوئی لدا ریم پر تازیا نہ ہو گیا

تیز و کی نو کو نہ اس کا اشیانا ہو گیا

آبِ شک چشمِ لغتِ دلا بھانا ہو گیا

گروہِ مرقدِ یونکی شامیسا ہو گیا

شوہین تڑپا جو میں خود خطِ رانا ہو گیا

ہمسریا و بھاری تیرا انا ہو گیا



ضرب تیغ از روی

<p>گور کا مردہ ہی ہو دیکھا کوئی کم ایسا          مرگہ دلدادہ کا ہی قاف میں باقی ایسا          مجھ سے اکون ہی اس از کا محرم ایسا          اس مرقع کا ورق ہو گیا برہم ایسا          ایسی شہر ہی نیچ ایسا نہ ہی خم ایسا          صاف سمجھا ہوں نہیں دین پر خم ایسا          جانتی ہیں کہ نہو گا کوئی ماتم ایسا</p>	<p>غم وقت سے تمہاری ہو عالم ایسا          کتنی پہنی ہی پر یوں فی ہی اس ماتم          پروہ جب کیجی محسوس کا کہ نام          رونی میں صورت اجا کی خاطر ایسا          کیسے نکو تری سبیل سی میں کیا نسبت          وہو ہی کب تک کہ وٹ ل مجھو تری          دل عاشق ہی حسا وین یادہ سے</p>
---	---

ساتھ او میں کی جو ہوں چاندین اسی اختر



رکھتی یہ طالع یا ورتو نہیں ہم ایسا

دیفِ افسانہ یوان برک سوم تصنیف معالی خلد ملکہ سلطنت

تو محبوبے اپنی ہمداز کا	شہِ ناز بندہ ہی انداز کا
مقرر کیوں نہ ہوں تیری عجاز کا	کہ چڑیا کو بھی ڈنہ سین باز کا
تجلی کی موسے کو کب تاب تے	بنا صاعقہ رشتہ آواز کا
جو تو لون پر حبِ بریل آئین	تو پاسنگ ہو مایہ ناز کا
نبی خدا اشرفِ انبیا	بیان کیا ہو حسنِ خدا ساز کا
ہوئی پردی پردی میں موسیقی کلیم	اثر ہی یہ عشقِ سرساز کا

خوش گمان ہو انا کہ در میں عد	حکمت محکم پر وہ بنا ساز کا
زمین میں گویا ہے	رض اور از کا
ہوئی جسکی کشتے بھی زند و پیو	کھان وصف ہو ایسی ممتاز کا

عدالت سی تیری عقابِ فلک	بنام ہی محبتِ بچہ باز کا
تو ہی ہی تو ہی ہی تو ہی ہی تو	بنام دروان اپنی سرباز کا
زمین سی نہ اوٹھا ہمارا غما	کھلا حال اب جانِ ناساز کا
تہمین علم کب تک کریگا تباہ	یہ انجامِ الفی کے آغاز کا
سکار اس سی مضمون کا کرتا ہوں	قلم میرا خبر ہی شہباز کا
مرا پردی ہی پردی میں لگیا	میں شہ ہوں تجھ ناوک اند کا
ذرا نامی اس کو سیدھا تو	ہیں تپتی سر انداز کا

خدا یا ہو خجسام اسکا بخیر

یہ دیوان ہی اختر کی آغاز کا

حافض تنک ہو گیا اپنا	لک بیزنک ہو گیا اپنا
----------------------	----------------------

غیر کا پاس یارسی حجت

ہنیں کر سکتے تھی دو باتیں

نہ ملی ہاتھ سے کرتے

جیسی تجھے سبزہ رنگ سی چوڑے

رخ فی حیران کیا تھا برسوں سے

جھلٹی جھلٹی کڑا ہوا دل زار

غیر سے کیا گلہ ہی اسی قاتل

ہمسی در پر وہ ساز کرتا ہی

کیا ملک ہی ہماری بولوں میں

تو ل مجھ کو نہ عنیر کی ہمارے

جب نشان عشق کا ہوا اونچا

کچھ نیسا ڈھنگ ہو گیا اپنا

ک ہو گیا اپنا

پاؤں تک ہو گیا اپنا

ساغر تک ہو گیا اپنا

دل بھی اب تک ہو گیا اپنا

موم دل تک ہو گیا اپنا

برسر جنگ ہو گیا اپنا

شعر مرچ تک ہو گیا اپنا

شعر مرچ تک ہو گیا اپنا

وہ تو پاس تک ہو گیا اپنا

نام نہی تک ہو گیا اپنا





غیر کو کیا ادب سہا گیا	یار بی ڈینگ ہو گیا اپنا
ہاتھ سی عشق کی پھر می پیشگی	ہاتھ اک انگ ہو گیا اپنا
غصی بن لال لال ہوتی بن	رنگ کمرنگ ہو گیا اپنا

اخر ب عشق سے کرو توبہ  
دست دل تنگ ہو گیا اپنا

نظر سی جی کیا منہ پیر تو نثار ہوا	بھی قضای مسلوق تمہارا پیا ہوا
جور و یا دیند انتو کی ابدار ہوا	ہر ایک آنسو مرا در شاہوار ہوا
جوانو مڑوہ کہ ایام پیر آئے	خزان چین سی گئی موسم بھار ہوا
حبیب ظلم سی کہنچا ہی سر ہوا	شاہ مسرہ سی لئی حاکم تار ہوا
مین پڑ گیا اندہ پیر تری سی	نار کیسو ویر حاکم تار ہوا

شکاف گنہیں میں سب انہیں بنا دینے

عجیب سچ سی بل غیس کا نکالا

ہزار مرتبہ ولی اوٹھائی کند

حواس خمسہ باقی رہیں کی نادان

سحر کو جاسٹیک کے ہم تم شرابخانی

وہ کون آنکھیں میں ہیں آنکھوں کی لگتی ہیں

ذلیل عشق میں ہیں تیرے کی دیکھ لو

خلاف بات جو کی خبر گہری کو

بتائیں کیا کہ ہو کیا شب اتنی میں

و سوختہ ہوں کہ جلتا ہوں بعد مر

کلنک کیسا کہو تر کھانا کیا کیسا جید

شمار رشک سے بالوں پہ تار

یہ مار زلف سیئہ اتھو راہ مار

شریف قوم کا تھا عشق میں کہا

یہ لطف اور سنو اب چار

اندھیر میں نچلو تپہ میں شمار

شرابی آنکھوں میں سن کو خمار

بڑھی جو منہ دل مہتاب کسار

جو اگیا پس نے جا بونیر اک

جدا و جور وستم ظلم بی شمار

چراغ غول بھی اب گل فرار

شکار گاہ جہاں میں اشکار

ایکوی اسطی کہتے ہی ہم پہلو

عبث پہنہا ہی تجیر زلف فخر نکر

بہین کو سوجھا مضمون پرانی ہو

خدا پناہ میں رہی رقبہ توبہ

عجیب حُسن یہی نور و مارین ہی

ایسوں ہنسہی سلم و جورا و رید

وہ بات تھی و دُن تھی اور ہی سو

ازل سی ہو کو عنایت ہوئے سنگینی

بتاؤن کیا کہ مرا عشق نی دیا کیا

کھان سببا و کیفیتیں کھان تو

خونکی صحبت یہودہ ہی یہ تیر

یہ بخان ہی اولٹا گلی کا ہار ہوا

بھی توقید کیا اور خود لٹا رہا

ہمارا شعر ز تل قافیہ شمار ہوا

وہ یادہ کو تو تہاب بادہ خواہ

حد پہ سنگ ہو برق میں شرار ہوا

مجبی تو عفو کرو میں تہا ریا ہوا

وہ رعب پھر نہ بند ما ططنہ

ہمارا نامہ سال ہی چہاڑ ہوا

مرا ایس ہو ایسے انگھا ہوا

وہ بات پھر نہ ملی شغل می ہزار ہوا

کہ دستہ ہو لو کھانظر نہیں ہری

ہماری سنی پہ ڈنکی کی چوٹ پڑتی ہی	صدائیں آتی ہیں نوبت کے و سوار ہوا
پھر ہی مصید کی صورت خراب خستہ کن	باتو بولو تو ہوتو ہوشی کچھ شکا ہوا
ٹپٹا سی ہنچکر بنی سے صوت	ہماری آہوشی سیاب بقرار ہوا

یقیناً شریکین سی وصل ہوئی دُ

اسی ستیا و نہ اب چہوڑو عشق یا ہوا

ہوا شکرہ زمانی میں ہمارے شعر خوانی کا	ہوا نقش سلیمان ہی بھانچ نقش پانی کا
دہوان نکلا تھا آہوشی جو ایام جو	وہ تہنابن گیا پس کرین نک غفران کا
کسی صلت کا قصہ کوئی ہجرت کا جگر	ہمارا کان ہی شتاق تھا ایسی کیا
جمال صاف کی کب تاب آئی یہ سچا ہون	ترتبی دی ملک تمنجی کا جگر آئینہ سچا
بد و کمونہ لگاؤ کی تو رتبہ کہت بجایا	گو نکا ہی دہن شتاق ہی بالی پانچا





اگر موزن کیا مضمون تو مضمون خیر کہلا

جو ایسی شہر میں مجھ بیوطن کو پاس رکھو گی

عجیب معان فی عسبی گاہیں تین چاہیں

ہلائی کی رقیبوں کو دکھا کر ماتہ میں اپنے

وہ اسی دروڑ تم جانتی ہو ایک بوسہ

وہ قلب میں کھل کر تار کھائی میں خاک تودہ ہوں

یہ دو کئی ہوا ہی پھر کہاں یہ غشوہ غم

وہ بندش ہی نہیں رنم فہمی ہی نہیں صبا

وہ من مجھہ شہد لب کی منہ تلک کھائی

سبقت میں نی ہی بلکب نگر کھائی

اجی خانجی نہ سچ بلو اوہ تو میرزا تین

غزل میں چاہی سبب الفاظ و معانی

ابھی شہرہ مچا دو نگاہیں ہر جہاں

نہ مستوں کی منہ ساقی کہ عالم حجازی

ہماری ماتہ آئی گا اگر چلا نشانی

ہنیں نسخہ ہماری پاس کوئی بدگمانی

کہاؤ بگناہیں سب آہ کیانی

زمانی میں کہاں اب نام ہی ملکہ زمانی

فقط غزلو نہیں جھگڑاں کیا حالہ زمانی

بدل جا تا ہی میری مکھنی سی نگ پانچا

نہ مجھ کو لطف قصہ ہی نہ چسکا کہانی

برامانی وہ آٹلی ہی کہیں کر پٹی پانی

کمر کی آہ ٹھہری ہی میانِ اور منی  
 اما سوئی طرف جی بدی لائی کا  
 سبک کرنا ہی لاکھون میں پہ رنگ  
 غزل چن شمع کی سحر کندہ  
 کوئی پائ نہیں سکو مگر سب دیتی  
 نہیں لیلی و مجنون کی سی الفت  
 کیا کرتا ہی مضمون یاں الفت میں

قلم سید بیان حکایت نہیں ادوانی  
 جو بھی سینو کو نیک و فصلا ہی  
 مداو اجماع ہوں چو کہت اپنی سرگرا  
 کہ دندھی الہی قابل ہو ایشی سی  
 لکھ کا بال کیونکر بن جانی بال  
 سنا کرتی ہوں پر دیکھا نہیں قصہ  
 دل صدیق راوی ہو کیا رازِ خا

نہ کیونکر بلبل شیر از مرقد میں کجا  
 جہان قافل ہی امی حشر تہا رخ شینا

بیان کیا وسعتِ کار میں جی مل  
 سب جو حال سن لکھا یہ کہ نہ ہو لکھا



بزار او چاهو عشق جا دل به خاکسار پی دی

براتی ہی ملک محبت یہ بختیں ہی بین

غبار کس خاک را رہا سی سینو دنیا میں کیا رہا

ہر ایک تصویر تہی ثانی کہ قدر دل او کہہ بخا

چس کو کیا کو شان دہی گلی گبر ای ہاں دی

پری ہی جن لوگوں کو میسر نہ ہیں کہ ہر لطف

کلی جو پوٹی تو کی صورت کہ بقیہ کمال

فیج الفست کیا عجب جدائی ہی رنج

ہو ہی سا خواں کامل نیاز و عن دل

ہوین ہی تین اگر

فلک سنجہ میں جسکو عاقل غبار ہی چھپی

شہاب تب کجا ہی نسبت بہ چٹائی کی کجا

ہر ایک ہ بتا رہا ہی نشان ہر پر ہر جوا

تہا ری تیغ دوسری جانی چھو اتر چا چھو

ایہ دوشی شال دی ہی مروا گوشہ سر کجا

ہنیں ہی دہنہ خط خنجر لکھا ہی تعویذ خط

چکتی ہیں دی داغ الفت کہا غنچہ حسن کجا

بغیر عشق کب نہی گا سدا رہی نشا

نہی حکم ہی فراہو حاصل چاہی اپنی رہا

خج نہ جا

جو کہ دیا ہر اسکو دم ہی لک تو کی





حسینو نسی اسکی داولو تم دمان اختر ہی خوش بیانکا

کسیکا

پتا نہیں اسکی دل لگی کا یہ دل بھی مے پتی

بغیسیکا

بیان تلک اشک غم میں جل کر نہ مے پتی

بسیکا

میں نے تو ہی مے پتی

سیتیکا

کہ وہ سا کسی ہی

خلاف ہم سنی اچوہ نکیا طوق لغتی کا

قسم خدا کی نہیں دوان لکھا احوال اپنی جی کا

سیتیکا

ہیں تو قدسی ہی محبت ہی اک پیرا

مچلکے لکھو اسی نہ مے پتی لنگی اب نام عا

بسیکا

قص میں دیکار و نہیں کہ تو عالم ہی بی

عجیب سی پی جی کا کہ پاؤں نکیا نہیں خوشی کا

سیتیکا

ترپ الم غم ہم زاری مصیبت و بچ و پیر

مروکو

ستاری قشاکمی نہیں

چمن جاتی ہیں

بہشت بجا ہوں ہم ہی بیان میں

سمجھ لی اسکو جو کوئی انسان تو عمر بہر پیرا

طبیعت

ہیں ہی نفسی لفت او لہجی سلو نشی یہ

ہیں تو لفت ہم غم سی بر میں اکی کرم سی

نہیں

بہلا ہی رو کی اب مے پتی نہیں پیرا



چو کینه بستاند شکستین بچدین چو کینه بستاند

کوئی محبت با من تکمیل یزدی کوئی شایسته

ستم تیری مژگان

خاک

اگر ہی اختی تلو گانا و لغت کا اوسکو تارا

ہزارین کر ہی شکو خیال ہی کچھ ہی پہلی کا

[Redacted]

[Redacted]

ہفت فی تری ہیکہ تو رکھا زکھین کا

دریا کا نہ جنگل کا سما کا نہ زمین کا

علیم معانی میں عمل ہو گیا میرا

اسی شاہ بھر ساتھ کسی ناچنگین کا

پریو گوا وڑا تا ہی ہر اک شعر ترا

مصرع ہی مرثیہ سلیمان کی نگین کا

وصاوت شجہ سی کردیا بون باہم

فطرون میں سی حال ہی اک دوزخ کا

کھنوں کبھی مدح علی ایک ق پ

شیرازہ بند ہی باز تھی جبریل امن کا

۱۳۴  
مگر گئی ہو بہی تری خندہ زنی سی

پر کار میں ہرگز نہ سہا سگی یہ تحریر

وہ نہ پھر یا مجھی کیا رحم تہا یا

دنیا میں محبت کا فرما سی پو

کہا جو محبت کا تہا پیشانی پر آیا

کیا لکھوں کیا حال کیا عشق تہا

اک بوری کی تخت پر اوقات

ہر بال میں لفت کی کر بادہ سی

ختر قلم فکر کی ہی شک میں جا

چار نہیں اس شت میں سکی نہیں کا

بنواؤں خط کا ہکشان چین چین کا

محتاج مرا پاؤں ہا خانہ زین کا

گھر کو ہی شرف اکیا جب نام کین کا

مسطر کا بنا تا رپری خط تری چین کا

فسوس ہی کہا مجھی نیا کانہ دین کا

بٹ چہی کا حال نہ سجاؤ نشین کا

زلفوں کو ملی مرتبہ اک جل کین کا

کیا حال لکھوں اپنی لڑاؤ میں کا

مصرع نفل میں مضمون عالی ہو گیا

جو طبعیت میں نہی سب عالی ہو گیا

شکوہم بسترِ جو تصویرِ نحالی ہو گیا

ظاہرِ باطن میں فریق کیا ہی دیکھ لو

سببِ چو کر نہی تی ہن اب مزاج

فرشِ بزرگِ دیا نازکِ مزاجی تی ہن

اوس کا عشقِ حبیبی کیا کہو یا ہوں

آپکی تقریر کا ہرگز نہ من دون کا جو

سرِ مجھری اس پر چاہی نہیں پختاؤ

جستِ سی آنسو کی آتی اکہ من گھل گیا

واغ کیونکر ہونہ لالی کی خاکِ پست

اس نام کی گریں میں کیا ہو

کلا سیکو اتوار ایسا لہ لہ گیا کہے

کیونہی کیون او نکو تو لطیفِ پائی گیا

داعِ تنہی کھائی سارا جسمِ جالی ہو گیا

ما تو انی سی مرادِ شیرِ قالی ہو گیا

پسگنی ہم او نکو لطیفِ پائی گیا

سینی ہن ل میرا تصویرِ خیالی ہو گیا

اٹھسی میخانہ سی صاحبِ مِ خالی ہو گیا

گرم ہو جاؤ گی میرا داغِ ثالی ہو گیا

دلِ راسنی میں اک جامِ عالی ہو گیا

طوقِ فری سرود کی کانوین بلانی ہو گیا

کسوی کوں وہاں حال ہو گیا

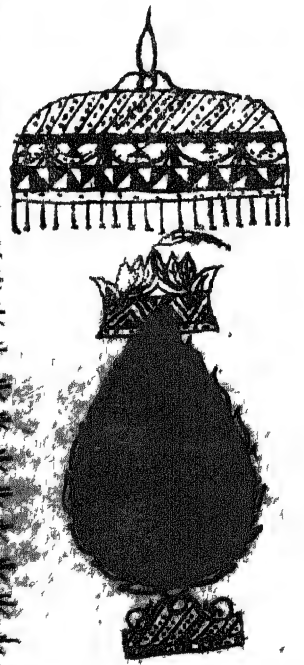
تم گلوری کہاں سرِ مائے نہالی ہو گیا

ایسی گلشن میں پنچہ کچھی نسیرن سے	ہاتھ سارا اچکا ہو لو نکی دالی ہو گیا
اتصال آبِ آتش گونہا ممکن مگر	بھرمین مہی یہ مضمون صالی ہو گیا
رحم کرای شاہِ خوبی در گذرِ تقصیر سے	قید یوتیر تو حستم زار مالی ہو گیا
قفلِ یحییٰ کنجی اپنی پاس کہی کھدیا	تو کنا غیسار کا ہکو تو گالی ہو گیا
آبروی شعرونی ہو گئی اوتساو سے	مصراع دیوان ہر اک سبک لاسی ہو گیا

کیون دھلایا کری ہر ہر غزل میں سہان

اتھر خوش لہجہ اب رشک بالی ہو گیا

مجمع نسیر میں ایسا ستم ایجاد کیا	قاتل بھول کی ہکو نہ کہی یاد کیا
دھند پر گنڈا ہند ہا اور نشانی ہی چڑ سے	ہمنی امی شک سے او پریزا کیا
ہندی پس کی	کھل کو شمشاد کیا





تا نگلی تر و اچکا اب سانی سیتا ہی نہ

سن چکی شربے نابے اب تو حلال

اہل ولست کے مکا نوین ہا کرنی

ہمستی کیا کہتی ہو تم ہوش میں آؤ صا

زندگی عاشقو کنی دیکھنا ہو گی محال

کام حکمت سی نہیں خالی یہ دنیا جالی

چپے چپے پانی نہ ملاؤ مسک

و فراموشی ہی

جو کرنا تھا بھی اسی ستم بچا دیا

تسنی قاضی کو محسوس ہوا

کسی غلے کا بھی گہرا پی آبا دیا

کوئی جنگل نہ کہی قیس آبا دیا

اپنی حسن کو اک خنجر جلا دیا

بھی بلبل کیا اور آپ کو صیاد کیا

بھکی آتی سی مری بارنی کیا دیا

شکر اکر دیا

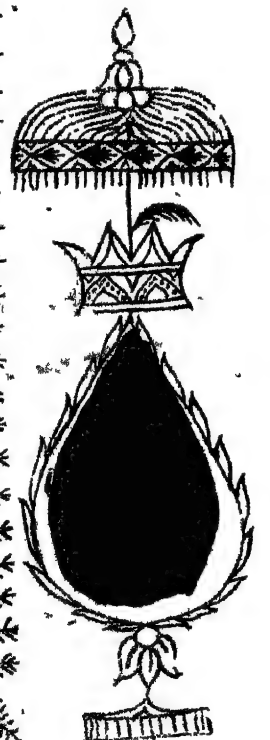
دیکھی آکا ہی وہ پیک صبا گلشن میں

طیلى حترنی اوسى بزم میں پھرا دیا

بہن بیکہا ز مایسی نہہ پھر ایر	بہن بیکہا ز مایسی نہہ پھر ایر
بن آئی آج رقبہ کنی او کنی محل من	بن آئی آج رقبہ کنی او کنی محل من
زبانیں لاکہ گلیں اور او کین پندر	زبانیں لاکہ گلیں اور او کین پندر
زبانیں ہ بھی پھیلیاں کہلاتی ہیں	زبانیں ہ بھی پھیلیاں کہلاتی ہیں
بی ہی میر محمد اوسی سی شہس	بی ہی میر محمد اوسی سی شہس
رفیقہ سی بنائیں گے اس زمانے	رفیقہ سی بنائیں گے اس زمانے
بچی قتل کریں یا نہہ او کا گناہ	بچی قتل کریں یا نہہ او کا گناہ

بھی نہ خسر ہو کیونکر ہزار لوگوں پر  
کہہ ہی وہ اختر سڑو نہ تھا میرا

داغ جو سینے کا تھا وہ رشک لا گیا  
میری نظر وین پر اک شمشاد ہوا گیا



<p>کتبہ خزان مرا مگر بجا جالا ہو گیا</p> <p>اس تب ہجر انین سکا ہی سنبھلا گیا</p> <p>موتیا کی پہو لو نکا گردنمین مالا ہو گیا</p>	<p>اب پائینکی دنیا میں رقیب تیرہ</p> <p>دون</p> <p>چارونکی دیکھنی کی ہی فقط دنیا</p> <p>صف</p> <p>اب ہٹا سی نہیں ہٹاؤ دزدانکا</p>
---	---

<p>بہسی ای خستہ ہلاک ہو مقابل ماہِ صاف</p> <p>سبزہ خط عارضِ روشن پہ مالا ہو گیا</p>	
---	--


<p>خوشی کی بزم میں لیا رکا ملول کیا</p> <p>یہ تیرا کوچہ تھا کیا ہمنی خاک ہوں کیا</p> <p>سنبھلی غیر کی جگہ ہی نی خط ہوں کیا</p> <p>اونہوں نی ہم کو ہی اغیار میں کیا</p>	<p>فروع عشق کو ہی تمنی با اصول کیا</p> <p>بکولہ ننگی اوڑھی خاک تیری لفت میں</p> <p>جو کچھ کلام ہو وہ مختصر ہوں کیا</p> <p>صلا ملا یہ سائسی او کی محفل میں</p>
--	---

لہا کہ غیر و مکی ہمسارہ تم نہ آیا کرو

یہ آپ ہی ہیں کہ دن تو ہم ہیں و دن

جو ذکر ہی وہ رجاستی ہی محفل میں

فقیر لوگ ہیں ہم اب ہی کرتی ہیں تعلیم

وہ خاکشہون تری سہمی کی کہ ہے

درایا کرتی ہی یہ ات تار و نسبی کسکو

یہ ہم ہی مانا پسند گیا قبول کیا

جو کچھ کیا وہ جہان میں فی حصول کیا

یہاں نہ نیک و شستی فی کیا نزل کیا

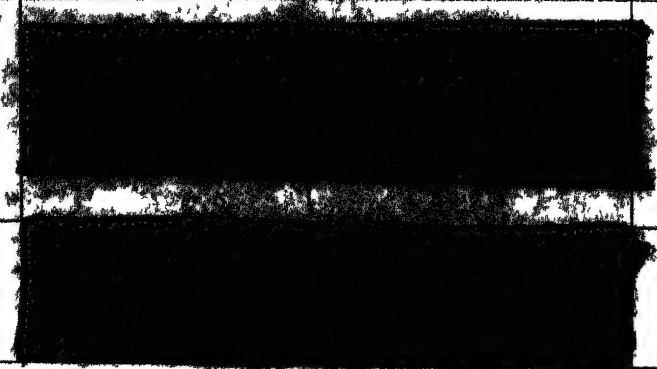
بہ سمجھی دیکھتی حکم اپنی عدل کیا

چمن میں موتیا کی پیر کو بول کیا

فرغ نامہ دل ہم ہی رشک غول کیا

یہ نکتہ فہمی تو ہے نہیں ہی اسی خیر

بس قصار کر و کیون غزل میں طول کیا



بہا عشق میں من لوند کا ہینا

عجب جڈ فلک سے مر کا قرینا



پہا یا زلف کا خم حقہ فلک سنی

تہا ری عشق میں ہی ختصار کا عالم

ہر سی انگوٹھی ہی مجکو تم سلیمان کے

پڑا ہی اوس رخ روشن کا عکس جان

پڑا جو عکس رخ صاف تاب کب آنے

گلو نسی کیون میں شبیہ لعل کو دے

یتن ہی مصحفِ رخلی کروں جین

یہ لطفِ عشق کہے غم کو کہ بلا

عشق میں

پہوٹا پیر

ہزار مجکو محبت ہی مگر اسی

ذرا سا پنہر گردن جو بی متیر ہو

خیال وصل میں مرم کی میر جین ہو

سچہ ڈانک بنا اور خور نگین ہو

مثالِ غانہ آئینہ میر آئینہ ہو

ہمارا وادی امین میں طور سینہ ہو

مثالِ قطرہ شبم تراپ سینہ ہو

ہلالی ابرو و نکاسا منی ہینہ ہو

ہزار سال پری پاس ہی رہی ہو

پہوٹ ہی پھی

سیر ہو

کرو ہو

بہت پلا تا ہون بخانی بن میں حسن کا جام  
فقیر دوست کا لب نام شاہینہ

یقین ہی روز قیامت کو پس بخش کا

نیکی کی وسعت سنن احقر کا دل مدینہ

سکون جو بگاڑا بسایگا پھر کیا	او جاڑتا ہی رحمت بسایگا
کلی پیس کا ڈورا نہ نور اقبال	بس از ما چکا اب از ما بچا پھر کیا
عبار حسن سی حسن ادا مراد	بہ آئینہ ترا جھرو و کہا یگا پھر کیا
شہید ہو گئی تہر پرین نرا کت پر	جو دل ہی پس کیا مہنگا یگا
رقبت گئی پردانی تیری محل میں	جوع حسن مراد دل بگا پھر کیا
بھڑک بھی نہ کہی عشق شعلہ رو یا	جو دل خموش ہوا لو لگا یگا
ہماری بانہ کھینچی گئی قیس بون	جو تیری در پراری ہم ہٹا یگا



بس اتنی حضرت ل شی برخی کرتو

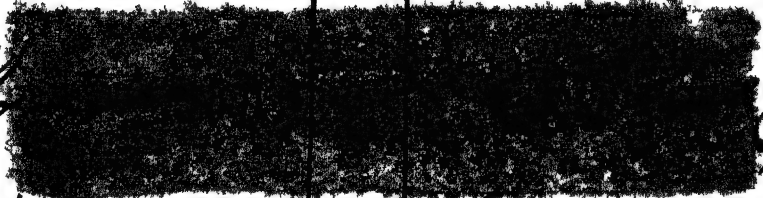
بھلا جو روٹہ گئی وہ مناسکا پھر کیا

اس ایک پہلی یہ ہرگز نہ شرط <sup>مفت</sup>

جو قول مار گئی ہاتھ ایسا پھر کیا

ترقی میں تنزل کا کچھ خیال

یہ چاند چور ہوئے کا منہ کہا ایسا

خیال 

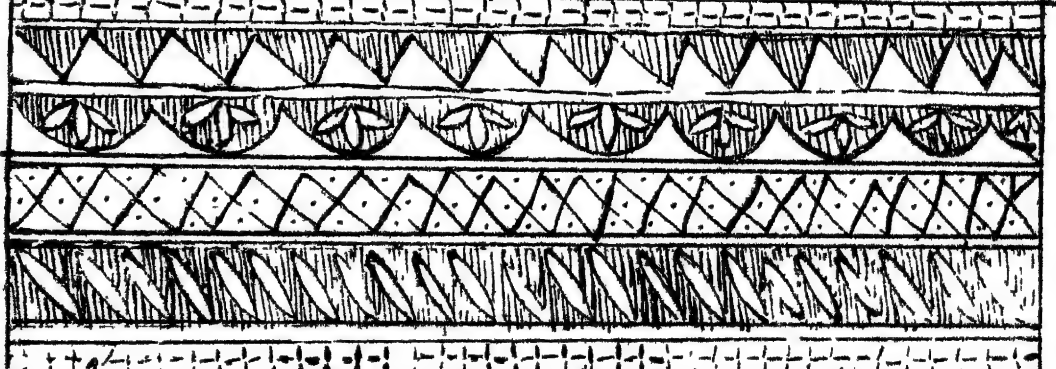
جگایا پھر کیا

سخی ہیں بن سخی تو مگر حفاظت کر

جول ہی دئی یا او سکونٹا ایسا

سمجھ کہہ اسکو کہ خرسی حسین

اگر ستارہ ہو گئی جاتیکا پھر کیا



مراہتی سے شکین میں خستہ پوری کا

پہلو لی فی مری عالم دکھایا پھر کیا

بہت گاتی ہیں غیرین مسابو

سناتی ہیں بھی بیوقت کیوں اک گویا

کھو کی کہوٹ پی سکر کیا ہی <sup>مخل</sup>

ملاشی منہ منہ سنی جوا تھا تل گلو کیا

عجب غم رہی دگر کیا تاثیر ہے	و مان استوین انکلی ہی عالم چلو
کس فی شہی کی سن سی شک	تفاخر کر ماسی بال ہمار بال چور
نرکین کا و پیار اگا ناما و اتا ہی	بجائی ہو جو دستوین باکر بال چور

اگر اس ورین خسر کو کھینچو

کرین سی سہان تصفہ کھینچو داسی و

[Redacted]

جیت شہر خموشا نکا کچھ حال کہلا	نہ و صوت نہ و سیرت و احوال کہلا
وصف لب مینی جو شجرف سی او لکھا نکا	طوطیان بند ہو تین جب مایہ لال کہلا
موتی مضمون کا جو ملجاسی دیچی او سی	نہ و قارن رہا اور نہ و مال کہلا
واٹھ خال پہ نفون د کہا یا نیل	ہوشمن آئی او رجا سی ویاں کہلا



جیف ہی پانہ مونس نظر آیا کو  
جب بان بند ہوتی نامہ مال کھلا

تیرا ہی عشق مذکبلائی دیا ای اختر

گنج قار و نکاہی برگزینہ کہی مال کھلا



سن کہو اسی لکا لکانس  
وہاں ہی یہ زمانہ نہیں اچھا

دل کا یہ حال  
یہاں نہیں اچھا

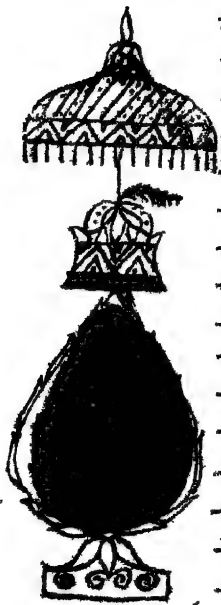
کیا فکر کیا  
کا خطا نہیں اچھا

بک کر دیا ای کت ہی  
دل کا یہ حال نہیں اچھا

وہی میں ہنسائی ہو بھری بزم  
ہی شہی ہو دیان بنانا نہیں اچھا

تم ڈوبتی ہو جب نکل آتا ہی یہ جا  
دیر یاسین ہر اک شام نہانا نہیں اچھا

کیون جہتی ہو غیر دین باج تو کہو  
کالی ہی تو تھی بات بنانا نہیں اچھا



زیر لہجی مضمون چرانا نہیں اچھا	میں آپکو کہی تو ابھی جان تک
چہت چہکی ہر اک پر دین کا نہیں اچھا	و مساز ہونگی ذرا صورت تو دکھا
دل پستہ ہی ہو تو کھا چاہا نہیں اچھا	افسوس کی صورت نہ بناؤ نہ رلاؤ
بازار میں یہ مول چکانا نہیں اچھا	اچھ کشتی آتی تصفیہ وہاں ہو
آمین میں ہی دل کا دکھانا نہیں اچھا	ہر ایک سی ہم عاجزی میں اسلٹی کرتے
ناصح او نہیں باتوں کا سکھانا نہیں اچھا	کیا عقل ہی کیا سن ہی ابھی سی نگر

کوچی سی علی جانی اختر کھن اب

بے بی بی بی بی بی	اک بنو کھانا اپنا مال
عمر بھر اپنا ایک حال	جسے پسند ہو رہی عشق



رغفرانی رہا یہ رنگ مدام

کوئی دُسر نہ ہو یا کوئی پٹیا

غصہ بھر بھر گیا ہی نسان

منفرت کی اُمید کیا کہیں

رُشک ہی جس میں ہمیں اُٹنا

اک کھڑی بھر نہ جی بحال رہا

خواب میں ہی ہی خیال رہا

خون ہی سب سی لال رہا

روسیہ اپنا بال بال رہا

وصل کا صا د با وصال رہا

صبح ہوتی ہی اوٹہ گیا آخر

وچہ نہک یہ جی نہ ڈال رہا

اکیسا کا شہناخ کا شہنا بنا دیا

تیر شہابِ منکر فی لہنا بنا دیا

ہر داغ مینی پہلو کا گھٹا بنا دیا

خط شمعِ محرمِ شہنا بنا دیا

ہم کو خیالِ وصل فی موت بنا دیا

گلکشتِ باغ کا جو کہی آیا محکو

مجنون پیغمبر کیوں نہیں اسنا تو ان کو

قدسی نبی بری کی تھی جو باغ میں

غصہ کری جو ضبط کروں تو ہنسنے

اسی آفتاب حسن ترا آفتاب ہے

دیکھا جو دوری توں چھوٹا نظر پڑا

کیونکر ڈھلین نہ سر کی مضمون آید

شاعر ہوں میں کہ واسطی ضیاء عیا

اب اکی بڑہ کی اور سہی باغ خان

مضمون اوں کی چاندی وشن تھی شہر میں

مجنون کو عشق دوست فی لیل بناؤ

سوسہی کو مار کیہ سید بانی

نالو نکو میسر یار نی تہہا بناؤ

سورج کو پاتختی کا لوتا بناؤ

ہر اک بزرگ آنکھ میں چھوٹا بناؤ

دنیا کو بُست کی واسطی سا پنا بناؤ

چریا کو میں نے باز کا پنا بناؤ

مینی گل گلاب کو تہنا بناؤ

جرات کو میں نے صاحب بوند بناؤ

جان آنی جی دیکھی ہیں اک نظر او

اختر کو میں نے شک سیا بنا دیا



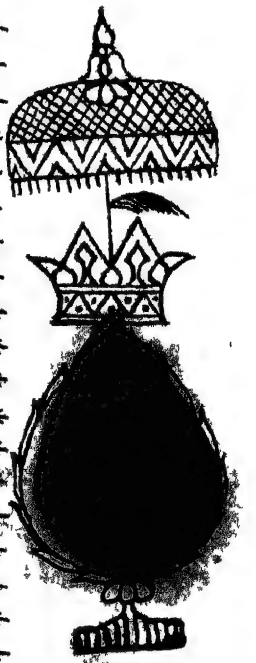


مرآئلا بنا دی خدای الفت کی شکی کا	بتوئی تانہ رجا کی کوئی پھر خوشہ <sup>حسکا</sup>
ہینن ٹٹا مشائی سی تکر قلب عاشق کا	خباہ چہرہ گردن اسامان پانیکا
ہینن دل ہو تاز لب سیاہ کاسو	ڈراؤنگا اسی اب میں کہا کر سا <sup>لاٹھیکا</sup>
وہ سینہ معیتا کا پھول ہی کس نئی <sup>آنکھیں</sup>	رگ گل دست نازک میں گلہ شہ <sup>ہسکا</sup>
نہ لی لب ملک اظہار الفت میں <sup>کچھ</sup>	بحرم لاکھونکار رجا تا ہی صاحب <sup>مشیکا</sup>
و آئینہ ہینن منہ کہا فی غیر لوگوں کو	یہ نیا کون کہا ہی فقط دہو ہی <sup>کاشیکا</sup>
یہ پہلی پہلی باتیں کس نوک <sup>میں</sup>	مری کانوں کو لپکا پڑ گیا ہی <sup>سیٹھیکا</sup>
یہ رانی جواڑ ہی ان سی ہی چہنی <sup>لیستہ</sup>	کر و تم کر میان ل کہو لکر موسم ہی <sup>سودیکا</sup>
تہا ر اگر باز و روکنا ہی منہ <sup>قلب</sup>	سوار و عین ہینن لپکا کوئی ہی <sup>پٹھیکا</sup>
و تو ر اسی جو ہو مکی گاد داغ <sup>جانتو</sup>	بہا ہی تیل ہو کر عشق میں گودا <sup>بھیکا</sup>

کتنی فی محبت کی خبر کو نہ ہو ویکی	سوڑ ہوئی کب تکہا ہی ہمیشہ پشیمانی
میانصا یہ اچھا فافہ تھا دگر باند	کمرہ یار کی بابل پڑا شرم کی لچھیکا
وہیں پر مغان شیشی کا نہ نہ نہ سی ملا	کسی لڑکی کو ہوتا ہی اگر آزار
میان ہیچ باتشہ تی میں اپنی جان کی لا	برامانی و اند باہی کہیں کو سکون

بہت گردش ہی کی ساتون فلک کی سیر ہی  
نیکہا ہنسی ہی اختر کو تی ہی اپنی ثانی کا

کھان علی ہو اند سیری میں سجان تنہا	پھر نہ کجی را تو کو مہربان تنہا
و کھاؤن شعل داغ جنون کی روشنی	یہ چہوڑ و نکا تبین اسوقت مہربان تنہا
ایسرام محبت کر گیا بلبل کو	چمن میں پھر تا ہی اتونکو باغبان تنہا
ہمیں ہی تہہ لیا کیجے کہ دل پہلی	کمر کی یاد میں پھرتی ہو مسیا تنہا



مہی ہی لطیف طاقاتِ یار جانی

ہزار پیرِ مغان سی لگاؤ میں

ہزاروں آتی اکیلی ہزاروں جانکی

میں فوجِ عشق ہی لکٹی پہنچوں

جہاں جہاں ہیں ہمارے وہ ملیں ہی ہوں

من آن نغم کہ کنم سیرِ ستار

شرابِ خنیمین یکبارہ نہیں جاتے

میں ہی نہیں ہوں زمینِ باریں

خدا کی وسطی بولو کتی کہاں

نہ زمین و گاہن فوج کی نشان

خدا کی وسطی میں [redacted] نشان

سنا یہ کہتی بے بس کی داستان

کہتی ہوئی بن تیر کی کمان

ہیں ہر گاہ صد افسوس جہاں

اگر فہم اجازت را بخان

ہمارے ہی یادگار گلشن میں

جہاں ملک ہی محبتِ آنکھ

ہزارِ جلسی بنا کر گھاڑ و گماہ

نہ میری تہہ چلو یا وہی یہ مصرع

وصال چکا کیارت بھر کی آتی  
جوشب سے مٹیا ہی محفلین خواہ

ہمیں گھٹکا ہی سرنک نک جتا ہی  
سناؤ کرتی میں اختر کی دستانہا

[REDACTED]

زوالِ حسن [REDACTED] سی ایسا سفید بال ہوا

سناؤ نور کہ آیا پسند پر وہ  
سفید بال جو کہی تو خوش حال ہوا

کہلا ہی عشق کا انجام کار پری  
منونہ دیکھتی یہ حسن کا مال ہوا

ہمارا شیب تو پہنچا شباب تک  
ضعیفی میں بھی حاصل ٹرا لیا ہوا

یہ وہ فلکی نے کیا سفید  
سفید و تکی مانند اک سال ہوا

لکی پہنچ لوئی انار میری سونکا جا  
گلو نکی رسی میں ابی غبانہا ہوا

تیرا ہی خسی تری اونکو میں چاہوں  
جہا نہیں چشم بہ خور کا میں لیا ہوا



عجب نہیں جو خطا بخش دے و بے رنج

گناہگار سرف بال بال ہوا

خوشی کرو کہ جو انوکھی آرزو میں

ضعیفی دیکھہ کی اپنی ہمیں مل ہوا

تسلی ہی نہی جوانی سی شرم ہی ختر

[Redacted text block]

[Redacted text block]

نک تلمک نہیں چہرہ کار نک و کیا

خزان چمن میں بی موسم شباب گیا

یہ کیا سبک مہکتی ہیں نکولا لہ گل

چمن میں ات کو رشک گل گلاب گیا

جوان کر دیا یاد رخ پر ہی نی بھی

ہزار شکر کہ پھر موسم خضاب گیا

پرائی باتیں نہ چھوڑے رخسین سیکو

وہ کاو خود ہی دفتر وہ ب حنا گیا

خیال حسن نی پہنچا پاس انگہو کی

پلک کی سیخ تلمک دل جلا کیا گیا

انہ کیون ملین یہ ریز اپنی ماتہ سی

ہر اک ہوس کو سلیمان میں میں اب گیا



یہ مردہ کیا تھا زمین پہی ک نہ گیا	نہ چھوٹا تو تفاقہ کا بعدِ مرگن ہی
ہزار شکر زمین پر سیلاب غدا گیا	اوٹھایا عشق فی تیری بھی قیمت میں
مہارسی چھری تلک چاند تھا تھا گیا	بھی یہ رشک کہی نہ سنا کیا سن
و کھاتی آئینہ اوس من کو آفتاب گیا	وہ سوتی میں سیلاب اوٹھتا ہی اک
و بل و خم و سیاہی پیچ و تاب گیا	خزان فی رنگ جلایا ہمارے نعوش
جو چاند فی میں تو امی شکستہ تھا گیا	حکمت چاند کا ہی رنگ فق ہو

جوانی کیا تھی ضعیفی میں ہم جو رنگی

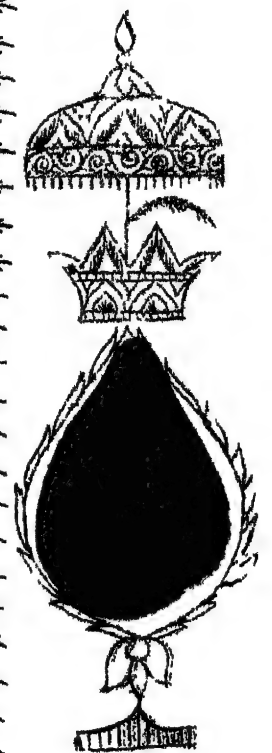
ہزار شکر کہ آخر سیلاب غدا گیا

زلف کی مانند صبا میں نشان گیا

و دوسرا تار باغالی گریبان گیا

ایسی بلنی کامی سے دلدین بان گیا

کاٹ لاجب گلاب تلوار سی میں خوش ہوا



خوبصورت او تھ کسی بد شکل میں باقی رہا

دھچکوں تک کا پتا لگنا نہیں گلازمین

حُوسِ ہی اب امیدِ صلِ جنتِ یمن

ایجنوں اک جائے عریان بکاو چاہئے

ہم فقیر و کمزور نہ پوچھو اپنا پیشہ ہی ہے

پوچھتی چلکر کسی پر دہشیں ہی ہیں

بعدِ مروت جسم باقی ہی مگر باتیں نہیں

کیا ہوا اگر حالِ دنیا میں پوچھا ہے

کیا ہو اسیرِ غریزوں کی

گر نہوتی ہم کسی کرتا سیرانی زمین

پہول باغون کی علی غارِ سیابان گیا

ایجنوں صد شکر ان ہاتھوں ہی امان گیا

اتو دنیا میں وسیلہ اپنا و آن گیا

نوج ڈالو لگا جو تارِ حبیب و امان گیا

آسمان محتاجِ بھر کردہ نان گیا

زاہد و کمزور دلیمن کیونکر نورِ ایمان گیا

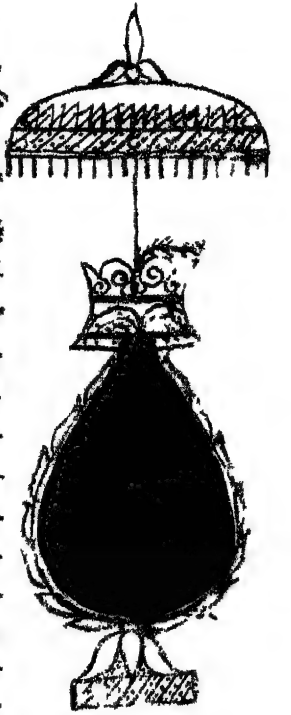
بیلین سب کتین خالی گلستان گیا

قدِ دان ہو گا جو کوئی مرتبہ ان گیا

تعم و یسف انسان گیا

قتیدون کی دم سی شاہ تیر از دین گیا

بس کیلے اگی اختر اب پڑھنا پنا شعر



تیرا پردہ شہرین میں سرغزلوان گیا



بی بسی میں تہین ہوں لگا لگا کیا تھا

جہوٹی مضمون تہین نیامین کیا تھا

ہیسی وین کی نہ آنی کاہنا کیا تھا

واہ کیا خوب یہ کوچی کاہنا کیا تھا

کیا کیا نذر تھا اور واہ نشا کیا تھا

بانا پاؤن میں ہی پرو کیا کیا تھا

یہ بہانا تھا نہ آنی کاخ کیا تھا

یون ہی تر تھا [redacted] دہا کیا تھا

ہم تہین جان چکی تہی نہ جانا کیا تھا

کیون بسی ہرین تم کاہنا کیا تھا

پتھی باتو نسی فقیر و نکو کر و شاعر و شاد

آج ماہ تہہ آنی میں چوڑ و گناہ پتھی

پہرتی پہرتی درمطلوبت ہم جا پہنچے

میں ف ہو گیا بن تیر کی سجان لہ

کیسی بانگی ہو چہا یا ہی کسی کوٹھی

یون ہی ر لواتی میں ہر روز مجھی وقتیں

یون ہی تر تھا [redacted]

کچھ نہ کی قدر دل سوختہ ایجان جہا



ہم پیالہ نہ سہی ہمتو نوالی بہ من شو	اک پیالی من یہ کہانی کا نہ کہانا کیا تھا
آپ ابو محب کو	دل چکانا کیا تھا
دیکھو سوچ سی نہاتی ہوتی شرم آتی	کہی راتوں کو یہ چپ چپکی نہانا کیا تھا
کہنن وق احی ماری تا فیصلہ ہو	چوڑتی تھی تو میان ل کا لگانا تھا
چہر کر نی لگا صحرا میں ہی اسی مانتا	خواب فرکوش سی آہو کا چکانا کیا تھا
کیون ماتی نہیں تدرک کو	اکٹھا میں سی امید کٹھانا کیا تھا
آج غمزی ہن ہن باتن ہن ہن سی ہن	چپکی چپکی مرنی انوکا دہانا کیا تھا

سچی بات سے دل اختر پر در دیا

جوتی ہن ہن باتن ہن ہن سی ہن

پکی سکین سی مجھن و سہریدہ	قلم کی ہن کا صاحب رضایدہ
---------------------------	--------------------------



با نیکین تیار کسید یو یان چڑستی تپین یار

اقتیه نمنی کهایا جب تو قلمی کھل گئی

راز پوشیدہ سوللہ کی سمجھائی کو

کیونچ اس ہر میں

کب یقین ہی محکو

اس لئی کہتی تھی ہم غم ہکو کم کم دیجی

اگر ہو دھڑت تو بیکار ہی سب

کشتی دنیا پہ ہم کھل کر لگی کر فی گنا

ہم نہ کہتی تھی کہ یہ باتیں لائیکلی ہی

وہ چین میں شکونستی رہتی ہیں دلت

میری آنیکا رقیب تیر دل مانع

ماشار لہ آپ کو ہی حوصلہ پیدا ہوا

ہو گئی حیرن دیکھو سمن کھاپید ہوا

جانتی ہو تم کہ میری دل میں کھاپید ہوا

یہ کھاپید ہوا

یہ کھاپید ہوا

لو بھارک ہو بازک ششاپید ہوا

در حقیقت آدمی حب فریاد ہوا

جب محمد سہارا ناخدا پیدا ہوا

بید لی کا حوصلہ تجمین لا پیدا ہوا

پہونک یو گاجو کوئی دجلہ پیدا ہوا

کب کوئی دنیا میں اس ایس پیدا ہوا

جی کہی تو کہم جا کل پائین

جانکی کہیت میں تھایا

استدر جلدی غزل کہنا بہت دشوار

عکس کی دنیا میں اختر آپ ساید

[Redacted]

[Redacted]

آسمانی سحر کو منہ پر لو

پیران کا اور تو رو گناہارو

وہرا انکی تو وہ قس دیو

فہاگر تری یوار کا سایہ پر جائے

مجھی شمشاد قدسی ہی محبت

نکلاک نہ تو رنگی سر طائر

رہ فلک آج ترا انکی بستر لو گنا

ماہتہ میں اپنی میں جہتہ خجرو گنا

ایجنون کی لٹی ماہونین تہر لو گنا

میشی میشی تری یوار کو اوتہہ لو گنا

میں تو طفلی میں ہی اک صنوبر پر لو گنا

مرغ غم بیضہ فولاد کی اندر لو گنا

میری ہر اسیمین جانک اوائی نہ چلو

کیون میں تونکی نہی سی علی جاتی

سید ہاکر لی

در بدر مجکو

میری لسی تہین گاہ ہوم جان

اہی کر دنگا فلک اسکو غم غصہ

ایندتا پھر تابی زار وین سجا تو پہنچ

رک باریک مر ل کی وک جاتی

سر مھر نہی کر و بخشی دل بھنتا

بھیر نہ سہی ہستی ہون دیا نہو

کتویر چر تہی ہن جب تو پی پاس

دوستو کو چہ لدر کو چکر لو گنا

آسمان غم کا ابھی نہی میں پر گنا

ی ترسی فوج کا

نہاں آج تر گنا

مہر سی ما کا ہی حیدر صفد

ماہہ میں انہی جو میں ہی چکر لو

مار تلوار کوئی تول کی ہنہ پر لو

اس ایلم کی لئی پلکو کا نشتر

خلجی کی لئی میں مھر کا جبر لو

رہ فلک آج گلی کا ترسی حشر لو

غیر ہی کہتا ہی وڑ کی میں خمر لو



مشیسی نشی رفرو کنایہ صاحب

شامی محلی بن من صبح کا حشر لوگا



محبت سی بس بنالینگی

کہان نکت چھلا چھوٹل سگی

بہاؤ نہ یہ جھوٹی پرزی تم

ہوین ہی دکھاؤ گلی ہی لگاؤ

بہت ل لسی لاکھون گئی من

کہان کی چھتے ہو کیا کھتی

بڑی رسی مٹی بن پست

بادیختی کیا خدایے لہجے کا

بادیختی مہسی کیا لہجے کا

کلام خد کیا اوٹھا لہجے کا

کسی تیغ ہی آزما لہجے کا

بس اب آپ ہندی لگا لہجے کا

نگا موغین کیا بھوکھا لہجے کا

دراکو دین ہی لٹا لہجے کا

کھینٹوئی جھوٹوئی لہنتی ہوئی ہی

بھری بزم میں مضحکہ کرنی لائے

اگر کہوئی لہنتی ہے تھکود کا

کما مزار وین چلتی تو میں ولیکن

جلاتی غبت میں سیراہ بھگو

اگر لچلی عشق مندرل میں بھگو

جو بجا کب کوئی راہ چلتا

مرا فخر بڑہ جای بازار میں ہی

بڑی چیر سپروٹھا لہنتی کا

جو رو وون تو بھگو مینسا لہنتی کا

کسوئی پر رسکو چڑھا لہنتی کا

جول چوٹ جاسی دبا لہنتی کا

پریرا دسا گر گرا لہنتی کا

رقیبوئے بھگو بچا لہنتی کا

اوسی اپنی گھر میں تہا لہنتی کا

سیراہ بھگو بلا لہنتی کا

خیا کھنتی اب نہ اختر کو صفا

یہ دل بے لہجے اور کیا لہجے کا

جو غم ہو تو تلو ار کا لیجئے گا

گلو ری قیہون فی بھی صبا

ابھی سی گلا سبرہ رنگی کا کیا ہی

اگر عرش نل تک ہو گدا

کھین ہو کی ہو کی مین ہنہ کی گنجا

نخل جاؤن سید ہا مین اس

دکھا دو گنا سورج کی قد کو قیا

چکل کی کا کیون نام آیا زبان

کسی اور سی پھر نہ کیجی گافت

اگر قول ماری تو کیجی گا پا

جو ہند و پچہ مٹی حبیری بکڑ

محبت کا سیرا و تھا لیجئے گا

کسی اور کو بھی کھلا لیجئے گا

گلو ری تو پہلی جیا لیجئے گا

تو ہکو وہاں ہی بلا لیجئے گا

جو لڑی گا پھل جتا لیجئے گا

ذرا اپنی دل کو ہٹا لیجئے گا

ذرا اپنا بالاشکا لیجئے گا

محبت کا ہنسی لکھا لیجئے گا

یہ قیمت پہلی چکا لیجئے گا

جو پہلی کا گل موتو کہا لیجئے گا

تنگنا ہی اوپر اوتھا لیجئے گا

اگر چاندنی دیکھنے جایی کا

تو اختر کو پہلے ملا لے گا

محل کا

قمر بنکیا باہم اختر محل کا

بنی حور مرگام اختر محل کا

قمر حسن لی و ام اختر محل کا

قمر پر پری و ام اختر محل کا

جو حبشید لی باہم اختر محل کا

زبان پر پری نام اختر محل کا

یہ چہرہ سر شام اختر محل کا

فلک پر پری نام اختر محل کا

پری روشنی کیون سا رہی جان

ہلین جب بہشت برین باغ ہو

ساز نکو ہو روشنی انکی خنسی

سر شام منہ پر جو زلفین سنوار

چمک جانی سخاوتی میں اسکا ظا

یہ امید ہی شبکو ہر جا بدین

کہون کیا کہ تسکین شمس و قمر





یقین ہی کہ ہو روشنی سب سنٹی کر

کہ اختر ہی کام خستہ محل کا

امید خوشی ہی کہ ہو روشنی سب سنٹی کر

راحت کے لسی رنج خدائی کیا

جس میں نیناؤں نوین ترجیح کدو

شاہانہ نظر آتی ہیں سامان گلستان

ستونوں پر فلک رسی ہیں غافل

کیا غیر کی تعظیم کروں مگر کیا

میں خمی الفت جو کیا چاند بین

گہل ملکی نہ چلی کہ مرجان ہی شیر

پتلی کہیں دیکھا ہی نہیں دسم کا

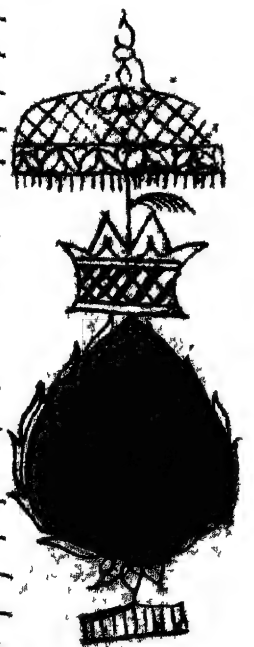


جو آیا وہ کم ہو گیا جو جا کا وہ سوا	کس سے سی کلہ کچی دنیا کی شکم
گردنسی یاد ہی مری باز و نکو تو	چنبر سی قریح ہی مرا اپنی حلم کا
اللہ فی وہ دولت الفت بھی	دنیا میں چون محتاج زیادہ کا نہ کم
شدیر قرہ خامہ مشکین فی گریا	کیون ابھو سوار و زمین ناکت
بھسی مری شعار کو کیونکر نہوت	زیبا شش دنیا ہی نشان تاج
اغیار سی مطلب نہیں چاہی و	مشتاق ہوں مدت فسطی اکلی
رندانہ بسر کرتا ہوں ابھو کو ہی	پابند رہا میں نہ کہی یروم کا

جسی ہیں دیکھا ہو وہ دیکھ لی اختر

اپنا علم کا ہاں محسوس چمکا

سیخ کی چال دکھاتا ہی یہ آنا	راہ کو کاشتا ہی راہ بن جانا
-----------------------------	-----------------------------



چوری چوری ہی میں سب کا کیا کرنا

پتہ پر پہنچ ندی لٹ پتی دستار تو

پہونک کر اپنی قدم رکھتے رہی کھیتی

پہو لو نہیں تجھ کو میں تلوار و گاسی

اسی شبہ حسن کسی روز تو ہاتھ لگا

ہندسی اک لگا دیا ہی گلزار و نہیں

تیرے گاسی نکر عاشقوں کا دل رنجے

لبِ معشوق ہوتی غیر پڑتی ہیں ہم

غیر سی کام نہیں مجھ کو سپاہی میں

پیمان باندہ کی

ہم قصد حق ہی قتل میں ہی اوپر سے

اب ہی جانا نہیں چلی کا چھپانا تیرا

تیری لفون میں لٹکنا ہی تباہ تیرا

شیشہ دل کو ہی منظور جلانا تیرا

بدھوئی تو چپک جائیگا شانائے تیرا

دم تری عشق کا بھری یہ مانا تیرا

عطر بھرو ایسا نھروں میں نہا تیرا

چوک جائیگا کسی روز نشا تیرا

خاک تو دی پہ نہیں لگنا نشانائے تیرا

تا کہ لیا ہوں غل میں میں نشا تیرا

کھجکا نام و نشان ہی نشا تیرا

کھجکا نام و نشان ہی نشا تیرا

نیم نعل نکر ای بارشگون نیکین	کیون ی کیون آج پھرک جانا تیرا
مین بلیہا یا کون ات کٹی غیرو مین	زلف مین آج او بھہ جائیگا شاناً
ابتو جھک جھک کی سلا مین ترچہ پائی	ہم او تر و اینگی یہ پاؤں کا بانا تیرا
بانکا بانکا نہ پھر اس مقل عشاق تو	پلکوئی بان او تر و اینگی بانا تیرا
غیر گاتی رہی دساز ہوئی درو	ہمسی اک قول ہی ایجان جانا تیرا
ہم تو خوش ہستی مین باطن مین گہائی	گد گدی کرتا ہی پہلو مین لانا تیرا

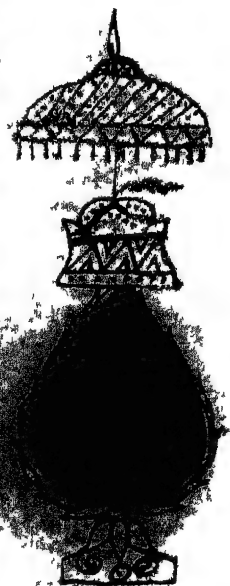
آسمان پر نہ بھی گا کوئی اختر نجسی

چشم بد و وزہی وہ انکہہ لڑا تیرا

سلطنت

دیف الف دیوان مبارک ماہ تصنیف خلدیہ

غزل  
نگینان سن ک  
سلطان  
پادشاہ





آفت اند نہ نفس میں وہ گہرا دیا	چھپی کر لی نہ پائی ہی کہ صیاد آیا
یا آہی ہنسنی کہیں اس متقلین	منہ مرادیکہ کی روتا ہوا جلاؤ آیا
باغبان پہ تو فصل کا مڑو سن لی	خط گل لیک کی کسی باغ سی شمشاد آیا
خواب قتل سی گردن سی مری آلیا	دستی کی پاؤں سی خود بخبر فو لاؤ آیا
ادبیت کے کوئی بات نہ ہو گئی ہی	میری مغل میں اگر کوئی پرزاد آیا
جو ردیناسی کوئی دل خوش حرم <sup>نہ ملا</sup>	جو کوئی آبا شوہن نہ مہینا شاد آیا
جوش میں آن کی بڑ مار خدا یاؤں	ساٹلا نیسے برہی در پر کوئی آراؤ آیا

حال دنیا نہیں مسوج ہوا ہی خیر

ناسخ کک گناہیں رستا دیا



موتیوں کا کٹہا ہی دینا ہی ہو گیا

ہر گولہ خاک کا باد بھاری ہو گیا

خجھر قاتل مری گردنی آری ہو گیا

اس خصوصیت سی فیض عام جا ہو گیا

مددہ عاشق مرثی کی اپاری ہو گیا

اس سی جو صادر ہو ابی اختیار ہو گیا

اب چشم صاف بھر ابداری ہو گیا

باز چشم حسن اب بالکل شکاری ہو گیا

عکساری سی یہ ل کر سوری ہو گیا

آب نہ بچہ ہو گا دل کا خم کاری ہو گیا

الف گلوں میں شوق و سکاری ہو گیا

یاد سی مجہ ناتوان کی انی می ندین

تیرقی موسی لٹنی کی لئی گلزارین

کیا موئی ندان شہ سی بہلا سیخت جا

وہ یہ کہتا ہی جو عاشق ہو ہو ہو

سب لئی سین بھری شیرینی مشق

طالب یداری ہر دم بکرتی ہو

رودیاغ مڑہ مکمل کی اس جلا

چسکو دیکھا صید کرنی میں کچھ باقی کیا

باوٹم تو سن جان سی کیا ادھیا

مرہم زکاری یعنی شیر رکھ کی لئی

گل گل کھائی میں باغ حسن جان میں

شوق ہم غم خوشی جانان سیلاب بازار

دیکھ یہی ہر جگہ کو تہ کناری پتو

ماہ رویان چاکو نکر نہون اب حکم میں

اختر خوش لہجہ تیر فیض باری پتو



باغ بہیستے صرصر سی تی بولتا

صفِ کان کی تن نہی نخل سکتا

ساعِدِ صاف کا پُرانہ بنا ہی جتا

تو لتا تیر و نکی سنگینی کو پلکوں کی ستا

کیون تن تسکین جو طرت کو تیر ہی

دو قدم ناپتا مینجانی کی گر کوئی

بچا کوڑیون کی مول اس جاکر میں

یہ ہی ممکن کہ تجھ گل کو کوئی پتو لیتا

کوئی سالار اگر دستہ ابرو لیتا

مصر تا بانسی تر ایکہ بازو لیتا

بچا کر کوئی مفلس تو تر ازو لیتا

جاکی عطاری کیون شربت لیتا

آسمان او سکا وین کلا نہ لیتا

دل نادار اگر کوئی پریر لیتا

کالی چوٹی میں اگر تہی کا ہو موباس

حسن کی فوج کی ہو جاتی اہی وہ کرتا

دنگو آمانہ لبون تک سی بدست ہون

پسند پڑتا اہی ہی ہفت میں اگر صلی

چٹکیان میں ہی بجا کر کوئی حکمت لیتا

وہ اگر ماتہ میں اپنی گل شبت لیتا

اب ظلمات اگر میں کوئی چلو لیتا

ہنسی سچا ن پج جاتی تو چہو لیتا

شعر کہ جبرین تو اسی دل نالان

دنی و توان اکلاختہ کا اگر تو لیتا

غزل  
نہ عالم واحد عیشاہ آؤ مقید

نشیم خاشکین پاگل و صیاد وین

مری آئند اگر کستدر دست آتی

نظر ماسی نظر کر دیکھ لی صورت پریشا

جنازی پر گمان نی لگا دلو چہر کا

قبت میں کا

نہ نکلا حوصلہ گلشن میں مرغ عا

رہا اگر تلک دنیا میں بندہ پی آتین کا

ہنگامہ ناک نہیں سکتا ہی چہر شرم

جو قبرستان ہی تکیہ ہی میری



ہماری بازی نیا تماشا عشق کا سجمو

مراقبہ ہنسنا ہی چاہیں مگر نہ دشمن کو

سینا ایکا کرتا ہی قطر ہی گلی شبنم کی

زمین ہی چار کر تک کی نہ بخشی مردہ

قناعت ایک ہرگز کی قسمت کے جوئی

سیدی آئی بالون تو سمجھی و سیاہ

جلو لگو کیا جلاتی ہو سدا اک

وہ مہر ہی ہستی میں ہم لہریں

بتوں کی آؤ ہندو پو آہنی نہ لی سینا

بظاہر گو کہ ہی لیکن باطن کہ نہیں

صبا جوت لطافت اور نزاکت طراو

بھرسا ہی کسی حباب ہی حسن شب میں

کتوتک یہاں مہر ہستی ایشی میں کا

عجب کیا عطر گاہ کی ہنسی پتی ہول

کہی ہی آہاں فی کیا ہی کام حسین کا

وہ دیکھو چار یار ہی گئی موقع ہی میں کا

اندھیری چھائی ہی لہر کہاں پتھیں کا

جلو لگو کیا جلاتی ہو سدا اک

وہ مہر ہی ہستی میں ہم لہریں

خدا کی وسطی کرمانہ کوئی امر نصیر کا

مخا ہی من میں معنی ہی یہ تو تنوین کا

وہ عشق کا یون ہی جیستی لہریں کا

جگر کی کر میاں نکلی ہونہوئی کوئی ہے

ہر اک تار اندری شمع رخ پر نور پرست ہے

کہی اللہ کو سجدی ہونکی کہ حمایت ہے

سناہا گریہ بہ مردہ لیکن ہم تو زنجین

کسی لیلی سی مجنوں کی صفت پوچھی کوئی جاگر

مڑ پر چسکی پہل مچی چھی کوئی جان سنگین کا

بنا مہتاب تک نہ تیری سی سیمین کا

تہکانا نکسین لکنا ہی صاحب اکہی کا

غزل ہر گز نہیں ہے ہی اپنی جان غمگین کا

مڑ فرما دسی پوچھو ہمار ہی جان حاشین کا

جو تہ وصل بہ رو چاہی گاہِ تعالیٰ

مناسبت دعا کی وقت مارو لفظین کا

المقصد

غزل کلام جان عالم سلطان

عیش و راحت در دہم نیم نظر آنی لگا

دور بینو کو نہایت کم نظر آنی لگا

کاسہ جم جم ہسی اب ہم جم نظر آنی لگا

فرط شادی جہان میں غم نظر آنی لگا

جو بڑی نزدیک ہی منظور عالم ہی لگا

انصاف میں ہی لذت بادشاہی لگا



قطع ہی سہ دنیا عاشقی کی یاد

ای معنی انتہائی عشق کب تجھ کو

کثرتِ قلت میں تجھ کو دیکھتی ہیں

مرغِ دل کو چھوڑی صیا و فصلِ عشق

ہمکناری کی تصویر میں ملا کر تاتہا پاتہ

انقلابِ ہر سچی قلب کی حاجت

بوستانِ نین ہم زنگار کی کیا احتیاج

آفتابِ حسن ہی کس کو ضرورت

شکرِ حسن ہی کی ہر ضرورت

عاشق و معشوق کی مانند ہم لشی

حسن سی ہنسی کی تیرنی کئی کہا

آبِ حیوان بھر عاشق سمِ نظر آنی لگا

مالِ بسا ہی کہ یہ بی سمِ نظر آنی لگا

جس طرف دیکھا تو ہی ہر دمِ نظر آنی لگا

رحم کر یہ سیربان بیدمِ نظر آنی لگا

میرادل محرم سی اب محرمِ نظر آنی لگا

قیس کا ماتم مرا ماتمِ نظر آنی لگا

دماغِ طاووسِ حسنِ مرسمِ نظر آنی لگا

سمِ نظر آنی لگا

مالہ اپنا عشق کا برجمِ نظر آنی لگا

دُوب کی صورت یہ نِں باہمِ نظر آنی لگا

تیرا خنجر تھمسی ہی اظلمِ نظر آنی لگا

سب انی کت کتی پرین جا گا فہم نیک

کین جو انکی قد کو دیکھا شاخ ہری ہو

عینک حشن بریان بھی درکار ہی

انجہ کی وری نی پلو نین کہا یا <sup>لطیف</sup>

بازا و عشق کی چکی چشین گی شہر <sup>مین</sup>

شب کی بلا و کشتین جو ہم جانی لگی

ماتوان ایسا ہوا <sup>مین</sup> من فریق یار

کیا جلو اری ہی مجہ مجنونی کو ہست <sup>سین</sup>

کیون کتکی مجہوی سفاک باغ <sup>مین</sup>

جد گیا ہون ق وری اری <sup>مین</sup> ناتوان

شکری بے دل خوش و خرم نظرانی لگا

خیمہ افلاک مین ہی خم نظرانی لگا

شیدے مین کیا کون کم کم نظرانی <sup>لگا</sup>

برچہو نین حسن کا بلم نظرانی <sup>لگا</sup>

مجلو خطر کہکشان بلم نظرانی لگا

سرو باغی باغ مین بلم نظرانی <sup>لگا</sup>

نشر فصا و ہے بلم نظرانی <sup>لگا</sup>

خار ہر اک انگہ مین بلم نظرانی لگا

خامہ غم ہاتھ مین بلم نظرانی <sup>لگا</sup>

تن پہ ہر اک رو نگا بلم نظرانی <sup>لگا</sup>

حیفل محبتان سنی نکت و نا ہو گیا



واہ اختر حسن عالم نظر آئی لگا

غزل

منکلام سلطان المقتدر



زبان گل سی سنہاری کلام ہو	چمن میں کر ہی صبح و شام ہو
حضور یوسی سی ہو و یگا نام ہو	مثنائی دیتی ہو لگا کی عاشق کو
زبان زبان ہو تا ہی کام ہو	یہ از پوشیاں وہی تیری آنکھوں کی
خدا ہی لیو یگا یہ انتقام ہو	سحر سی آج بھی کالیان سناتا ہو
سینا پوچھ تو او بد لگام ہو	کشتی یگا جو لان نکر سمندر غلام
اجی یہ گوشت بالکل حرام ہو	نہ دانت مارے قبو کی نہہ پرانی
تیرے کر ہی سن امی نکلام ہو	تحقیق جو کی ہم شکر بھانسن
تو کہہ تو بوسہ ہی لیوی غلام ہو	برائے میں تجھی دیکھا تھا ہمیں ہی تاج
پہنساتی خال کی طوطی کو دم ہو	ہمارا دانہ الفت اگر پڑی امین

وہ خاکسار ہوں سہ اگر عنایت ہو	دلکامی اوجِ فلک مجھ کو بازم ہو
حضورِ رشک سی ہم اپنی ہاتھ تکی	نیہ کر کرتی ہیں کعبین خاص ہو
شرابِ نین میں شہنام بکود سی	سخن پلائی ہمیں کوئی جام ہو
فقیر بیٹھا جو سند پہ کیا بُرائی	کلام حق پہ ہوا ہی مقام ہو
جوابِ انکبہ سی شمشیر کا دہان کا	ابھی تو ہوتا سی بدنِ غلام ہو
خلافِ دل جو محبت ہوئی تو لعنت ہے	
جوشہ بناتی ہو صاحبِ میں معلوم	کسی میں یہ ہوا ہی مقام ہو

جو دل کی بات ہو البتہ او سکھ چانو

کہانہ حاسکا اخترِ پیام ہو

المقصد

کلام حق العباد و سلطان

غزل

کبھی قتلِ عاشق کو تخرنہ نکلا

کوئی عشق میں مجھ سے نہ کر نہ نکلا



کیا افعی زلف کو ہمیں بستن کوئی سامنی ہو کی اثر در نہ نکلا

ہزاروں ہی فسوق علاتی ہیں کوئی مار گیسو کا منہ تر نہ نکلا

کئی لاکھ پردی چایا کم کو میان سی مگر تیری غبر نہ نکلا

جو نو چہ میں ہم نے کہا تھا او

کے کہیں سے وہ تر نہ نکلا

مقام فی الشعر سلطان مقبذہ عینی

پاس سی دور ہوا دل مری کیوں نہ

مری دلی مری سامنی کیوں نہ

مال دانی سی کہوں پہنسی کیوں نہ

کیوں نہ

عبرک برہم میں سب سی کیوں

پیش کیا تھا ہم نے سامنی کیوں

چشم پوشی نہ کر کی گئی کیوں

ہم کو بھڑکا یا کیا او کیا سامنی

کیوں نہ

کسا ڈر تجھ کو ہوا بس اب بار



پوڊالو ٿڪا ۽ ٻين ٿڪوئي خويان ۾	ڏيا سحر ۾ ڪيون بات لي ڪيون ۾
ٻنهي الفت سڀي چل ڏيا خاني سڀي	تو ٿو ڪٿا ٻيا مڃي ل چلي ڪيون ۾
عمر عيار بنا و هو ڪا ڪيا خوب ڏيا	نفت بد نام ڪيا هٿ ڀر چي ۾
مجس ڪي پو ٻيا هي اڳوڏي ڪه ڏرا	تو هي تبادلي بهلا غم ٿي ڪيون ۾
ايڪڙن ٿا تو اتي جلدي هي	ڪيا هي بادان بنا و مل چي ۾
شاهه خوبي هي ته ڪا جا پنهنا ٿي	سڪو داغ ملا ڪن ڀري ڪيون ۾
بات تک اوسي ڪي ايسا ٿي	رو ڪا اختر ٿي بهت لاڏي ڪيون ۾

مرجا اختر خوش ڪه ڪا بحر مدد

رابطه مضمون غنڌ ڏي ڪيون ۾

غزل ڪلام سلطان المتقيد اختر عيني

بدي ڪا پيو ته زڪ ڪي ٿي ٿو  
صوت گل مجسبي هي مين گل ٿو





دیر دل کو تہا ری عشق فی اندھا

کچھ کر کی پیج ہی فی مجھو پہنچا تھا

ہمکو چکی لک گئی اک باؤ کشکی باؤ

وصف ہو نہو کا لکھا ہی جسی ہی

ماؤ آہو فی تہا سہن مجھی بھاؤ

اب نہ نظر میں کہی پورا تو

مجھے پائش نہ کیجی کیا کوئی مجھو نہ

فی تامل ہمکو ساقی اب نہ

روشنی محرتک ساری آئندہ

بی تری جیت لہنا باغبان فی

لطف قدم مبارک ہندو شائع

غیر این چراغ خانہ تک گل ہو گیا

اب تو مضمون ہن میں ہی تامل ہو گیا

میکد میں جسی ساقی شو قتل ہو گیا

کھنٹ مضمون اب بالکل مثل بدل ہو گیا

سرکلات مری چکی میں زر گل ہو گیا

پلہ لہفت ہماری آنکھ میں تل ہو گیا

یہ ہی تھا اک وقت اندازِ نفاذ ہو گیا

اب سخن تکیہ ہی مینجانی میں مل ہو گیا

کیا ملو گی اب چراغ آرزو گل ہو گیا

کھنٹ مضمون اب بالکل مثل بدل ہو گیا

باغ میں جو پھول تھا وہ نقش کا گل ہو گیا

دست ناز کسی بڑیا تو فی جینا نیک	واہمہ میر تری ٹکل کی چل چل ہو گیا
زلفی تعریف ہم کیا کر سکیں گی آئین	رونگٹا چھری پہ جو نکلا وہ سنبل ہو گیا
بال چوٹی دیکھ کر ہمیں بھری آہل	دو واہ صاف گرد گرد کا گل ہو گیا

واہ خراب تمہی نجسیر کی کیا احتیاج

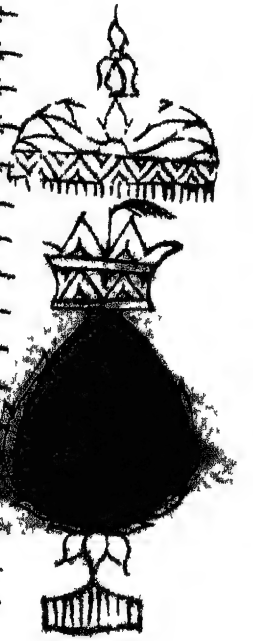
تری محسن کا نام نہیں غل ہو گیا

انہی

سلطان

نظر

ہمارا داغ جگر ہی کلاں کا گھٹا	ہمارے رسی بڑیا ماہتا بکا گھٹا
نظر لڑا کی کیا ہی خراب دریا	سات محبتی چشم پر آب کا گھٹا
شراب پی کی مٹائی ہو میر داغ	سکلی کا اسی مل کبا بکا گھٹا
کسی داغ حبس دیکھ ہی جو مستجن	تو نیکی ڈالتی دل میں شراب کا گھٹا
ہماری چھری کو کیا دیکھتی ہو غریز	پانہ ہی کسی آفتاب کا گھٹا



ہزار آنسو بہیں نگ رخ نہ میلا ہو  
بجلا سنا کیسے ہی آب کا گشتا

حضور پر دسی اب چشم پوشی لازم ہے  
پڑی نہ آپ کی منہ پر نقاب کا گشتا

تہاری گانی سی مضرب کیا ہر داغ  
کہ جیسی شانی پہ ہو دسی رباب کا گشتا

تہارسی داغ میں اہدغنا کا لطف کیا  
گناہ کا ہی یہ تمغا رباب کا گشتا

تہارسی شکر گنگ کی جگہ  
جو دیکھو اہدغ خوش تم رباب کا گشتا

کما گئی مائے  
کما گئی مائے

کلام بوسہ سی اختر عجیب رعیت

اک کدہ سی لرسا کا گشتا

غزل  
کلام سلطان المظلوم او

تری عشق میں گدڑی لکھوں کیا بیان  
پی حسن شادابی تو دکھا جمال اپنا

مر جان بھی الم پتی دی لین عشق کم  
بھی ہجر اب ستم ہی نہوا وصال انا



نہ کہتاوسی ملا تو سر شام

ہوئی اکہی اسی سر کی ہوئی تپہن

اری بد مزاج دنیا میری سر پہ

بھی قدر عشق کیا ہی ترا دل تو بڑا

ترکی لکی یہ پی ہوئی موج زلف و ز

بانی چوٹ لطف کیا ہی کماں کماں

نہی خوش غلام

جو فقیر کوستا کی ہوئی شاہ اس

رخ جو زمین دکھاتا تو بھی کمال

ترقی اسطی ترقی ہو اپر زوال

کوئی بوسہ آج دینا نہ چہا ناما

تری حسن پر فدا ہی دل خوشخصا

نہ پہنسی کسی کی مہلی جو اوتھا چال

تری لطف میں سنسا ہی رسی با

انسا

کون کون کی ہاکی دریاں

تری حسن سی گل تر جو ہوا ہی عشق خرم

کہیں کہدی ای سمن اوسی ہنہ پہ گال



[Redacted header text]

مجنونکو تیری عشق فی مجنون بناؤ	لیلی کی دل کو کیسوی شبگون بناؤ
دن کو بیا کی دستی فی سالار کرد	ہندی کا رنگ لک شیخون بناؤ
شیرنی سخن سی مین سر ہاؤ گیا	بہی نگاہین ال کی مفتون بناؤ
پہو لو نگو خار خار تلک خاک کرد	تلوون فی میری باغ کو ہامون بناؤ
دریا کی قدر ڈوب گئی آب زین	قطرہ گرا جو آنکہہ سی بیخون بناؤ
رنگ سفید اوڑ گیا و حبیب	قطرہ گرا جو آنکہہ سی وہ خون بناؤ

غزل فارسی [Redacted text] ملام مفکر ملو

مخزون مہموم مغموم مظلوم متالم مقید بولنصو ناصر الدین  
 سکند جاہ بادشا عادل قصیر مان سلطان عالم محمد اجداد

اب غم سیر کند تاکہ دل جام	ایسا سرمہ کند مایہ ایمانم
---------------------------	---------------------------

نظری کن بجهان آینه پیدا

بجنون سلسله خُبان نشو لغزش

غم در آسینه کشا خون جگر خاشاک

ابر تر باش سحاب جگر مپاره

بلبل آزار بر و نوبت غم گوشت

برک و شمار و شجر دست عابر دارم

چند در چند فتوری از آن نمی خرم

جهان کیست که منکر بخدا میگردد

یا ای بجهان شو شن دل و شود

دسته خنجر ابر و چو مقابل گردد

حاجت فکر کجا حضرت سلطانم را

عرصه شر کجا یافته سامانم را

کوشک قلب می باشد مهمانم را

حسرت دمان با مرغانم را

آب رحمت چو رسد روی گلستانم را

بجهان سهل میند دل و جانم را

حاضر کلبه نما قاطع بر مانم را

صرصر غم نرسد روی گلستانم را

پنجه غم نرسد ناوک مرغانم را

پنچہ شل نرسد برف پریشانم

حال مجموعہ دوران چہ پریشان دیم

قیس طی کرد مکر روی بیابانم

بنظر آمدہ این آبلہ پاخانہ فرا

مرحباً آخر خوشن باش بصد لطف و کرم

کرم ساختی دیوانم

مقید  
سلطان عالم بادشاہ و د

برسون سیحے عالم ہما

مینا و بدم بدم ہما

سید ہونسی اتانم ہما

ای آسمان صد مرتباً

پانی مسلمان محم ہما

اللہ مورد دل کا در

مشوق سے بیغم ہما

عاشق سے ہاشاد ہی

نور و ضیاء ہے کم ہما

چشم فلک اندہی ہوئی

پانی محبت خیم ہما

اوتہتی مین لوس کے الگ کی

فسوس کیا عالم رہا

اب نام کو کچھ غم رہا

یہ تال کچھ لئے سم رہا

صد شکاری جم جم رہا

و سرزدہ ترسم رہا

راحت جوالی کے

فسوس کیا نام رہا

نگ الم جسم جم رہا

کیا چ کے کیا غم رہا

اونچا میرا پرہم رہا

رستم بھی ہمسے خمر رہا

کس سی کہیں ہم ای پرک

کب سیل اشک صاف ہے

زہر فرہ لی سود ہے

دل رکھ لیا اوس شوخ فی

لغت ہی ای پسند فک

راحت جوالی کے

اوشی محبت جب چہتی

شمیرا روک دی

کیا ناب زلف صاف ہے

سب کے نشان پہنچے ہوئے

بھونہ شاعر ہر ہمن



اس خیمہ افلاک میں | کیا قیس کا ماتم رہا

ہنسنا کہے رونا کہے

اختر کا یہ عالم رہا

ردیف بایں وحدۃ یو اس سلطنت

بہار کا اول تصنیف طالع



یہاں ہی بانی بسم اللہ بانی ہو ترا | کیا نام خدا ہی خاک پائی ہو ترا

نور حق سے ناری عصیان کی جگہ کیا گیا | پاک کر دیکھا مری مٹی خدائی ہو ترا

آسمان پیدا ہوئی نیامی و کی بطن سے | مادرِ گرد و نون ہی سوئی ہو ترا

فطرہ شبنم جاون و سی گل کی یا | دلکو جیٹ رشید آسانہ کہا ہو ترا

زینہ و ہم و قصو ہی نہایت مستقیم | بام دل طیار ہی شریف لائی ہو ترا

حمد کی تسبیح خوش ہو کی پرستی بدنگ

آسمان سن چکی ہیں سب ندیوں تر

دیکھ لوں وینٹی گردش افلاک سی

پھر تن کا مین آئی ہو امی تر

سیکمان ہر اک پریر و نور سی نارنی

طعنہ بن دل سلیمان جو پانی تر

جرم ڈالا جسنی کیساتھ تاشفی و سگال

معدن حوت کبھی خمیہا می تر

کریمہ تن تو زبان حب ہی کہہ سب

ہرین مٹی کون شک شامی تر

سات یا ہون سا ہی کی جگہ جب بھی

صفیہ ہفت آسمان بھر نامی تر

خاک سی تو پاک کردی اختر عاصی کو ہی

میرا نامی قصہ دہرائی تر

وہ راز جو ایسی اسرار

کیا سب سے موت کا فرما

زمان میں ہی اسکی ہر پرور و شک

ہی بلکہ ہر ایک کسنا

پھر ادنیٰ ل میں ہی تجلی او سکی

پھر مصحفِ خ دکھاتی مجھ کو وہ ما

پھر سیفِ بانیہ باز رکھو لون گا

اک تارِ نظر کی منظر ہی ہر دم

اس بچی مٹی کی سچائی نہ گزر جائی

ماتم ہی شباب میں نہ دیکھ

دکھلا تا ہی روزِ داغِ روشن آیا

دیوان ہی سب اوقات

ساقی کی دعا

بانی نہیں ہی کسی کی لبت

محمد کا ل میں اختر ہر دم

پھر ہو گیا میرا طور سینا یار

اتاہی رجب کا پھر سینا یار

جو ہر عوایتخ کا سینا یار

چشم بہ و خوب رہی ہو وی بنا یار

غائب کفِ گل میں ہو وی بنا یار

پیری میں لبّاون یہ خرینا یار

ایقہ کی پشت میرا سینا یار

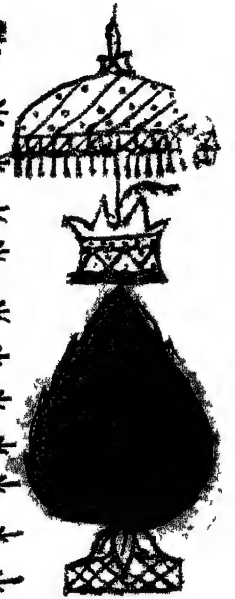
سجی کہاسی مٹی میں سینا یار

ماتم میں

سنا صبر شاہ سنا



سینه کیونکر نہو مدین یارب



روئی و شن ہوئی نئی لف سیہ م نصیب

اسم اعظم مرا کندہ نہ کرنیکی پرمان

راہ ہتکی تو کہی ہوئی سی قاصد کا

کسی سخا نہ عالم

انکہہ چپکا ناہی صیاد تو چپکا

کعبہ ل میں اسی بت عیر مانکا جال

کسی تحویل ہی کہتا کجا در داغ

زندگی تخت پہ کی مر کی گئی قبرین شاہ

روز انجیا یہاں اغ چمن ہنسی

ہو اہکو چراغ آج سر شام نصیب

یسا گم ہوں کہ نگین ہی ہونا تم نصیب

آج تک تو ہو کوئی ہی پیغام نصیب

کون جاتم نصیب

مجلو پامائین ہوتا ہی اگر دامن نصیب

زاہد ا مجلو کسان جاہ حرام نصیب

تیری سکر کی ناہی نہیں کام نصیب

فکر آغاز میں ہوتا ہی ایہ انجام نصیب

بلبلو نکو نہو اعراض کلام نصیب



صاف کردی مری تیغ مکہ نہ خطا  
 آت کو گلشن جو حجامت <sup>نصیب</sup>

ماتوان چانکی کیا <sup>نصیب</sup>  
 صنم میں نہیں آتم

سیکدین ہی مقلد ہوں پیر معان  
 ان جوانوں کی مریدی میں کیا حجامت <sup>نصیب</sup>

حاصل صد جانان کو ندو خط شکست

ماتوان چانکی کیا <sup>نصیب</sup>  
 صنم میں نہیں آتم

عوض مار نظر انجھیر میں یا خوتا

برنگا پئے مری انگہو نشی کہا یا خوتا

میشوائی کو بو میں انگہو میں آیا خوتا

کیا سبب جو تنہا نہیں سہا یا خوتا

دار و وصل کی جا خوب پلایا خوتا

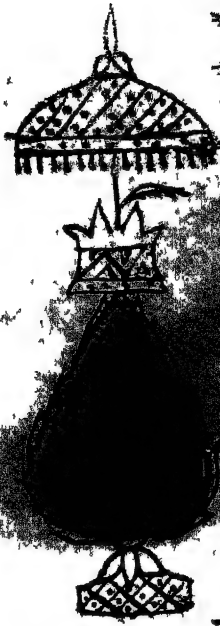
دل خوب نارنی شکو نہیں کہا یا خوتا

راز قاتل کا بدن سہی کہا یا خوتا

جب سنا وصف لب لعل صنم کا

اکلی مٹی پر پڑا عکس رخ شمع

بچ کہا تاہی لہو پستہ ہی بہا فرقا



قد رُسی ہی کب لعل کی کم چشم صنم	و مان اک شک یہاں لنی بہا یا خوتا
گلا کوش ہوت بند ہی بر اجا تہیں	انکھوں کی سامنی بہتا ہی خدیا خوتا
کیون اسی طفل برہمن مرا طاہر ہو	عوض قشقہ سنہر گایا خوتا

ہاتھ ٹوٹ چکی انکھ ہی پتھکی نہ

الف مار میں خترنی سا خوتا

ہی شب تار کی مانند جاری اجا	چپ کئی بعد فنا انکھ سی سار اجا
وہ وطن یاد ہی غربت میں سار اجا	ہاں کب محسوس طین کی مریں ری اجا
بام لکش کی ہو کہانی میں سار اجا	کچ مریدین کہاں میں سہاوی اجا
شکوہ و فی جفا کی تو یہ سب جمع ہو	تیرگی میں نظر آئی لگی ماری اجا
مہربان ہ اگر ہی تو کرن اد کی غر	ماہ رُسی وہ پری و تو سیکھا اجا



راکلی مار تو تربت پہ مین آیا نہ کوئے

چشم مو کر ہمہ تن موئی نُو تہی مین

چشتاق ہم آغوش کو کیونکر ہونم

پاشخ و نکی اکیلی جو کہی جاتی تھی

دم نکلتا نہیں یہاں ساسی می

دوست شمن مین یہی خاک کس کی

چشم پوشی سسی پر وہو اسی ہل فنا

شعلہ راز چھپانی کی کروں کا دیدہ

چیتھی چیتھی مرقد میں ہی آوا

ایفلک کیسی میچ یہ او تار سی اجا

جنبا ہن تی مین نظروئسی ہمار سی اجا

ہمکناریسی لگی کور کس تار سی اجا

دور سی یکہ کی کرتی تھی اشاری اجا

حالت نع مین آگلی پکار سی اجا

سبیل میں لب مین یہ ہمار سی اجا

خواب میں تی ہین رسی ہمار سی اجا

دیکھہ لنگی مری آہو نکی شراری اجا

دل نہ نہ کی بھی ہکو نہ پکار سی اجا

سہ خواگی بہا تو پریشان ہی بہت

اختر زار می آئی سے پکار سی اجا





بتوان ابرو نسی کیون نہو خجل محراب  
ہماری کعبہ دل کی ہی متصل محراب

ہر لکے نگنا گیسو کی یاد میں خم ہی  
یقین ہی سامنی آتی تو ہو خجل محراب

بجای گردش پاسرنگ [redacted] ہی خجل محراب  
[redacted]

جوانی قدنی ہر اک سہ کر کیا  
ہماری خم ہی سنی سن ہی خجل محراب

جوان تیرے کے حالت دہری  
میں ایسا سنگار کی ہی خجل محراب

تصویرت بیدین آئی اسپن  
بناؤں اس تن چاک کی مینا دل محراب

بناؤں چاہئے اصرام گرد کو حبت  
دکھاؤں خانہ کعبہ کے متصل محراب

خیال درسی یہ بیوشی ہی رہا  
کیسکی لکھ بانی کی سکا تیل محراب

ضمیمہ کیا درخانہ اسی لہی کوتاہ  
کہ راستی تن قہقہ کی ہو خجل محراب

وہ سوختہ چو ابرو سی ہ گرم کو  
تو ہو مین درخانہ کی شعل محراب



بتو خایمین پیدا

بنائی ماه خال سفید ابرو پر  
عبث و کلماتی ختر کی متصل محراب

خبر نازی ہو جا کل بسل بتیا	اپنی انداز واداسی سی تل بتیا
ایسا حیران ہو حضور یکا ہی منہ صا	اینہ ہی ہو ایسے کے مقابل بتیا
عین عین پر اکس پر مرغ	صفت قیلہ نامو گب اسل بتیا
واغ لالہ نہ ترے عار گلہ زشتا	چمن ہرین ہوتی ہین دل بتیا
قطرہ دریا میں گیا موج سی شکستہ	بشرقت جاناسی ہین اہل بتیا
جو غنچہ سی یہ فریاد مکر ای اہل	بہر محبت نہ ہو اپر وہ محس بتیا
وہی بر نہیں گو منہ ہی مکر موتو	چاند کیونکر نہ ہو چہر کی مقابل بتیا

خالِ پشانی تاباشی کهلا و کج	عارض بدر کو کردی گمرا امل بنیا
اک خاموشی موتی ہی بھرتی ہی سوا	دوگی تسکین سو ہوگا مراد بنیا
شہ خوبی نہ دبا لاسی چشم آید	کرمش چشم ہی کا نہ سائل بنیا
غول صحرائیکی تربت کو چوہا لداو	یہ غبار اپنا ہی ہوگا پس قاتل بنیا

پس کنا مارا ہمارسی اختر ورنہ

آسمان دیکھی تو ہو بای ابھی کل بنیا

شیشہ می کو بنائی کاسہ	شست بانی مسکیدی در کا پتھر
خط موج می نہ کلا	نکری کو نہ کلا
دختر ز کا خط	کبوتر
ہی وہ آلو و خمار سانی	کنا بخور گما ہمارا دامن

ایصنم دژ خایکا لگانهون سرخ	هوکی کب سر میری برابر محتب
چکیو نمین نعمه قفل اژاوگی اهی	ای بطمی تو تو هی پزار بی محتب
فرقت می هی همارا جام ان چهلکا	تو ر کر شیشه بنان تیرا بستر محتب
بیرینه هوتی مهال سی منقا بط	حقه می سی چاکر و نکا خنبر محتب
دخت زر کی آشنای حاتمای گل	هر عروس میکو پنهانای یور محتب
لاو بالی اسقدر خجانه عالم مین	راه بشکون میکدین تو هو بر محتب
دخت زریه هی و هی اسلوس	کر لیب اسلوس سی سمندر محتب

عایی زنگور و دنا سر او سکی عوض

کنا کشاکش بین ابرای اختر محتب

بهمان کس طر حسنی و ت و قدم	طرب
ایسای خنبر می جود و عدم	طرب



دارمی گہسکو پلاتا ہی ہجر میں

چو جاتی پھر وساعدا نازک توتہ سے

عنا ب لب صنم کی مرض میں کہا دنی

تریدنی دکہا یا طلسم جان نما

راہ سے صبح زور کی تھک

مشہور ہی کر اے برسی بہت

تصویر پار و لین ہی کیونکر شفا نہو

ایام اسح جو مالین یہ وقت کی

جیک پہوی نہ ساعدہ سر عشق

نصین جاری کی حرمین ہاتھ سے

کیونکر بنی نہ مالک ملک عدم <sup>طیب</sup>

پھر در دست بٹائی حاضرین <sup>طیب</sup>

تصفیہ خونگا کر کی کر نیکی <sup>طیب</sup>

دار الشنا میں تہی میں کیا جام <sup>طیب</sup>

سرخ سر مرص کب ہی تم <sup>طیب</sup>

شعلیں کر مرص مرا نی ہی کرم <sup>طیب</sup>

موسیٰ میان مفسد بھر و زخم <sup>طیب</sup>

لکی سنی تہا و تھا گیا وہ قدم <sup>طیب</sup>

ہولی سری بھی ہی وات و قلم <sup>طیب</sup>

جانی قلم کرون تری اونگلی قلم <sup>طیب</sup>

و مباڑم ہی دم میں مرئی لکولی کیا



# احترام آبا میسری ترین یکدم طیب

بناز اهد رخ پر نور تالاب

بنادیتا ده کوه طور تالاب

کری ساقی ہی چکنا چور تالاب

دکھائی خار پانی مور تالاب

تو فوراً جلکی ہو کا فور تالاب

بہت چمپونہ ہی مغور تالاب

مری چمپونہ ہی ناسور تالاب

بناؤن دانہ انگور تالاب

بناؤن سانگر بلور تالاب

دکھائی موج زلف حور تالاب

جور و تاوادی امین مین

نگاہ مست توڑی شیشہ

کمر کی یاد میں روتا ہی نازک

پڑی جب عکس شمع سائے

بہا کر شک پہوڑن دین تر

ہراک سوتا ملا ہی شک و

بطمی انگر غوطے لگائی

روان کرتا ہی ساقی می کاڈ

کیا یہ جس نے نوش و با  
محبت حسانہ زنبور تالاب

روان دریایی اک اک پل میں ختم  
پلک سی سی کو ہی منظور تالاب

یا و اما ہی پھر اس میں سارا آوا  
نمای ہ ناز کا انداز و سارا آوا

جب کہ ہی چشم تصویر میں خیال آتا  
وہی پھر پھر کی اولتسا ہو ہوتا

بد قار و نکو سلطنت  
سی ہن گل اسارا آوا

بلبلو کیا چمنستان میں گسائی  
ایک چکی میں و راتی ہو سارا آوا

ناز کشن ہی نیکو نشی کسی نفرت  
بد میزد نکا ہوا دل کو گوارا آوا

شوخی ننگ خا و چہ پاتی میں مانتہ  
تونی دزدین ننگ سی ہین آوا

قاعہ و کی بلا سیکنا سیکھا ہی

ہی ادب برق نگہ او اشارا ادب

مذہب و شق رخ صاف کی مکتب میں ہے

میری نگہ ہونسی کری تیرا نظار ادب

بلبلو کیونچہ جس کا جو حق قاعدہ دان

اتش گل کا ہی بس ایک شرار ادب

مغل میں

مغل میں

مغل میں غم سر تھکا تارا ادب

پانی صدی شیشہ وقت اناج

راہ سہا س آج تو پیر سنان قریب

بجھ جائی سڑ مہری میری

آج جو سڑا کہ سن نشان قریب

حالت ہوئی ہی شمع صفت ہمار

یاون ملک آجکاری سر کا دیوان

۱۶۲  
ادنی سی یک شمس کو اعلیٰ بناؤ

آتی ہیں وروور کی محبوبش جا

برق غضب جلائی ہی باغ دہر کو

سب جہتی پھل غیر جواب دور دور

قیمت تیری قامت سے کی گئی

خود بن گیا ہی سب سے تر کا یہ چر

دینا میں دحق کو بنائے تنگ

زاہد تو کبکاکاٹ چکا پردہ قبا

نگہ حبیب بہتر لگتی ہی

سویں کی طرح سب سے خوش

انکھاس کو جا بکا نقشہ بگڑ گیا

کیونکر زمین نہ دور ہوو آسمان تو

ایسی ہی قصہ مرئی ستان

ای مصیفر ہو جو مرا اشیان

دینا ہی ہکا پنی صدہا سبان

مگر کر کے لاکھ سے مر و ان

ایسا سیم لائی ہی وان

کشتی می تو دور ہی و ر بادبان

ایست ہو ابی نام خدایان

تشی ہا ہی ہوئی بلوخران

یہ جا گیا کہ آتا ہی آبنان



مضمونی مثل شمع ہی اپنی زبان پر

جگر کی دن بھی آتی میں ابھی بات

باندھا ہی اس میں خطا بکشان

پیر معان تھیا گکایہ جو ان پر

ظاہر میں کہ پتہ ہی باطن میں ہی گدا

کیا دور محکمہ ہی سماعت ہنو

چین چین نظر آنے دور

گو دست پہا گکایہ دور دور

بندار شمسین ل اختر خرید لی

ہی تھوڑی دور پر تو بہا سنی کان



ایسے طالع بکلی ہوئی مردوزن

بھین میں وصل میں اونیں اہل وطن

خشتی کی کس کے میں بر کفن

ایسی شمسینا لکم کا دین

عکس مال صاف کے

نہ بت میں رخنہ جی بکلی میں

یا ورنج حبیب کے زیر زمین بھی

اکھون شمسینا لکم کا دین

ظلمات میں ججاؤن تو ہوا رہن <sup>حلب</sup>

چمکی او دہر او ہر ہوتی زخم بدن <sup>حلب</sup>

آئینہ کو دکھاتا ہی چرخ کھن <sup>حلب</sup>

اب یا و خسی ہو گئی گھلائی تن <sup>حلب</sup>

بر صمد کو محبتی میں الی سخن <sup>حلب</sup>

رخسار شیشہ گہی و دور و قن <sup>حلب</sup>

اعجاز سی بہم ہوتی اگر خشن <sup>حلب</sup>

ایحضرت نصیب میں اب بقائیں

قاتل چمک شریر کی تڑپا سی مثل <sup>ق</sup>

کیونکر ملیگا عارض نوی یہ آفتاب

زلف نوی تیرہ نختی سنبل کو جنگ تہی

دیوان ہی گو سیاہ کر صفت <sup>حلب</sup>

باد ام چشم پستہ مان کتہ ہین یہ <sup>حلب</sup>

آئینہ میں یہ بال ہن یا رخ پہ زلف

حلب میں اشک کھن کی سی ضیا

کیونکر نہو نارخ نختی <sup>حلب</sup>

میل میں کب دیکھا کو کہا یا سلا

بحر خوبی تری وقت سی کہا یا سلا

اُبَتَا بَخِ روشن جو نظر آئی اوسی

اہل آتش ہی مکر ہوتی ہی پانی پانی

اگ پانی میں لگانا ہی شر ہو دکانا

اوتہ گئی وہ تو یہاں اٹک سی پر آئے

سجدی کرتا پھر وہاں شکو نہیں دیتی

لخت لال آنسو کی ساتھ وانجی میں

عرق چاؤ قن بار یہ نازک جو ہوا

بحرِ خوبی کی برابر ہی ہاں ہی لگاؤ

خِ گلگون ملا اور نہ وہ رنگ فنا

قدرِ شوق ملا

عرقِ شرم میں خود آپ نہایا سیلا

کس شرارتی یہ میت آنکھ میں سیلا

شعلہ آہ سی کیا خوب جلایا سیلا

بحرِ خوبی جو نہ آیا تو بلایا سیلا

بستِ ہنڈ کو بھادی جو خدا یا سیلا

نقد و سبب بہا سبب میں آیا سیلا

آسمان چوڑ دیا سر پر اوٹھایا سیلا

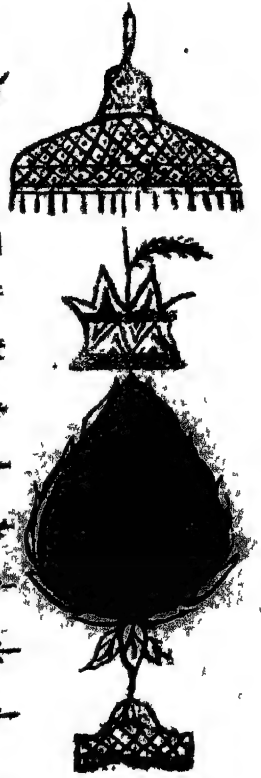
عوضِ غلط آنکھ میں پامایا سیلا

خونِ لعل کیست معنی نہایا سیلا

کسٹایا سیلا

موجِ زلزلہ کی زبانِ درامی لگا لگا





آخروارنی ایلمو نسی بہا یا سیلا

گل سرسبز اگر یمن تو بلبل ازبا	زلف مشکین نسیم دل ہی تو منبل ازبا
ہمہ تن کی زبان ہر یمن شکر کری	پرور من کر تا ہی سب غلق کی لالہ
جتنی اجاب ہیں سب ہی طلب کی	گیلی پرورین سب ہر گل ازبا
شیشہ می کی طرح چور کریں ایسا	سیکدین جو سینہ نغمہ فلفل ازبا
مین اوس لہ کی بخیر کا چہرہ لگا	قد خائنین چاہتی ہیں عبث گل ازبا
یرساقی نہ کسی کوئی سانہ دیکھا	گوسنامی ہیں سخن نگہی ہیں مل ازبا

جلد کتابی رس بی کی و بلیغ

رس لی کرانی ہن مہی میں تل ازبا



کیسے مصحف خسار فی کیا تو اب

کیسے بوسہ فی سنی ہیں ہو تو اب

دوا د عاسی عمل [redacted] گان زابد اتوب

شرار تو سی یہ تہر جلا نیگا کہ بہن  
بتو نکو چو کی ہو ہون حج نجد اتوب

شب افسی ایسی اہد و جو وصل ہوا  
اد ہر ملاپ کیا و او ہر جد اتوب

وہ شاہ حسن ملک عشق کا زار  
ہنو گا انکہ کی کاسی سنی گدا تو اب

عشق چھڑا نیگا کیا شربے دہی  
کب اکل شرب سنی تی ہیں رسا تو اب

عبث چرنا ہی ہی آسمان کا سہ  
زمن کی بوری برکب میں بار اتوب

جو ہاتھ آتا اک شمع کرنا  
کہاں شک سے ہوتی ہی مرصفا تو اب

شراب تیسے زہر زہر بمان کر  
نہہ کا پانز ہسے ملکی مہ لغا تو اب

وہا تو ان کے ہر گنا صبار ہی  
گنا کار کی سنی ہی ہو اتوب

جو فرد شہر [redacted]  
سی ہو خسار

یقین ہی قرعہ صیانتی ہو سیدہ  
 مری کہہ سی کری اکی سامنا تو آ

شعاع اختر تابندہ کی کہتی گی ضرور

کہ انو محسوس ہوتا ہی تھا تو آ

ثانی نا فہم کہ

منزل پر ہی پہلی میرا یہ میرا خطیب

قصہ دل کہتا ہوں پریشان کن

محکوم تباؤ گناہ صبح بگیان کوئی

ایضاً نقش قدم کی کہو لکڑی کی

پھر کہا تا ہی شکستہ کی

خشن پر وہ نشین کا کہو تباہی

خطیب

خطیب

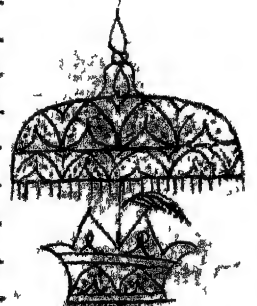
خطیب

خطیب

خطیب

خطیب

خطیب



معشوقِ حقیقی سنی بانِ منہ پر نہیں

خجھرنا زوادی سنی گیا میرے خطیب

مصرعِ بڑائی کا تون او کی تقریر کو

جمع کر لی شرحِ مضمون کا اگر لشکرِ خطیب

جستِ ہی بیدست و پا پھر لطفِ سنی کا کیا

ہاں کی لکری میں بارِ اوستا نہ

وکی وہ مچھو میں رانگی تازی حبیب

عمرِ سر ہو کہیں کو چہ دلداریں

سایہ دیوار تو پائین تہا نہ

چوک ہی کی سر کو نکل تھی سب شہر میں

لانی نہ کہ سیر ہی وکی سہا نہ

ہو گئی ساتی فنا خاکِ سونِ بام

بیشہ ناکی میں آہِ تمنی او تازی

کہ وہ ملک کر پڑا د گئی زمین

سنگتِ بیشہ کر ایامِ می پیا نہ

کل نہ کہد گشتِ سب پر

ماہی رخسارِ مارچ نہ ہا نہ





راستی قدسی کیا سکرشی دشمنی  
ابروی خناری سی یارنی ماری

ملغنی و اغیار کو ہم بر دوش  
کاکلی پرو کی پاس گو کہ پکار تھی

آہ دم حضار چکیاں لبستہ نین  
کیسختی ہیں پہلی سی سنی پارتی

میں گدیاں رسا دوشے لادم تھے  
حضرت دل دار و لہجہ پڑائی

بوی محنت پہلا اس گل کی  
کاکلی پارتی

جنگ خض شعی ہوئی ہیں دھارین مار  
بعد فاسخ کی سو دھین پارتی

چوڑ دین سرین فق ز رعیت نین  
ملک م کو کو یوں باز تھی

چہنی تھی ایک دم سو دھی بعد فنا  
تیسر دن برائی میں بارتی

سبل تر شکستے کرین چر  
تاری کی کرین سب تھی

ہستے ہیں کہاں و طرقات  
سوی شہر ہر کر او کو بارتی

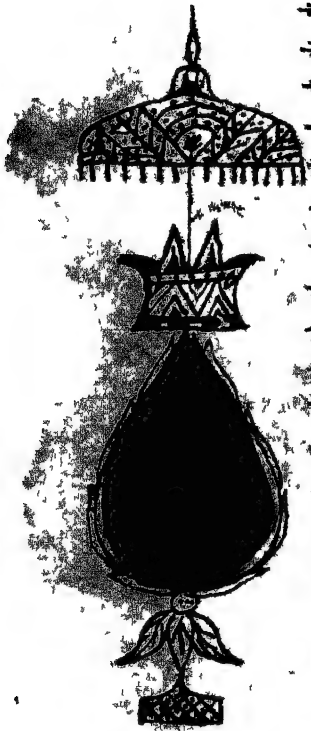
خاک دریا کو غیب را و رانی  
خندہ دین غیب کے ابھارتی



کیسا خودیم تن پارہی نقش قدم	خاک کی بوٹی ہتی آہن مین باز تہی
بوی محبت ندی جو شمین ہی نگار	شیمان آگے خوب نہی بکھاڑ تہی

نقسی خستہ آج گوشہ مین حق حق جو کہ  
شیرستان کی مثل آگے ڈکار تہی

دقن ہی بچھے گول گروہ	بانائی مرد حق شکل گروہ
دوبوئی آبکش کا ڈول گروہ	زندان سی ہٹی دان وول گروہ
جانی آنسو کی غول گروہ	یہ چشم تری غارت غول گروہ
دوبوئی غول صحرانہ	بہت کرنا ہی غارت غول گروہ
دقن مین ست پائنتی جو کہ	درد و زان سی لہی میل گروہ
نہ کی سی مین ساتی می کاو	فقیر و کی بی طبرک گروہ



فوق کی یاد میں دریا بھیا	صدائی چشم سی کہہ بول گردا
فوق کی یاد میں رو کرین شہل	نیل سوتا ہی آنکھیں بول گردا
اگر قبضہ میں ہو وہ تیغ رو	بناتوں رو کی استنبول گردا
کری کر دخت رزی عقد زاہد	بناتوں شیشہ تنبول گردا
نہ لی نام فوق آنکھوں سی رو	نہ رسوا کر سکا کر بول گردا

برابر ہوئی بیشک شکست

میری حسرت غلٹ ل کر

چھوڑ جائیگو کیا حق جان کا	میرا دل عشق مجازی جان کا
جسم خاک کی کو نہیں چاہی کہہ او	کرو مرکب مری عمر و جان کا

خانہ دلمین تو لازم نہیں پرودہ ہو

گردشِ بالِ بھاپائی نہ طاؤسِ بے

بی سبب ماہِ تفا کرتی ہن کب نامہ

گالیانِ تہی مین سی سی ہی کی و

کعبہ کو سی صنمِ خاک نہ کرنا انکو

یون بھی کی ہی تہید سمجھ جاتا ہوں

جس گلستا پنہ پری ہو گئی برباد

تابعِ کلک سی

دوغ ل میٹھے دیکھا میں ہوا

استدرا ناز جا بوشی کر چرخ

زخمِ کوئی سی عبتِ غنا کی

حسرتِ یاسی ہر پروہ کا اہنا

پر غلطی تری موسیٰ میان کا اہنا

دوغ تیرہ ہی فقط سوزِ نھا کی اہنا

جیسی تاہی وضو پہلی اذان کا اہنا

ہڈیاں میسر میں سب پر تباہا

دھن مین جیسی ہی مضمونِ بان کا اہنا

خاکسی میسر ہی اسن با و غراں کا اہنا

کب پیل دمان کا اہنا

کہم ہو کو چہ جانان میں کجاں کا اہنا

محرم راز ہوا آبِ روان کا اہنا

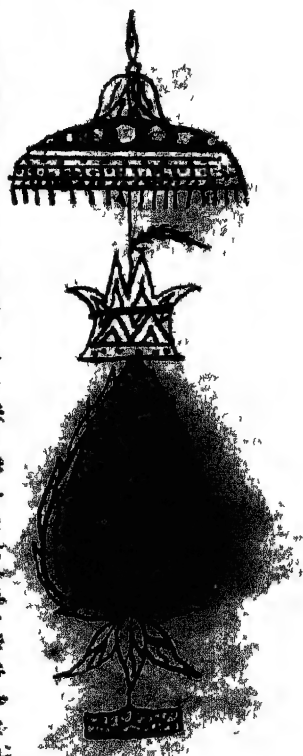
بی سبب دھنستی میں نام کا اہنا



طوق قمری ہی تری سرور ان کا آستان	باغبان مجھ کو نہ رنجیر نہا کر ہونہا ل
دیکھی ابرو ووشی زانغ کمان کا آستان	کب بختیہ بلبل پہ پشما تیرہ

ساتی صاف جوان ست ہی اختر و نہ  
نشا وینا کسی پر مغان کا آستان

کمال اوس گل میں شاد	جو بیخ سی ہن گل سخما ہی زن شاو
ہو انہ رشتہ زنا رہ برہن شاو	کیکی تا ز نظر سنی ہی مسلمان
ہمارے صرع ترسی ہو اسحق شاو	مدام گلشن دیوان ہی سہری گل
نہیں شاو	بہتہ ایش گل کا
ہو انہ گل سی ششی کی کوکب شاو	بہا فی سرسی سہری جوی ہری
سحاب شک سہری مگر نہو حسن شاو	گلو کنا نشو نما ہی بھی سی گل





مکانکو کیون مکیں سی شرف ہوئی

وہ مرغ دل مرکب کی سی تہین

تہا رعی رض نگین سی اغ گل کھا

مسی سی اسکو نہ سوین سب سہا

ہو نہ عازم غربت سی پھر طن شا

نہ خدیب سی شاخ یا سمن شا

کر چی پر تو یوسف چہر قن شا

کہی مانی سہی دہن شا

کھی ہی لک

گلونہ زخم بدن ہمار سی شک

گلونہ کہین خط ریحان ہی صاف کروا

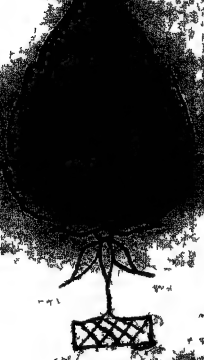
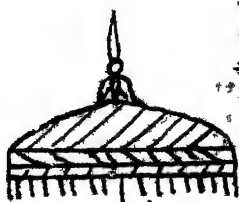
صلاح صبر نگین سے ہو چن شا

فراق وصل سی ہی مرغ دل مرا

کھر جو سنتے من صلت من ل

م سبکو سی سرباسی جد سرخا

سے شام کی لٹ ملن راسخا



خیال یارین چلاتا ہی ل نالان	کہ ایک دوسرے کو دیتا ہی صدہ انتہا
پھر گناہی نفس تمین مرغ دل ہر رو	کہ رو یا کرتا ہی اتکو بار ہا سرخا
چمن میں بلبلو موسم خراٹا پہوچا	ہر ایک نخل یہ پٹھی ہین جا بجا سرخا
قدیمو مجکو ہی فرقت سے اختا ہی	کہ اکٹو سری سی شکو کٹ سرفا
فقیرو دست	ت پہ ہی ہمارا سرخا
طیبو مجکو ہی لذت تپاق میں	کہ حبیبی بھر کی کرتا نہیں داسر خا
ہماری طائر دلو ہی وصل کی تسلیم	فراق یارین پالی ہین بار ہا سرخا
دل کشاد کو اسی وصل دایم چین	کیا اگر نفس تنگ سے رہا سرخا
مرا فراق کا وصلیتین یاد لاتا	کہیں ماہ سی ارجا ہی یا خدا سرخا
یہ ارتباط ہی فرقت سے طائر دل کو	مہ ناتوان ہی اگر گاہ کہہ رہا سرخا
و کم نصیب ہو ہر روز ہجر اٹکو وصل	جمال یار سی ہر سچ کٹا سرخا

نہ شبکو تین مہنی لنی مجھو دی آواز  
خیال وصل فسیقت میں گیا سرخا

بہی خبر ہی سی کہ طائرِ حالِ صنم  
کہ شاعروں فی بنایا ہی ہجر کا سرخا

مناسب کے جو مضمون تہی باندہی محتر

کہی غزل میں بھلا او دوسرا سرخا

ریش ابد پہ دکھا باہی اگر رنگِ خضا  
مخ میوٹن ہوتی ہی یہاں رنگِ خضا

کیا جوانی تہی ضعیفی میں جو رنگینی  
ریش ابد کی بجا دیتا ہی سرخِ خضا

دختِ رزاق تو پھر رنگِ خضا دکھلائے  
ریش ابد پہ یقین ہی کہ ہو گنگِ خضا

تیری رنگینی نے خلہ دادی ہی  
کٹ اسی کوئی مرغ خوش آنگِ خضا

ریش زابد پہ کتا دوی سرخست  
رنگِ نل عشاق سی ہی تنکِ خضا

دام میں ابدی سر کی مل نہ پہننے  
عارضِ سنخ و گل ترسی مٹی گنگِ خضا



یاد مینوی غیرستی تری ریش سفید	کیون پیشانی کی کپٹی سچی بد رنگ خضنا
سرخ می سی کنان کشتی اتن زنا	سوز نهان کا عبث سیکھتا سچی بند خضنا

روزید اریان کرتا ہی بد ز ابد خضر  
کنا کنا لگا کر نی مع شاکست

کشتی و کزبان بحر غلین جو ہو	ہشتم ہجر لکھائی
سنت کتای زمانیکہ ترا گاشتم	اشک لکھی مگر کہ شہار خطا
بہشت پہلا کو ی پری کک کر	سحرش کاسی مانہ خطا
خوف کیا خانہ تن کو حو از او کی	اسما مال نہ کی کی دیوار خطا
شکل ہی آبی کی باغ جہانین او	مالوانی فی رکنا خاک دریا خطا
	آسمان جیسی کشتلای کہ ہی خطا



خوف کر خوف جمال رخ حق صبیح	لن انی منی اطالب بد رخطا
تنگی چستی بین باغی گلچین کم اہل	شاخ شکار کا کیو مکہ نہ گلا رخطا
نشت پر بھی نہ چین کی تر ی ابھی	تیر مرگا کا ہوا مالہ منعار خطا

بہن سہیل سی ادنی کو بھی علی کرد

ہو کیا کر تک روشن سی اندیر شتا	ایں نم کیسوی شب تابندی پیر شتا
آسمان یکہتا ہی کو نسامہ و اوس شب	داع بڑوسی اگر کر تا ہوں اندیر شتا
مسی ملکہ گل خود روجو چلا جھلت	گل سوسن فی کیا باغ میں اندیر شتا
کوئی رشید جہاناب کی دیکھی نہ	روز و روشن کو کرون آہ سی اندیر شتا
کیون موباف کی شہی پہ ہو جگنو کا	تیری مومای سیہ کیا اندیر شتا

خالی تیرہ سی ہونو فانس پر اندھیرا	غیر اگر نہ فطارہ رخ روشن کج کرین
قلا تیخ مری حلق پہ تو پہر شتا	رشتہ جان پہ ہی تلوار کی ڈور کا گمان
سخت تشدید سا ہو کر بر وزیر شتا	جو ہم ہی قتل کا کیا پیش کی میر
نچوان نعمت سے قلندر نی سیر شتا	شاعر و نمان مضامین کی بہت کی ہو
توڑنی گنتی ہین ہم سب کے شتا	تیرنی زکبدنی فی یہ کیا ہی سیو ش
باغ مضمونین بہت کرتی ہین ہم بر شتا	ماہہ پاؤن تو نہیں پہولتی لازم ہے
ہمین و باہ صفت چھوڑی ہین شتا	وادی فکرین گر شعہ ہو ایتنا ہو

یون اکڑتی ہوتی اس کوچی مین آخر نخلو

صفت اشعار سی ہو جائیگی مڈہیر شتا

شعر طلب مین مین یہ سیہ ربا یا

رخ نمک تی ہین کیسوی لدا ربا یا

قابل و ناتوان ہوں ابرو کی یاد

مشکل بہت ہی خانہ دلدار کا خیال

جلی گرمی نہ رالی ہی گرمی یہ حسن

بیمیر کیا اور اینٹکی شبہ صفت مجھے

سایہ ملی بدنسی پر رو کی کس طرح

گوش دہن بھلائی ہر اک سرور

غیرستی وہ پیستے تک نہ پتیا

اسی ترک بی پناہ ہوئی شاعرانہ

بیہوشی جالِ جہان تابِ مھر

چٹکوں گامین میں براسی اہمان

کیا دخل جو بدنپہ ہو تلوار باریا

کوچی میں کب سے سایہ دیوار باریا

یوسف سنی ل ہو اسیر بازار باریا

گلزار میں گلونس میں کب کا باریا

ممکن نہیں جو ہو یہ تن ارباب باریا

گلشن میں مٹی قامت دلدار باریا

ہوئی چشمِ نرس بیمار باریا

قبضہ میں جاسی تیغ میں شمار باریا

ہی خفتگی میں دینِ بیدار باریا

سنگ ہو ایہ طرہ دستار باریا

صد شکر آج خستہ شد کی یاد



اسی یار کب تک رہیں اغیار باریا

زاد مجھی دکھلا چکا حور کی فضا

بیشک سے سرور دریدہ کی دُبا

سک کی تھی دھاک تھی

کہولی کی ابھی ک کی کنجی سی ہوا

ہی دارِ فنا میں مرا بالائی صبا

بازار کا کب بند ہوا بھر صبا

اسی مُت ابھی پھر کہوں تو خدا

کہو لا کیا دنرات سرِ بالی عبا

وہ سینہ عاشق ہی اگر اوسکا گھٹلا

فردوس کی سیر آتی نظر جُٹ کھلانا

آتی ہی ہوا صحتِ جسمی کی طیبو

نار کی وہ خود غور گل نمازی کا

خواہش ہی اگر خانہ گل کی تجھی بل

ہو جانہ بدش آنکی ہتکین گی اجا

قاتل مری ہر زخم سی چلاتی ہیں اجا

سچ کہتا ہو غین تا نفسِ بکین

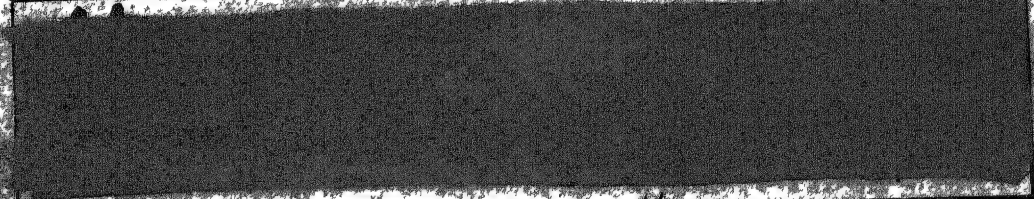
تو بادشہ حسن گدہ میں ترسی دین

آہن میں مری لکی صد چو لکی کبی



ناز که هست یار تری ناو کاغذ	منضوط کب بندگی سی سوزنا
مستش بر من ای یار	بست بری چا مدی من هلقا باب

خیبر شکنا آتکی شکل من مدوکر
آختر کی توز ورو نسی نه او ش تکا گدا باب



کبسی من هی جوز اهد مغرور کی	طلب
میری روش پھر ہی تحبس من	طلب
فرقت میتن می ونسی آنکھیں سفید	طلب
مطرب شراب فی بیوش کویا	طلب
پانی نہ زندگین کبھی شکل یار	طلب
حسنِ نای سی کنارہ نہ چاہی	طلب
جست من کیا کر نیکی کسی حور کی	طلب
پہا لونکو ہی جو خوشہ انگور کی	طلب
ساقی ہنن ہی ساغر بلور کی	طلب
درپردہ کب شیشہ طنبور کی	طلب
انسان چون کبے ہوتے ہی مچھری رکی	طلب
نزدیک کو کبھی نہ ہوتی دو کی	طلب

طلب

بزمِ عثمان میں کسکو ہی طنبور کی

طلب

کسکو نہیں پہ ہو خاکِ دور کی

طلب

وقت میں ہکو ہی شبِ یجور کی

طلب

غصال کو نہ چاہی کا فور کی

طلب

شکوہی ہی خانہ زنبور کی

طلب

ایسٹھ کو ہی رخ پر نور کی

طلب

برہر ورق کو ہی شجر طور کی

مضرِ نثر اش ہی و ساز ہی تہا

بزدلیک میں سی چشمِ مضامین کو گزند

کا فورِ صبح چاہی و صلت میں کو

یا درخِ حبیب سے میتِ مفید سے

لکھا ہی وصفِ شہد لبِ گل و دا

سایہ کی طرح چاندنی فرقت میں ہی

دیوانِ مین سے وصفِ بہو کی لکھ

راستے سے شکرِ پیر کی

دور سے کے لکھ

پہن کے طلع سی مور وزنِ نواری

انجہ گلشن میں لڑی رنگیں سار کی



آتش نشان محبوب کا غرض کہ ہو

موسم گل ہی نہ ہو نہ نکو امید

پہول کیندیکا بھی ہجر میں کیتی

یاسمن و گل سبز سی کیونکر

زاہد جاتی ہیں مانع دیدار خدا

دامنِ شست میں چاک گریان میں

بہر کھلائیگا کھل کر یہ پہلا موب

پر تو شک پہنا ہی گلی میں

بچہ خورسی میں خیبِ سحر ہوتا

اتی آواز کی نوبت کہ

روزِ مجرول روزِ یواری

حلقی زنجیر کی ہون میں بیدار

زرو کل ہو گئی سر تا قدم افکار

قدر دنیا میں یادہ ہوزر داری

اسم بت شستی میں ہم طالبِ داری

دست پاگل کی نزاکت میں بیکاری

دورِ ایجان فی کبھی اس مانی

نظر آتی ہیں سین تونکی ہار

دور کی گلیو میں دیکھی میں تانی

اسکلی کوئی نظر آتشِ رخسار

حلقہ چشم سی زنجیر ہن گیسو کے

ختر از او بجه دین بیداری جب

جسم سر سبز بواپیر بن سرخ سبکی

بسر خط هوا سیب قن سرخ سبکی

یا دگر از بجلان بدن سرخ سبکی

بسر سر سبز بهی اس چین سرخ سبکی

جسم نگیں به د سپا پیر بن سرخ سبکی

مسی محتاج هوئی اس د بن سرخ سبکی

رنگ گل زر د هوا اس بن سرخ سبکی

پهول کلبه هوئی تا عین کلبه خزان

لاله رو مجید به ستم ہو گیا نظاره

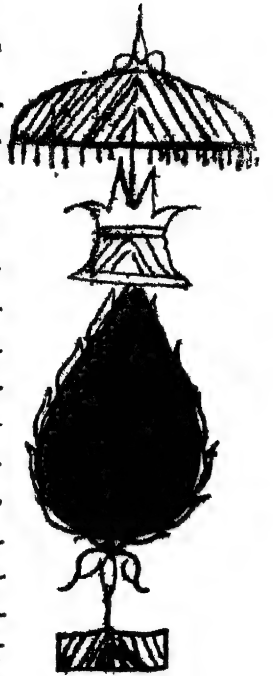
کوی قاتل مین شهید ونکی دکھائی بجا

بوی گل کی کہی پتون مین سمانی بوی

لال ہو تا ہی یہ اک بوسی ہی گلزار دین

سری رنجو بنگا ہو دیگا کو اسی اختر

حشر کو لیگا شہادت کفن سرخ سبکی





بر صبح قید خانی مین غل ہی ادب

ز پرخیز زلف ماه سہی کر لکھ شادب

مضمون لکھ

مضمون لکھ

کیسوی سرو شاد شمشاد مین جو

بی شاخانی سیکہ لی رنج و

مضمون مین حال یاری ستاد وقت

مجلس مین حبیبی فیونکی ہوا ادب

چھالا تو رخ سی داغ سیہ لکھ

سو اتی کو دکھا چکا شجر غلب آد

مضمون کو بسکہ فکری ہاری ہی سطح

کرتی مین شہی حبیبی گدابی سب ادب

بانع سخن خزان ہی چل اس مین مین تو

کرتا ہی عندلیب سر گلشی اب ادب

جہکتی مین غول بیا باکی دیکھ کر

دیوانگی دکھاتی ہی صحرا مین حب ادب

وصف دھان سرخی ہی شرم کلک کو

بوسی شہی کرتی مین عاشق کی لب ادب

مجموعہ ہر ویکار نشان بھیر

صحاف شہی ہاتھ پڑی میری ادب

مشاطہ وار صبح

شکی ایک شادب

اُڑتا نیم لٹ سے تنکی کی طرح سی کرتی ہیں مثل کاہ باوہ غضب آد

ممکن نہیں کہ شیخ سی ہو برہن قر بستے کہی نہ ہو سکی ایمہ سی آد

اوتھی سی قد و پی تعظیم میری خاک یکھا ہی فی سرفین یکا آد

لوگوں کو منہ دکھا ہی کہاں یہ چاند کا چالوسی میری کرتا ہی شہر آد

سوچی کا شکوہ کو کیونکر دمان کر تا ہی شش طینوسی شہر آد

کرنی لگن کی پھرت بیدین شرتین

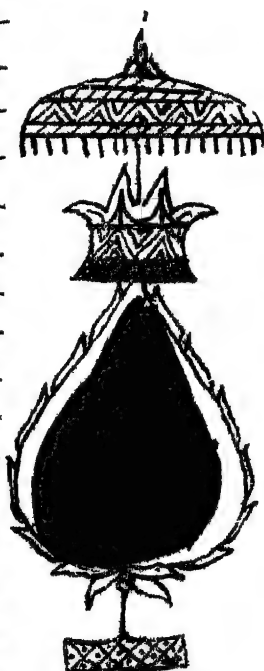
آختر خدا کیو سہلی کرنا نہ اب ادب

ف

رخ انور سی نطے آئے لحن شب پہ گیا عارض روشن سی خوشب

چودھویں ات میں تی ہی آخر ماہ رواج ارادہ ہی بہر شب

نالہ دل سی چاند گس میں مکا دوسرے مٹا ضرر آخر شب



ماہِ نور تبار تری انکھونہ بنی	کلبہ مصری پربائی نظر آخر شب
صبح تک من ل چشم کی گردش سیا	سُئی ہتھانی فی بدلی ہی نظر آخر شب
رخ روشن پہ سرف سی لکال زار	کس یثانی میں تہا ہی سفر آخر شب
مہر پر انکھنہ دلی تو ہوئی شام سی	ہنوا آج قیسو کا گزر آخر شب
عاشق پر دہشیں کا نہ خانہ ہو کلبہ	ہمدو ہو مری مرینک نہ آخر شب
سند ستائیں سالی ترئی لغو کی ہو	ماہ کیسو پہ کلبی گایہ اثر آخر شب
زنگ کا ہوا بجان چکور و نکاوین	بج کیسو میں چہا آج قمر آخر شب
دل صد چاک نہ کلی نہ کیسو سی منم	راہین خضر ہی ہو دی سفر آخر شب

شام کیسو میں صبح کلبی اسی خستہ

عارضو پربائی فہد ہو دی قمر آخر شب



کیون ہلائی ابرو و تہی ہو مقابل ہوتا

مرسلو پیر ہی منبر و رخ رُخکا پیدلا ہی

ترک چشم یار کی گردش سی پھر لڑا <sup>ہوا</sup> ن

جب سی اوسن یہہر کا و سی منور پھر گیا

سیرنی لونی سرگل پڑی ہی چاٹے

آینہ رو کی صفائی سی بہت جہان کے

گر سوا دشب میں مجنوں کو ترانا تو ملی

کا نہ سر کیون نہ گردش میں ہی سکا

نقص سن بھیر کی ابرو سی کل تک تباہ

شاہد چلی جمال اپنا دکھا سکنا ہین

سامنا او کی رخ روشن کیونکر کر سکوں

ماقصون کی حسن سنی تہی کا مل ہوتا

چرخ چارم پر پو اعیسی کا مل ہوتا

قاتلا شمشیر و سی ہی بسمل ہوتا

چشم حق بین سی نظر اتاہی باطل ہوتا

باغبان کس طرح ہو صوت عدا دل ہوتا

تیر می یار ہی جین کا پانی سا مل ہوتا

تو بنی لیلی شامل برج محل ہوتا

دو سی ندون کی اتنا ہی غافل ہوتا

سیرنی انھو لسنی ہوا جہاں کا مل ہوتا

جب نظر چڑی ہو جائی خا مل ہوتا

میں تو چھر ہوں بن جانی خا مل ہوتا





پریگا آنسو و نسی آبلہ اب نہ ٹوٹی موتیو نکا سلسلا اب

زمانی فی صدا و لٹی سنائی جرس می پھر جانی قافلا اب

یہ مہیا ندیگا جس تن کو دم قدم بھرکار ماہی فاصلا اب

گلا کٹواؤں کیوں کہاں کروں کن بکسو گئی ل میں ہی کیا گلاب

ولات کیوں نہی و سی حسن کی دیلین ہی نکالیں دولا اب

ملاقاتی جد ہوتی ہیں مل ملا ل دل مند امہی ملا اب

کیا ہی سوز و لہنی خاک ہم کو سیاہی جلا مردہ جلا اب

ہنسی میں دیا دل بند میں چمن میں غنیمت گل کو کبلا اب

شایا نقش پا سپریہ سرتھا سلامو نکا دیا ہی یہ صلا اب

چمن میں گل انکار چمن ای گل جواہر پنجہ مر جان ہلا اب

اثر کامل محب و شمسایا	ہوا ہی رشک در ہر ابلہ آب
بہر ہی ہین کوٹ کر انکھو میں موی	یہ تار رشک کا ہی سلسلاب

بتویہ گردش افلاک تا کی

خدا احقر سی محمد و کو طاب

شمع عریانی طرح دل نہ جلاؤ صفا	اتنی جامہ سی نہ باہر موی صفا
روسی روشن کونہ داغوشی ملاؤ صفا	مہر کو آتشی شیشہ نہ دکھاؤ صفا
بد صاف کے رنگے دکھاؤ صفا	قول تار سی ہو تو گل چلوں کی کہاؤ صفا
حلقہ چشم کو پابوسی کی حسرت ہی	انکھ میں ہی مح پابوش سماؤ صفا
نایوان عاشق شمشاد کو عریان کرد	طوق قریکار بیان ہو منگاؤ صفا
میتا بروسی بھی ولولہ عشق ہوا	چیدہ شعار جو دیوان میں لاؤ صفا



کہیں تارِ نظر بد نہ تراکت یہ پڑے

تیر مرگان تھی یہ بوٹ کئی دیاغ

طفلِ غنچہ کی تو یون کا مڑ ورا نگر

خوابِ کوش ہی نکو نہ قیو نکو

میکدی میں تنِ غم مر

پال اوٹوا پکلی اب سامنی پتی ہوتی

چشم پوشی نہ کرو باغ میں ہو چشمِ نظر

ہمین سیما بنایا تو چکاؤ کو

دل لگا عارضِ روشن شیخی خواب

شمعِ محفل کی طرح جسم کہانی ہو

بال کی اوٹ میں جاتی ہو جا و صا

باغِ عالم میں کاشنسی ولا و صا

خندہ زن کی گلستانِ ہنسنا و صا

چشمِ خوابیدہ کو آہو کی جگا و صا

ہاں کس شیں کی جو بنا و صا

کبک کو آگ کا کہا نا نہ سکھا و صا

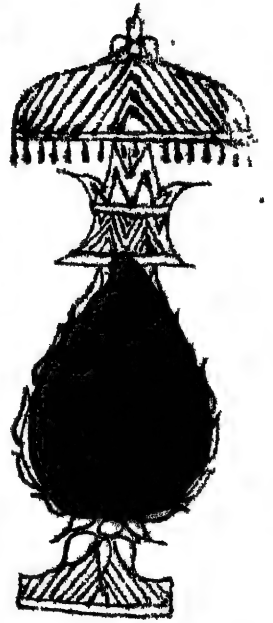
آؤ زکس ہی جانا ہو تو جا و صا

دل بیاب چلا تا ہی آ و صا

عارضی گھر ہی رعیت نہ بسا و صا

ساقِ سمیق نہ پروانہ بنا و صا

ماؤ دوسر پر چربایا نہ کرو اختر کو



آسمان پرستی مین پر تو بلا و صاحب

دور مین مرزای نوک کی کیون ہو	نازکی بھر خوبی سی ہی چشم تر جتا
جای ذرہ اشک کی نیم مین ہی	چشم کریان مین خمی رشیدی خانہ
بھر خوبی کی نزاکت شئی سی تہر جتا	وہ پری گو شکدل تہاموم لکھلا
میری ہونستی جلد ہوتا نہیں مہر جتا	یاد آئی گزرتا کت
موج گل مین بلبلو نکا ہو گیارہ جتا	نا توانی شیشہ لہو کی دریای
بحر مین کیون نہ ہو آب مہر جتا	اک نفس سی توان کی مرغ مضمون
ہی کف دریا جنازہ اوہی چاؤ	خاندان ہی موج کیسوی نیازک نا توان
کہول دیا آبرو نکا باطنی جوہر جتا	موج کیسوی مین بازلف کا نازک قیل
	ظاہر دل تک جواتی موج شمشیر



موج زلف یار کی چو نسلیں برباد	پہر دیتی ہی مرادم بہرین صبر
او کی دریائی کشتی	کاشمیر کوثر جاب
ختم ہی یہ ناز کی تھمیر دیر	موج کیسوین بنی ہن کانکی گوہر جاب

پاندنی کی سیر ہی کر لی شب مہتاب ہی  
 بدر کا گرداب ہی ہن سب انتہا

کف نہیں جنی نکاحوش ہی لائی	زیر زلف کا پوش ہی بالائی
ماز کی تلو نہیں ہی سفدر ہی بھر	یہ جاب رومی ہی پوش ہی لائی
ماتہ پاؤں کھل نہیں سکتی جاب	کیا کسی یہ لبخاموش ہی بالائی
پھر جاب آسای اسنہ بینیم کا	قادر یہ سرو مال دوش ہی لائی
پہوتائی لہ اہل فاسی یہ جاب	ساری مایا ہی اک گوش ہی لائی



بادبان کشتے می نوش ہی لائی

وہ تو اسی می نوش میرا ہوش ہی

کس طرح کہ **[REDACTED]** ہی لائی

یا خدا کوئی تبت رو پوش ہی لائی

خیمہ اہل قنار و پوش ہی لائی

وصل می ہی بلبلو نکا جوش ہی

میکدین پتہ شیشہ سی ساغر پور

نقش پانچا جباب آساٹا ناہی

ناز کی مٹی جبابو کی گلی لکھا ہی

میں جاب آکلیسا کور و ان مسجد ہی

چشم حسرت غیا کی جی بوشی عیا

مست ناحق ایند تی پھرتی ہن ساچھی

روی مہر پر ہی نظر آنی لگی خال سفید

یا کسی اختر کی د لکا جوش ہی بالائی

**[REDACTED]**

طفل غنچہ پڑہ چکا بیل گلستا کی

خطِ ریحان میں لکھی ہی جانا کی

ہوش آتی ہی می سی خند کی

بارش بر مرہ می ف کہلتی ہن سوا



توت کردست جنونی شت مین رُہ

حسرت میابی وصل مین اتنی بڑ

ہو گیا مجموعہ ~~کاف~~

اس قیغ بل طنت کو مسخر کجی

اب تک جمعیت زلف پریشان باؤ

نار اسکو نکا سو چشم کی پھاڑی یا

ہجر کی شبِ محشر سی زباؤ بڑہ

یہ خطِ رخسار گر مجھی نکلتا اسی صنم

یہ لُ پُراغ مائل ہی ~~کاف~~

خضر ل ہو رہنا او کی دہان

یہ ہ جاہ ہی کہ صد سال تک ~~نہیں~~

ہی گمان و نکایا خا رُ مغلان کی کٹنا

ہی سنجو نکا سینہ داغ ہجران کی کٹنا

میر شیرازہ ہی اس لُف پر شاکی کٹنا

اب بنایا چاہی گردِ سیا باکی کٹنا

سیری بید رہی تی خوابِ شاکی کٹنا

وصل مین راکرین شہا ہجران کی کٹنا

ایک حصی سی کہیں مہنی و چند ان کی کٹنا

چاک کر تاجیک مین اپنی امان کی کٹنا

شہی ~~کاف~~ وہ تو یہ سرِ پُراغ ان کی کٹنا

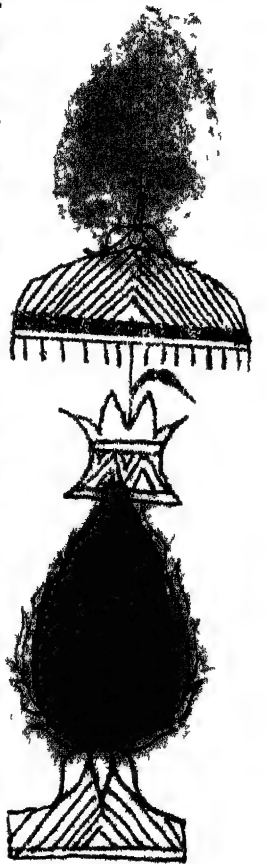
چشم کی شہی بہا مین آبِ حیا ان کی کٹنا

پانی بیخودان مہنی جسمِ عریان کی کٹنا

کعبہ دل نذر ہی محراب ابرو کی بنا	پھاڑی اس طاق پر چاک گریبا نکٹا
گر مٹا دیتی مجھ کو صاف جاتون	اب رحمت نئی دوستی می عصیانگی
شرح چاہی لعل لب	کسی دوست جانگی نکٹا
کھتھی کھتھی مر گیا اک حور و شکیلا	نامہ عمال اسی خبر نی دیوان کی



سردی جو کم کر و کی بڑھی گوا عتا	محشر تلات جاسکا خورشید کا عتا
غضبی من ہی صباحت شیرین بنی	پوچی شوق کی منہ سی تہارا مز عتا
وہ بی وفا عجب زرخ کیون نہ	سیکھا ہی زرد و دیو نی اکثر وفا عتا
کچھیں تو مثل کاہ جلی کم ہو سی بجا	بر گلکا باغ دہر من اتنا بڑا عتا
روزن ہر ایک اوسنی چراغان	داغ بدن کی طرحی پیر پرا عتا
ساتھی کا سیکھ سین ہی ندوئی دود	ہکوی ہی جام می کی طرح سی چڑھا عتا





اس چاندنی میں آنکی بلجاسی ضرور

آخیر کیا یہی گایہ اسی مہ نقا



دکھائی کیا شجر حسن کی بجار نقا

ار شہسوار نقا

بناؤن مصرع شمشاد کی ہزار نقا

اولٹ کی مہتابی مہتابی سہجی بار نقا

پتنگ بنکی تری مہتابی پہ ہونٹا نقا

جلدی برق سی کیون نہ بیقرار نقا

بنای گرو سواری کی راہوار نقا

بنای رخ پہ مری ابر نو بہار نقا

چشمین مہتابی اولٹ کی جو کھلا نقا

وہ ناتوان کی

چمن میں عارض گل ہو گار نہای سخن

فلک روشنی مصر و مہتابی ظاہر ہی

دکھائی شعلہ صفت شمع روجو پانے

فلک کی پردی جلانی ہی مہتابی

پری ہی نو تو تراپ شک باد صبا

یہ چشم ز مری آنسو بہاتی ہی ہی



جین کا رخ دکھاتی ہی ریش اید پر	سفید روئی کی ڈالیں سیاہ کا رنقا
جوتہ پہ ساتی کی سایہ کری پر پٹ	بنائی چادری کیون باؤ خورنقا
وہ چشم تر ہون کی ہی آبشار صحن چمن	وہ ناتوان مویں بیاں بٹکھا ہی غبارنقا

ابھی رو سی سیٹھ میں چھپا ہی

کری جو اختر تابان کا انتظارنقا

پھر اندیرا ہی ہوا کرنی لگا مھر وچا	عاشق بی شک سستی لکڑی کا توچا
شمع کا شعلہ بنایا کر تک شب تاب	داغ تابا نسی مری رُپا ہی عکس وچا
برگ گل ہیں موند	کراسی مئی خوشبو وچا
مینی شیشی کی کھلی ہی انکھ ہی قی کنی	سیکھ میں طاق سستی لکڑی کر ہی بڑ وچا
اگنیان غیار پر پرتی مین یہ تصویر	سیری بازوسی مئی داز بکا باز وچا



دستِ گل کی زخمتِ مانی چہ ہر کہل کی	اے شمشیرِ قاتل سی کر ہی تو حجاب
ما زلفِ مار کا سم استعد کر اہوں نوش	نیش موہائی منسی ہی بجا بچو حجاب
طالع بیدارِ جوتیمین دیکھا چونک	خواب میں مرتبہ کرتا ہی محسوس حجاب
سیری آنسو یادِ فناِ صنم سی ہنوا	دیکھ پاتا ہی اگر کرتا ہی سرجو حجاب
نظرِ خون بنکی خیمہ ٹپک جائیگی	چشم پوشی سی مری کرنی لگی آنسو حجاب
مستِ چشمِ نازاب غول بیابان گیا	واوہی وحشت میں سیابہ سی بن حجاب

تم اگر ہو مہر و شاد در یکا رتبہ ہی اوسی  
 آج آخر سی نہ کرنا سی مری مہ و حجاب

زلفِ مشکین سی سمجھا بی اگر غنبر حسا	پھر در دنا سی لیوی کا نکو ہر حسا
اون در مضمون کی قیمت شاعر و شعی	اس قسم کا جو ہر کیو یاد ہی اکثر حسا



صدای چشمم کا رنگ تو کی برہی من	دقیر داغ برہن دیکھ لی دلبر حسا
تجگو شیرین دہی ہو لا ہو غن شاگرد کو	کو کین ستا د بلاق کا کیا پتہ حسا
کیا ہو موسیٰ کمرین پیر ہی اوس نا	چنگیو کی پور کی بلاق کی چکر حسا
رطب یا بس باغ عالم میں گوارا	تکلی لب کا بتا دتی ہی چشم حسا
روز و صلت ہی مگر سر پہ چاہا	روز لیجا تا ہی میری سستی اثر حسا
با فردائی قیامت خط محبوب	مجلو ٹر کا ہی ہی سنی و نکاح حسا
بیرہنی غم کو تر تازی زک خرمی پر ہی	بال طاؤس چمن سی لیکایہ بی
یاد میں بخیر کی گستاخون کی ہرگز	مجلو خانی دیکھ کر لیتا ہی اگر حسا
مصطفیٰ خمین لکھا جا لیکایہ اگنا	بوسہ محبوب کا دقیر سی ہی ہر حسا

اس میں من علیٰ علیتی پاون اختر تک کی

وی مری معشوق کی الفت کا نامہ بر حسا





تو زین من شعری کیونکر نہ ہم گلا

گلشن ہی شکل دیر بنا ہی م گلا

بمبہا ہی خوب اپنا وجود و عدم گلا

گلشن میں شاخ کینہ پہ ہوتا ہی خم گلا

سرخ سقیدی ستری زردی ہم گلا

دیکھا نہ باغ دیرین سنگ صنم گلا

تو و کھتری پاتا ہی شاید ورم گلا

بھرِ مریضِ عشق تو ہوتا ہی سم گلا

مجبو سبک کرئی اوتھائی شرم گلا

پیا ہی آپ عارضِ گلگون سی غم گلا

گلشن بنا ہی بنا ہی مسلم گلا

دیکھا کڑن طلسمِ خرابات دہر کو

گلشن میں طائرِ رنگ پریدہ ہو

پیرِ عجب رست جھکیگا جوان کا

پانا ہون میں ہی عارضِ گل و میں پانچ صفت

تشیہ سکی عارضِ گلگون کی کفر سی

غیچہ تو بند ہوتا ہی کیون پہوتا ہی گل

آبِ آتشین سی گرانی ہی خود بھی

گلشن میں گرانی سی شیشی لنداو

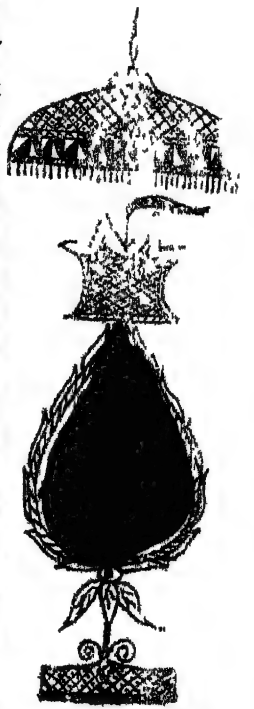
نازک ہی تجکو سوکھنا پہو لو نکا بازی

اوس گل کی کوئی صاف مین ہم خار ہو گئے	یسا ہی آپ سر پہری مندم گلاب
نیوشن مچن شیشہ دل میرا ہر گچا	ساتی کی ہاتھ ہی مین سحاب کم گلاب

آجھر جتا ہی تختے پہ جطر حسی فسلم

پہولی زمین شمرین اسطرح کم گلاب

لشکائی بن اسپ مین جبے جوان کا	پوشید ہو ہلال فلک مچ عیان کا
ما تو نکا و صف باگسی گھو کی بوچھلو	اسی شہسوار پاؤں کی ہی قد و ان کا
اسی شہسوار پھر تری	مل پہر غبان کا
گلشن مین نہ اسپ کی بخار ہو	پاونین یہ سپر پائی گل بخیران کا
افلیم شمع کے جو مین کر وین	میری کیست کر کی ہو آسمان کا
کیونکر نہ اسپر ح پہر ناز کی جتا	ہر رنگشتی کو سمجھا ہونین نا توان کا



ایسا ہونے کی کوئی ناتوان رکا

سمجھی ہیں سی تہی اوسی نکتہ دان کا

کیا زین میں لگی ہی پی ہتھان کا

ہاتو سی پھرنہ چوڑی گایہ نیم جان کا

گم کو یہاں کات

وزن بجای ابروی خمداریا سی

نعلِ سُمِ کیتِ صنم سی پڑی جودا

پہو لو نکا بار صیاسی نہ اوٹھہ کا

ابرو کی ساری واری ہی تو

گم کو یہاں کات

کایہ نکل کر دیا و صفتِ رکاب می

خستہ و فکر سی اب ہدیہان رکاب

کیا شجے میں چچی کھیر مال غذا

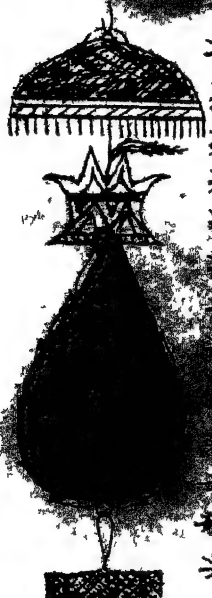
بالِ غصہ پہی ہو جاتا ہی یہ بال غذا

کیونچ اہلِ مین کی لپی پہو نچال غذا

رفق کے یاد میں ایں حال غذا

کسی ہر کا نہیں اس سی میا نکا اسی فکر

خمر ابرسی سید ہی فی رفقا ر صنم



طبر کیا بار کا سکہ کی عمر نہ پھرے  
حسین کی روانی یہ تریچال غذا

چشم تبرج ہی اوس کا با لا گر و اب  
کیون ملکین کی سی چلیو نکا جال غذا

داغ ہر شب اسی ہر روز سیاہی اوسکو  
عارض شمس قمر پر ہی ترا خال غذا

بہل گئی داغ جنون بندین گلکی کلیا  
اکلی گلشن یہ نظر آتا ہی یہ سال غذا

زور چلتا نہیں ہونشی کد او نکا مگر  
بھی کمل سی سواہی ہو شال غذا

تیر پی زیب سی غل پر کیا اسی سر واد  
طوق قمر کو ہی یہ حلقہ خلخال غذا

چشم ترکیون گوارا کی رے حکا کرا  
ابر تر پر ہی مرا ہو کیا ر و مال غذا

ماہ نو دیکھہ کی ہم غم کی گلی ملتی ہیں  
کیون ہو جای نہیں غمہ سوال غذا

کیا ہو دہوی جو خیم فلک احترنی

انجی میں بچہ نہیں مردہ عشا ل غذا

غزل من کلام تراب الاقدام شعراء سلطان عالم مقید





کثرت نہیں شراب کی غم کہانی جناب

گردش ہی چشم مست کی دکھلائی جناب

قاضی سی نذر شیشو کی دلوای جناب

پنی کئی سی آپ ہی شرمائی جناب

تارنگہ کی موج تو دکھلائی جناب

چشم جاب گور ہوئی آئی جناب

انجما کی جا جاب کتروائی جناب

بھر خد شراب ہی پلوائی جناب

مجھ ناتوا کی ڈاب ہی بنوائی جناب

اب آپ منہ نہ مھر کو دکھلائی جناب

رورین آب اشک دکھلائی جناب

پلوئی پہوٹ جاتی بول شراب

تخیر دخت زری پری زرد کوئی

شب بھر عروس فکر بنائی ہی آپ کو

اس بحر چشم ترین نہ غوطی لگائی

عصمت ایسی چاہی دریائے حسن

سینہ پہ بحر حسن کی یہ ناز کی ہی ختم

مٹی خراب ہو گئی تسبیح شیش

مشہور ہون کہ عاشق معشوق نہیں

منہ وسط ہی پشت اوپر کوئی

تہنی کی دستکی کو تو دکھلائی

شمشیر ماہ نو ہی کتور سے ہی مہ

یتیم بکھڑ کو سان پہ لگو ایسی جناب

زنگ ورت ل عاشق سی کند ہی

چمکی کی طرح احترا تا بان ہی تک چمکی

پاپوش آفتاب کے بنوا یے جناب

عوضِ خون لیون جیہ ایشیا

عارضِ سرخ دکھائی سرباز ایشیا

کا چشمہ پستی میں تہا ہی ہینچ ایشیا

تک تہا ہی رشتن منان ہی ہوا

چات جانی ہی عوضِ خون کی تلوار

سرخ عارضِ قاتل سی جو لڑی ہی

یون بھر اکرتا ہی پچکار یونین

بزر و ہو جاتا ہی ہومین قبو رنج

یہ ہی سستی عوضِ مسک

نشہ عارضِ نگین ہے کہاں ہون

چات جانی ہی عوضِ خون کی تلوار

سرخ عارضِ قاتل سی جو لڑی ہی

یون بھر اکرتا ہی پچکار یونین

بزر و ہو جاتا ہی ہومین قبو رنج



صحن گلشن بین ہی لب نیکین

خطِ شیرنگ بھی لونه نکل آئی

خونِ ل وئی ساتی بی کہا او تہ

دختِ زردی رض شئی با خون

سبز پوشیدہ ہو گیا گلزار شہاب

سبز رنگی ہو چھپا کی خطِ رخسار

میکدین کوئی چاہی نہ نہ خوار شہا

پھر بجاؤن طرف خانہ خوار شہا

یا دل لب ... ہا ہی یہ آہ شہر بان شہا

آج ... گلزار

رنگیز و شئی کہو اب ہی طیار شہا

[Redacted line]

و گل بنائی اگر ساغر گلاب

او دہری جامِ خلک و دہری

و و زردیون جھکی گئی گل و ل

چمن میں بسیل شہا ہی شہا

بنائی شفق شام و فتاب

شرابِ اشک شئی طلی آب

خاک کبریا کا جام چشم مست سے

چھرانہ پیر منان موسم جوانی ہی

جوست باہ و عصیانِ نوجوانی

پسی ہن میکیدین چشم مست ساقی

دہوین کی مثل وڑا دیکا چرخِ شاد

دیا کجی اس دختِ زر کو در سنِ جوانی

وہ رند ہون جو کہی حالِ مغنیہ پوچھو

جو موجِ زلفِ سیہ مکہ پائی ہی

پسین کی طالعِ سیدِ رجبِ شاد

پلار ہانسی ہمین عالمِ شباب

تو ناز کی سی بھری سا غو جاب

دکھائی گردش گردِ کانِ شباب

جو سکی آئینکا و رشکِ شباب

بنائیکا مگر صفحہ کتابِ شاد

زبانِ موجبِ دیو سی ہمین جوانی

مثالِ سبیلِ ترکہا ہی پچھتا

ہی نہ حشرِ من مٹی خرابِ اختر کی

پلائین ہاتھ سی بہرہ کی بوڑھاپ





کرتا ہی اپنی لمین یہ مایوس اضطراب

جلو ہماری برق کا گلشن میں چچا

وصلت قیب سی ہی دہر ناتھ

کانو نہیں انگلیاں مٹون ہتی چکی

گل پیرہن نی باغی پرزی اڑا دے

تسخ سبک ہٹانے کہیں باروش کا

ساتی نی بحر می میں جو آٹا جاب

اس اعدا پر ہی گدائی میں چل

ساگن کوئی یار کا خانہ خراب

اوڑتی ہیں جسکی ضرب سی ٹکری

دشت نہیں سنہا ہی فسانہ جو نکلا

شعلی گوشت کہا تی ہی فانیوس اضطراب

کرنی لگی سحاب سی طائوس اضطراب

کیونکر کرن نہ ہجر میں فوسل اضطراب

اب دوسری کرتا ہی ناقوس اضطراب

کیا کیا بدن پہ کرتا ہی بلوس اضطراب

سہری دکھا چکی پی پابوس اضطراب

دیکھلا رہا ہی ساغر معکوس اضطراب

سہر کیا کری دھم طائوس اضطراب

بید رکو چاہی دل منھوس اضطراب

کرتی میں اوس سی یہ بیت مانوس اضطراب

ہر اک ہر نکو ہی پی پابوس اضطراب

روضه په کجا عجب ښه په حشت امانه

آختر بجای بهر شېر طوس ضطراب



سیر می پرانی مین کر جاتاهی غنقا

تیرگی سی کر گجاهی دست موسی

عازم نیکم سی بو جایگا دریا

شیرانی سی بهی ناکه

پهر تر شمر و محبی کیون بهی شیر

پهر محبی حیرن کی گرس میگون

کجه نین ایند چشموشی دلتنگه

عشق می مین م خفا بو تاهمی پست

یادین می میانی سی به سارا انقلا

پاؤنکی هر آله مین سقد زهی رونه

آبکی بلی گل لاله همی گا عکس

شیرانی سی بهی ناکه

پهر تر شمر و محبی کیون بهی شیر

پهر محبی حیرن کی گرس میگون

کجه نین ایند چشموشی دلتنگه

عشق می مین م خفا بو تاهمی پست



بدری تلو کی چمن میں خوشبو لگاں	جلد میں کر کر گناہاں
زلف کے دیوانہ مانل بھی خساں	چہو کر خبیث کو کر ماہی و انقلاب
منقلب ہے گردن کی ہر گز	پس کی ہر گز کی طرح سب کے کیسا انقلاب
کائناتی لٹی صدقین عمر بھر نہیں	اکبرہ حبیب لی زمانی میں تو دیکھا انقلاب

تمام لیسناتہ یہی امور کا وقت

تو بچا لیسنامی لاجو ہوگا انقلاب



شکر بھائی میں لازم ہی جستجو کیجا	شکر بھائی میں لازم ہی جستجو کیجا
بناتیں قلعہ محکمے کیجا	بناتیں قلعہ محکمے کیجا
نگاہ محکمے کیونکہ کہتی ہوئی کیجا	نگاہ محکمے کیونکہ کہتی ہوئی کیجا
شراب پکی ہی نہ لگو آرزو کیجا	شراب پکی ہی نہ لگو آرزو کیجا



ہمارے لنی اڑاتی ہی جان خمی کنا	قرب پلو میں اب گرمیان نہیں کرتی
ہم اپنی پہلو میں گھونٹا کرین گلو کنا	شراب یگانہ ساقی جو دل جلائی
سنگھاتون نالہ قد صنم سنی کنا	کھان ہی سرو نکر فاختہ یہاں کو
کرینگی زلف میں شامی یہ جستجو کنا	مہار اعارض وشن طلب میں ساغور
کروں جو بزم میں ساقی گفتگو کنا	دل پروی سیخ مرہ میں بھی وہ دید
ہماری شک کی مہمہ سی ہی برو کنا	بر شتمہ ہوتا ہی ہر دلغ چشم سوزا
خدا چلائی اوسی کو جو ہو وعدہ کنا	بتوں کی دور میں سیخ کتاب لازم

گلو سنی بلبل شیدا کا دل جلا شاید

چمن میں آتی ہی اختر کو آج بوتی کنا

وامن ہو کیا رور و کی چارہ سنا	غیر شوق چندہ پر ہی اوارہ سنا
-------------------------------	------------------------------





دامن پان ریگ او سکا غیرت مہتا

آبِ بجلتِ موجزن کیونکر نہو فلاک

بالِ طاؤس چمن کی طرح ہی اسی خوا

مشق کی یہ عہد پیر میں زیادہ کیون

میں ہر گریان ہون گیسروسی کہ نشی

اندون اخبار میں سنی لگائیں کس

ہوشِ سنج سنی قوشکی ہتی عیارِ جا

خمن پرروانی برقِ الفت چھو

چشم تر ہون میں پہا ک طاؤس کی

اشکبار میں اگر دیکھی وہ مہ پارہ سجا

مادہ یہ برق ٹھہرا اور فوارہ سجا

گو چکا اپنی بجاتا ہی یہ نقارہ سجا

مدتوں اپنا رہا طفلی میں گہوارہ سجا

دیکھ کر مال تر ہو جانی صیدارہ سجا

برق و شکی ڈاک میں بجائی کارہ سجا

انسو کا پشت پر باند بیگا پستارہ سجا

اشکِ غم دی گما دہقانی کو کفارہ سجا

سیری آنکھوں میں کرین باغ کا قطارہ سجا

برق و شکی یاد میں ہوئی جھڑم

آسمان پر ہو اہی ہر ایک سیارہ سجا



کو ریز مین کج کرتی مین بنم پاتراب

ہتو کرون مطی خج شکام کی مین یما

جو دہمت چاہی بوسقی دل ہی دی

پھر سہ ق لو دہ سانی کھاو مان

غیر زرم یار مین تھار شک سے اہم

سابقا ہونا گداؤ نکو جو اوس ستی سیل

کیونکیشا نہیں کرتا ہی سفری

و پری اپنی نکلن نام دل کندہ کی

اس صف شکر کا نہیں جانتی لالہ نیرہ

انہی دیکھیں خد اسطرح دی زاد

حسن سباب سفر ہی عشق اعظم پاترا

بزم عشرت مین کج ہی بھرا تم پاترا

گر کیا گنج دہن مین آج حاتم پاترا

غنچہ گل مین کر ہی پھرا کی شبنم پاترا

بھر شیطان کچکا دنیا مین دم پاترا

تیسرے مینا فی مین کر تا کا تہم پاترا

زلف جانا نشی اپی ہو جانی بہم پاترا

چشم کی حلقی مین کر لونج خاتم پاترا

معربین پہلی کرتا ہی یہ پرچم پاترا

خال بند و طاق ابرو مین ہی لوم پاترا

جس نین کی تیری ~~کریں~~ کریں زخم خرم باز

میرنی سچ ہوتا ہی جان جان  
پہلوئی بست عین جان ہستی م

بادشاہ حسن کی سکی کیا کرتی ہین کوچ

سینہ خمر پہ کرتی ہین یہ دہم پاز

چشم مست ناز کر صوٹ می کی خرا  
بیکید کی ساقیا ہو جا گئے مٹی خرا

نشاہ دل کر کر اسی خاک نیچہ سیر  
زاہد ونسی ہو گئی رندو کی پھر مٹی خرا

یاد ساقی مین رو یا منہدم کیونکر  
دہرین بنیا و بنیا کی بھی پانی خرا

تاں طوق صنوبر خرد سالیہن ہن مین  
مثل قریب جتنی سنی کی ہن مٹی خرا

ہجری سنا کا کتب مین طفل کلک  
شکستہ ہون چلکی اسنی مشق و صلی کی خراب

طفل نازک کو کہا یا ہجرت خط  
تو کر روئی سلم ہر ونی و صلی کی خرا



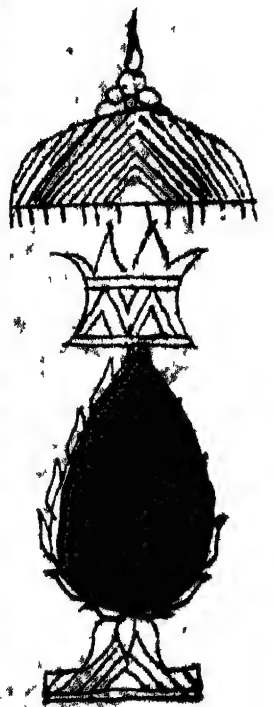
شیشہ نو فکری سی سکھین گر پڑا	جام شمار کہن سی مہنی مٹی کی خرا
آتش نیک خاکا کہل گیا سارا فروغ	بنگی خط شاعری جب تار دی خرا
کیا اثر ہی شیش گل پر ہماری آکا	بنگی ستار مبل ہمیں جب چاہی خرا
پہولنی پاتا نہیں گل توڑ لیتی ہیں	گلشن مضمون کرتی ہی ہیں خرا

قافیہ پر چند دہو ند ہی پڑھ بندش ہو کی

واہ اخترین قوافی یہ غزل بھی کی خرا

لکھنا

آگ بجڑ مڑ تک جو اچھا لکھو	بنائیں شتی کاغذ یہ ناخدا لکھو
یہ دل تو سب سے خط صہم سی ہی	چمن میں با و صبا لائی کوئی کیا لکھو
یہ حال محض رخسار کی	یہ حال محض رخسار کی
کسی وہ حال ہی ورنہ بنا ہی نہ	چھٹا پھر نا ہی سہہ پروہ ورنہ لکھو





ہمارا نامہ اعمال غیر کہتی ہیں  
وہ لاشریک ہے کیونکہ نہ جدا

وہ بادشاہ ہوں ملک کا حق صد  
سوی بوم نہ لی سایہ ہما کتب

وہ ناتوان کہ تنگاہی بارہی صد  
وہ سنگدل ہی بنی کیونکہ ہر با

گلوں کا رنج بجان پہ سن نہیں چلا  
لغافہ بند ہی کہو لکی یہ صبا کتب

جای خط صنم سر جو ہیبتا ہوں  
تو کوئی یار میں نہیں نقش پا

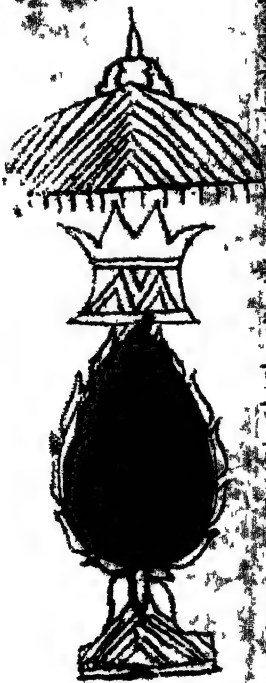
جو بادشاہ کی ہاتھوں میں نہ  
کے گے اسے موبو ریا کتب

جو خزان نعمت  
کے گے اسے موبو ریا کتب

تو نہیں اختر تابا کی قدر نہیں  
خدا کی واپسی خاص ضرور لا کتب

خدا کی واپسی خاص ضرور لا کتب

جگاہی کعبہ مقصود و محبوب  
ہیں غائب میں اور موجود محبوب



ہمیں کچھ غم ہوئی جو شملہ در فیر

بہاؤی آتش نرو و محبوب

بنو سجدہ کیا ہی جس کے لئے

عالمی محبوب و محبوب

ناخود رہز وقت سے یہ الماس

کئی سودہ ہی ہی بی سود و محبوب

لکھو پھر جمائے کی بلے

دکھا پھر آتش بی دو و محبوب

وہ حاتم ہون لو گار اس کا بلا

جو مٹی الا یہ دل ہی جو و محبوب

مقام آخرت کا کوچ ہے اب

دکھا فی منزل مقصود و محبوب

ہمیں کینا تو خستی سی ہوئی لال

یہ عاشق شعلہ اور بار و محبوب

بہاؤن شکباری سی تو بھر کے

دکھا دی نالہ دل دو و محبوب

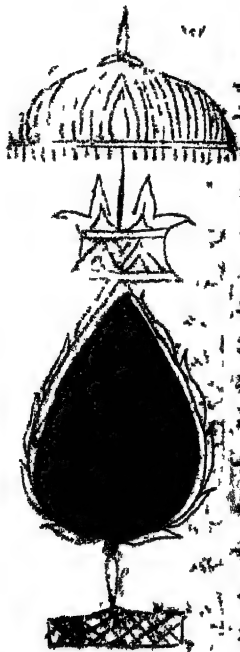
وہ پختہ خیال غام و صلت

شب چراغ میں ہی موجود و محبوب

ہوئی پھر داغ وقت جمع کجا

ارادہ تو وہ بار و محبوب

اگر سیکویر مسجد کی طلبے



# گنجت سر کو سی مقصود محبوب

نہ ہوگا اس تن عریان کو پیرن	نہ بعد مرگ جنون کو ہوا کفن مرغون
رقیب آئیں او نہیں کو ہوا بجن مرغون	کو ارا رشک نہ ہو قبول ہی قبت
وہ عول ہو کہ ہوئی شش ہن مرغون	کو نگا وادی شش میں بسی شکون
کبھی نہ داغ کو ہو بلبل چمن مرغون	از آئی رشک سی سد ہمار امصرع
نہ بھائیوں کو ہوئی بوتی پرین مرغون	غریب میں لوی سب کو داغ اسی تعقون
اسیر ام بلا کو نہ پس ختن مرغون	عبث آہوی چشم صنم سنا
نسیم غلہ کی خوشبو کو ہو سخن مرغون	ہوا کو باندہتا ہوجن رشکی لفت میں
بلا کشہ نکو ہی پر زلف پر شکن مرغون	شاکنی صاف کر کی ہزار موج ہم
گدا آئی پیشہ کو ہی سب کہیں مرغون	نیا ہوا ہی اگر باد شاہ حسن تو کما

وہ ناتوان کن بڑا سخاوت بین	بہت ہی حضرت غم کو مرید بن
کیسکو اپنی طن میں خیال غریب سے	کیسکو عالم غربت میں ہی طن مرغوب
ہم اسکی سیرۂ خطا کو تو جانتی ہیں	کیا ہی چشمہ حیوان چہرہ دقن مرغوب

ہر ایک مصرعِ آخری ل میں ہنتا ہی

کباب گاہ و نہو گیارہ ہمن مرغوب



چمن سی پہلیک ویا آستان کیا	ہمال جگہ کیا کی باغبان کیا
ہمارا بار تو ہی لامکان مکان کیا	خدا کی نام سی افزون ہی نشان کیا
شباب میں کسی معلوم یہ ضعیفی نہ	عجب بجا رہن آتی ہی حزن کیا
یہ دنیا قاتل کا ہمو قتل کی قوت	کہ چشمہ غم کھلی ہی کہاں کیا
اہی سی انکہ دکھا کر عبث وراثی	ہوئی کر کمز ہی کہی نہان کیا



یہ مہی ہستی ہی کھل کھل کی زخماں کیا

زین شعر و کہانی ہی آسمان کیا

دریدہ ماہ سی ہوتا نہیں کیا

دہن کی وصف میں کھلتی نہیں کیا

زبان کلک سمجھتی ہی ان کیا

تہاں کی تنک مانی گی وہاں کیا

گر ما تو جانتی ہی پر ملا کنواں کیا

ملی ہی پست میں سید ہی کیا

مگر کو چہتی ہو مہی ای میان کیا

اوٹا ہی آتش سید و دہی کیا

اگاہی مرثیہ خواہ کون کیا

خبر ہی پنی ہی رخسارِ زرد کی او

کلام گو تو ہی ذرہ مکر کلام ہی

پڑی میں اغِ رخ صاف حاتمہ چ

وہ تہی تنک ہاں ہاں ہی ہم

کہلا ہی آئینہ میں سبزہ خطِ رخا

ہیں چ چاہی تہا ہو سکی نہ صفت

ایسر ناف ہی چاہِ فوق ہی ہو

جالِ سرور و ان کو ہی بارگاہ

برا ہی پھر ہی محبت نہ دریاں

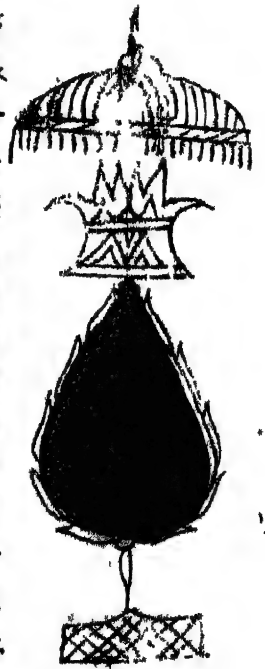
کہنو نامستی پر اوسنی غضب

شہیدِ کامل شبکوئیہ دی شہو

خدا و تعالیٰ نه اس دنیوی تیان بین  
ترتیب دین صنم سنگ استان کجای خوب

تری غزل یہ ہلالی نشا رہی اختر  
اگر پڑی تو کسی سنگ شمع خوان کجای خوب

چشم نگاہ دیکھ کر منش کی سائین	ناف ایسی حور و شکی ابد کو بربین
یہ کہ پیشہ ہی سائل شرم کچھ اتی نہیں	حرف یکہ کی طرح ایشا خوبی زمین
سرمئی ترا پر نہ درانی کھلا	شکستہ کی مانند وکی دور
جانیہ ہی ہی گریبان چین پھر روی	مثل بیل چشم ای گل پرین حادین
اتین ہی صنم سی سہ دھری کھوئی	پھر غالی سرخی مانند تو مجھ میں
تجو شیرین لی نہ پوچار اگانجست	شرم ہی لازم ہی تجکو کو بکھینچ
گرمیان و کسی قیہن قیہن تیرہ	داع شوایا ہی تجکو بہی اگلین



ماہل شوق ہم آغوشی گل و ہوا	طاہر دل چاہی بلبل کی ترشہ پیرن دوس
وادے پر خار میں مون لگی ہی	آبلو کی خم سی قتی چاہی ساغر میں دوس
کونسی من کو زابد حور کی الفت نہیں	بندشکس میان چاہی سمون دوس
دایم ندیر کس سی	م ہن ل پر دوس

درد کا کیا غم ہی قاتل ہی ہمارے شہم  
 موج اچھلے ہی اختر ہی خنجر میں دوس

ہنیں بہشت میں ہی اسکو جو عین مطلوب	ہمیشہ حضرت دل کو ہی مہ جبین مطلوب
کرے کا نفس ہم اوں کا دل تسخیر	عجب طرح کا سلیمان کو ہی نکمیں مطلوب
درد و غلوئی سی دریا ہون آسمان پہ	ابھی سی کہتی ہو تم ہی ہی میں مطلوب
کلوئی کام ہی شبنم کو باغ عالم	عوق کو رہتی ہی ہر دم شری جبین مطلوب



مین اپنی دیدہ گریان کو کس سی پوچھو چکا  
جواب تر کو ہوی سیری استین مطلقاً

ہمیشہ پاس سی طالب ہی مری اجنا  
اکم خیال کمرین ہی دو برین مطلقاً

وہ مہ سی عقد ثریا میں داغ چپک کی  
ہماری خرم دل کو ہی خوشہ چین مطلقاً

نظر میں ایک سی بہتر ہی ایک دینا  
بڑی کو دیکھ لین جب ہم تو ہوتے ہیں مطلقاً

ہن میں سی ماتہ اوٹھاؤ تو نہیں طا  
خدا کی وسطی چوڑ و نہیں نہیں مطلقاً

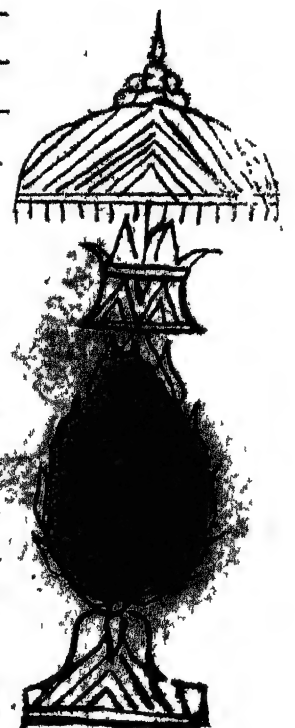
ہمیں ہی آس دو خسی خوف کیا  
نگاہ پاک سی ہی روی آس مطلقاً

ہمیں خوش کرنیکی کہی مگ طینت  
وہ نش لین ہی ہو گاہ نکسین مطلقاً

ابھی تک تو نہیں عشق تنگی ہم طا  
ہو ہی شا بد معنی کہیں کہیں مطلقاً

ہماری تاک ہی طالب کون  
مطلقاً

ابھی سی آج مر ج نشین ہی  
کہ نقش حبیبی نے سر چکی کہیں مطلقاً





بدونسی سکتی پھرتی پین وہ طریق صواب	بہت بچتی ہیں آسان وہ طریق صواب
وہ بد ہون نیکو نگاہیں ان پہلکے	شبِ صال میں ہوتا ہوں رفیق صواب
ہر ایک نیکی کی بدلی بُرائی کرتا ہے	ابھی تک تو نہ پایا کوئی شفیق صواب
یقین ہی شستی افعال بد او تر جاتے	روان ہی بحرِ فامین جو غریق صواب
بدونکو راہ ملی گی نہ نیک صحبت میں	اگر وہ غیر نکالے کیا یہ طریق صواب
رقیب بد نہ جلائیگی آہ کا وہ	نہارا عاشق صادق تو ہی یقین صواب

بدی بدی میں اس اختر کا کام ہوتا ہی  
بتو خدا کی لیلی اب کرو طریق صواب

پند گیا اوس بدہ خوار کا اسلو	وہ اوسکی نشاۃ کی آنکھیں خمار کا اسلو
چوکی آئی تو بھہک کر	چوکی آئی تو بھہک کر



کنار کسین بونخی ک همکارهون مین

هر اک گلابی کوی عنایب بھر بھر

یقین ہی نگ شفق روی چرخسی آریا

زال نوشن بون ساقی چہ شامی بط

ذیل شاعر کی آنکھ میں کہتے کتا

ہیں نوج آنکھ لڑانی سی شرم ہی انی

نقن ہی ہی بادی ام چشم پرستہ

خیال یار مین مین السطو پر چھوڑا

ہر ایک میرے ہستانہ ہاتھ ملتا ہی

شرار مین اسی بوجھندی ڈو

نشانی چاہی قاصد ضرور مہ کو

خیال کوی صنم ہی کنار کا ایلو

چمن سی جابی خندان بون جار کا ایلو

جو دیکھتی کسی سینہ نگار کا ایلو

کسی کہانی ہو اس آبدار کا ایلو

گلون مین تاہی جس طرح خار کا ایلو

دکھا جاتے ل اشکبار کا ایلو

وہ سرو ہی شجر میو وار کا ایلو

ہر ایک بیت مین ہی یار کا ایلو

دکھایا سرورنی بجا سنگار کا ایلو

دکھا با سنگ مین نشی شرار کا ایلو

دکھا دی مھر ل نیست شرار کا ایلو

آنرا در کس شهبلاهی زرد و هوئی

چمن مین پاتی ہی کب چشم یار کا

کبلا صدی سلاسل نیچی گل لاله

کڑی کو جان ل د اعدا کا اسلو

پرین پائین گی عاشق مزاج بھی

یہ شعر ہی شجر سایہ ار کا اسلو

کیا ہی خترنی پر کوہ فی مکرسی قید

کین ہی ہوتا ہی ایسا شکار کا اسلو



رنگی گلیدار کا میرا مقلب القلو

باغ ہی اس بھار کا میرا مقلب القلو

گردش نخت کیلغور چاہنی الاهی ضرور

گردش چشم یار کا میرا مقلب القلو

ہو گئی باغی بجا جیسی کبلا ہی لاله زار

دل ہی الت ہزار کا میرا مقلب القلو

رنگ چمن ل کیا تمام لی دل تو ہی بجا

بیل سمیت ار کا میرا مقلب القلو

گردش نخت تہی کال سوہ پٹ کیا ہی

پہیری ل ہی یار کا میرا مقلب القلو

پہول بنای خار کا داغ ہی لالہ کا  
 رنگ ہی وہی رکا میرا مقلب القلوب

شوق بڑھا اوس سی اب خیر زار کیا عجب

دل نہ کہنائی یار کا میرا مقلب القلوب

جب گم ہوا یوسف سا جوان بین

پاؤں کی عوض ہو وہی دان بین

ہو جاسی مرغ حبس کی کمان بین

دی آتش سوزان سی ہون بین

الفت میں ہی یوسف کی کمان بین

ہر زخم لہو و دہان بین

ہیں تیر مرزا او کی کمان بین

ہاں گنا غریب و نکو کھان دین

آجاسی خط شوق جو یوسف کی طرف

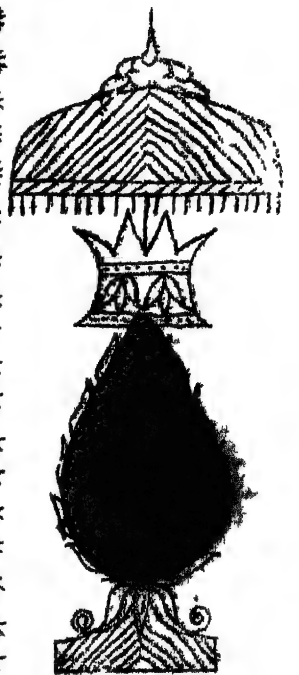
آجاسی تصویر میں جو تصویر بدو

بی طرح رولا تاہی جلا کر میرا بوس

یہاں کثرت تالہ تو وہاں شدت گیت یہ

ہر زخم لہو و دہان بین

ہر جلاؤ نہ کوشی میں جو یوسف ہو






ہر شک جان پین پنی کی دکھیا  
کیا معجزہ کرتا ہی نہان و یعقوب


فائدہ جو جواب خط یوسف کی طلب  
کرنی لگی کہل کہل بیان دین یعقوب

ناف و وقن پاری ہی شد گیت  
دکھلا تا ہی ہر ایک کنوان دین یعقوب

چاہ و قن یار  کنوان دین یعقوب

سوتا ہون یوسف کی تصویر میں  
ہر چشم کا بستہ ہی کنوان دین یعقوب

غالی ہی رخ یوسف و درازی دل  
گو شکونی شوای کنوان دین یعقوب

کھوئی اگر تیغ گہہ سان بوسف  
ہو جای ابھی  کنوان دین یعقوب

اور جای اگر بوی رخ یوسف و گل  
کیونکہ نہ بنی برگستان دین یعقوب

پندش کرمان کی اب حاتمی اختر  
باند تا ہی میان مثنی کہاں دین یعقوب



وہ نازک ہی ہر سان ارلا  
اوہا سکتا نہیں و ناز مجذو



میسماؤ تو سوائی سے شوق

اور ارمغ زبان سی دام صیاد

نخن سے طائر آزاد سی صید

کھا جو شہد سے نکلا وہی دل

نخن کچھ نسخہ اکیر سی کم

ترانہ باغ میں گاتی جو بلبل

ہوا انجام سے ہوا وصل جانان

جو نکلا شہد سی ہے عجا مجذوب

رک کی کب طائر پرواز مجذوب

دہن میں ہی بان شہباز مجذوب

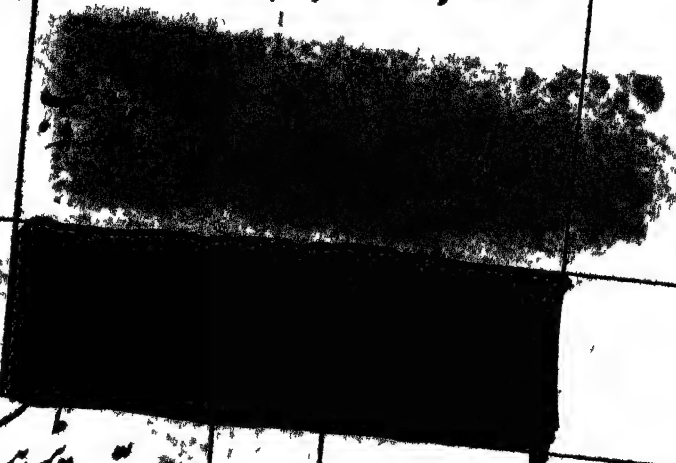
چھپائی کس طرح وراز مجذوب

ہر اک شعر مرکب ساز مجذوب

بنی صدر میں مالہ ساز مجذوب

نہ ہوا چاہے ہر میں آغاز مجذوب

کھان بڑا مارنا پھر تاس ہے اختر



ترسی تہی ہے مکتوب ایوب

بجا ہی فاصد محبوب اتو

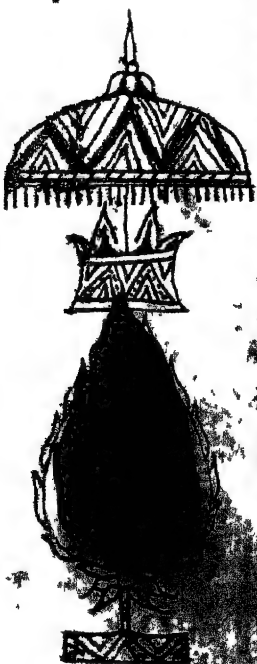


جو اید ابو گوارا ہی وہ دل کو	بنایا سب کو کیا خوب ایوب
و کھا پھر موج معشوق حقیقت	روان ہی جسے عرفان دوا
کیا ہی ضبط نالہ منہ بگڑا	بناد چشم دل یعقوب ایوب
پڑی کیسے بدن من صبر کرو	غذای داغ ہی مرغوب ایوب
کسی کی سمیت لاری و سکی طاب	ہماری صبر کا مطلوب ایوب
بدنسی دل نکالا میں نہ بولا	دکھا یا کیا ہی خوش اسلوب ایوب

وہ صابر ہون عجب کیا اس کا احترام

بناد من پھر کوئی محبوب ایوب

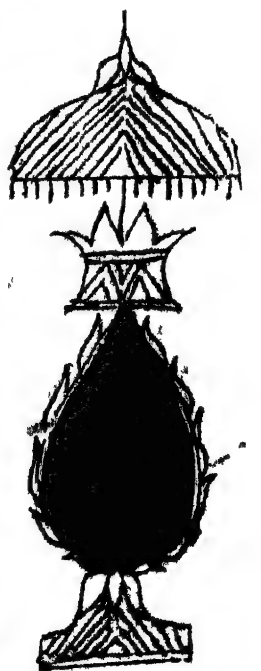
رہتا ہی و عالم کسی کہاں کہاں	دل کرت مردم میں ہی تنہائی کا
پھر گردش ہیوہ کا مطلوب ہی	پھر کاشہ سے کسی سوانی کا



لکھون فی تھی دیکھہ کی کیا کچھ نہ کہتا	پلکوں کی زباناؤں سی ہوں بنیاں کیا
کیا رشک ہی قابل فی ہاہل کوٹا	امید نہیں بھائی ہو کیا بھائی کا
دریش صفت آنکھہ کا کامہ ہی ہی	دل جیسی ہی اوس کا فرہ جانی کا
کیا تنک ہی کیا عار ہی ہی عاروں کا	بدست ہی کس بیان میں سو کیا
در بانگو کیونکر ہو گو ارافت غم	رہتا ہی یہ سر یہ چین سا کیا
سینی میں ہی ل ماہی بھری سا	پرانکھو نسی ہوں آہوی صحر کیا
فرقتمن گلی کہل گئی باہر ٹیکے بند	ہوں گلشن بستی میں صف آری کیا
دوانہ ہی ل اوسے تچہ حسنی ہی دیکھا	ہوتا ہی نظر باز تماشائی کا

احقر یہ خطیر جنم کا ہے پڑا عکس

دریا میں رخ ماہ جو ہی کا بھکا طالب





کیونکہ ہو بھر میں صفِ قدِ بالا سیماب

بیتھاری میں لانی لگا وہ نورِ نظر

واعِ بیتابِ مٹا سکتا ہی اچھی ہر کیا

عارضِ مسخِ پہ بیتابِ لہلہ

بیتھاری رخِ مہ کی نشانی تہا یہ داغ

خارجِ بھرنسی نہ ٹوٹا دلِ بیتابِ مرا

دلِ اُلتا ہی جو چاہو قنِ جانِ مین

کینچ لیجائی ابھی ساقی دریاں کو

عینِ تباہی میں لکھی ہی غولِ قنّین

کچھ لبِ بچھا کسی اور ہی میدان کو

مٹہ کھلو اور قریبِ مٹسکن

دلِ بیتاب سی ہی عالمِ بالا سیماب

عوضِ تارنگہ ہو گیا بالا سیماب

سینہ صاف پہ ہی موتی کا مالا سیماب

رنگِ گل اڑ گیا اور ہو گیا بالا سیماب

تیرہ بختی سی بدن پر ہوا کا لا سیماب

واوٹھی صلِ مین ہی پاؤں کا چھالا سیماب

مٹہ ملک انکی ہو جاتا ہی مالا سیماب

دلِ بیتاب سٹی جاسی پایا لا سیماب

یکھلم ہو میری شعار پہ مالا سیماب

رتبہ دلسی ہو ویکادو بالا سیماب

مٹہ کھلو اور قریبِ مٹسکن

کیا اختر پہ پارہ بنائیں گے ضرور

پتھری سی بہت ہی تہ و بالا کیا

[Redacted]

کبھی خطِ عارض میں اپنا سویا

سمیع استخوان سی کر جستجوی

ناکسی نہ سونگہی تھی ہمیں بوسی

[Redacted]

سین لکھادی مہراج سویا

پھر تھی سخن چین ہی آرزوی

کبھی فی پانی مہی خوی

کیا عروسِ مضمون ہی کھایا گویا

تیرہ بخت کیا پائین تیرا رُسی عالم تہا

فکرِ لغتِ رخ تجھ کوہِ وز و شب ہلانی

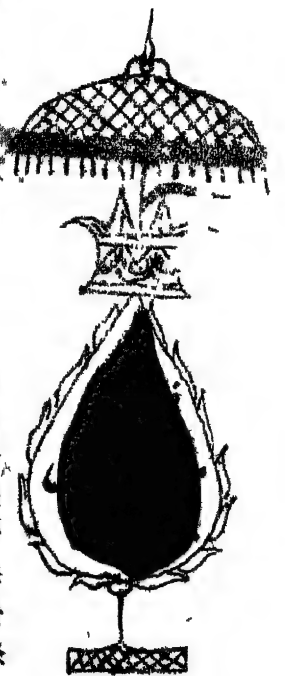
تیرا عارضِ گلگون کچا چمک دکھاتا

چاندنی ہوئی میلی چاند کی پشتی

امنی کا آئین ہی داغِ عقدِ دین

شہرِ میری کبھی مثلِ حضرتِ

فکری مرا ہر شہرِ موتیوں کا مال



دوش سہی کا دی وکی لکلی زنجیر

پھر کھا دی مشاطہ گلوئی عالتا

نیلا دورا میکل کا ہونٹہ میری ستیا

ساقیا ہوا نہ مشورہ

شیشہ مہر تابان ہی یا یہ خوشان

چہٹ سکی نہ یہ غرچو سنی بہت لب بھر

اتنی منہ تک ای اختر جب گلوئی عالتا

نجم کو کب یاد میں آئے

خاکساری سی بنا ہی آسمان پر آفتاب

میل خواب وین تن کو و پھر کو ہو گیا

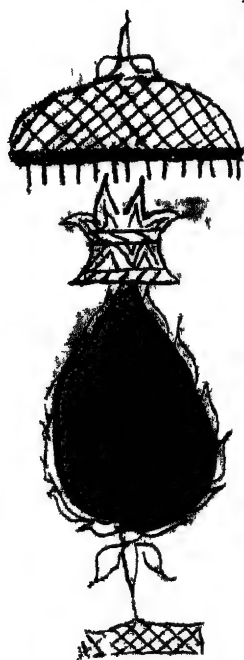
آسمان کیون پہنچی ہم فقیر کا داغ

جان تیا ہی طلب میں و مٹی پر آفتاب

پہمہ کیا زیر قدم کیون نہ او پر آفتاب

اوسکا ہر کلتیکہ سی جیسے و آفتاب

کاسہ سائل بنایا ایک در پر آفتاب



نور عارض تیرا و ناہو گیا خورشید

جلیان کا نوین مین حدیسی بر آفتاب

بزم بخواری مین اپنا کاشہ دل چو

ایکدن نظارہ رخ او ملک بر آفتاب

سیرش داغ دل اختر سی کیا نسبت

چرخ کھاتا ہی عبث مہ رو کی سر آفتاب

میں موسیقار فی سلی فغان

گنگ کی گلگیر مین جا کر زبان

دستان گل سنا مین بی عین

کیسی ہر کی مین ہا کر فی جان

بہر کیا ہو رہا ہی بوستان

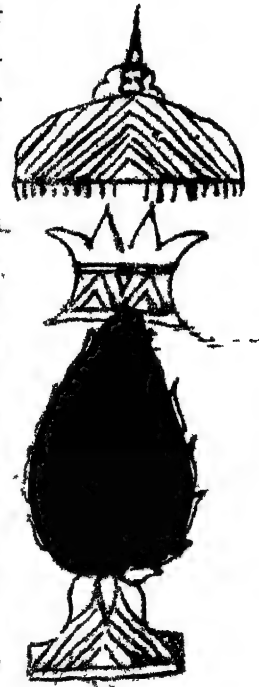
بل گیا کر می گل سی آستان

نام گلے شعرو کی محفلو مین

قصہ خوان سویا کر سی طالع یہا

تا کہ مین حیا داو کی نو چاہی

بارش ابر مڑہ سی وزیہ شاد







آتش خوشالچہ ہی ہر گل کی اوپر سست

آفرین صد آفرین انجی ش بیان لیب

دو نگار زبان تیغ سی قفسہ بزرگ

ماؤ و سہری زلف گرہ گیر کا جواب

پرگار و ہمین ہین تصویر کا جواب

اللہ دیکھا اوس سب بی پیر کا

دو نگار زبان طوق زنجیر کا جواب

دیکار زبان تیغ سی وہ تیر کا جواب

نہ شمع کا جواب نہ گلگیر کا جواب

لایانہ نامہ بر مری تحسیر کا جواب

پاؤ کی فنحسری تاثیر کا جواب

پاؤ کی ہوس ہی مانی و ہزار کی

سوسن ہی تو نہ تنگ ہو کا فرج

کیا قید خانہ پوچھیکا احوال پرنگا

کیونکر نہ تیر آہ او و ہرین روان

یہ سوزی طہان تو وہ جلاؤ بی زبان

بس تو ہی توں کبیا آتش خوشال نصیب

ایمنی میں حسین بنی تصویر کا جواب

دربار تہیج اطفال تو اوستاؤن سب  
خداوند دل عشاقت کی بنیاد سب

تاکین میں سے جو چہ تہیج صیاؤن سب  
عمر عیار میں مکار میں اوستاؤن سب

ایکسی کی زیادہ نظر آتا ہے حسین  
چاند میں کی تگری میں زیادہ میں سب

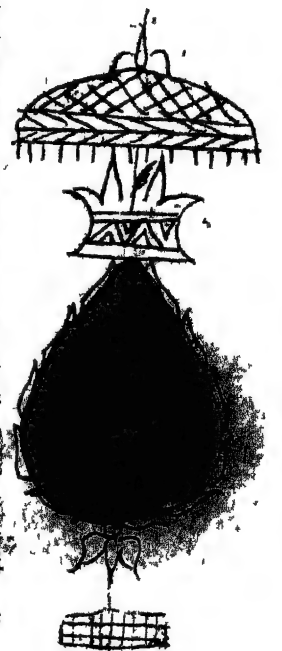
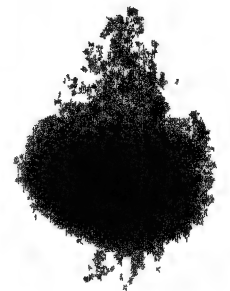
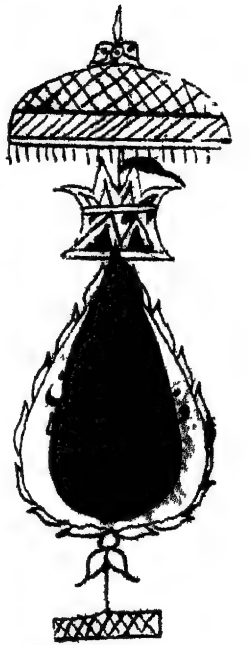
نرم دل میں ہی غیا تو لو ہا میں  
سخت میں سنگ میں اور تیز میں سب

ایک شے کی لپی تہیج  
سخت میں عشاقت میں سب

سرسی مہمہ چہاؤنہ پھراؤنہ نکمین  
باغ میں انکی دعا بھی آزاد میں سب

کہہی اختر کو بلایا کہہی خود آپ گئی

واہ معلوم ہوا کہہی بجا میں سب

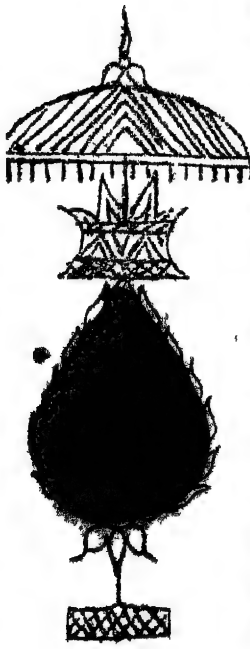


خفتہ بختوں کو نہ ایتگا کہنے ہمارا خواہ	بام پر کرتی ہیں میری طالع بیدار خواہ
بیتراہیسی تیری ہمت	کہا تاہی بی بی ہمارا خواہ
جادو ملک عدم دکھلائیکی بندگی	انجھ میں ہی ہو گیا موسیٰ میانِ خواہ
طالع بیدار کو اپنی جگہ اون اٹھے	میں پایا او سکا میرا تشنہ بیدار خواہ

آتش و آتش لہر سا کا بندہ کیا ہی لین ہیان
دیکھتا ہوں شب کو سو سو بار میں ہمارا خواہ

[Redacted text block]

ہو چکا ہم سی شہنا مطلب	کلیہ یا خط میں وصل کا مطلب
کیا کر کی صفت کروں صاب	پہیری اسیمن اور نیا مطلب
کم کیا میں نے اس کو سو سو بار	شوق سے خط میں بڑھ گیا مطلب
سردھس	چکے جا مطلب

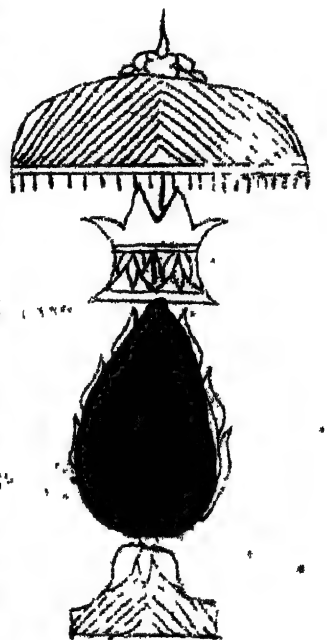


نہیں جی اس نہین نہیں نہ کہو ۱ کہہ چکے کہہ چکے مطلب

چار لفظیں ہیں بات یہی ہی ۱ حال و احوال مدعا مطلب

محرمانی ہو دل سے اختیار

یہی اسکا ہی مدعا مطلب



ہوشہ چھو اتی ہیں ہر بار مٹی کی

دل چکھواتی ہیں دامو کی لدا کی

خری جنت کے دکھاتی ہیں مٹی کی

سرم ہو جلیں کہ سنگار کی

نہ تلو چٹکیو نی اپنی گھنگار کی

بوسہ لی لیس کے ہی ختم تلو کی

بند ہو جاتی ہیں شیرنی گفتار کی

پستی میں مودہ عارض پہ غزلان کی

رطب یا بس ہی زیاستین وہ شیرنی

سہرکف آئی ہیں پہلی ہی سی متعلیٰ

ہوشہ سلو اچکی دم باز و نکی پیا

جاننا ہی بھی سدا شہیدان قاتل



خوبه از در کجا می گذارد

پاشی سرخ را کرتی هین خوار کن لب

پستری بدلی چلا میرا کمان ابروی

لب معشوق هوئی محبتی سوار کن لب

گل سوسن نه شرو نکا گلزار د

رسی آلوده کباد نکا طر حدار کن لب

وصل کی ات گهی نیستن کرتی

کباد کبایتکی هین دیکهسی لکراتی لب

بعد مدت جو هوا وصل نصیب احمر کو

منه به منه کدیا پاتی جوین لدار کن لب

د فتر عالم من هی به صفحه انتخاب

صفحه دین هی تیزی لب انتخاب

تجسی بهتر کون هی ای به شتم

ساری اس محبت عالم من هی

سری پاک تر ازین بیک

موشکافوشی نهوگا اک سر انتخاب

عاشق منشی مساو نه تسا

ساری عالم من هین خم توین سو انتخاب

خوش مزاج چہرہ ہی کہتا ہی تو بد مزاج

مہر نہ کی کی تیری بازو کی پرک

اکسی ایک ترک کو ہم بہرین

مصرعہ سر ایک ہی دوسرا مصرعہ

نیک بونسی کیا ہی تجسا بد خواست

جیسی کی منتخب ہیں دینی و انتخاب

چاند کی تگرے ہیں تری نو زانو

مجلو حیرت کرو نہیں کسکا پہلو

سلک نہ کی تصویر میں جو خیر و دوگی

موتیوں ہی سو ہو گئی یہ آنسو انتخاب

ابکہ کیا دل کا ہی کیا چشم حشر

خوابی اگر بتا ہی دھور شید

مجلو حیرت ہی یہ معشوق یا نور

اسی قیاس کیسا منی انگا

خیمہ اہل فنا استاد ہی بالائی

جب تک آئینہ دکھلائی نہ آئی فنا

یا شفق یا نار یا گلزار یا عتاب

سیر ہی دلی ہی س ہی ن

پونچھتی کیا ہو ہمارا حال بعد مرگ

دب یا ہون غل میں عشق مانگی کتا

بای جب جنت میں اختر یا علی تم ساتھ ہو

تھیک تھیک اللہ کو بتلاسی یہ اپنا حسا

پلا جو کا نکا بال لاچک گئی کوب

سمجھ کی عارض بہ تا فلک گئی کوب

ہوئی میں خال رخ صاف شکستہ

جو رشک عارض بہ سی گئی کوب

خطرہ خونگاہی یا آسمان پر مریخ

پشیمانی غم سی تپک گئی کوب

پاسی آگئی داغ بدن کی صورت

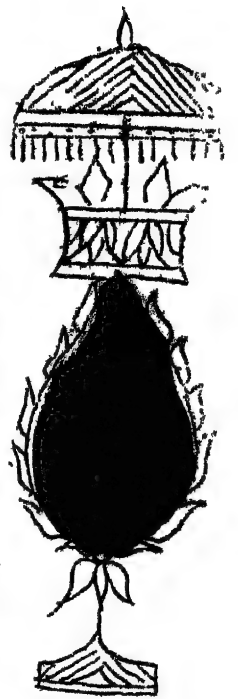
کہی جو زلف و رخ ماہ تک گئی کوب

سیاہ بختی نالہ سی تنگ سے ماہ

زغال داغ بدن سی چٹک گئی کوب

نہ پائینگی یہ کہی روشنی داغ بدن



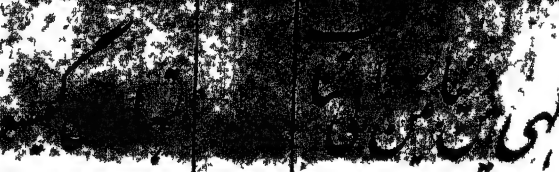




نظارہ بازی ہی کرتی ہیں اقب سی آپ	اوسی ہی ماریں گاج آج اک فطر سی آپ
زمانہ ہو گیا شیرنی سخن سی تلخ	کیا یہ کجی مسواک نیشکر سی آپ
کہتی پھو لوں سی پنجہ کہی کلائی ہے	ختم آج زلفوں کو نکھلاتی ہیں کمر سی آپ
ہزار بار سنبھلا سنبھل نہیں سکتا	یہ بار عشق او تارین ہمار سی سی آپ
مقابلہ نہ کریں آپ کو دیکھیں	پرسی میں جو رہیں کچھ نہیں ابشر سی آپ
نہ بات ہی سخن ہی فقط درشتی ہے	حلی میں سوچ کی کیا آج اگہی سی آپ

ہنسایا کرتی میں اختر کو روز و یمن  
خوش آب کرتی ہیں دل کو چشم تر سی آپ



سہون نی دیکھی یں    سی سچ ہی ہین کی

یہ کالا گیسو پی پر چھوڑی صا <sup>سنہ</sup>  
ہمین ہین ترسی لفون نکلتی <sup>ہمین</sup>

اب دیکھو کی سچ <sup>پہنسن</sup> ہین <sup>پہنسن</sup> تو  
جاؤنگی نی کہ <sup>آئین</sup> جسدین

کس خالی ہین یہ حسین <sup>ہے</sup> سا  
کلی لگاؤن تجھی لہی ہی لپٹ جاؤ

یہ باز گریہ ہی ہو ی ہجرین <sup>قمری</sup> قمری  
فروع شعر ہلا کیا مہارسی <sup>ہے</sup> کی

کھجوری چوٹی ہین ہین <sup>ہے</sup> سرکالی

قیب کونہ چہوین گی تہاری محفلین کوئی ہی ساز یا نہیں جو اوٹھالی تہا

دراودہ زلف اوٹھالین تو میں چلوں اختر

ابھی نہ اوٹھا صاحب پہا جالی تہا

روین تہا

مٹا ہی چاند راج پھر کر تمام رات

سوئی نہی ہین آنکھ سی جھڑ کر تمام رات

حلقی میں گنجانا اگر کر تمام رات

جھک کر ملا نہ سر اگر کر تمام رات

اوس جنگجونی کافی ہی لڑ کر تمام رات

زلزین بنائیں رُخ نہ بکڑ کر تمام رات

اوس کس کی دلت سی شہم نی کو یا

یاد سحر سی ل مر آنکھوں میں آگیا

گلشن میں یاد قدسی سحر ہی منود

بھاما او تارن داغ کا خورشید طلوع

فاتن مری کلی کو تری سب  
 ماری تھی گردشِ رخِ خود کی چرخِ غلب  
 سروہی کو توڑ کی دھڑو کا غلب  
 صبح وصال ہی شبِ قیامت میں  
 کیونکر پرین نہ ہاتھ میں ہر صبح

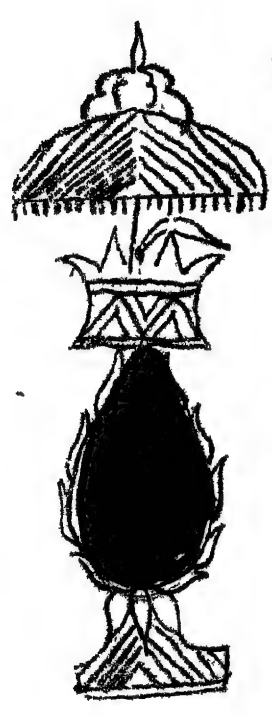
لو ہا چٹاؤن او سکو کر تمام  
 انگوٹھیں ل بسانہ اُجر کر تمام  
 ایندہ کیا وہ عسی الکر تمام  
 ملتی ہیں عسی یار پھر کر تمام  
 چلچل بنی چمن میں پکر کر تمام

دوس جنگ کی یاد جو تہیں بیو نایان  
 خطر تہی یار ہی لڑ کر تمام رات



کیونکر نہ موم ل  
 تہا ہی کیونکر گردشِ چشم  
 ہی ملکِ نکلج نصیبی دہا

وہ سنگدل جو کہتا ہی دین  
 پر فلک جوان نہیں ہی سخت  
 شامان شعر ہی میں ملامت





اوس گل چہی کشی کی یہی سرور گزشتہ	گلشن میں ایندنی ہن مگر ہن گزشتہ
سایہ تدبیر کا جو گلشن میں پھل گیا	پھیلائی کی مثال ہوئی سب دخت

یہ عین بخود می ہی آئینہ بن رہی ہیں  
خضر شراب خانی میں بکنا ہی سہی

تیری کوچی کی فضا کس طور سی پائی	بعد مردن عاشقوں کو خاک خوش آئی
یار رشک ہی سب کچھ گلہائی	حور کی محکوتنہا ہی نہ پروائی
رند یاد کو چہ جانان میں جنت تو گئے	راہد کو لیکھا دو رخ میں نمود آئی
سیر کوئی یار بیدار ہی	تاشا ہی
آج آیا باغ کی بارہ درمی میں جو	قصر قصر ملک میں رہی نہ ہائی
پہون جائی میری آتش بنگا	بگیا خشک ماند جل جائی





سید ہی لہجائیگی و وزخ میں قناتی بہشت	ہو رہا سنی و یا دوسکی تو ہوں ہم در گھا
استد پر ہولوں کی مجہ نہا سنی جانی بہشت	وہ پریر و حوز کی دلی جوخت میں
بھر گلکشت آئی گر اس میں نہا جانی بہشت	وایغ و لیس ہقدر و سعت اگلہا
حور و علماں سی ہن تصویر کچھو بہشت	اوس گل عارض کا نظارہ کر گی کیا
کیونکر نہ چپ جانی بہشت	تجکو دعوی خدائی نہ
بوی گل کی شکل اربابی یہ نہا جانی بہشت	کر دہاؤن میں فضا گلہا سی داغ
میرا مالک رہی دوزخ میں تو جنت ہی ہو	
محکو خراب نہیں زنا رہا جانی بہشت	
جبت تک نہ بل کر می اسر و سمن نہ	سید ہی طرح نہ سروشی کا سخن در
مستحق کو ہی میں ہمارا وطن در	بیل کا فصل گل میں ہم چن در



عاشق توں میں جو اوس گل مارا  
سیرت سنی میں مملو تندرست

گلچین کو گو شمال ہوئی منہ بگڑ گیا  
گل کی نظر نہ آئی جو گوش و دست

فرہاد کیون گجاڑتا ہی اس پھاڑ کو  
شیریں کی یاد آئی مگر انجمن دست

مضمون کی فکر کو مدت سی فکر  
کیونکر رہی گا جسم پہ خشن دست

بیب تک کہ بل نہ کیسوی سچا نکا  
سید ہی ہنوی شاخ نہ ہو گار دست

کہانی سگ صنم تو کہیں تن بگڑ جا  
سو نکلی سی مار زلف کی کبھی دست

کردان کریگا زیر زمین کیسو قہر کا  
سید ہی نہ کہوئی قبر مری کون دست

مرہا کی ٹوت ٹوت پڑی شاخ پر  
کیا عید لیب آج ہوئی نعرہ دست

ختر اپنی سہ کی زلفوں کی راہ کا

سید ہا چل اب خطا کی طرف ہی خن دست

خضر کردش مین ہی جو ساری آ

بلبلی موج گل سے پہوت گئے

باہر بج زلف مین آیا

وصل کی صبح سی ملی شب

بوج ڈالون تو محضر طالع ہو

تیری کوچی کی دیہانین بی

سحر وصل کی نشاے

یاد ابرو سحر ت جاتے

اسی پری دیو شب کو منتون کر

سحر وصل ہو گئی کامو

رہ سرتی کر کی کیا گزاری رت

آبلون پری خار ساری ات

کیا سیہ ہو گئی ہی ساری ات

بجھر کی نذر یہ گزاری ات

داغ کا ہی کھسند ساری ات

کیا اوڑا تا ہون خاک ساری ات

مہ رخو کنی ہی یاد کاری رت

میر می م سی ہوی ہی عاری ات

سایہ سان ساتھ ہی ساری ات

شمع کر تے ہی آہ و زاری ات

رخ روشن کی عشق سے مجنون

لف لیلی ہوئی ہی ساری آ

شب کیسویں چہر چکر نشان

مہ و خترانی سنوارے رات

لفت  
تاثر کر بجائی بسمل کو خارا

تیر کہ سنی خمی اس مرغ دل کو کبھی

کس کس کی در پہ رہتی پھرتی ہین

اوس و ش کو دل میں اپنی اگر چلے

اوس کا کلی پستنا رب میں یا

نک محبت دل عاشق تھا لبوی

ہم کہن تہی کہوئی باتن کیا کبھی

لفت  
ہی حسن گل خان تک سار بھاری

ایسا نہ پائی کا کوئی شکار

خانہ خراب تیرائی و زکار

لفت  
مجر ہو میر سینہ و ش نار

لفت  
دینی لکی زمین ہی مجھ کو نشان

لفت  
ایقہ روانہ لانا دل پر غبار

لفت  
جانا ہی اس چلن سی اعتبار



ز قاریار پرین مٹا ہون مانتہ

سینہ پہ گل کہلی ہن اب ہی بہارِ لفت

آخر یہ میری ہمد میں غم کا ریکا

افت نثار مجھ پر اور میں نثارِ لفت



شب کیسو یہ پہلا ہی اثر اچلی را

نظر امانین جو نورِ سحر اچلی را

قد موزون سی لی سیبِ قن کی

شجرِ حسن سی ٹیڑی ہن ثمر اچلی را

رخِ انور سی بی مھر ہوا کل رہن

تجگو اسی خضر مبارک ہو سفر اچلی را

سلسلہ حلقہ کیسو کا جو باریک ہوا

شاعر و ڈھونڈ ہٹی ہوتا رکڑ اچلی را

سید ہی قمار سی سرو کو پہولی مڑ

کسکی تھیر سی نظر آئی ہی نظر اچلی را

پر لگاوسی کی قفس میں مجھی کل <sup>عشق</sup>

بی پرونیہ ہوا پر یونکا گذر اچلی را

عید کی شب ہی قبا غنچہ نکلی ہن <sup>شجر</sup>

کج کلہ تو پیو نین کہتی ہن زرا اچلی را



کیا مرغ صبح صفائی سی دریا تین	آئینہ خانہ ہوا ہی مرا گہرا جلی است
چشم نازک سی جو دم بہر یہ بھی سیل شک	کیا جا بونکی طرح تری میں گہم حکمت
ہو کا تریاق دہن صبح کو اعجاز صبح	مار کیسوی چو پنچ گاضر آجلی است
باغین کجا کسی بلبل سی وڑائی ہین	بھی عریان نظر آتی ہین شجر جلی است

چرخ چارم سی زمین پر کوئی اختر ترا  
بھی فق فق نظر آتا ہی مترا جلی است

سایہ قدر ہر اکا جو پا جای قیامت	کشت کر دین اوسا ہسی تل جلی قیامت
زفاری پامال ہین جو یای قیامت	سینہ جوا و بھار و دین چہ جلی قیامت
کافر کا قدر ہے قیامت	مشرک و کما کما قیامت
کس گل کی گریبان سی بلبل کو پرخا	کیا آج تک یاد ہی فردا قیامت



کیا سُر ہو اسی مست دُبالا سی ملگیا	زاد کو عیث ہو کیا سو اسی قیامت
ہو جاؤن اسیر قد بالاسر مارا	سو د اسی نہیں جائیگا سو اسی قیامت
ای سر و صغیفی من کمرس لی خم ہے	ہتا عہد جوانی من جو جو یا قیامت
آینی من پڑ جائی تری قد کا چور تو	آجای قیامت ابھی بالاسی قیامت
کس سُر کو ز فاماری گننا ہو منطو	کس باغ میں گل کو ہو سو اسی قیامت
ای حور تری قدسی فقط انس ہی اتنا	شاید رہ جنت ہے کو بتلاسی قیامت
ایسی ہی چال ہی ہی آفت دور	تو سامنی اجاسی تو تل جاسی قیامت
<p>امید ہی مشر کی بھی قبر میں یاز</p> <p>اختر کو علی سی کہ سین ملو اسی قیامت</p>	
[REDACTED]	
استخوان ہی گہل چکی اب میان کو سیست	اگر گئی حسان آا کر سگان کو سیست

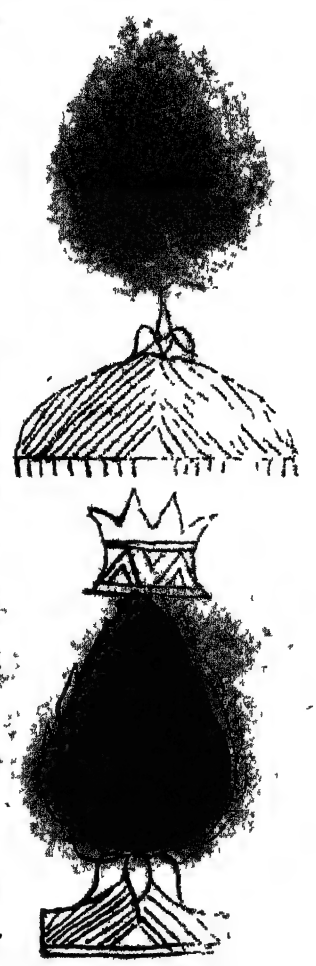


لا مکان تک ہونڈا دی مینا تہن  
 اککشان جرخ پر گڈر گمان کوی دست  
 ایسا عشوق  
 کی تہی پر نشان کوی دست

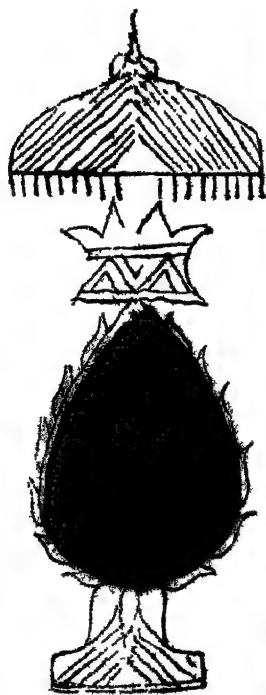
کیون افلاک پر سیار اخترات و  
 سانی تکیو کی اب آیا نشان کوی دست

شاخ نگرسی لپٹ کر گئی ہن بار	دو نوں لہین ن کھین ہن رخ چار
مست سیر می لکھنسی ہو سی ہم طالب دیا	چشم می آلو دبل سنی سی گلزار
مست نیچی بند ہی سی پھرتی ہن خار	ترک ابو چشم کی او پر نمایاں گئی
مست شاعرنازک ہون میر نام ہی شیا	بجیرہ ہن مینا نیلن تہی ہن ام
مست جام رخ سی ہو چکی سب اب دیا	ہوش من لی آؤرا اکلو کا

جام ہی دس من ہن ریشی سب ش من







ساقا خیرنی ایسی ہی کی شامیت



خاک میں مٹی ہی ہر پیر و جوان کی

ہنسن سیکھی کہی ایک جہان کی

ہلار ازغ کمان کی

ہی خیال رُخ محبوبان کی

تکلیک جسم نہ ہوگی نہ جان کی

کسئی دیکھی ہی ہلار از رہان کی

آپ فی دیکھی ہنسن مرتبہ ان کی

ہاتھی نظرو غن کہی رہی بانکی

سنگون ہی وقعیتم نشان کی

کیون قیامت نہ ہو کمان کی

پس لی ہکو فلک تابع تقدیر

تیر بنی وق

اپنی لب سنی لون سی کیو نگر بار

بن جیت کے نظر آیت کا مضمون کو

تکو معلوم ہی جتنا میں تہیں چاہتا

اور کوئی جو ملے گا تو کریگا وہ

ایند تی پھرتی میں چی میں وہ ملو

اس لی نام فلک ہی و عا فرہی

اری پائیدی خیال بت بیوده

عشق رخ کسکائی ل کسکائی

اب فقیری تو کبرگی بازارون

چلکی دیکهین گی کسی شاه جهانگی

سخت ل بهی کھی موم کی مانند

کستی رت تو ملی موی میان کی

اری بھراو عبث فکر سی پچھا تا

کینچ لی خیر بانام و نشا کی صوت

رویف تبا و ہندی از دیوان ل

اخر ب مکفوف مقصورین کلام احقر العباد العالم ل

در تسلیم الموسوم بولیم فور کلک تود در زندن این توشہ

ای کی برونسی رخ مصر و ماه کا

پڑی اڑا گلو کی سر کجکلاہ کا

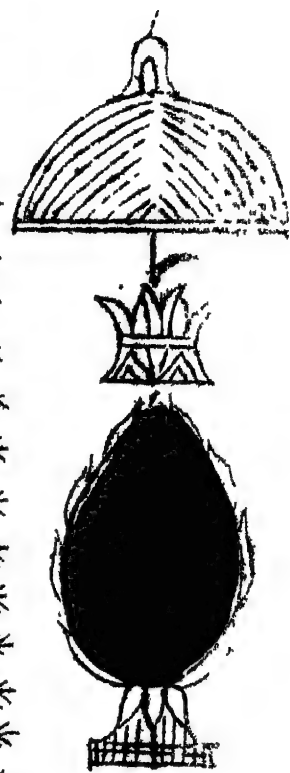
جو ہر مژہ کی کہل گئی تیرے

شیر خوش غلاف تیری نگاہ کا

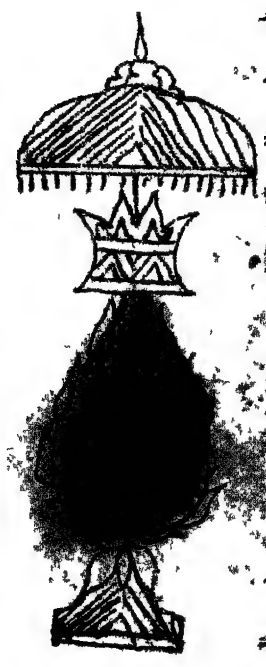
و تکریم

عزت میں خاک اڑاتی میں کو چہ

ہم میں فقیر شاہ نہ یہ شاہراہ کا



<p>حامل ہوا شکم ہی مضامین لف کا  کسلی گنہ کی فکرت تری ابرو نکو  ہرگز نسیم صبح نہ پھوڑگی مُشتِ خا  ابر و پہ یہ رقیب ہی قبضہ نکر  فامی یہ تیری شمع کی کر وٹ  ہی کور دل رقیب نہ لی مھر کی  افسون سی زلف کا دیوانگی یہ</p>	<p>اندھا اگر نہیں ہی تو مارِ سیاہ کا  جلاد حکم پر ہی سرِ بیکناہ کا  بر باد سی اُبھارتی ہو کہر کی اہ کا  اٹی کتیری تیغ کا ہی بی پناہ کا  سچ سچ کو اہی تھی زبانِ گواہ کا  اُمی لپٹا جو زلف میں مہم سیاہ کا  لہرائی خواہ آنکی تو مجھ پہ خواہ کا</p>
<p>چورنگ گہی تہے کسئی مین قیہ  ختمی تواری اور کلا آسٹ</p>	<p>مقتد  کلام  کلام</p>
<p>مٹی ہر ایک سخن میں جی اویں ہی حنا  کلام</p>	<p>کلام</p>



صفای مَنخَلِ حیرن کی کہو لدی قلعہ

کھیلن پھان کی مَنفی فامین مہم

وہ ترک شکر ترکان اگر کر می سید

ہو جو زلف کا مجموعہ سہنہ پریشان

عُبت پری ہی یہ دیوانہ نفسِ امار

ہمار کھال عبت کینچتا ہی غامہ فکر

خبر صحیح ہو وی تو پھر مغیر کو

یہ یادہ گوئی کو روکا نہ کرد لا کچھ غم

چمن میں گل شہی و پروردہ ایندیشا

یقین ہی تو ہی حاطی شکستہ

سجابت رہو آئینی کا علاف لٹ

جو سوچ بھر کی مانند اپنی نافر لٹ

تنگ آہی اُٹل صفتِ لٹ

ورق یہ مصحفِ مَنخ کی نہ ہر خلا

یہ دیو چاہتا ہی جا کی کج فالت

اکر کی سوچ مین مجکو نہ موشگاف

ضعیف ہو جو محدث تو ختلا

یہ حال ہوتی ہی معشوق کی جولا

بنا ہی بجکو ہی سید باجو اس سنا

میں ہی تو ہی سرمیں قیامت

حرم میں آتا ہی اخترِ بِلادِی صورت





خدا کی دہلی بھر کسب کی طواف آلت

غنا

روکین گی رہو محبت کی	کٹ پلر کیگی پر کی نظر کی چو
قاصد کہی ندینا بھی ہجر کا	پتھر کی طرح لگتی ہی دیر خبر کی چو
مکن نہیں جا کی ماسی پھرین کی	ہنسی اچھی ہوتی نہ کہی جگر کی چو
مالا گلی میں جو سر پر غور کی	دلیں پہوئی ڈال چکی ہر گھر کی چو
وہ پتیری ہکیتی کی کب کا امین	رو کون سنہا لون مارو کہا نس کی ہر کی

اتر تھی ان کہیں ابھی سی کہانی میں

دوہری نہ رو کی جاتنگی پتیر کی چو

وہ زہر ہون کا ٹی جو بھی مار گرتی	آتی جو بدن پر مری تلوار گرتی
----------------------------------	------------------------------

جلو جو کہا یا تھا کہے بام کی	تاب آئی تھی کہتے ہی کی اغیار گری
وہ چال سری کب بھی دیکھی کی	طاؤس تک باغین و چار گری
ہتھائی نوین مایہ افشکو بلاؤ	خرمن پہ اگر برق شر بار گری
زلزین لنگ آئین ی چھر کی او	معلوم ہوا ہلکو کہ دو مار گری
دیکھی کسی کو چہ یں محبوب آئین	سید مانہ چلی میرا دل اگر گری
قاتل مری تقدیر میں سختی ہی لہی	آئی جو تری تنگی ہی دہار گری

خسرو زین تیر ہی ہو کیا کیجے او سمن

ہم جانتی ہن اپنی اشعار گری پٹ

روایت الٹا

م سلطان المقتد شاہ

باغبان جیٹا و گلچینی سہی تی عبت

بلبلو کی و چہ یں کتری یں



شعله وقت تماشا ہی شب تار کی

شعله رخ و یکلان تن میں ایسا جوش

اوسکی محرم و یکہ نام محرم جابو کا

الفت چاہے تن میں کیوں لاتی ہیں

ارتباط روز و رات کیما شب نشینی

نام ہر کار و غن ہی صد خبریں شاہ

ایمنی میں سبز خط و یکہ حیران

روز و رات میں ہی سائے کی

مار زلف یار کا خم خوب سا

پیشین شاق ہم غوشی کو کیا

کات ڈالیں گلابی کا گلابی

شعریں لیا باقی یہ کرتی ہیں

چشم بریان سینک لوں گا و سنوئی

گہاٹ میں بے انکی دل اوترتی ہیں

اکش چشموئی میری دل بھرتی ہیں

کیسوی شبگون رخ خور پر بکھرتی

کار کا بران کرتی ہیں مگر تی ہیں

آہوان چشم اس سحان کو پھرتی ہیں

یہ بشریہ و شب بھر انشی ڈرتی ہیں

تسخیر کار کو وہ مجھ پہ مرتی ہیں

میں ہی یہ عالم میں کو بھرتی ہیں

کات ڈالیں گلابی کا گلابی

توسن جانان کی چھی پھر پریشان ہی غبا	ہم بگر جاتی ہیں نہ بنکر نکہرتی میں عیث
تیرہ بختی ہی کہتا ہی انکو گیسوتی سا	یہ رقیب روسیہ زلفین کترتی میں عیث
کوچ کرتی ہی بہار آتی خزان گلزار	بخت گل کی روش بلبل بہرتی میں عیث
میں ہی چلے پہنچ کر پر یونکی اک بیشک	باریان گاہ میں جا کر ہوتی میں عیث
اہوان وصل کب صحرا ہی قوت میں	چارہ غم اکی بیچار کا چرتی میں عیث

تیرہ بختی کسکی ہی دہبہ لگا یا چاند کو

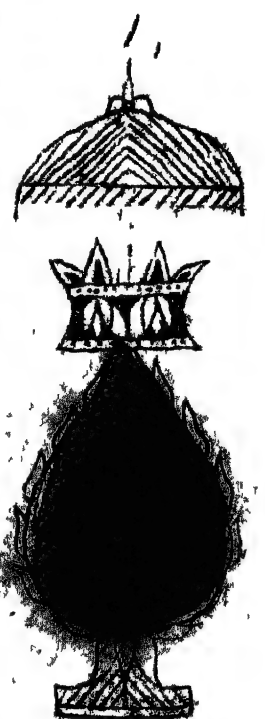
کو نسا ختر ہی حیرت مرنی میں عیث

المقصد سلطان

برق میں ہی شہر کیا با عیث	دل ہوا بیتہ ر کیا با عیث
---------------------------	--------------------------

ع

اکون سکا سر دسریں	کلیں ابابا ر کیا با عیث
-------------------	-------------------------





سینہ طاؤس فی اوہہ ساری

ہڈیاں ہی گلی کی نذر تھیں

بی گلی آج دل کو دیکھا گل

کل تو شہباز منکر پر تھا سو

ہم فقیر و نکور و غدا کیون

چاک کرتی ہو کیون گریبان کو

نوک سر کہ جھٹکا تھل

ایدل داعیہ زبانا

کیا ہوا جسم زار کیا با

ہی گلی میں جو مار کیا باعث

آج ہے فیسوار کیا باعث

کیا ہے اسی شہسوار کیا با

اسی میساں دل فکا کیا با

تغیر کیا با

بچ کرتا ہے یار کیا باعث

جلی جلی جان بلیٹ ان سوان

بحر غم میں بہکا دل چم کران

وصف رخ پھونکی کہی ہم عمر بھر

کیا ہوا رکھا امانت کیطرحی

قدلی بازو کیا شمشاد کو گلزار میں

ابتوا نسور وک لون اوپر ترجم کیا

اس سیاسیکی قسم دیا بھی تعبیر

کچھ غلط کیسوی شبکون نہیں غبار

مفل عاشق کو نسی ملت میں ہی

عند لبون فی کی بھر گلستان الغیاث

حشر کی دن ہم کر نیکی بھر امان الغیاث

باغبان باغی ہوی سحر امان الغیاث

لوگ گھر میں کر رہی ہیں طوفان الغیاث

خواب میں تارہوں کی لکڑیاں الغیاث

موزیوشی میں لکڑیاں رجا الغیاث

کو نسا مذہب یہ کبر مسلمان الغیاث

دل لگا کر وون ای ختر جو بھر یار میں

تو زبان موج سی چلا سی طوفان الغیاث



نہ آیا میری دوز پر اب ستمیشت

جہان میں رہا کوئی کب

سنن کر رہا ہی بہت لطف سی

اجی جبے بوسی کو جاری کیا

ہنیں ملتی اب داد الفت حضو

ہنیں حکم فیہ دای دوستو

چھوڑی اسی شاہ دل تھ

خدا کی لپی انکی بہ داد

نہ لڑ سانی اب عدت سی تو

یہ تارخی خین امی شہ نازین

کھان و ورتا ہی سوار سی تو

عجب سی سوار سی

دکھاتا ہی اپنا ادب ستغیث

نہ آیا کہی ایک شب ستغیث

گلا کاٹ دالی کا اب ستغیث

ملا کرتی ہین اپنی لب ستغیث

کر نیکی بہت اب غضب ستغیث

دکھاتی ہین رنج و تعب ستغیث

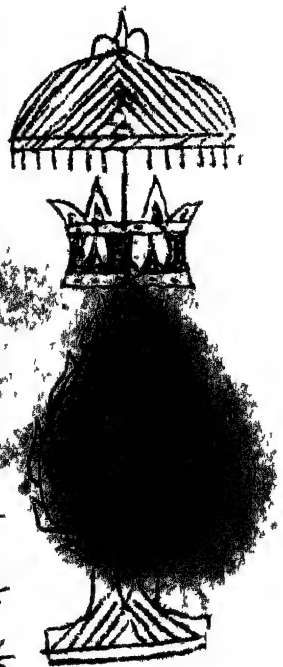
ذرا قاضی جی سی ہی بہت

ہوی ہی ترسی آگی شب ستغیث

ذرا دیکھہ ای بی ادب ستغیث

مٹ گئی آگی عقب ستغیث

نہ اختر سائل یلگا ہمیں



نام کے ساتھ

المقصود



1

مصطفیٰ کریمؐ ہی ماہی بی امونج

دیکھیں کہ لائیگی اب کو نسا گرو اموج

حوش کہا کرتا ہے ماہی معدنِ سیما۔

اسی صنم کی سرشکی سی بن گئی گردِ بامحج

معراج  
بر سنو حساب ہی و ہر خط مبتدا

خجہا و یا لہو کا ہو گئی نایاب موج

دیکھتا ہوں شکرتیں مانجی

عشق میں نہ کمرِ خوبی کی ہستی مایہ

بہ چلا ہمارے انیس چاشت آک

کس حسین فی جہانک کو کہلا دیا چاہے

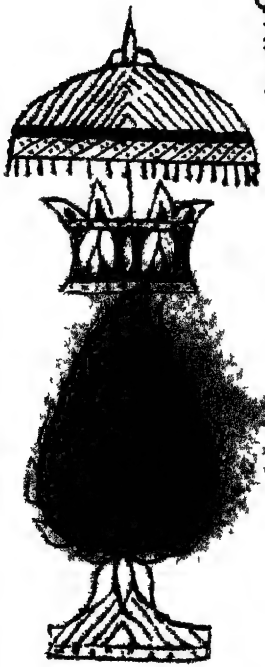
عشق کی دریا میں نہی گئی ہر تپاؤ

مُحْسَل کو دریا میں اتر اسی جو میرا ماہ

مشگی حسین حسین جیجی محلو رکھی

عرق ہون الفت تین سی اُمی در احسن





المقتد

الطاهر

یاد بزرگسیما بنور اسقدر مزاج

ہر روز کی مصاحبہ سی اسقدر مزاج

پاؤں نین پہ ہوتا ہی عرش پر مزاج

وہ خود پری ہیں آگ کا ہی بس مزاج

اگر کتابیں ہی یکسا کوئی بشر مزاج

اللہ ہی تیرا غیرت شمس و قمر مزاج

وہ گالیان سلیکی پونہوں اگر مزاج

دکھلا تین آنکھ آئینی کو او بھینک سہی

تہو سی حسرت نہ بہت کیجی غم سہی

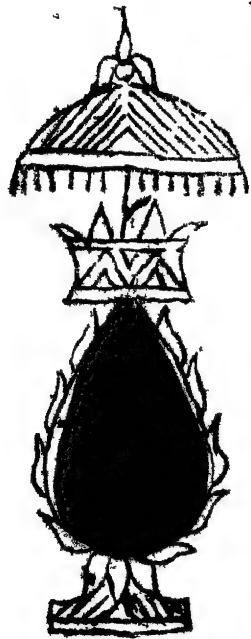
کیونکہ ملائین عاشق و سوز گاہ دل

شکلین ہی مختلف ہیں طبائع ہی مختلف

غصی کی وقت گرم دم مہر سدا

آخر کو چن بات تو چنچلا کی کاٹ دین

ہی تیغ سی لہو نکا کہیں تیرے تر مزاج



باند ہتا ہی ہمیشہ سر پر اک دستار کج

عجز پر ابرو کی مٹی گنہگار کسی

اب بسر کیونکر کر سکتا کسی

جی میں یہ آیا معاؤتہ ہندو ہو

کبھی لفت کر نیکی بیوفائی سا

بہر ہی ہتی ہی طبیعت اسلامی س

زرد و گوبن کی مین نک تو مٹی کا

اسطرح سے طبیعت کی طبیعت

سرسید ہا ہو گیا ہی باغ میں قدیم

تیرہ بیاتین غیر لوگوں کو سنایا

اور لپی ہتا ہی اپنی ماتہ میں تلج

سرتوسید ہا کاشتی ہی مگر تلج

وہ مشورتی ہی ہا کرتی مین اغیا

جب نظر آیا کلی مین آکلی زنا کج

جب علی گارہ مین م کو کر گیا کج

فتح پاتی مین بہت ہوتی مین جوتیا

ہم فقیر شعی ہا کرتی مین کیونر دار کج

جینتی رسی مین ہوتی ہی خوی سیار کج

دلی اپنی کلی مین آج کل دھار کج

ہم سوسید ہی آدمی مین ہنسی ہکا کج

یہ دینی قافیہ مین اخترا ب ہشیار



بن ہیں تک تھا جو بندگی و دیا

روشن جسم فانی سے

المقصد  
سلطان

پاؤں بڑایا ہائے کو اپنی ضرورت

عصیان نہوں نعل میں جنت میں

موسیٰ کہی پاؤں سی ہی نور طوبی

یہ صبح بھی سیاہ ہوش کو

رنجیر پامین غل ہی مجھ ہی و دور

اس رقد پہ مجھ کو نہ تو بی قصو

مطرب پس نعل میں تو بی سرور

تھر پڑیں جو نہ سپر

دلکش سے روک سر پر غور

مومن کو دخت زری کنار ضرور

دیکھی کلام سی یہ بیضا ہی کی

زلف و خنجر و زخمی جو منہ پر مود

مجنون کی پانس سین کیا

اتنی کہ قصر تین پڑا رہتی سی

پر دین گما دل ناساز تارتا

فرما و پاؤں بڑہ گئی تیشی کو رو



مومن نہیں نفسی سی جھکو ہی تھا

غلمان سمجھ بعل میں کہی شک و شبہ

ای عشق جس کی جو گرمی سوا ہوئے

اس زمین جلا کی بدن و سکا نور پہ

وہ ماہ آج رک گیا تیرے کلام سے

ختریں اب زبان ہی اپنی ضرورت پہ

غزل  
سکھلا سلطان المقید شاہ

غنچہ خان ہم بند ہیں اس گل کی تیرنگی

مطلب لائے کہ تیرے تیرنگی

وصل کیونکر ہو مقدر پہ

بسکی آزاد او سکی ام کیسوی ہو

ابک ہم ہانی ہی ہیں سارے پیر کی

کیسوی کی عشق میں بخیر سنا تا ہی کو

آپ میں بکرا ہوا ہوں میری پیر کی

ابر و نسی قتل کرتا ہی کا فقل کر

اک سمان گہا ہی ہری شمشیر کی

کر سکھو نیک باری وی کتابی کی

شیریں اس معصی ناطق کی تفسیر کی





ترک چشم یارنی شرکانکو پھر سید ہا	ایک کھنسی طرح جان پتی ہی اترو نہی
چشم حدت میں سی جب کہا مرقع	ایک اوسیکلی شکل ہی ان رسی یرگی
چکی ہستی میں ستم ہم ف ہی کر سکتی	آہ کی طاقت کہاں ہی ہم سستی نہی
بے خبری ہستی کی نشان کا مٹا ہوا	ستا ناگہ

خواب کی

کس نے نہ ہو سکی تیر کی ع

المنشبد

کلام سلطان

کلاموں کی سی ہی	کی نام مرزا ہوا
دل پہلی داہم گئی بعد میں چلا	اقا سی پہلی کرتا سی و سکا غلام
ایدل نکملگی خسی نہ جازلف کی طرف	لٹ جائیگا طب سی نکر سی شام
جیسی ہون عشق زلف و رخ صم	دن بھی مقام ہی اور وقت شام



دل چرخ زن تہی ل مقصود بی نین	خورشید و مہ کی طرح ہیکل اوم کوخ
حیران کسکو باد بہاری لکھتا	اکس باغی کریم لالہ فام کوخ
ایسا پڑھی گردش رین اختلا	اینا سفر مقام ہوا و مقام کوخ
بیدم ہن سری شمع معانی کوخ	اکرتی ہن رات شہری اب ہمکلام کوخ

کرنا حلال کوخ نہ کرنا حرام کوخ

غزل  
کلام سلطان المقتید

آج کل ہستی اسی عدہ دیدار	جہوتہ کین و چار باتیں کیا
راستی پنہا نیکی مومن کو بام عرش	روز فردا یا رسی ہی عدہ دیدار
عشق صاف کی اثرنی کذب سچا	لب تک تاگر جہوتہ ہستی جہاں
پر فریب جہان ابھوتہ بانوسی	رہست باز کی کیا کرتا ہون مین تکرار



سچ ہی سچ بحرِ غمِ جانان میں نہ گیا  
ماں بٹا رہا نہ آئی اوس رخ پر نور کے

زندگی میں تاتا آب کا بیار سچ  
جب کیا موسیٰ اسی اسی عُدو سچ

ایک دن شبنم جی اسی اختر تو دودن مل

تاتا بحرِ غمِ جانان میں نہ گیا



شرطِ ملی میں بہکائیں ہی رکا سوچ  
یہ بار اوٹھائیگی عاشق تہا سچ

رہا کیا ہی ہیشہ خمار کا سوچ  
خود ولی آئی تہا ارم تہین رکا سچ

کب ایک بلبل جو شکوہ کا سنی والا  
رقیب کیا تری محفل میں پوچھا

اجی بھی تو رہا کرتا ہی ہزار کا سوچ  
بڑھی سوچی سی ہرگز نہ اس خمار کا سچ

جو کہہ کہ ہونا تھا وہ ہو گیا زمین کی  
ہتھو ہتھو نکر ویہ خیال راسوا سچ

نہ چاہی اری مردی تھی فشا کا سچ  
نہ چاہی تہین ہر بار اپنی رکا سوچ



ہزار صورتیں مٹی میں ملتی جاتی ہیں

یہ آواگراہی بیجا نہیں کہاں کا سو

کہنشی ایک سی سیر مٹی کی طبیعت کو

مدام ہمو تو رہتا ہی تین چار کا سو

لگا بیٹی کی بندوق اوٹھی بسم اللہ

شکار گاہ میں لازم نہیں شکار کا سو

کہنشی فراق دیکھا یگا ہمو بھلا سی

رہا ہی تو نہ ہمو تو ہجر یا کا سو

قلق کو یاد کیا اگر شب خوشی میں ہے

ضرور چاہی تجھ کو ہی غمسا کا سو

ہمیں ہی چاہی آخر کہ گنگھی ہاتھ میں ہو

ہمیں ہی چاہی ہی لفٹ راہ مار کا سو

رویف حار حلی

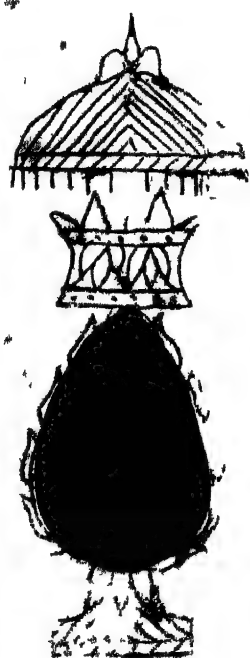
غزل  
میں کلام سلطان المقتد شاہ

اشک سیاہ بخت برہی ابروی صبح

وکر شب فراق میں ہی جستجوی صبح

نور رخ صیب اور اتی جو صیل

اکر تانہ قصہ ان ہی کوئی گفتگوی صبح





کیسوی رخ نکال شه حسن مثل

اشیام بجز قاصد بان ہی کہویدا

سینی کو پاک کر دل روشن کہا

ز اہد حضور قلب شئی شیرہ نما

اسی تہا جمال تو پر تو فغن ہوا

اوس مہر و شک و صل سی ہون

میخائے فلک پہ تو دور ہی شام کا

وہ ترہ بخت زلف شام ہوں

کیا یا درخشی چار پھر کا

بلبل کو آئی شام غریبان میں ہی

سینہ عرض کر کی روانہ ہوئی

نکلی مری نعل ہی نہیں تہی خوی

یاد حال مہر سی تو تا و غنوی

داع سیہ میں ل میں نہیں وی

کہو نہا ہی مینی خوب سا شکو گلوئی

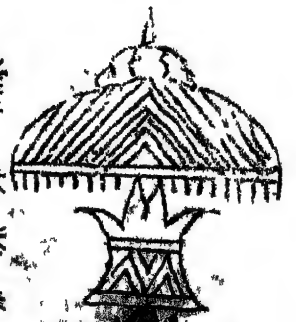
ساتی جو مہر ہو تو بنائیں سبوی

چپ جا میری سانی کیونکر نہ وی

کشتا ہوں ل آہہ پھر رومی

کیسوی شب میں یاروخ ماہ بویب

احترزی نصیب کلمنی ہن موسی



# غزل

نمی آید یارب مرا بهر جای قبح  
شربت وصل کا طالع ہی شدیدی قبح

دیکھنی الاہون سن قبح  
کے کرجا قبح

پہنچی یکدم جو لب قی دریا دل کت  
محرکس رخ پر نور سی بجای قبح

محرمان دیکھنی میثا نہ میں کہ بوسا قبح  
ساغر دل کو ہی محفل میں بنا قبح

توڑ کر شیشی میں بستر کا کرونگاٹا قبح  
شب قوت میں الہی کہیں بجای قبح

لمحکامی ہی دیر حیف خار غم سی قبح  
شہد و شکر لب شیریں او و باہی قبح

لڑکھڑاتا ہی ادیکھنی والا سا قبح  
پہنک گل دروین شیشی کی شہی قبح

کیا عجب سنا ہو جای اگر کہ دشمن قبح  
چشم مینوش سی میخانی میں مای قبح

کاسہ عارض مینوش سی میں بیت قبح  
نفسی کہنچ لیا کرتا ہی سوای قبح

بارغیا ربی جاتی ہیں اس محفل میں قبح  
دوستی کرتی میں میخانی میں احد قبح

سورہ شمس  
نکستہ ہو اگر آخر کو تنہا ہی قح

عزیز  
مکلام سلطان المقید

روز کرتی مین کسی طرار کی

پہلو نسی نہوی یار کی رخسار کی

پیش دستی نکر و کر چکی سرکار کی

وصف بند و نکر و ن اور نہ زنا کی

بیڑیاں کرتی تھیں اندین گنفتار کی

اری چٹا و نکر مرغ گزفتار کی

موزیون فی ہی کہی کی نہیں اس کی

جب کری تیغ زبانی تری تلوار کی

روز کرتی مین کسی طرار کی

پہلو کھلا گئی پیش رخ تہا

دولت حسن سی اس عشق مین

خیال خال بت شی غرض اور نہ مالی کا

طوق ہر بار گلی ملتا تھا

قدرت حق ہی مری نیک کی

زلف پر پیچ کی تعریف نہ غیر

دیکھی بہا لی قلم تیز دل اعدا کو

رو مخمل بین سنا کرتی ہون چار کی ح

ریمین ہی و سکوہی روز بہان شہلا پین

یہ لاول صاف گری حیدر کرار کی ح

کعبہ ل سی کلجاسی بتون کا جسلوہ

ایہی آپ غول پرہ کی گری تعریفین

کب کر گیا کوئی اس حشر ناپار کی ح



جین صاف منقر ہوئی قمر کی طر ح

مہارسی پتی پیچ دین چو کبیر ح

ہی صلی رہی شہر سی ہم شہر کی طر ح

بتو کی یادنی اللہ کو بہلا یا ہی

ہمارنی رخم بدن گیتی سپر کی طر ح

انہون لی نیرہ مرگانی دیکھا بہا

نقاب چہرہ پین جانگی قمر کی طر ح

منخ اپنا گیسوین آپ کیون چہاتی

بہنی سمجھتی ہن لہ از اپنی در کی طر ح

ہزار کہو دہی وزن ہی لاگہ

بدونین نیک اثر کرتی ہن اثر کی طر ح

رین من تخم کی تاثیر کب بدلتی





تو کنی و سوسنی آتی ہین صوم من ہکو  
اور خیر من ملتی ہین ہسی ہتر کی طرح

یہ انقلاب نہ ہی آئیکہ سی دیکھا  
جہان من باو یہ پھرنی لگی ہی کی طرح

ہزار غیر و پر لطاف اور غنائ  
نہ بن سکیگا وہ خانہ ہمار سی گھر کی طرح

وہ زخو سا دگی ماہ سی لڑائی ہین  
وہ بیچ بالو نکو سبھلاتی ہین کمر کی طرح

یہ لطف کئی یہ سرکاری بات رہا  
کہ یہی کام جو ہو ہوئی ہتر کی طرح

یہ سو کئی لون سی نفرت ہی محکومی  
بھلا کہیگا غول میری شتر کی طرح

کبھی من اسی رکھائیں ہی میرا  
خیال یار رہا کرتا ہی جگر کی طرح

بنائیگا جو غیروں کو گر پڑ جائی  
بگارتی ہین مراد عشق اپنی گھر کی طرح

ہزاروں تکتی ہین اکو باغ عالم من

جہان من اختر خوش ہوگی شتر کی طرح

رویت خار مجھ



کلام السلطان  
الاسود

غنچی مین ہی شرب مین پرست

بلبل ہی اس گلابی سی ہی پرست

کم طرف باغ ویر مین کب فتح یابون

گلشن مین فوج خار سی کب شکست

ہر برگ یا سمن پچ گمان ہی یہ باغبان

او تہا بلاتین لینی کو غنچی کی دست

صیاد تاک مین ہی نہ غنچو نکی آر کر

نازک ہی عندیب بہت وارست

پہانڈیکا بحر حسن کو یہ عشق کس طرح

دیکھی موج گل مین کہی مہنی ہست

ہر اونگہا ہی تنہ گل داغ کی قریب

وہ خار ہون بدنہ ہی سکی

سایق کی ہوش صاف پہن گلشنین دیکھنا

غنچی کا ہی گمان یا چشم ہست

ای طفل غنچہ باد سی یہ برگ کب ٹلی

آہٹا طمانچہ مار نیکو تہیہ دست

کانتا ہی موج گل مین لگی عندیب کو

کس طرح سی زمین لگاتی ہی شست

وہ ناتوان ہوا اس گل خندا کی یاد

کافی ہی میری سہلی دکھت

مازک ہی و سکی بوجہ سی جھک جائیگی  
مسل کی باتسراج مدی ہی شکست

ایسی مین شور مین کسطح گل کھلین

اجتہاد محال ہی آہن شیت شاخ

الاسودہ

کلام اسطاعت

شاخ

دیکھی نہیں مگر تری سبب قرب کی

بیچارہ مینی دیکھی نازک بدنگی شاخ

گلشن مین کجا بہار پہ ہی ستر کی

خالی ٹر سی کیون رہی گدنگی شاخ

محمین لگی ہی ہمدردیوانہ پن کی شاخ

سید ہی ہی کسطح سرچ کھن کی شاخ

مین سمجھا ہی ہر ایک غزال خن کی شاخ

شاخ

اسی سزوی ہر ایک نال چمن کی

اوسن زمین کی جسم مین اکبالی

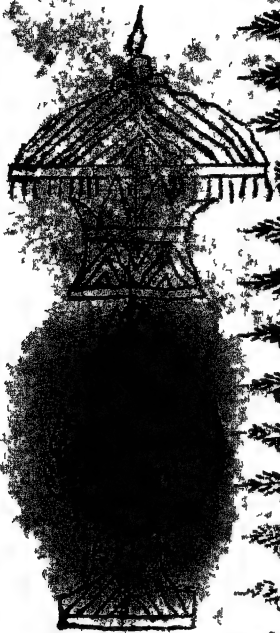
مین لپٹون یاد ساعد گل پوشن یار

موزی چمن ہین باغ جہان مین بنی

مخمل مین عاقون کی گذر کسطح

کہتا ہوں کہکشان کو یہ حیرت دہ

آئین لٹین زلفونکی انکھونکی متصل



وہ یا سمن کی پہول ہی یہ یا سمن کی سنا	نہہ اونی نہہہ پہ کدیا ڈالا کلیمین ہا
ہستی ہی اس لی تر و تارہ بد کی شا	سر سبز آب اشک سی کہتا ہوں بار کو

انکھین لڑتین خستہ بابا کی یارے
اسو سہلی مروڑی ہی مینی ہرنگی شاخ

کلام سلطان الاسیر و وہ

ہم سیدہ بختو کی حق میں بیضا ہی	عاشقو کی لپی ایجان تماشا ہی یہ
ہی اگر چین چین موج تو دریا ہی	اٹھی سی گرد کہ ورتی مصفا ہی یہ

شل آئینی کی شفاف و مصفا ہی	ہرین سی شکل حیران سیناں جہا
شعلہ سان باغسی اجا نیسہ ہی	و چشمہ سر پہ گرا چاہتی تھی و غضب
عاشقو کی لپی ایجان مسحا ہی	دم میں پتی ہن شفا دیکھہ کی بر





کھانن موزن لفتخ کا موزہ جو کائنات

پایانہ رنگ زلف چلیا ساہرین

ایگل نہ روبرو ہونے کی وی سا

ابر و روسی اور لب نگین سی ہین

او کی بیاض چشم

کیا یاد مخ میں تیشین نالی سیاہین

خترہ من نہا سفید و سیاہ و سنج

اطمان الالو المخلص

ہوا جو ہاتھ سی محسی وہ بدبان

ہم اپنی انگہ چپاتی میں چہرے کی کون

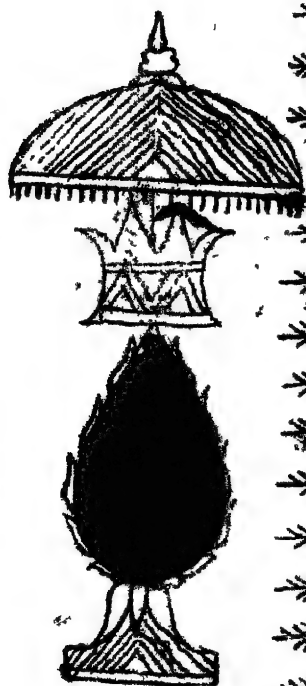
پہوولی آتش گلشنی نیکی ہاتھون

برای بوسہ ہوا سا تہہ فی ہان

بٹو ہٹو نکر و ہکو مہربان ستاخ

گلشنی ہو گیا گلشن میں باغبان





کرونگار از بفته من آج سب افشا	که پھرون ہوتا ہی خلوتیں ازوان گستاخ
مزار قبورن فی لوٹا جنب ہوتا ہی	جو خواہی ہوا سوتیں یجان گستاخ

وہ ایک فتنہ عالم ہی لہی بہاگی گا

کرینگی یاد کو خسر کی گر میان گستاخ

دیکھی ہی نہیں مینی تو یہ کیسو و  
کرتا ہی مجھی مار کی کیون اسکا۔۔۔

صیاد چمن باغین گل ہو گیا اب شوخ  
کیا جلد ہی اتو ہوا ہی غضب شوخ

انکار مٹی ہی شک سی سب لعل  
ساتھ لعل کی ہی

بہلا نیکو ہرگز نہ کمان دیجو تر کو  
پھرتی نہ پھوڑتا ہی ہی و غضب شوخ

ہوتا ہی حسنین کی طبیعت میں تلون  
تقدیر بڑی ہی مری وہ یار ہی کشا

گل لالہ زمین داغ سیہ لیا ہی و  
اوتہتا ہی جی پہلو ہی گلزار ہی کشا

کرونگار از بفته من آج سب افشا

مزار قبورن فی لوٹا جنب ہوتا ہی

وہ ایک فتنہ عالم ہی لہی بہاگی گا

کرینگی یاد کو خسر کی گر میان گستاخ

کیا خوب گلی بن میان پیٹے پاؤں

مکتب میں لکھ کر سی اُپنا دکی د شوع

اوستا و ذرا عشق کی باتیں کیا کر

فعلو نکو تیری یکہ کی لڑکی ہو سی شوع

بشر مانا کہی آپکا کم ہو گا نہ صاب

ہو جاتی تیر کہیں ایک ہی شوع

غربت میں ملن چھو کی جائیگی کریں کیا

دیتی ہیں بہت ہلکے بھان رنج و شوع

ایمان گلور کیا کلا کوئی ہو کس سے

اکھاؤ گی اگر پان تو ہو جائیگی اب شوع

بہلائی کتب میں کہ تعلیم ہی پائے

وہ طفل حسین آپکا حشر ہی غضب شوع

روینہ وال مہملہ

الاولیٰ  
الایمان

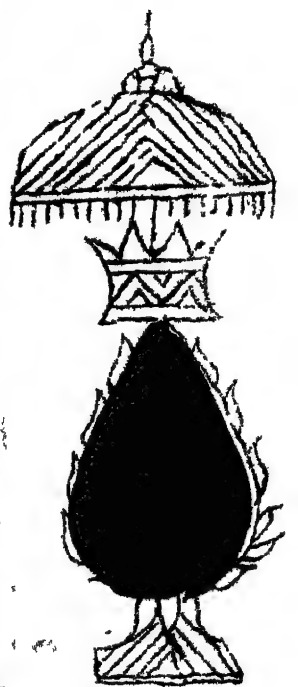
مسکلا سلطان

اُرجا سی ہی ظاہر جان ہو جو نفس بند

صیاد سی تن میں ہوا ایک نفس بند

نالی فی بہت قافل کی راہ بہلائے

ولی کون کہی پہلو میں سی نہیں بند



گل پر نہی بجلی میں ہونے لگت

کیا ہوشِ حواس آج گہلی بام کی او

منہ لگتا ہی آکی بہت بہت عجب

صیا و تری حسن سی ہی عشق کی

بہت جامی جو وہ روح و ان کی

گہٹ گہٹ کی یہ م نکلا ہی سی

اہل کھل کی بہت شمرہ تو کی

ایکسنی گہا نیگا کسی کلون کا

صیا و عبت سر لاسی لاسی

پہنی جو قبائل کی نہ طرح سی کش

مین سینی کی جری عین و کچھ نہ ہین

مینانی میں و کی عوض ہو عین

دس ناقص توڑ کی نکلی ہین دس بند

اسا ہ رسی سی ہی ہو جامی

بہر چی غبار اپا تو ہو جامی سن

پیشی لب شیرین پہ ہو جامی گس بند

صیا و قفس میں کہیں کر چکی بس بند

بیل تو کل با کے و جامی سن

نکلی کی خد چاہی تو اب نہ نوین

خضر کی تو سینی میں اب تک ہی سن



سرخ لب ہو وی عتیق میں سفید

کو لاکھ وہی پہ بدلتی نہیں ہر حال

اوس ہر کی بزم میں ہی چاند نیکا <sup>لطف</sup>

گر دُن نیلہ کو نسی دوز کی چمن میں

ای ہ چاند نیکو ملا نور چار چاند

گلشن میں رخ عارض جان و کھیتی

تیری سیر ناز کا چھل چل گیا <sup>گلا</sup>

مشر کو مجھ پر ہند

جس کو نہو صباحت جسم چشم

عکس رخ صبح گلون پر جو پر گیا

کیر بیخی نہا حق انسان چہا ہی

خفت سنی و نہی لف پہ شک <sup>سفید</sup>

سورج کی ابتک نہیں دیکھی <sup>سفید</sup>

پہنی ہوئی لباس ہی سب <sup>سفید</sup>

گل ناز کی سرخ گل یا <sup>سفید</sup>

پوشاک توئی کی جی یہ <sup>سفید</sup>

ہو کر خجل ہوئی ہن گل <sup>سفید</sup>

ای جان سرخ ہو کی <sup>سفید</sup>

میر و ص کی طرح سی ہوا <sup>سفید</sup>

ای گلبدن ہو ای چمن کا <sup>سفید</sup>

کیونکر رہی شہید کا تیری <sup>سفید</sup>

انچ ندنی سچ جام بلورین پاتھ	جامہ ہی چاہی ترا اسی ستین سفید
ایکا رشک یار کی رخ پر عجب	گلشن میں مگہا کی جو ہونستین سفید
پر تو فلک چرم میں ہو عارضین	ایسہ خانہ بنکی ہو سب نجمین سفید
قاتل فی قتل کر کی بہا مالہو کیا	اوس ہاشر کی یاد سی ہو گا کفن سفید
زردی ہاری عارض غمگین کی	خورشید کی فلک پہ فی ہی کرن سفید

اتحر فرغ حشر کی دن تجھ پہ ہی خدا

عشق علی سی ہو گا رخ مرو و زن سفید

الاول  
الایہ

کلام سلطان

زندہ این سید ہی جانگی آزاد نامر

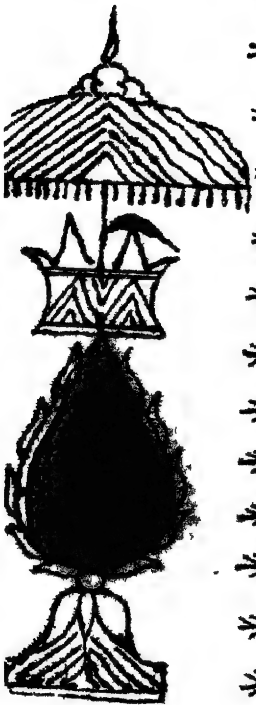
بجلی سی رور کرتی ہیں منہ پاد نامر

باغ و غن جاکی کرتی ہیں منہ پاد نامر

رہا ریا سی ہوئی شاد نامر

اوسکے نگاہ کیوں کریں پاد نامر

کرتی ہیں جبکہ کوئی صنم یا و نامر



لف سیما کرتی ہیں جب یاد ناما  
راتوں کو روز کرتی ہیں منیر یاد ناما

میر کو عشق سرور ان بھی نصیب ہے  
طوق گلوین کرتی ہیں منیر یاد ناما

گذری ہیں کوی لفسی جو نکی نسیم کی  
نچت کی طرح کیونچ ان یاد ناما

لیتی نہیں یہ نام کوسن لی نہ کوئی  
دل میں چہا کی کرتی ہیں منیر یاد ناما

گوسب اسیر لفسی غانہ خراب میں  
بزخیر در کو کرتی ہیں ابا د ناما

نالہ صدی رعبد ہی وینکی واسط  
اشکو کی یون میں کرتی ہیں یاد ناما

کتب میں دست سخت او ہاتھی میں طفیق  
جلاد بکی ہوتی ہیں استاد ناما

احتر عجبین ہی کہ باغ جهان میں

صوت سی مہ کی مانی و بہر او ناما

الارالادو

مسکلام سلطان

خوشید نکو صدقی ہی شبکو ثنا چا

ابر و سی رضو نسی ملی او سکوپا چا



کیونکہ بناؤں اپنا دل داغدار چاند

چپک کی داغ روسی پہ کھل گئی

ابرو و رو و جبین رخ و چشم و گوش لب

ہر زخم سینہ چاندینکا پہول بن گیا

نقش ستم سمند سی سی شہسواری حسن

اگر کوڑیہ یار نکلا تو تعلقو کی نقش سی

ہر گز بھی نہ ہو لیگا وہ دھنسی

کبریٰ عیدین ہوی عیدہ گاہ قتل

اسی آفتاب و مری روسی عجب نہین

چپ چپ کی جاکتا ہی وستی بانہ

کسبھی میں تہ بندل نی ہزار چاند

کو کب یہ سات ملک کی میں بنیاد

مقتول رخ کو کیون دکھا ہی چاند

بالا سی ارض کہہ لئی پیمانی چا چاند

پیدا ہوئی میں کی اوپر ہزار چاند

دیکھا کروں ہزار فلک پر ہزار چاند

ایجان عمر ہر یہ رہا یاد گار چاند

ہر رات تجھے سویتھیں وی نہا چاند

ختری غل کو ہلالی فی حبیب

ہر بیت پرند کی ادنیٰ ہزار چاند



مکلام سلطان السیر و آخره

دیکهپی کنچا طو ل شب بجران تا	رفت خسار پته هتی بی پریشان تا
دل بی غایت نه بنحیرین نا لان تا	دیکهپی بندر هی اب در زندان تا
پهائی بی جوشش و شست مین بیان تا	کب تک عمر بستر کجی صحرا بیان تا
سوزن غمسی فو هو یه کریبان تا	پنجه و شست ل سکو بی و امان تا
واغ تا چند مری کایه بیان تا	کهی گلزار کی هی شیر انگو نگو
قید کافر مین گی یه مسلمان تا	خال بندوسی هی چویشکا دیندار تا

جانیدی جانیدی اب اسکی

اوو  
علیشاه

مکلام سلطان السیر و آخره

حرارت جگر دلی سی گلستان	تفراق غمش کایه بیان
-------------------------	---------------------



ہماری نگِ معشوق سنی کیلیرقان

دوپتہ اوڑھتا ہی جب راجا

گل سفید و گل سرخ شرم سی مین

حسد کی نین ہو چھرِ قلیبان ز

خوشی سی سرخ ہوئی نین گلگون

کہ رخ بہی رد رہا او چشم گریان

واق یار مین یرقان فی مہرین

کہ رخ سی بلبل شد سی گلستان

ہنسی کی آج تو یہ رغرغان کھل

محبت می معشوق ترک کراختر

خدا کی یاری کر جسم و روی آن

نکلام سلطان لایسیران نعم

روشن چاند کی گلستیں صبا

[Redacted]

کیسی بقدر ہو جان قضایری

مست کا نہیں گئی کا پتا میری

ہون بشتن میں این مہندی لگی ہا ہوگا  
 قبر پر جانیکی یہ ستارخ حنا میری بعد

ایک جانی تو بہادر و تورین حدت میں  
 اور وکی موکی کرمانہ دعائی بعد

سرگر گئی فواری ہور و تی میں  
 ناک اور سی باغین کیا نہویری بعد

پیر و کوخاع ملی لٹ پٹی دستا  
 بلکہ تور چکی بند قبایری بعد

قتل کین کر لی میں دست بگاری  
 تیر ہو گانہ کہی رنگ خا میری بعد

اچکی ہمہ قیامت گئی سب دنیا  
 کر چکا صور سرفیل صدیری بعد

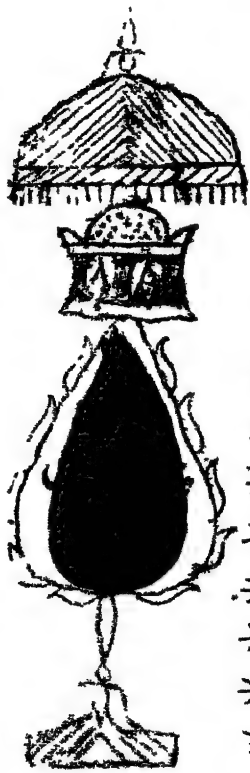
ہو کا غما مر اشہب از بدن  
 ہڈیاں کہاں یگا اب کسکی ہامیری بعد

ایکدن آگہو ہی موج محبت ہوگی  
 یاد آئی کئی کہی لف دما میری بعد

یاد کرنا بھی اسی شک گل و سمن  
 بوی گل گل شئی جسوقت جدیری بعد

مخمل مہر میں کیا کوئی چمک جانیگا

کسی انحر کا لگی گانہ پست میری بعد



دل کشاده چو یعسوب بگین باشند

مضج ندریب حق هم کنند پوشیده

عجب نایش افلاک نیلگون یدم

کجا کجا بروم من کجا کجا بروم

هر ارشک خدا را رسید رخ و ملا

دو چند شعر اضافه کنیم بر هر

مثال کاه غم و ریخ دل پریشان باد

میرسان لب لعل وقت خنده

خدا کند که میسر بود همیشه وصال

گلوی مرغ بهاری شود دم طاو

چه لطف صید که صیاد و کین باشند

درین مانده اگر عالمان ین باشند

محال نیست که برارض مه جبین باشند

بگو که پیش بیایند و هم قرین باشند

چو غیر وقت کرم مرده زمین باشند

مثال جبل تنین مصرع متین باشند

خدا کند که قریبان بساخرین باشند

مده شراب اگر لعل آتشین باشند

که دین بان من این و نای زین باشند

مره جو کا گل او مار آستین باشند



میان طبعیت شود اگر بندش  
نه نچیان بشود بلکه این چنین باشند

بجا گیرم و من کی سخن کنم تاویل  
حدیث خوان چوئی صورت آفرین باشند

و لم بصدق خداوند جان پناه گرفت  
مرا چه کار ز پاپوش بی یقین باشند

چه تاب غیر در آنوقت روی خود پیمید

اگر چه زیم صمم خست خیزن باشند  
او

مکلام مقتدیه بیکماه سلطان عالم باد

هزار باغ بین بلبل کی کیا خطایه  
نکر اسی بدف ناوک بلا صیاد

خزان ہی باغ میں تھکاو بھاریا دے  
بتون کا نام نہ لی کر خدا خدا صدا

نہ زلف یار میں سختی پیچ بسنل  
ہمیں چننے پھرنے

خدا اتراتی تر اہو بر گلستان میں  
یہ جال دیکھہ لیا پیر است

ہزار طوطی اڑا تاسی باغ میں اکاش  
ہمیں ہی ہجر کی بندوق مارتا



چمن میں شش گل چنی انج چلتی ہیں	نہ کہنچ روشنی کو روغن جیٹا
نی روش سی ہزارونکی پرگرتا ہے	نہ پہول ظلم پہ گلشن میں ہی ستا
چمن میں پردہ گل تک کہاں سائی	ترانا گاتا جو بلبل تو ناچتا صیٹا
ملی کی سحر کی ہمراہ وصل کی لذت	بہار باغ ہنوگی اگر کیا صیٹا
ہزار کشمکش دام ہو نصیب کہاں	کسی جہان کا کھٹکا ہی خوف کیتا
چمن کی حاضری پہ لوں کی نذر دلوں	خدا کا شکر

فراق و ہجر کیا جال میں تڑپتے ہیں
نہو وصال میں آخر سی بد مرا صیاد

میں کلام ابونصرون الدین سکندہ جانا و شاہ

لطف چشت بدلم یاد نہان میدا	پیش و پی زبان عشق دمان میدا
بگرہ تی رخ زابر و شکر ظاہر	قامت پیر چاندان و جوان میدا

بخیر دشوهرم از تپه دل هرزه گلو

مصرع قامت و ن چقدر باغی شد

نرم رومن چه شوم از رخ ابری چو

چه درم من چه درم گر شودش پید

بنا صورت رنج و الم و درد و کجا

لغت اسی عشق کمن از نهان را

گلستان شکر که انداز چمن حاصل

خوش شدم از غم و شادی فلک من و

ناوکی بجز گلستان چو رسد صید شود

که زبان دل من لطف بیامید

بلبل تازه ز هر گل سخنان

بسکیمین شد دل من سخت کمان

عاشق تان گریبان گمان

سوز و غم گر پی نظر گیان

انچه پوشید بول هست عیان

پاشکست است و مگر مروان

لطف نیزنگ بهم بجز جهان

طوطی حسن صنم زان کمان

نغمه ایایا پس مطرب خوش یاد

احقر زار اگر لطف زبان



رویت ال ہند

شاہ اول  
رسکلام سلطان سیرن

پسین کی حسن پر ایجان تہاری

عجیب ناز کا مجھ نیم جانہ ہی انداز

اوٹھاؤ ناز بہلا اب تو سخت جاتی

ہماری شیشہ دل کو نہیں ہی کھنکھاتی

زمین حسن میں تم تخم آشتے بو

بناو کیسا اس نئی کا اثر یہ

ہم اپنی داغ سی قاتل ہیں نازکت کے

کیسی ناز کی بدہی ہی داغ سینے کے

تہاری ناز کی انداز سی اثر یہ

جلاؤن تہن لو سنسی خدا کیونکر

اوٹھیں گی عشق سی کس طرح پیاری

اوٹھاتیں میری ل و جان سی

گذر گذر کی بہت عاشقو گذری

پری کی سری ہی انسان فی اوتاری

رقیب ملک محبت میں اجاری

عجب نہیں دل عاشقا نکو ماری

اوٹھایا گل لالہ بہت ہماری

ہماری داغ سی گلہ و تہار سی ماری

خدا و اسی یہ ل ہو تو خود پکاری

توں کی ذات میں ہیں اگل کی شری



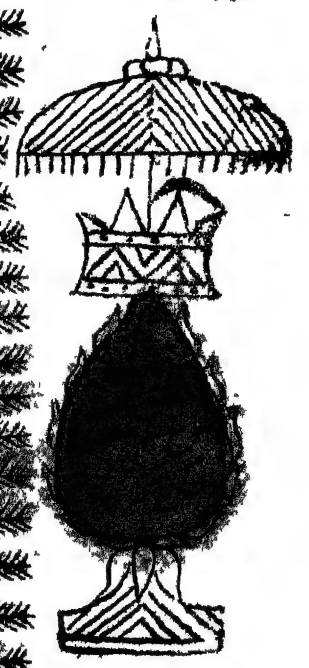
چمن میں جا کی یہ آئبہ لایان نکر بلبل	اواسی گل ہی نئی عندلیب لاد
--------------------------------------	----------------------------

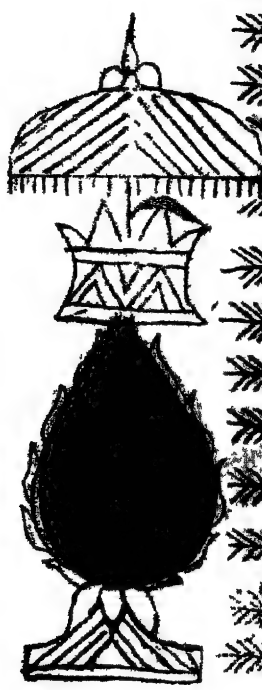
اوشی فلک شی ہر گروہ ناز نہ رو

رینچ پھرتی من اختر کی ماری ماری لاد

کلام المصنوع المصنوع بابا و سہ

کر تہی ہین ک ابروی خمدار پر گھنٹ	جلاؤ روز کرتی ہین تلوار پر گھنٹ
نوکتہ سلم سی باغ معانی کرونگا	اسی باغبان نگر اسی گلزار پر گھنٹ
مطربے کی قولسی و مساز ہی ستا	مضرب روز کرتی ہی ہر تار پر گھنٹ
دل بیستہ میں کرتی ہین کرسی	چلنی میں یار کرتی ہین نقار پر گھنٹ
اوکی کندلف میں تاتار سی ایہ	اسی آل بجائی رلف کی ہر تار پر گھنٹ
جب یکہ لین کی راہ روچی پٹی	کبک سی کرین کی نہ زفار پر گھنٹ
مکھو کہنی پونچھی گا میں بد نصیب	زاہد کہی کر گمانہ میخوار پر گھنٹ





نگین چون بلبل جوانی با	اب کیا کرد نگارین دل ناچار پر
------------------------	-------------------------------

ایک آیا ایک اوٹہ گیا ایک تہا اکٹھا

اختر و نمن تو ہو گیا د و چار پر گھمنڈ



بہشتی پہ جوانوسی نہ اسی پر مغناں <sup>اے</sup>

باغی نہیں ہم ہمسی یہ چالیں نہیں <sup>اتھ</sup>

بل کرتی ہیں بازار و نمن تجھ شک <sup>سے</sup>

یونکی طرح راستی تو سیکھ لی <sup>تل</sup>

ختم آئینا پر سی فست میں <sup>سے</sup>

سکس کا کہی نام نہیں فوجی جھک تو

اسد فی چکر میں سی و پہلی کھا

لازم نہیں تجھ کو کہ پی باؤ کشاں <sup>اے</sup>

گلا و نمن عاشق شی اسی سُر <sup>اے</sup>

اخیار ہی سید ہی صنم اون سہی <sup>اے</sup>

جنگا ہ میں لڑنی پہ نہ تو مثل کماں <sup>اے</sup>

کہتی ہیں ہلی بات نہ تو ہم <sup>اے</sup>

ختم ہوئی تعظیم نہ تو ہمسی نشان <sup>اے</sup>

اسی پر فلک ہم سی نہ تو مثل جوان <sup>اے</sup>

قاتل ہی اور او گاہ بھی ہاتھ سنی

تیرا ہی نشانہ ہی نہ اسی زراغ کمان

زر والا ہی تو تجھ کو کبر ہی ہی زیا

دینا میں بھی پیٹا ہی اسی ہشیا

خمر ہی فلک کا ہی ابھی صا  
نکری تو

اسی مھر جو دنیا میں پی سیران

بیغاندہ ہی ایندنا دودکی ہی دنا

اگر ایند تو دنیا میں پی عشق تیا

کیا کبر ہی حق بھی اللہ گنہ بان

بس ہو چکا ہر وقت اسی قایمہ دان

رویت ذال محمد

ابوہ

مسکلام شاہ یگنا وجد علی

چو سانہ شہد لب کوہ تہابی مزا

دیکھا کہ اے طلب نہالسی دوا

باطن میں تلخ شیر شکر میں ہ ظاہر

نکا

قانع ہونان داغ ہی اور شورا  
خون

رخسان غم پہ کہا تار مویں غذا



وہ بد دماغ گل ہی گلستان میں

پایا مزانہ نان غم و ریخ سہاگین

باران میری آنکھ سے کیا حسن ہے

شیرینی گل کی پاؤں میں باغ در

پہو لائیں سما ہون گلزار جشتین

زاہد خدا کی یاد میں کربا ہی کا

چوسی گائیری تیغ کا و غنہ ہا

جسکو نہ ہو ہیجہت پر یک صیالینہ

کہا ئی جوانی پن میں غذا بار مالینہ

شب بھر طعام عشق کیونکر پالینہ

نعمت ہزار مجھ کو کہلا ئی خدا لینہ

کہا ئی طعام عشق کی ایسی ہولینہ

دستی نہیں مریض کو ہر گر دالینہ

قاتل کی ہن چ ہی اتنی جفا لینہ

خدا کا تحفہ

سورہ اس میں گل بدالینہ

کلام ابوالنصو ناصر الدین سکندر جاہا و شاہ

تن لاغر کو بھی لغت میں بنایا کا

اسپہ ہی آنکھ سے صدنی چھپایا کا





کاشت که بجز کامضمون بنا و بنا وصل	میری قسمت کامری ماتہ آیاکا غنہ
سایہ رشک پی شوق من تعیند ہوا	گہو لکر مجکو سیانونی پلایاکا غنہ
اپنا مجموعہ پریشان ہی اسی قاصد	عطیر من مستنہ عالم نی بسایاکا غنہ
پانی من تیرن کی مضمون جو دوا لی	ناؤ کی ناؤ بنی مہنی بسایاکا غنہ
قاصد کیون ہوس عشق یہ عمر دراز	مردہ زندگی خضر ہی لایاکا غنہ
دشمن دست کو پہچاننا اسی شاہان	ایک قلم صاد ہوی جبکہ اوٹھایاکا غنہ

یہی کتاب کا ختم ہے نہ حال گئے



خط و لہاری پری چہری کو پہچانیو	سری لی سری سیر کا لکھانیو
رہت جان ہی کہہ نہ سکا نہ نوچو گنا	داغ معشوق پری چہری رکھانیو



ج بیکل سی تھی کو بھی کل اے

باز ہتھابٹ دی زہر پہ جو باندھا تعویذ

نام سنی ہو اوٹنا یہ اثر عشق پر

گردن یلین حفظ کا والا تعویذ

برق لی میں تھی ہی بس مائیہ نا

اوپھی چوٹی پہ گندہ ماہی پہلا تعویذ

روح بیکل ہوئی ہیکل کی تصور آہ

قبر میں کہہ کی جو وپری بنایا تعویذ

کام کامل کا نہ ملا کا نہ عامل کا

کام ایکانہ کچھ عشق میں کٹا تعویذ

شاعری بختہ ہی اختر تری قدم کی قسم

وہ سر دست نہ لکھی گایہ کچا تعویذ

[Redacted text block]

عبار لا کہوں حیرن ہیں یا

با حسن حال ہیں ہیں گار شا

اجی ل نخل صلب سہی چل سہی

آلفون کی اہ سید ہی اہی راہ مار

ایام شیب گیارہ شب اب لطف

ایمن دل سی نکلتی ہن اب تو کم

اسی ک تو بھروسی پر اغیار کی

نیزہ او کھارون و کا گلزار دہ

شاعر ملت ہن مضمون بہت نصیب

کس میں وفا سی عشق کجا دہو دلی

الف کا نام اپنی زبانی نکالون کجا

اختر ہوا زانی کی بھی کچھ عجیب

کاشمین اخبار ہی ہوتی ہی رہا

سکین میں اوتا سی اکثر غبار

مطلب پسند فوج ہی ہن جانثار

دیکھی گل پیاد بہت اور سوار

کوئی بہت ہن باغین اور ہن نزار

اک آد مال ہی نیگا اور تین چار

پر غصہ خلق ہو گئی ہن دبار

باد خزان بہت ہی سیم ہار

ر دین رار محمد

مکلام ابو المنصور ناصرین جابا شاہ عال حسین

نمبر ہی کہا نیگا اک داغ ایسی جبینو

بر نیگا اوس کا دہا حسن کم

ہنیں بخت مہی کی پریر کی نشانی

وہاں مہال لب ہی ہون گاہاں <sup>دلیں</sup>

رقیب نہ لہو نکوا و سکی مار بھٹین

قوی کب کینچ سگین گی قافین <sup>نہ</sup> ضعیفا

پسین گی دست نگین صنم کی بھائی

عجب کیا دیو شب مجھ کو پر سائین <sup>و</sup> ڈالا

پرانا نظر چن <sup>و</sup> نظری ہن قیون

سوید میرا دکا چشم کی تل میں گائیں

مٹی مٹی ہن <sup>و</sup> ہر بات میں سی بی

زمینداری ملک شعرا یعالم اجاری

کہنا نام سلیمان و سکی اثنو کی گھنوں

جلگا چنبر گردن سینوار قیون

کہوں اندھو کی ہستی آج میں <sup>و</sup> بنوں

ہو می مہر سلیمان اثنو <sup>و</sup> ل کی غنوں

عبث ہی چرخ بھگوشک ہی اسی گھنوں

نہ ہوا وصل کا وعدہ پر ہی ہنوں

بجائیکے نہ کیوں کر صا <sup>و</sup> ہوں ہم سکی غنوں

کس کی طرح کاشک آیا نکتہ چنوں

طبیعت صاف ہستی ہی <sup>و</sup> ہوں

پرین تخم مضامین آج کل <sup>و</sup> ہوں

خدا ہو جاسی ایسی ماہ رویون پڑل اختر



مجنی و شبان اسی ہاتھ سے میرے جھنوں پر



سیاہی شام کیسو کی بلا لائگی کوڑ

مکرنا پھری کیونکر کوڑل کا پہلو

رقیبوں میں گی ہاتھ شتاق ہم

چمک چلی شیخون کی کہیں نکی پھو

ترمی نازک خرمی جو مار لکھ

سنائی پاؤں کی آواز عقال مرصع

خزانی پر یہ کسکی مھر غلامی

پہنچکی مگر گر پڑی سکی باہی

صبا کیونکر کہلائی ہمارا منقبض

عوض میں ہی کی شانہ پوشیدہ غم کی

ترسی گیا کی چریا اسی صنم ہوئی

نکاح لطف پھر رنی لگی ان

خراق گل میں دیا میں زگر کی کور

ہنسی گلشن دان ل میں ہی

چھری پھر واو کی

کمال ہی صاحب کاہی کی چور

ابھی کھلا یافت آگئی ل کی چور

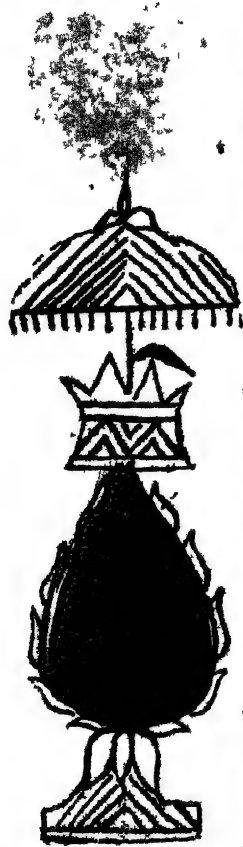
جو یہ ل گناہ ہا نیگا اس میں کی

تلا نظر کسی کو کہتے ہیں کہ	یہ کہاں کی بات ہے
دل کا حال ہے بہت اچھا کی	

جوانی یاد آتی ہے جو تر پٹل و تی ہین  
ضعیفی میں نہایت رشک ہی ن شیر خوار پ

سکلام سلطان باوجود علیشاہ و مقتدر

چاندی ہو گا تیری ماہ تاباں پ	گل ہی کپڑی پہانگی جانتہ گلابی پ
سر ترپ کر اقبال جت م پ ہنچی گا	بیقرار ہو گا تو میری صطرابی پ
درد و غم تو میں ہوں ر ہ فری	دل کبابت تا ہی چاند کی رکابی پ
صفحہ مٹلا کو عنبر حفظ کر جایا	طفل اشک روئی کا چھرہ کتابی پ
پشتمہ دہن کو چشم ہنچی غمرو	تیرا چوٹی گالچ مرغابی پ
سینہ کیون ہوا ہی سکومی پلاوگی	دل کا شیشہ ٹوٹی کا ہاتھ کی گلابی پ



بی نقاب، مہ و میری کہیں در آیا	لاکھ پردی کرتا ہوں سکی سحابی
ابلی مری ل کی چشم ترسی نازک	ناز کی کہان اتنی شیشہ جانی
آج اپنی پاؤں میں وہ لگاتی ہیں	ہاتھ مل کی روتا ہوں عشق کی جزا
کوڑل قیوب کی انگہ میں سباجا	مخ چشم بریان مھر کی کابی
دور دور میں اونکی سلسلہ نہ تو	ر شک ہوگا رند و نکو اس ل شالی

اس نصیب کی گردش ہی یقین کہ تھم جا  
 اخترا ت سی طالع ہو میں کامیابی

مسکلام اختر شاہ

ر شک بیل کو آیا گل حسین	کیون گلچین جلین سخن حسین
کسکی ہشت سی ہوگی یوسف	رنگ ہسکا سی روی نسیم
حسن سو اطلی و و چنہ ہوا	عشق کی طالع ہو میں



در پیکر کی خاک اوڑاؤ کی

صورتِ حجبِ موثرِ شہوت

کیمیاسی بنی کٹان ل چاک

ہو چ اولٹی مزاج کاشتہ

بوریا سی زمین مقبول کیا

بار کرتی ہیں ہمس قلمندان کا

سرد مہر سے سوز دل بھیا

آج بیستہ ہونے زین پر

انگش میں طبیب بالین پر

پان ہو جای روشی سین پر

روح دم ہوتی میری پائین پر

ریشک آتا ہی شیر قالین پر

شیرل ہیں جو شیر قالین پر

شعلہ دیتی ہی اگت کین پر

آج پس کی

کعبہ دل گراؤ کے امر

نہ چلو ان تبو کے آیتن پر

مشکلام سلطان الاسیر شاہ او





انگہوئسی کر ایشیہ بلور گلی پر

پتھر کی میسر نہوئی آب جواو سکو

اس عتہ طور سی غش آئی کامو سی

اندھونکو سنایا نکر پاؤنکی آواز

وہ زندہ ہون نالوئسی ہوتا کی صیا

بھڑکاتا ہی پروانہ تری سوز جگر کو

کافر پہ کلا کاشا ہی اپنا مسلمان

نہفون سی ملازہر تو ملکوتی دلی

یاد آئی جوز تار کی اسی طفل بہمن

لکھنا و مسلم فی رخ روشن پہ سر ز

آواز سی دم ساز کیا غیر کوئنی

میں ساغر کیونہ کروں چور گلی پر

لموار کو توڑا بیت مغرور گلی پر

ہی چاندنی میں عالم بلور گلی پر

ہاتھوئسی چھری پیرد و اچھی گلی پر

پت جاتی گا آواز سی انکو گلی پر

کس شعلی سی پڑ جاتا ہی سو گلی پر

ہی رخدا اسی بت پر نور گلی پر

ہی چشم سیہ صورت زینور گلی پر

اس غم سی مسلم کی ہوا سوز گلی پر

ہی سی سیما ہی ہوا سوز گلی پر

کیش سی میں مرواتی ہو طنبور گلی پر

بوسہ ترا اکھونسی قمری تو بجا ہے

خضر کی لبو کا ہنسن مقدور گلی پر

منکلام سلطان مہر علی

خاموشیوں لیکن ہی حکم کی برا

ہو گا نہ جرس میری حکم کی برا

تسبیہ کہاں ہی سی قلم کی برا

چکاریاں میں آہ کی انجم کی برا

درپردہ یہ شفقت ہی ظلم کی برا

میخانی میں قفل ہی یہ قم قم کی برا

ہر آبلہ تلویکا ہو اُخم کی برابر

ہر داغ ہی اس جا لگو کڑوم کی برا

سو تا ہوں مرا اشک ہی قلم کی

بیل ہی وری قافلہ گلچین کا خاموش

سب اہل جہان انکبہ میں ہیں ہی

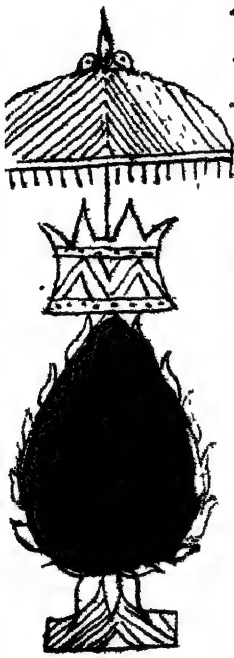
جو آبلہ سینی پہ ہی وہ چاند ہی گویا

مخرج ہوا ہوں نگہ پردہ میں کا

شیشی میں چچی چور کو میں آہنگا

صحرایں ہی ساقی کی ہنسن یاؤں

ہر رنگنا اس حسیم کا ہی شیشی



در پردہ اس آوازی و مساز ہوتی	نالون کی صد ہوگی ترغم کی برا
دشنام سی کہل جاتی ہتی تنگ دنا	تواو سکی بھی بہاتی ہی تم کی برا
ہر داغ پران پاؤن کی ہی لک	یہ مار ہی اس رکی اب دُم کی برا
ہوئے خدا دوش صبا کو نہیں چہ	اکھل ہی مرا طاس و قائم کی برا

کس ماہی عواہی محبت کا باد  
 آخر یہ تخلص ہوا احبسم کی برا

نکلام ماجد اراو و سلطان عام

منہ کہول کی رہ جانی ہیں اس	مر ما و مطمع میں شیرین ہی
ہو جانی مرا پان دل لعل سی فرو	اگر لب کاٹری عکس عقیقہ ہی
آنکھوں نی اگر گر شہلا کو رو	کھنکھناتی



مانی پچھان ہی مجھی اندازِ گلہ کا

لالی فی جو دستارِ اچالی ہی چمن

میدائین شجاعت جری گئی گہا

پستی ہی جا ملہ کی زرجور کھی

یہ عشق ہی حسنِ قسمت میں لکھا

بیچن کھا پہلوسی جانِ مینِ قسبو

سنا سنائی ہی تھیں ہو گئی محکو

گم شہنشاہِ دہونڈ نا پھر تہا ہی

ایکسو کا یقین ہو تہا ہی شکِ خستہ

کہا تہا ہی عبث داغ و گلہ پیر ہتی

گل کہا تیگا رستم ہی ہی تیغ زنی

ہتیلی کا یقین صاف ہو مجھ کو دنی

افسوس نہیں چاہی ہو ہکو شدنی پر

دل توڑ کی دہر دیا ہو اعضا گھنی

قاتل نہر قتل ہی نہر کی تیغ

عرب کا دست مہر ہو ہی

اندازِ بدل کرا دسی مائی دکھا دی

اختیار کو بڑا ماز ہی اس راہ زنی پر

سکلام ابو یوسف ناصر الدین سکندر جا





صاف آبش پین موسا قبا بھر کا اگر

ڈر گیا مذبح کر کی خرمی شمع

دل ہی کہلاتی جھلک

اک نفس کا فی ہی یو ایسا ساری قاتل

آتش نالوسی اسی جراح ہو کون پتلا

مٹ گئی دیاسی رہن مین دن

روحی شن سنی ری داغ دل ہوتی

یو پوان مارا آج گلشن بوئی غنچہ کی

کب گلستا نیمی گ و ریشہ شکو سی

مرغ دل پہلو مین درتا ہی عیب

نار دل طبل غلی استخوانی شل

درد ہی یہ جانی لوین داغ کھڑ کا

سایا سون گیت قاتل ساز کا

دل ہی کہلاتی جھلک

کہر کیا ب پر یو کی کہو لی باو کھڑ کا

زخم کی منہ پر لیا ہی نام گو در کا

صاف کب تہ چلی کھٹکا ہی بھر کا

تیرہ تختی کا بھر تا قبر مین ویر کا

نشہ بھر کا ہی دی اک بھر ہی گل کا

سل کیا گلچین کی تیار ہی بڑ کا

پال پر ہی نو چکا بھر تو بھر کا اگر

فوج غم مین کہہ چکی کر کیت کر کا



تو کین کہانی ہو اختر کو سی جانان میں عیش

من شب سحر الہی متروک کا نر کا اگر

العالم  
منکلا سلطان

حیران کریگا حسن عیدم المثلان یا

دکھلائی میرا مطلع روشن جمال یا

یہ بیت عاشقانہ ہی ہی حب جان یا

طاہر ہو ماہ تو میں ہی ہوں کمال یا

نکھنیں کہلی جو کہتا ہی شبنم خیال یا

ماہ چھاروہ میں ہو معلوم حال یا

اسکی کہیں کہو تر فرخندہ قال یا

اندھی ہی ہی شبنم داغ تو روشن جمال یا

اینیہ صاف ہو کی نہ پانی جمال یا

اندھ ہو نکو کیوں نہ سرمہ کوری تو

ابر و روسی ہو کیا و ذرا جمال یا

ابر و ورو دکھائی نہ ہرگز زوال یا

خاشن جانا ہی بھی آفتاب و

مجھ نہ تاوان کو ابروی نہ دیکھو

یہ داغ نامہ لکھنے کی ادھی و کین

کی یاد

جو ہر کہانی تیری ہن ابر کی ماہ رو

شمسیر خانہ سازی یہ یا ہلال یا

تاری گنی تصور روی حبیب سے

شب بھر جگایا کرتا ہی وِ جلال یا

صحرائی غم میں چشم صنم ہستی پھر گئے

امو نسی بہاگ جاتا ہی اکثر غل یا

بن ہاروہ سرد مگر تو ہی مال دا

اسی باغبان نال ہی کہ لال یا

گم مشربی لکھی ہی جوا برو کی مین

ہند و بنا کی چوڑ تا ہی محکوم غل یا

جب تلخ کامی یار کی دندان تش کر

کیونکر نہ ناگوار ہو ل کو ملان یا

اگردن کشی نہ چاہی گلزار دہشتن

اسی سرو شجر ہی ہو پامان یا

موسیٰ کو ہی نہ تابی ہی حسن صا کے

بکسی نگاہ پانی حبال جلال یا

کیونکر جواب نامہ جان بیان کن

ہمتی ہن میں ہنوتہ مری سیول یا

قائل ہوں اس کمال کا اسی چرخ نیل کو

ہر روز و پھر ہی دکھتا روزیال یا

اک نیلہ ڈورا طوق کا قمری فی ہر دیا

گلشن میں سرو پر جو ہوا حمال یا

یہ طفلِ غنچہ کیون گستاخین کہل گیا

منظر رہا اسی کہ ملی گوشمالِ یار

اسی عشقِ حسنِ شاہد معنی کا کہل گیا

کیونکہ اوٹھاؤن سر پہ یہ امر میاں

میں مریضِ بحرِ مومن عتابِ مبین

اگر می کہی بنجائنگی یہ بی وصال

آتش کا دل شکستہ جو کرتا ہی ماہِ رو

غزلو نہیں جو ریتا ہی اکثر وہ حال

میرزا کا نام سلطانِ عالم شاہِ او

بہارِ باغِ ہی می ل جنونِ نہیں

یہ سالِ حال میں بل شکن نہیں

بی کارِ رنگِ درِ چشم کا مقول

شہیدِ ناز کا قتلِ مینِ نہیں

یہ طولِ ہی قدِ دلدادہ کا نہ کوئی

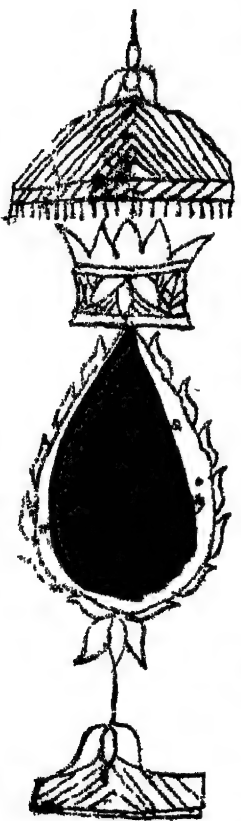
ہمارا نامہ موزونِ نگوں نہیں

نہ رستِ بازوون سی خم تیری تیغ کا

یہ گردشِ خلکِ و اثرِ گون نہیں

اوٹھائی بار کہیں لفتِ صنمِ سکا

ہمارا کعبہٴ دل بی ستونِ نہیں





چراغ خان به جایه فسون نهین بهتر	جو مار زلف صنم روشنی سی لهرانی
و ده سیزه رنگ می لاله کون <sup>نشین</sup>	علی مو و نکو پلا سا جی شرب سُرخ
غناکی پردی من به ارغنون <sup>نشین</sup>	بجاری اب دل ناساز تار تاجو
بس آسانه دل بهی و ن <sup>نشین</sup>	چمن میں آتش گل کو بڑھانہ اسی بلبل
یہ انقلاب تو کر دے <sup>نشین</sup>	پس برون گردش چشم سیاه یارین
یہ رخ کا عشق ہی سو دن <sup>نشین</sup>	جو سانس کھینچنی شمع ہدیہ پر

خدا کی یاد میں حسن و جمال کی کشتی

جو کجا عشق تو اسی د و فسون <sup>نشین</sup>

م سلطان عالم <sup>نشین</sup>

از تظرانی و یایہ دیدہ تر و	او کی پلین یاد این می <sup>نشین</sup>
بزر و بختون سینه و غلی <sup>نشین</sup>	کیا چرائیگا کوئی اشعار میں لکھے



ہم سپی جاتی ہیں نکلیند سی نعلی

اب نہیں ونسی اپنا میل ساقی دور ہو

دور می میں آج ساقی سکی میں <sup>شہوا</sup>

کیا سلیمان وٹہیہ دنیا سی سیٹا و <sup>حیف</sup>

یا ورنج پھر بانگی تنگی ہیں چوٹنگی

آنکھتہ بادام کا دھوکا ہوا اسی <sup>تلب</sup>

خط شوقیہ کاجب مضمون منی <sup>دیا</sup>

قدری بازوئی محکوم من گہلا <sup>یا</sup>

ابر و تابا ہی مری جوان اسی <sup>حسن</sup>

ہاتھ ملتی ہیں بہت ہم چور کا گدیہ

مھر عالم کتاب پایا ہمنی ساغ و دیکہ

شک سی بل بل گیا مھر منور دیکہ

بی پری پریو کی یاد آئی مجھی دیکہ

پھر قلم یاد آگیا سر و صنوبر دیکہ

ہنگی ن غبرگاریہ زلف معبر دیکہ

سر ہکا کر رہ گیا صاحب کبوتر دیکہ

قد گل یاد آگیا سر و صنوبر دیکہ

گھری خمونگی طلب سی دج <sup>میں</sup>

چاندک دیکھینگی ہم ایجان ختر دیکہ

# کلام اول علی شایدا او

شروع لفتین حسن پایاڑا ہی امان جو خدا	کہا نکا قصہ کہی قصایا خدا خدا کہ خدا
شکستہ بین ل و پڑتی تباقتس میں کہ سنو	ہزار صیاد ہمسائی زبانی ہنسنا کہ ہنسنا
تین تو مضمون سوچا کیا نہ پائے ہمارا	ہزارین ہی چرچا چہا چہا کہ چہا چہا
کہی رنگا میں چہکا خبری تو ہی سگی	کیا ساو اداع یکا دکھا دکھا کہ دکھا
نیا دکا نکالا سامان ہی لکایتا دیا	کیا جو غیر نکوتنی مہمان بلا کہ بلا

نہ اوس ہی طعن ای سنگرتوین ہی ہی ہیکر

نہ باندہ ہمت برا اختر جلال

# کلام ابو منصور علی شایدا او

قیامت کا سین ہو کا ہونا کی قیامت	قیامت متد بالہی قیامت ہی
جو انان چین ہی گرا کر باغ عالم	اکف فسوس پشایلیگا میری ملت



دباؤن پون کتنا ہی کو لیتا ہی تو سی  
 دباؤن پون کتنا ہی کو لیتا ہی تو سی

انکھ کا مزہ دیتا ہی سہ غیر کا ضا  
 ہمارے خیم ل جہلا کی اوسکی ملا

خرا کا لفظ ہمراہ بہا راسی بعبان  
 عبت غرہ کی ہین باغبین گل اپنی

مذیمان یکا انشان عشق او چا  
 الم پر ہی الم مجھ کو نہت ہی ندا

اکرم کرتا ہینچ دل عبت مغرور رہنا  
 اکرم ہو گی اکرم حضرت کسی پر

قدم جسدنی عشق کی کوئی مین رکھا ہی

مصبت پر مصبت مصبت مصبت

منکلام ابولمنصور ناصر الدین سیکنہ حاشاؤ

سہارا کی

پاؤ کی نیچی زمین رہا سان لاسی

عشق کی دستا رہا نہ ہو گا میا

عشق ہی جسطرح اک کوہ گراں لاسی

جہسار تم ہی کوئی دنیا میں کہنہ صاف

مرد مومن نہ چوڑو نکا لمر کی یاد



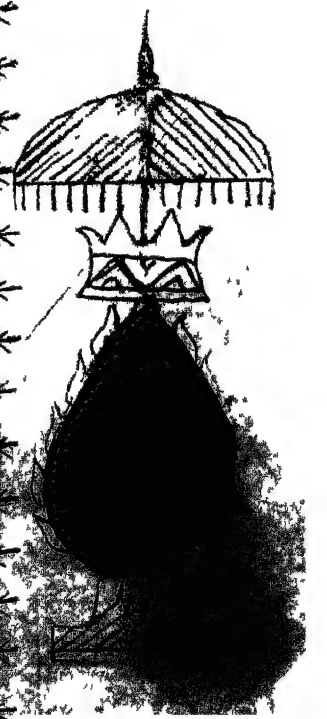


میرد یوان مجبسی بہتری صف عشق	ہاتھ میں میری علم ہی و نشان بالاسی
شمع روشن عشق ساعدی ہین ہین	موی سیر کطرح رہتا ہی ہوان بالاسی
ہم سوار کوہ تہی کیا ہو گیا مرنگی بعد	سگریزی ہی ہین اب تو و ان بالاسی
باغین ہی استا نکا لطیف شو	مالک کہ پیچہ تہی ہین اشیا بالاسی

قاتلا پہلی سندری عشق شکر کو ملی  
بارغم رکھتا جو پیش مردمان بالاسی

سکلام سلطان الہند شاہ واد و احد علی

مثل پاک خامہ گل ہی را دلفکا	سایہ کا ساہیہ رکھتا ہی کباب بالاسی
سیدہ چہتری ل ہی خامہ ہی سوراج	بیتراہ و بخور و بی آب اور بی اختیار
کیا کہون چہتری ہی تیری لکا عالم کیا	یہ کہانی یہ فسانہ اور یہ قصہ یاد
چو جانتگی زیا نہیں کہی کہتی ہن	



ساقی خیرین یار کی دیوانہ کرتی ہیں

اب حواسِ پتہ آن پیرِ نسی پتہ

خلعتِ شش پانچ پش پش ہو سرکار

عاشقِ دلسوز کی پنج پانچ ہن اسٹیم

ایک مطلب ہی وہی کہ نام ہی طالع

کیفیتِ جو بن سمانگرہ آواز و بجا

مختب غرضی می گلستانِ <sup>سنگار</sup>

سیتن معشوق کلر و کلبدن محبوب

بہسل و مجروح و تذبذب و قیل و بقیار

دہر نیرنگ آواز مانہ اور جہان <sup>گور</sup>

حامیِ احقر برینِ ایمن کہو یہ ہشت و چار

روز و شب صبح و مسا اور راتِ نکیل

مکلام سلطانِ ہندستانِ عالمِ منخلص

بلا و نکاحین آگیا گیسو پتی پ

تعبی کہ ہی یہ مور عاشق مار سچا

رہا کرتا مٹی لبات دن و نیکی پیکا

قیامت کا محی ہو ہوا اس آفت جان

دل پر داغ مائل ہی نہایتِ نجانا

بہارِ نفع پہولی نظری و سکی ٹرگا



میدن ست سکتی ن پریان محسنی پان

یقین شبنم کاری گلشن میں اشک چشم پان

قبا کا دستہ ہکو قتل کرو ایسا اچھا پان

بہا دیا ہوں اکدم میں خوش فاشاک

وہ لاندہ جٹ ہا جب ہم عالمات پان

یقین ہکو نہیں عیرون بوسہ چکا پان

ہماری نگشتی میں اس تین غریب پان

بنی کی کیا گرد سوار سی ایشہ خونی

خزانگی گوشال اسوستان اوکو پان

یہ رنج و زنجیر و بجا بی پریشانی مسلسل

نہ اونچو گئی نگہیں شرم و خفت کبھی پان

گمان ہی تنہا بوت کا تخت سلیمان پان

گمان ہی ہلکا تہا رسی وخی خندان پان

ہو اچھین جبین صاف سی اوتو گریبان پان

خند کرما ہی ابر تر ہمار سی چشم گریان پان

مسلمان گری ہندو گری ہندو مسلمان پان

معاذ اللہ گمان بد کسی جائز ہی پان

پچھنی جسطرح کانٹی کہیں صاحبان پان

اور اتی ہیں جلو میں خاک عذیبونی پان

پڑماون طفل غنچہ کو پہ دیوان گلی پان

مقد فخر کرتا ہی بہت زلفونکی زندا پان

یہ گردن رقت سی جہکی اپنی ملکی حسا پان

جدائی موت صورت غائبہ قبر کی صورت

کشاوہ بال کیا دردی کی نیکی میری

نشان نام عشق پرچم ہجر و نکول

گمان تباہی ایل کا خود اپنی دربان

رہا کرتا ہی یوں فکر کا سایہ پران

حسد کرتی مین برا دینے جا سدا پی ما

ہنو گا مجھ پر ابر ترسی چشمہ فیض کا با

عجب مغرور ہو حتر تم اپنی چشم گمان

بستر ساقی بناؤن کیون ساغ تور

دل بنایا میں نے اپنا در کا شہر تور

دہر سیٹا قدنی دل سر صنوبر تور

جام بھر دالو لگا او سکا کا شہر تور

میری گون جھک گئی قاتل کا خنجر تور

جام می مینسی بنایا کا شہر تور

سر بنایا میں نے او سکا گندور

خوشترامی باغ میں او سکی دالو لگا

سر کشی کرتا ہی محسب ساقی سپان

بعد مردن ہم مقتولان نہیں ہون





خود نمائی اپنی منہبہ کھلائیگی حیران ہو  
سیر آئینہ بنانا مگر سکنہ رتوڑ کر

افت مگر کاشی تن میں کیا جی خوش  
چوڑ دی سگ میں افصا دشوڑ کر

محرومہ کی کمی ہونے باز و وکی زیب ہو

کان کا بندہ بناؤں وی احقر توڑ کر

ہاتھ دہرتی میں مرنی مٹی کا نو  
میں سر راہ کھرا رہتا ہوں و کانو

اکہین چھڑنی لگین جا کی انجانو  
تیور و نشی تری یہاں تو گئی جانو

فرق پایا نہ فقیر و نشی ہی دیشا نو  
ملک خیر و بدی ہی نہیں شانو

قیس ہنستا نہیں ہر گز تیری یوانو  
طعن لیلیٰ فی کہی کی ہنیں یوانو

بغیچہ اک گرا دیا ہی مستانو  
بھلی پڑ جائی آہی کہیں منھانو

میرا خورشید دم صبح اگر اٹکلا  
اوسٹ جا نیکی بی شبہ گلستانو



نظر پد تری ملو نہ نہ ہنچے اسی یا

جامہ گل کو پہن سیر گلستان کیجے

محسن و عشق کا دشمن ہتی دیو شب بھر

پشت بینی کی مہتاب کو دکھلاتی ہے

ساقِ یمین کا تو پر وانہ بنا ہی مہتاب

ایشہ حسن غیر نکاح کہا تو رخ و زلف

تیر چچی کھٹ سی گرتا ہوں میں بازو <sup>انہ</sup>

پاؤں پہلی مین کہیں دامن مجنوں کی ہے

دل بہک جائیگا مطرب سی ہو گا <sup>مسار</sup>

نارہ لکی جرس ایک نشانی سمجھو

ہاتھ اغیار کی ملو اٹیک پستانوں پر

ہاشیکہ نظر جائیگے پستانوں پر

نفسِ تاج کا سایہ ہی پرستانوں پر

ہاتھ ہو لہسی حور کہہ دیتا ہی ہ <sup>انوں</sup>

سوختہ ہو <sup>ہاں</sup> مری انوں پر

سمیع قانوس کا دھوکا ہی ترسی انوں پر

سایہ بالِ ہما پڑتا ہی انسانوں پر

رشتہ آگاہی مجھے نام مری بانوں پر

دستِ عشاقِ آبی کریا بانوں پر

مالی یاد آئی جرس کی بھی ان تانوں پر

سُرسا کرتا ہی اکثر وہ مری تانوں پر

کیا رخم تھی انہ تو ہمیں تک سے تمام	ما رطبہ و رسی جاتی ہیں تان نون پر
عشق کیسو چن ل میں ہی سیکر جا	پہول گنگہی کا ہی عشق ہی پریشان پر
حُسن کم تھا جو آئینی کی کہولی قلعی	ایک حیرانی زیادہ ہوئی حیرانوں پر
شمع گل ہو کہیں حساب چہی یا اللہ	عین خلوت میں نظر پڑتی ہی یان پر
سرو باغی کسی کی پہول نہ بچنی پاتا	ہاتھ تیا اسی اللہ اگر شانوں پر
جلدِ عضائیں آواز نطن پر شبہ کیا	نظری صا د ہو سی ہیں دی انوں پر

ہند میں کیوں ہوا حشر دیوان عجم  
شعر گوئی میں اسی فوق ہی سلطان پر

نہ اوٹھا دل خار پر پل پل	ایسا سکو پری سی ہل کر
بہت لاؤ بالی کٹی ہے جو	ضعیفی میں کچھ کچھ تو خیر عمل کر



جستی یکھا او سکو خزان ایکدن ہے

خدائی یہ تاثیر لہنت میں ہے

بہت دستِ قسوس ملتا ہی عالم

پر نیراد کا مجھ پہ سایا پڑا ہے

ابھی سڑکی رستی میں خیم

ضعفی میں تہی ہی طاق ہے نہوگے

وہ جلدی نکر ہاتھ پاؤں چھو لین

نہ پہل پایا کچھ باغِ عالم میں پہل کر

قبر میں گیا ہاتھ موسیٰ کا جل کر

چلی میں وہ آبِ عطر فتنہ کو مل کر

وہ رکھ دیا چٹکی میں مجھ کو سل کر

جو تو کیسوں کی طرح اس سی بل کر

جو کر باہی اسی یارِ پنجو کی پہل کر

توقف ہی کر آج کا کام کل کر

علی تو مدد خستہ زار کی کر

جو مشکل میں ملان

صد مہ پہونچی کوئی مری جسم زار

ہستہ پہول ڈالنا میری ناز





ناشن بین او سکا حسن معجب بہاڑ

لاغر وہ ہون سنا تا نہیں چشم باریں

غصہ بیکھی کہ تپ بھر ہی سب مجھ

بخت ل بہی دکھائی دیا نگ

جہاد مجھ کو صید کر سی باغ دہریں

رہن بہی دہی صف آرا ہوئی تھی آپ

ایہی تھی زوال دکھاتا ہسی حسن و لطف

بہی ہاں رکی کیا غم ہی باغبان

ان ہزار رستی نہایتیں بگاڑ کر

دور قیاب کر گیا حسن دہریں

بہت لوگ مین سال بھر تک

رشتک آنا بلبو نکو مری گلزار پر

مجنو نکو ہی حسد ہی مری جسم زار پر

کچھ دھرمی چاہی امراض حار پر

سرخ آنسو نسی ہو گئیں بلکین بہاڑ

مجھ کو تو رشتک آتا ہسی او سکی شکار پر

مقتل مین کیا سو ار گری تھی سوا پر

کیا اعتبار مندرل ناپایدار پر

دست عاکا دہو کا ہسی شاخ چنار پر

طفلی سہی شک آتا ہسی مجھ کو کہاڑ پر

حق بات بولی جائیگی گو ہو مین دا پر

نوجہد مین کہا ر گری تھی کہاڑ پر

کہتے کا خزان کا بلخ جہان میں بکا رہا

ہر چند خاک میں تھا مگر افلاک گیا

بس اپنی پاس کہتا ہوں اکی شیخ <sup>نیام</sup>

مضمون غیر لکھو نہ چن چن کی صنایع

کیونکہ یہ عین معانی کو آب و ہوا

میں بلاتین لین جہانی لکھی دین

موقع نہیں شت کا اوتہ جانی <sup>حضور</sup>

پہلی سادل پر تہا ہی فلسفہ دان

وحشت کراؤ رامی کہیں غیر دیو کو

دیکھا کہی نہ گلشن دینا ہر پار

دھو گاہی سہاں گامیری غبار

لغت کا ہاتھ پہور دگا دتین <sup>پڑ</sup>

پا جامہ کوئی اور چرما لوازار

دل کندہ کیا ہی آج تو اونکی سنگا

یہ ہاتھ ڈانڈ بن گیا ہر اک <sup>پڑ</sup>

مینا فی مین چہا گر گیا چہا

لالی کو بھی ہی رشک لہ انداز

ایکادیر ہی خدا کی یہی اہو ماز

کیونکہ اس غزل کو دیانت شفا ہو

خضر خدا کا شکر ہے اس اختصار



رَشک آتا ہِی شبِ وصل میں پارو  
چاندنی کہیے کرتی ہِی رخسارو

روزِ خط لایا کرین متصل خانہ عشق  
ہِی جو مانہ پڑی اک کی ہر رون

تم تو ہمال کردِ غیرن سی بازارو  
ہم دہر لو تا کرین شک سی گارو

دارو سی وصل پلا دیجی تکیں ج  
نظر مھر کیا کیجیہ بیمارون

شبِ آتا تو شبِ باونکی مری ہو گی  
زنگ آنی لگا اب فکر کی ہتیارو

دیکھی دستِ گریبان کہین ہو جائے  
مخلون میں ہنسنا کیجی ہم یارو

ایک یار ہون مطلب نہیں دشمن  
پہتیاں کہتا ہوں بازو نہیں بیکارو

نہ چلا تیغ و سنا کونہ اگر مقتل  
دم کروں تے یوسف تسی ہتیارو

یکسلی آمد سہارا  
دہشتا نامرد کا لکت نہیں دارو

تیغ کی زنگ جسی ات میں نہیں قاتل  
دہشتا نامرد کا لکت نہیں دارو

آپ فی ہمو جو چہ بیاں ہو کہ ~~میں~~ ستاروں

ہمستی پو کہو ویا سنکو یوسف زون

خاک ہو کر نہ بچا زیر قدم میں افسوس

فتح مھر کو پی جاتی ہن یہ دم بہر

مانسی ہی نہیں کتنا اونہیں سمجھاتا ہوں

گو طبع نہیں اشعار بہ مایل لیکن

نہ لگاوٹ نہ بناوٹ نہ رکاوٹ نہ دروغ

مستی کہتی ہن کہ چتر کر و اب ترکہ وفا

کہہ بھرو سیاہنیں نیامین خفا کاروں

~~میں~~

ماز کرنی لگی ہم ل سی پری اوں

حیف آتا ہی جہان میں ستم ایسا دے





چوک بامین شہر سے تو دینا اہل

انتہا ظلم کی دیکھی نہیں آنکھوں نے کبھی

بارہین کی کہتی ہیں اس مجمع میں

گور یا ہوتی ہیں دل سے ہنسی ہستی

اسی شہ حسن کا وٹ نہ کیا کرہی

قاتلون سی جو خفا ہو تا ہی قاتل میرا

ایک ہی می سی بس وح زان ہوتی

مانتی ہی نہیں یہ قاتل عالم فسوس

ہولی میں نگ اور ایا خدا خیر کر

سر کی سائی میں ہی قدر ایا داتا

نظر میں نی پہ جو پہنچیں تو تعجب کیا

شک غلط فہمی کا ہوتا نہیں اوستاد

کان لک باتی عشاق کی فریاد

بر میں کچھ فوق ہی کہتی ہیں ہم انداد

قید یونجا ہی گمان ہوتا ہی دن

خفا چاہی کب شہر کی آراؤ

بوجہ ہتیار کجا رکھو تا ہی جلاؤ

صحب کا گمان ہوتا ہی جلاؤ

اولتی سیفی کی دھاپ ہو نکا جلاؤ

خون سن جانی کہی کہیں جلاؤ

وارفت کا گمان ہوتا ہی جلاؤ

فرمان پڑتی ہیں ان کی شمشاد

روح عاشق کی جتنی ہوس

ہی بس مصرعِ موزن بیت

جتنی عیاں کسی دلی جہر لکھی

انکی جوشن میں کجی ہیں صغیر اور

کاسیکو جان بچی کی مقتل

جانی جانی اب حسن سے مطلب کہتے

ولت وصل سے طہنی لگی غیا جہاں

کینشی دیکھاں ابرو ہوس اہ صنم

جان جانی ہی مقتل میں تر کیا نی

جنہ آہی کوہی پہ کوئی یا محبوب

تاجہ باغ کا دلواہی شاد

چوبِ صفی کا گمان تاجہ شاد

چشمِ گریان کو مرغی قہر بہاؤ

دم کروں یوسف کو پر نواؤں

ابو جلا دگر مٹی تی ہیں جلاؤں

کیون نظر کجی کا عشق کی بربادوں

فقر رنک کیا کرتی ہیں آبادوں

داد چلائی لگی آپ کی بیدوں

رُ دیا کرتی ہیں جلا دہی ناشادوں

توٹی پرتی ہیں پریراد پریرادوں

واہ اختر عجب اندازِ کمال منی

۳۹۲  
منوہ عشق لگا دیتی ہو شمعِ دل و دہر

بحرِ ہرج و مرجِ مٹنِ سالم

بہاؤ نگاہی جگرِ زہی تہی کی

بہت چچاؤ کی سن کمانی پر سمجھہ کہو

تراویں پٹی سنک ہی ہتھو کٹکٹ

ہزار چھپان لین تہیں مکریہ اگٹی

نظرِ باریں لانا لگا کی کچھ سلا

ہنسن ن میں بھی ہیں دی بادی سی

عجبتِ بخت سانی میں خود محروم تہی

اکھی کوڑا کہ سینہ ور ہی پر سنی کمر باند

کبوتر ہی بھاٹھا ہی شہباز کا کٹ

پر ہی جان دی نگاہی میں کی

مرجان تو ل تو لفت کو میری وصلی

مری ل کو مزہ ن کی اماہی

کروین محبت کا تر ہی نکھو نک عینک

بہا ہی ل ہمارا گوتی تہی چو

نہ تو رو کا سہ سر میکشو حام مسا

چڑیا با اپنی کہو امری تنگی کتی

مبارک ہو سلامی غیر شاہ معشوقان

شہجہ یقین ہی عارضتِ پارہ خوش

تجہ کی دیکھ کی کوسیر ہوا کہ

کھسکتی ہیں بالکل لکھنوی عین گرمی

علی شاہ فی تم سبکی تو سڑی ہیں

کتری ہی جانی ویا شیم کا پٹا

مرجی بکلی ہیں یقین غزلوں پر بجا

یہ لغت و زراک چھرہ نیا دکھائی ہے

یہ لغت اٹ دن لکھ جلاتی ہیں تی

بہت سردی میں تو بکھلا کر گلستا

ہمیں منع کر رہی آنی کی لہی گہ

دل جاتا ہی لگ رہا تو پونہ کی شک

گمان تباہی اپنی آہ کار تو کی لک

گمان تباہی چاند کجتری در کی

پر زار و نی ست کہی اس ہم سر

تو سب کی تم لغت مرد و نانک

کبابی ہو گیا دل میرا سن بارک

منڈا تو کیا لہنی جسم کی مطر کی

محل جاؤں گا میں باپ سے یا کی

پر زار و مجھی چھٹی ہنیں تک ہی

ارسی لوتی پھرتی ہیں ملتیں شک

بٹھایا کھتی دربان ایسی اپنی پٹ



کہا نکاد و سر کچا رقبہ کی حمایت ہے

یہ جی میں ہی کسری رتنی وں تکیا ہے

بتوں کی خام معوی اب تلک جاتی نہیں تو

ہمارا مغر خالی ہو گیا ناصح کی بہت

جب انکھن گتین آگہو پنہ کب سبائی سیتی

نہجوتو کئی بازو اگتی ہیں اونکی پہا

تو ایسا مرجع سلطان عالم شاہ دینا ہے

کیا کرتا تھا کسری و ز سجدتی ہی ہے

اڑھائی سبکیں کس سنہین کی سات

قیامت آگتی ہر اوجو مطرب ایک

حرارت نئی سو یارات کو تبرید قلبی د

یقین تو تہی ہند پتو کا سوئی پات

بس اب اختر نہ ہرگز جس میں و مقابل ہو

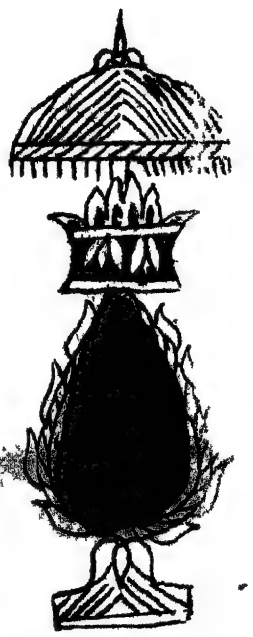
جرعی ہیں ات کی تار تھی ہی داغ جھک



رویت رامی کے

شانی کی طرح شبکو بھی گسو قمر پہا

پھر چاک گریبان جو امان سحر پہا



دہتایون پڑھوئی گران موسم باران

جوڑین کی رقیب اہنی قبر بہتان

اڑتی ہی بس سنان سی مری خاک

اسی کاکر تیر شہابی ہی یہ مرگان

کر مشق کروں صوبہ سیاہی بنا دوں

دل مثل کمان چاک نکر اسی بہ تان

مقتل میں دست کٹو عاشق کسیر

صلی ساسو دشبہ بجران سی ہلان

ہنسکر جو ہنسکر

ان لشی نالونسی بڑھار بٹایان

تو کشت محبت پر گر دیدہ تر چھا

گرو اہمہ فکر سی وہ بند کمر چھا

پہچان بھی خضر اگر کرد سفر چھا

انجم سی مری داغین سینی کی سپر چھا

کاند کی طرح لکوی ہی شک پر چھا

دو چار گھری جوڑ لی پھر آہہ پھر چھا

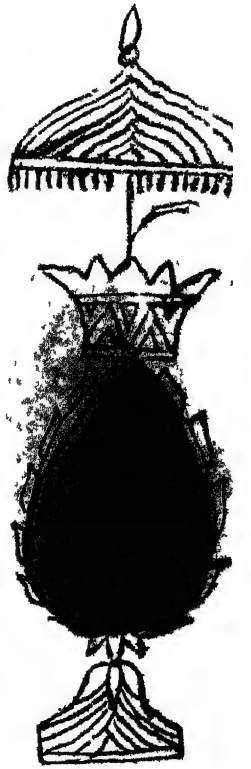
نقشہ ہو اہی مرگ کاکر تیغ دو سر چھا

پتلی کی طرح پائی جو تو فونر پر چھا

ہنسکر گھبراہٹ

اسی بت بھی تو پائی جو اشک شہر چھا

پڑجایی بہ نو کی طرح سینی پر ابر



اختر زان

کر تاجی تو اپنی نمک خواری بگا

اچھا بریسی کی نہیں ہوتا فتح یا

خورشیدی بگر کی نہ ہند ہونگا

اکوئی لینی والا ہی اس صف دل کا

پوشیدہ ہی نگاہی حبسی مراح

الفت میں وس صنم کی کیا راہد

مل مل کی او سکی چال کی بگا

مینی تو کچھ کیا نہیں سرکاری بگا

گل کی شکست جو کر غاری بگا

جل جاؤں کروں تھی خساری بگا

مدت ہو گیا ہی خرید سی بگا

صحت سی ورہی ل بیمار سی بگا

کافر سی مل گیا کیا دیندر سی بگا

مل مل کی او سکی چال کی بگا

قاتل کی ظلم سی کہیں اختر ہونا تنگ

دل کی تو بچھو دلدار سے بگا



ما رشتہ نگاہی کہتا ہے	کہا مان تہہ
شبِ صلت میں نہ کر نہ رُلا صبح	یا داتی ہیں بھی بحر کی سامان
نہ چھا اور گرہا اور نہ رُلا اسی	دل مغس کو مری سینی کی مہان
یا کہتا ہی کہ اغیار کو اوٹھ لینی	بحر میں وصل کا ہو جائیگا سامان
گہل گیا گہل گیا پوشیدہ نکرتی گچی	چارین کر چکا حسان میر جان



گدگدی عشق کی کیا کم ہئی اسی اختر
مراد لہار مراد مری جان نہ چہر

لاکھ عیبوں کو چھا دیتی ہی کہ کہا	دیکھتی آپ کمر پر ہی ہوئی بال کی
اپنی کاغذ ہی پہ نہ بازو میں نہ کر	ہری صیاد کھایت ہی بھی حال کی



گٹھو کو مخمر ہوا کو چھ

تخت خیمال کی

طوطیان بند کرین تیان اس گلشن کی

بسر خط کی لئی چاہتی اک لال کی

منہ لگا دیتی ہو ہر نیسی ہی بچی ہو

بیرنیہ نہ بٹوا چاہتی منہاں کی

نہ دکھائی دیا میں سامنی ادھکی یا

نہ نظر آئیگا تارون کہ ہل کی

سیر سی یہ کی تلی ایسی اس گلشن میں

کیا تمازت ہی جی کھیتی مال کی

نہ سپر چاہتی ہمکو نہ پھری ہی دکا

چاہتی ہمکو فقط اپنی پر وال کی

نہ کہا جی شہی طلبی نہ ٹھہری مولک ہیند

لاکھ ل آری بنا دیتی ہل کی

مڑھری کھانہ

تھال کی

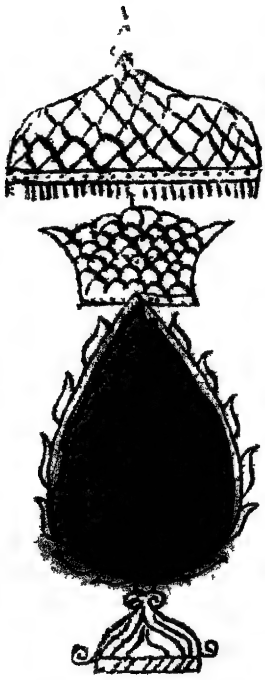
بدلی جاتی ہیند عال تو سبب ہی

سال بھرک ہکار کھیتی ہین کی

دکھتی میں کہی مجلس میں کہی صحرا میں

اب لیا کرتی ہین ہتر خوش فال کی

رویف زای مجھ



بہمن نیستی سی ہی ستے غریزہ	اگر کر می کون بستے غریزہ
ہوئی کعبہ دل کو مستے غریزہ	صنم میکدیکے یہ تاثیر ہے
خویدار کر جان ستے غریزہ	گراں رفتہ جو بچا ہی لے
یہ قبلہ نہایت پرستے غریزہ	عجب کیا کر سی طاق بردی
بلندیکو ہو گر چہ پستے غریزہ	زمین پر بنی سہان ایک
نہ خستہ کرد تنگد سے غریزہ	ساما نہیں جس میں مادل

سب نہیں کہ نظر سنی نخل ریحان سبز	ہو ابو بارش مرگان بھی گلستان
کہ جیستی تہی ہو بارش میں کشتہ تھا	برنگ نخل چمن ہی ہر ایک مصرع تر
ہو ابو بارسی لکی و جانی مان سبز	طیب عشق گل سرخ اب نہایتیکا

تہا رچی سنکی دولتی دل ہی لا مال

قلم کی فیض سی سب کی ایستنا

یہ سبزہ رنگو کی لفت میں انقلاب ہوا

ہمارے دی رخص سی ہتی پیا سبز

غم حسین سی سنکی ہی سپہ پوشا ک

حکب ہی نیلا ہی اور جا گلستا

عجب ہا ہی بلبل بنی ہین عاشق

اک شاخ دست ہی گل زندان سبز

یہ باغ میں گل صبر ک کا محافظ ہی

قدم سی اختر خوشرو کی ہی گلستا

نہ تنگی غم ہجران میں اس لب سندی گز

یقین ہی ہوگی وصل کی و سکون سنی گز

نہ مار و تم نہ مار و تم میان ہم چ

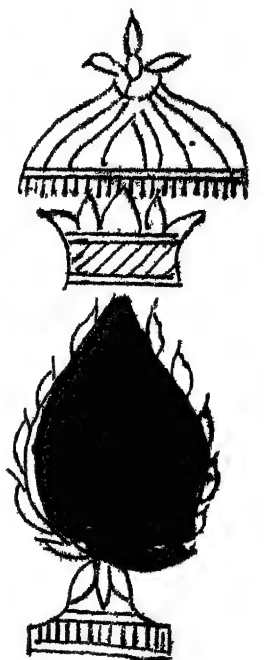
نہو تنگی نہو تنگی ہمارے زندگی گز

سان تیغ و شیر و خنجر و نیزہ ہی عاری

اجی میں سخت جان ہوا نہ نکلی گز

تری بھئی ہون و میں ہم عالم

مثل سج ہی کہی بہتین و کی گز



ہزاروں تہہ کھڑی فی تہہ بی بی

ہنو کی اک صوم رستی وستی ہرگز

نمایان ہی ان منور حسن کا بندون

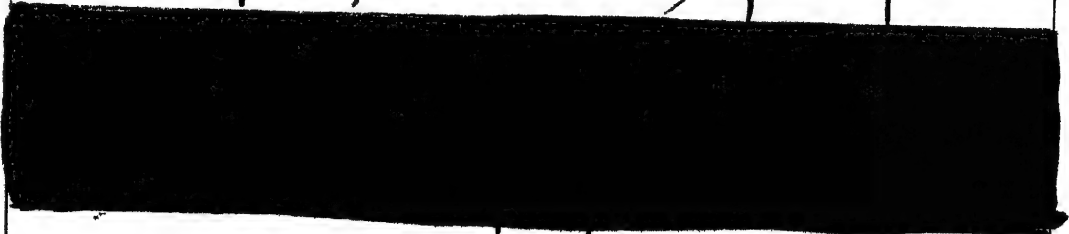
ہنو کی نام کو ایت ہی انکو غین نہی

یہ وہری ام کیون فی ہر لہن اوتھا

میں ہی جاؤ نکا جالو غین نکا کی یہ ہی ہرگز

بنکر شیشہ تن اپنا سایہ ال وون او سپر

ارسی خستہ آری کی صرحی میں پری ہرگز



پہو لنگی میری سہی میں کیا چمن

کیا کیا نہ گل کہلا لنگی گل پر سن ہنوز

جائگی بعد ہوش میں جب اپنی میں گی

غربت میں ہونڈ ہستی میں ہم اپناو

اوتو ہی نہو یگا موقوف جان کا

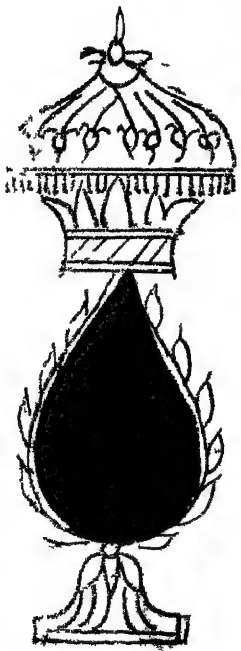
اوسکی حسین صاف تو ہی پر شکن ہنوز

عش او سکامیری صبح کا ہو جائیگا

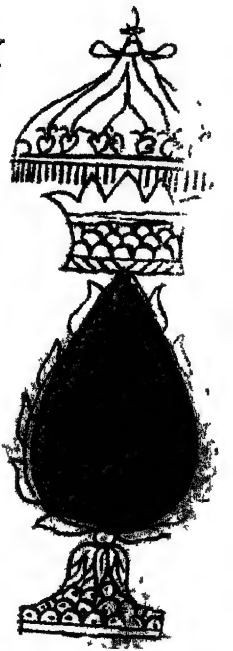
راحتی لکی پاؤ نکا رنج و محن ہنوز

خستہ خانہ میں اب رور ہو

ایا نہیں وہ بزم میں سا شکن ہنوز







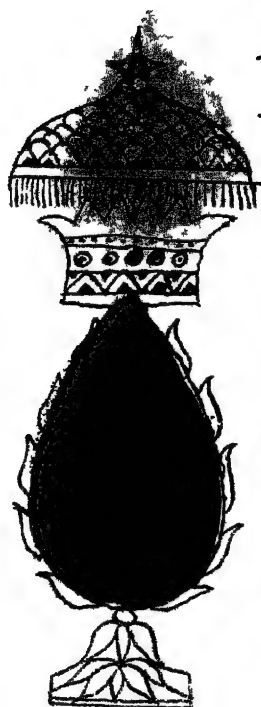
۴۰۲

ملی یار مطلب کی ساری عسیر	ہوتی دشمن دل ہماری عسیر
حسین ابٹ دھوڑنگی کنگان میں	کہ یوسف بنی ہن ہماری عسیر
یہ ہی گرو شمس صبح اسی	کھلا بھی پاک ہماری عسیر
کوئی فاتحہ خوان نہیں ہی نصیب	کہان گنج مرقد میں پیارے عسیر
فلک پر نہ کیونکر ہوا و نکا دماغ	مہ چار وہ وہ تو تارے عسیر
اگر نیکی کہی چاہے یوسف فرج	بنی بہتر یا سب ہماری عسیر
نہ کیونکر قسمل کی زبان چاک ہو	اوتھی دہر سستی رتھی پیارے عسیر
بہت تگ و دنیا میں بہکاتی ہیں	عزیزل ہیں سب تہا عسیر
اگر کام آئیں تو حاضر کروں	مری جان و تن میں ہی تہا عسیر
اجی ہم ہی شامل ہو ہی غیر	ہنیں آنی دیتی تہا عسیر

یه نادانی بی یار [REDACTED] بن سب تبهاری غریز

بطاهر تو ختر سی سب مین رجوع

خدا جانی مین کیسا بهاری غریز



نیامن سوی بازار مشتری امروز

بخو اتم چو پی چشم برتری امروز

به پای زیب نشد لطف خو سزی امروز

بقستم چه نوشت است بی پری امروز

نکاه لطف و کرم کن سوی جری امروز

نیامد است سوی فوج لشکری امروز

بلرزه آن خورشید خاوی امروز

نمین ایم جمال رخ پری امروز

درست مرد مک چشم برنگین  
بنشست

دلم کجا و کجا کوچه پر ز اوان

گلوی مرغ بهاری بخانه صبا

بغصه برشش ابر و گواره میسازد

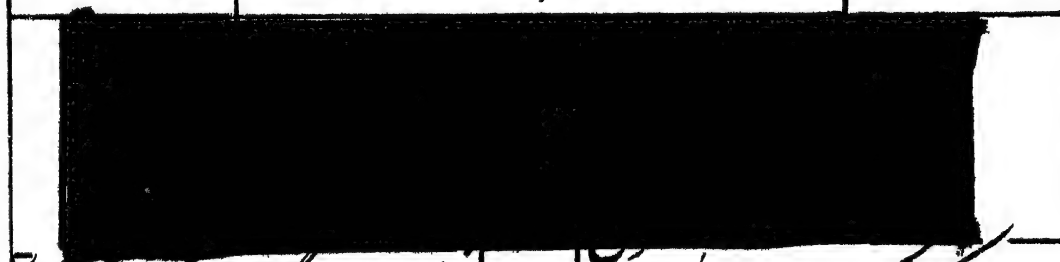
دلم ز بوسه مرگان بیای فتاد

طلوع صبح قیامت شد گریبا غم

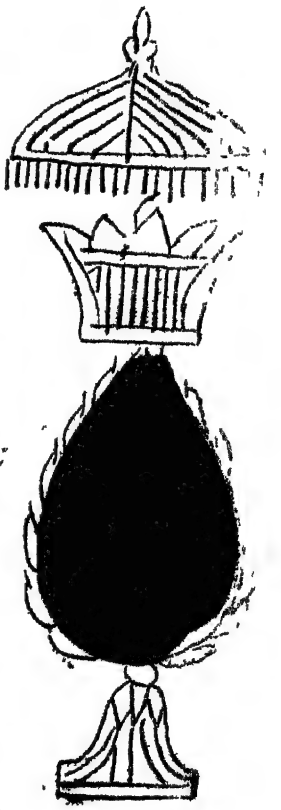
مدام بوسه شیرین لبان شود حاصل	کنی ز بار کنه غیر را بری امروز
شراب غش کنی جانمن نیاز	که آمن سویشسته رخ پری امروز
نظر بتاب رخ و زلف میشود احوال	بچشم یاد و بانم فسونگری امروز
درست شد زمره حلقه در جانان	رسیده است خیالم بزرگری امروز

خیال یار به خمر ترینه یاد دهد
کشیده است دلم آه چنبرای امروز

رویف سینه محمله



ابرو کی چک سی سی سُرغ پرتا	رخمی سی ملی کانه دماغ پرتا
اسن چال سی هم که ت گنای مال سبن گلشن	رفتاری برهتاسی دماغ پرتا
پریونسی نه یه مرغ گرفتار اری گا	بی پر کونین چاستی باغ پرتا



داعو کا تجسس تری لف سا کو

سینی کو او بہار اتو کٹر ولفنی


کر تیرگی آہ ہی ای مرغ عجب کیا

کس کس کو وہاں گشتن عقبی <sup>طلبے</sup> لی

کو چہ ترا گشتن اگر ای گل عنا

تر پا کر سی صحیر تن سی ظلم سی قاتل

کیفیت می ہی جو بہار آئی خزا

اوس  رفتار کا کشتہ <sup>زمین</sup> زمین

وشتی تری حال کا مضمون ملی گا

کیا مار لگائی گاسرخ پر طاؤس

اس رسی او لہی نہ دماغ پر طاؤس

طیار ہو ہر داغ سی ان پر طاؤس

کس کس کو یہاں جاسی باغ پر طاؤس

داعو سی مری گرد ہی باغ پر طاؤس

زخمی کو نہ خوش آیتکا باغ پر طاؤس

بھر بھر کی سین جام ای باغ پر طاؤس

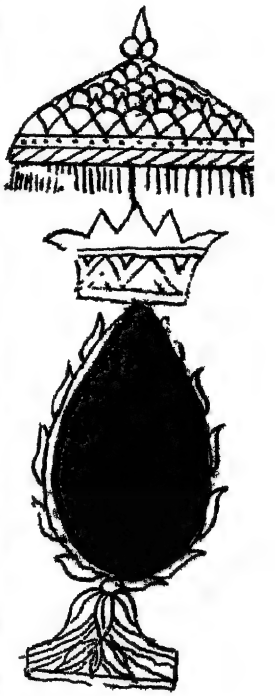
وشتن  سیر <sup>سرخ</sup> سرخ پر طاؤس

دہونڈ ہی گا بہت لکی چراغ پر طاؤس

زینسی دکھائی گا کسی قص میں اگر

ختر کی جو سینی پہ ہی داغ پر طاؤس





فرقت گلشن مین ہی خارِ بیابانی <sup>س</sup>

بحرِ خوبی ہی تری چاہِ رخدان کی <sup>س</sup>

می کشون کو ہی ہماری چشمِ کراچی <sup>س</sup>

طفلِ غنچہ کو ہنو ویکی دستاکی <sup>س</sup>

اس ضعیفی مین ہی ہی ملکِ سلیمان کی <sup>س</sup>

اس پشانی مین کیوں ہی سنبھلتا کی <sup>س</sup>

خاکسارِ نکو ہنو کی قصرِ ایوان کی <sup>س</sup>

گلشنِ ل مین کی کسی رو خند کی <sup>س</sup>

اس مسی آلود لب پر ہی ڈانگی <sup>س</sup>

کنجِ ابرو مین کی کنجِ شہید کی <sup>س</sup>

عشقِ کیسوی ہوئی زنجیرِ زندانی <sup>س</sup>

ایمین اکی تیج کو ہر دندن مین

پہوڑ ڈالین کی کشاکشِ شعلہ <sup>س</sup>

و دیارِ وی کتابی پر پوشِ بنم <sup>س</sup>

اسی پر ہی ان سب جوانو پر مری <sup>س</sup>

زہرِ کہاؤ نکاتری کیسو پر جان <sup>س</sup>

شیرِ ل جو مین چھوڑ نیکی ترائی نہا <sup>س</sup>

بسکی اپنی کاوٹ سی سیک کی <sup>س</sup>

شام کو بجلی گری کی تیری شید <sup>س</sup>

اکڑی نگر کی <sup>س</sup>

جمنشی نگو جو اس لئے کہ اس کا خون انسان کی ہوس

اوس رخ نور پر ہی عتدہ تر یا ہی شاہ

مجموعہ حباب ہونگی ماہ تابان کی ہوس

مال یہ لاتی ہن دلال حریف کی پاس

کہہی چار گہری شہتی بیمار کی پاس

موت ہی آتی ہوئی ڈرتی ہی بیمار کی پاس

شہد لب پہنچتی ان انگہون کی بیمار کی پاس

اب طیب کی نہیں شہتی بیمار کی پاس

کان معجون بھی کی ہی بیمار کی پاس

آب حیان نہیں اس شہنہ دیدار کی پاس

دل بخور کچا جاتا ہی دلدار کی پاس

سناہل سلاٹ رہا کرتی ہونگار کی پاس

کبھی اثر در ہوئی دیوار میں ہیں کی پاس

تصفیہ کا عتاب لبت کین

سرعت جن ہی جلدی ہوئی اس

چھاتیان اگی ڈیان میں معجون کی

مثل آئینہ ملی عارضہ نسی پانی ہی



ای سلیما جان تخت یاور ادا و نگار

پریان و زاتی بین س منغ گرفتار

عشق سلک زندن کا یو اینی حبسی

بهر کرائی کو لیا چو هر بازار کی پاس

شده ایم تیغ تو مہون سی قاتل

وہ بھی نہ کہ کلا ہو تری تلوار کی پاس

کس می رت سی ملاقات ہو او ش سی خیر

مار ماس آتی مری مامن جلون باز کی

خدا کا فضل دل میں لایمیان سلوک

ایمان عشق کمان جلون کمان سلوک

وہ لاکھ صاف کر غم نہیں لگا صاف

شیرک سے غم نہیں لگا صاف

تر امرید ہوں پلی کی کریم

مرید ہوں پلی کی کریم

ہمارے یقین ات بڑی نکلتی ہی

ہر ایک مری کر لی ہیں دین

نہ ناتوانی یہ جا اسی طبیب نضوع دیکھ

مریض عشق مہون کرانہ ایچوان

دیر کی دیتی ہی ہکو ترسی نکلی

کہ اب کہا رہی ہی فصل بخارن سوا

یہ بال خط میں نکلی تو ڈرنہ سی

کہ کرا پیج ہی کرمانہ ایمان سوا

نہ انی دو نکا کسی غیر کو میں اس

نہ جائے کا خفائی کا مہربان سوا

وہ اور دن جو ہرک ہستی ہی

وہ چھپر جاڑ کہاں ہم کہاں سوا

عجب نہیں ہی پر زرا دیر سی

اگرچہ بلبل و صفا و نس و ماد سوا

نہ ایسا ہو کہ کو بھی بھول جاتی

سہر و چاندنی خوشی مہربان و سوا

اگر نہی ترک جلا دسی کی خواہش

ادھر ہی تیغ فولاد کی خواہش



بہت سی ہمدی ہادی کی خواہش

ہوا ہوجائی ہوا ہوجائی

کہ ایک گاہی کا سہ طوق قر

گلا سنگین بھی ہوں زُمل

پہنسی خود خار گل میں تاج ہر

عروس شب بنا ہی ہجر میں خواہ

پرہیز روی کتابی طہل کتب

طلب ہی نازسی الضاف محکو

نئی امداد و میری خود نہ اموش

فقط ول سی این عضای تر

وہی سچھی کا فریاد کی خواہش

کرین کیونکہ نہ فریاد کی خواہش

کری ہی سر و آزاد کی خواہش

ہنیں کچھ تیغ فولاد کی خواہش

کہ اکو ہو جو ضعیف کی خواہش

کرین جب وصل میں دیکھی خواہش

کری جب شیخ استاد کی خواہش

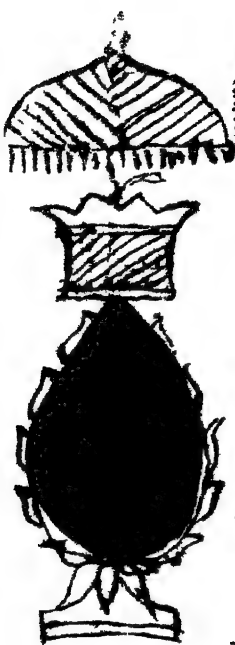
اداسی داد بیند کی خواہش

کری گایا دفریاد کی خواہش

کری سلطان نہ آزاد کی خواہش

نہ لگ کاوش کہ مہنہ یہ راہ بند

کرای ختر کسی ہادی خواہش



بلبل کو چمن میں کر سی سیاد فراموش

روشن ہی مگر خانہ آباد فراموش

ہو جائیگی میخان کی بس سیاد فراموش

شاگرد کو ہو کس طرح استاد فراموش

رنجیر میں ہی مکتب استاد فراموش

دم پھڑکی جو کر دی بھی صیاد فراموش

ہو جائی بھی شکوہ سیاد فراموش

ہر ذری کو ہو سایہ شمشاد فراموش

نیشی کو نہوگا سرسریا دھڑل

کلچین کو کر گنجیت باد فراموش

میرئی لیرچ پری دنا عشق

رو و نکا اگر یاد می ناب سی

فرہاد کا بہتیش اول سی

طفلی سی بھی مشق عشق ہو می

ایطائر دل دج و کرتا تو ہی پرہو

انداز و فاسی جو جفا داد طلب ہو

پرتو قد دلدار کا گلشن میں چوڑ

مضمون خیالی کو مری با بہت

سینی پہ مری سنگد لاواغ پرنی	جو ہرین بہت کیون فولا فرموش
وہ بیل بدجٹ ہون چاہوں سیر	صیاد ہی کر دین ی فریاد فرموش
مضمون سرسہی کہنچتا ہی ل	طلوع کو کس طرح ہوا فرموش

مہ پارون کی ہی لیت لعل ہن وایتک  
اخری بد کرتی ہن ہ یاد فراموش

کیونکر کرن تہا رستہ  
جہاں تہا

جو مست اوٹہ گئی ہن بات دہر	کرتا ہی وچ انون کی پیخان تہا
انصاف سی خدا جوسی بلوغ دہرین	بلبل کو فصل گل مین کہن پیخان تہا
خواہی نخواہی ہستی سی لچا تکی	تیری کمر کی آئی اگر در میان تہا
فصل بہار آئی ہی سو کا جوش	پریان کرین ہمار سی لئی پان تہا



کے کسکی پھر کر گیا تو ای آسمان تلاش	گشتہ سار سی من سنی او نہ کیا
میری من کی نگر سی آسمان تلاش	بوی بلین سین تخم مضایں شبنا
چو رہی یہ مکان کیا لامکان تلاش	پایگا کون میری مضایں فکر
کرتا ہی آستان کہن قصہ ان تلاش	مضمون سکھاتی اگر گل کو عند

کس دوش کی عشق میں خستہ خراب ہو



ہمیشہ کرتی ہیں یار و صحنہ در کی تلاش	وہ چوٹی نہیں گز رہا ہی گہر کی تلاش
نہیں چاہتی اسی قاتلو سپر کی تلاش	ہماری تمنیں چہی ہتی ہو بجا ہی
کسی عقل نی بھی ہی اپنی گہر کی تلاش	نہ دہوند ہو نگاہ مضمون کہلا ہتی
جو پیر سبز ہو چاہتی شر کی تلاش	نئی زمین میں مضمون کی فکر تیا





ہم ہر سبھی شہر ہی بہا سہ	خدا کی کھربین حج ہونی لگی بشر کی تلا
جمال صاف کہا تو چاندنی میں	ہسکی اتون کو ہکو رخ قمر کی تلا
تہا رخی لف کہا و گھامین غیرو	ہر ہی ہم کو دنیا میں کب کی تلا
ہم تو خاک ہی کسر مال دولت و	مدم کو حسین ہستی ہی سیم کی تلا
تھاری عشق میں جوصال کھیاں	ہنو کی لڑکی کو دنیا میں و شر کی تلا
زوال حسن ناچار میں مگر اگل	گلو نگو ہوتی نہیں باغ میں کی تلا
اثر ہر ایک تو صحبت کا خوب ہوتا	قلم ہی کرتا ہی کاغذ یہ شعر کی تلا

یہ لکھنؤ ہی یحان بی صنم سناہ نہیں  
چلو چلو کرو تھری و شر کی تلاش

رویف صا و جملہ



اسد رجب ہو گیا ہتی دل مبتلا حریص

دارِ فایمیں سیکڑن مان لہنی

عاشق کی عشق حسین ہی تہج تہج

خالی کمان کی طرح ہو چلی میں پتہ کر

اوس سیتن سی سیر شکم کس طرح تہی

کر ہو گئی ہن نغمہ بلبل سی گوش گل

چشم طلب کہلی ہی تری عشق حسین

ایشاہ حسن آنکہ کو نہ طے عشق

کب ہی ل مریض کو پیر نہی

خانہ خراب سی نخل آنکہ میں سما

طلبت اوٹھا کی اگر کنا ہون

بہا کی جواوس حریص و قوی حریص

مر کر ہی ناتمام رہی ہمہ سہری حریص

ہر حاجی دل سی کہیں تری حاجی حریص

گوشہ نشین چاہتی یہ شہا حریص

کیسہ اولیٰ تہی لہو ہی غذای حریص

در پردہ یہ تر آما ارا سی صدی حریص

بصاف بین کی سامنی ہو شنای حریص

یہ کاسہ انی ہنی بیشک سوا حریص

تن پر ہر ایک داغ ہوائی واسی حریص

میں درون او سین اگر محکوبی حریص

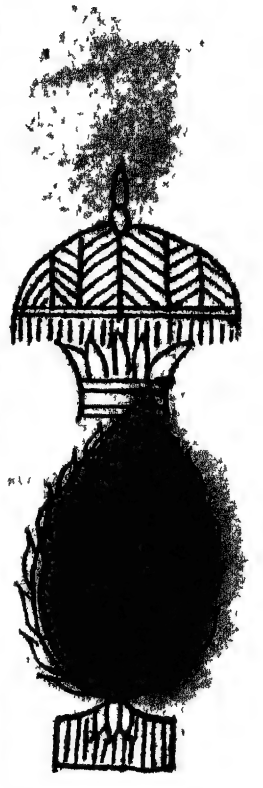
دہر ہر کی دلو کوختی بہر تی ہن حریص

شاهی سی یہ کدائی برابر ہی منعمو	بچا سریر شاہ پہ ہی بوریامی <sup>حص</sup>
طاہر ہی اس گدا کی ہوسٹ و ماہ <sup>مین</sup>	نقش حصیر داغ بین تن بوریامی <sup>حص</sup>
دنیا غمخیز رہی بہت بیوقوف <sup>یہ</sup>	کیونکر نہ زرد و کر می تجکوف <sup>حص</sup>

انکسیر

آخر سنو تو کا نوشی یہ ہی صدی <sup>حص</sup>

دل ترپتا تھا جو کرتا تھا و گل اندم <sup>مین</sup>	سحر کھلاتا تھا وین قاص کا گام <sup>قص</sup>
باری ہیکو ہی شاید شاو مو کریم <sup>مین</sup>	دل میں ہی جا کر کرن اب سکریم <sup>قص</sup>
داغ دل خنہ تہی بیٹل ہو کر <sup>مین</sup>	اسی گل غنا کیا ہی بل نعام <sup>قص</sup>
ہاتھ اوٹھا یا جس طرف گنج شہید <sup>مین</sup>	موت کا دیتا ہی ہم زرد نکو پیام <sup>قص</sup>
یہ ل ناسا پہلی ہی سی جاتا ہی <sup>مین</sup>	جاتا ہی جس مہ میں کرنی بخت کا <sup>قص</sup>



صوفیوں کی بزم جنیں بزمِ کربلا ہے

و جدیں کی بزمِ کربلا ہے

بزمِ منوشتی رہی طیارائی ہر حسین

آجِ اختر بھی کر گیا وقتِ دویر جامِ رقص



برنگِ نقطہ خلاصِ مٹ گیا خلاص

پڑ ہانہ سورہ خلاصِ کچا خلاص

ملاپِ جینِ فرا

بہلا خلاص

کلی لگانی کو جی چاہا ہی سو

مگر پندین اوں کو بچا خلاص

کلی کلی سر بازار کیا کشتی ہیں

کہ خانہ جنگی کا ہی ایک عا خلاص

ہمین سی وں کو محبت ہی تہین تم

تہاری طرح بوغیر و تاجا یو خلاص

خلاصِ خاصِ مٹی خیر خال و حطائے بنا

خلاصہ کر کی مخلص لی لکھدیا خلاص

پناکِ مینِ فرا پایا پاک بازونے







# ایکا ہی یار سی اخترنی بارہا اخلاص

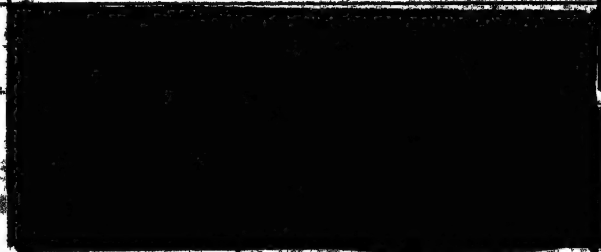
او سکی سسرق مین نہیں مجکو چمن کی حر	مجکو دل سی سی سی گلن برہن کی حر
مل جاؤں خاکیں تن ملی مدعائی دل	نہ آرزوی جامہ نہ مجکو بدن کی حر
ای سبب اکلی وہلی وقت کشر	انہ کتنی ہی تھی دیوانہ پن کی حر
یہ آرزوی دل کی سہلہ او کمال	میں کوئی لعل عین کی حر
چلنی سی اونکی خاک مین سبب تہل گئی	نہ توں کی آنہ نہ باپکن کی حر
مستی مین ہی ملایا تہ خاک ہی کیا	یاد ب کہی ہی جاشکی چرخ کہن کی حر
جو ہونا تھا وہو چکار ہو کیا تو کیا	حر یا نہیں نہ چاہتی ہجو کفن کی حر
نہ سلسلہ نہ رشتہ بھی کیون ملا نہیں	نہ آرزوی طوق نہ مجکو رشنکی حر
افق کی آگی ہو گانہ سر سبز کہی	کیا بڑہ گئی ہی باغ عین و من کی حر

پہو لاسی سقد کہ سمانی تک نہیں	دیکھنوان لاسی کہیں میں چمن کی ص
بید بے بین میں ہو گیا مضبوط کھانا	عربت میں جا کی پڑ گئی ہمکو وطن کی ص

آخر یہ آرزوئی شہادت بجا ہوئی

بیا کہی نہیں تھی یہ شاہ زم کی ص

رویف ضاد معجمہ



یاد تھی ریکر لکھوئی جالوئی غل	چشم حق سی شاعری کو کیا لونسی غل
آہ کب با د جای منتظر ہی آگ کا	منہ تشن خوار کو ہی سی تالوئی غل
پیچ دیگا اس رخ روشن کو مار بڑیا	گوری گوری عارضو نکو جی کالوئی غل
زخم کھر می یکہ کر لکھوئی نکلا خون دل	کیا ریاں سچین گتین کسکو ہی تپا لونسی غل
نہایت گل کی روشن ہم تھو کھین بین صبا	اکبک اور طاوس کو ہو و سکی چالوئی غل

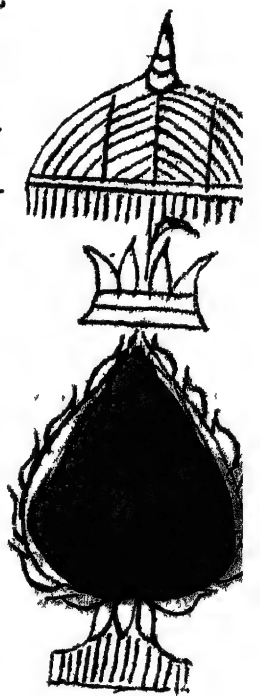


پھر مٹی جو تین دن ہی پھر کرونگا خرو	پھر زبان خار کو تھی جی ہالو غرض
دستِ پائینِ پائینِ بل ہین لکین	موسمِ اب تہمت کا ہی کسکو ہی غرض
توز گلسی یہاں تک ہو گیا ہی مال	ہی ال ای پاجان کب ہی لوشی غرض
گوری لونپر پڑی برقِ سحابِ بیا	بجلیاں ہین کانہیں یکر ہو بالوشی غرض
گیسوسی آئینہ رخ کا نہ حیرن سکی	عکس ہی شہرِ حلب میں کالوشی غرض
سردھکریا قیون پر زیاد ہو گئی	فرقتِ خورشید میں جوالوشی غرض

ترک ہی نیادی دن کنجِ قناعت ہی ل

بہ زن قحبہ ہی اختر کیا چنا لوشی غرض

عشقِ کھنچ کام نی کچہ کو جی نا غرض	گلسی مطلب ہی کچہ غارِ سیاب غرض
عشق کی سکر کو میناق بالکل کر چکی	اب کچہ بخیر سی مطلب زان غرض



کسی ہم جگرین نہیں اپنا کسی ملت

عالمِ وحشت میں یا نیکا جامہ چاہئے

بتو نفسِ کُڑ و بیکار و شرِ کار کو

عشق کی بندیکو کیا گھر مسلمانسی

کام مہاتو نگو گریبانسی و اما نسی

ہمکو ایش لہین ہی ویش چنڈا نسی

تری نظرو میں نہ ٹھہر گانہ رُسی آفتاب

تجھ کو اسی اخترِ نوگی ماہ تابا نسی

کیا کہوں تہی ہی مجھ کو کہاں کامر

خون کا تصفیہ پیاؤں میں

ابو ہو چہ عبدالسی و دویہ

درد نہ و دیجی جو کر مٹی کو

اب مصفا می تیغ کا نولون

دل مرا ہلاؤ اب ہی خفتان کا مر

بھر مٹی ل کو عیشِ بنا کامر

جاسی میں پ ہی پیر جان کامر

دفع تو ہو جائی گا جلد جان کامر

وقتِ قاتل موتی جان کو با کامر



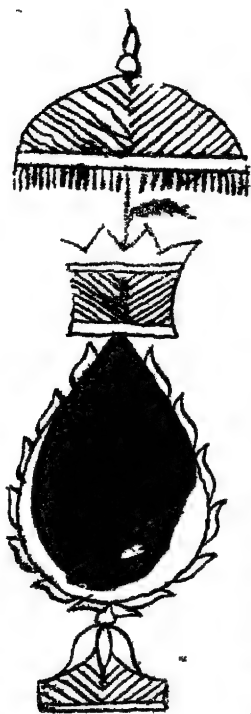
اب تو زین پری پاؤں گرتی مین ہم  
 صحت جسمی سی مین اب تو نہایت تنگ  
 رو کو نکا کسطحی وہ تو چلی جاتی  
 جانیدی اسکو طبیب کی نہ تیر کر  
 فرقت دے سی ہم رستی مین سون<sup>علیل</sup>  
 او کی نہ آنی سی مین اب تو نہایت تنگ  
 اب تو بازار و مین ایندتی پہر تی<sup>روز</sup>  
 او کی تو عاشق مین ہم ہمو علا<sup>سی</sup>

وار روی صلیت ان رکھا نکا  
 میری سیدہ غنیمین کی نہ جہا نکا  
 رو کنا دشوار سی روح و انکار<sup>مرض</sup>  
 اسکو تو مدد سی ہی موئی نکا<sup>مرض</sup>  
 جب نکا کوئی تو ہم فی بہ نکا<sup>مرض</sup>  
 فرقت انکو رہی پیرنگان کا<sup>مرض</sup>  
 او نکو تو برسوں سی ہی نکا<sup>مرض</sup>  
 سن چکی صاحب کہ ابی نکو جہا نکا<sup>مرض</sup>

آختر ناچار کی دل کو ہے بہلائی

اسکو ہاگر تا ہی اب خفقا نکا<sup>مرض</sup>

رویف طالع مہم



وہ نیکین کو کہد ہی بسپہ نام فقط

راہ الفت میں چلی نہ ل ناکام فقط

سوچ لیستے ہیں مگر وصل کا انجام فقط

چاہتی صرف غدار و غن بادام فقط

قاصد و ن فی جو دیا ہجر کا پناہ فقط

اوسکا ہر باغ میں ہی عارض کلفا فقط

ایک گل چین دیا کرتی ہوا زرم فقط

آج مجھتا ہی پر سرائے اپنا سر شام فقط

بعد مر نیکی مجھی خاک ہوا زرم فقط

صید کر لون تو پیون ساقیا اکرام فقط

ای سلیمان جان داغ سی ہی کام فقط

قاصد و ساتھ مرا پھوڑ و دوش من

کسی غار تری بحر میں ہی نظر

ہو نہ بس کسی آنکھوں کا بینہ ضعف

صورت وصل سی ایس تر عشق ٹہا

چشم و ابرو میں نہیں شاہد صلی کی تنہا

بلبل و وصل ہی پہول سی لازم بلنوم

منہ کہا یا شب کیسو فی پھر آج صبا

تیری چی کی تمنا میں نہیں یاد خدا

بط می اڑ کی نہ آلی میر ہاتھونہ کبہ

شعله خست تری طبع بود که بود	سر مصری می بین می می سام فقط
-----------------------------	------------------------------

هون و ختر جو که می حسین یادنگی
ماله بوجائی گا اوس مه پیه مرانام فقط



هوسکی معشوق سی کسطح موسا خطا	لن انی سی عشق آیتها کیسیا خطا
ناظره کهان تهری وس رخ برنو	طوری بر هر گز اوها کیتها تها مس خطا



آه سوزانی بکولی کو جلا دمی	روی مجنونی کری گرو می صحر خطا
مرغ موسیقار کی مقامی حسرتی	آتشین نا لونی اس وحشی ویکها خطا
بر گهری زنجیر پاکی چشم بیا بوی گیتی	اکیسویکی یاد سی بیا بی خطا
شتمه کردن او دست مضامین سلم	طفل مکتب بویا ملا سی کیسا خطا



بتکرمی و کلومی طوف بنی خیرا

گیسوین غل اوری زانیدن ایتلا

صورت عتقا مضامین کهن بود

فکری نوی گویا اسدر چه پید ایتلا

ایک بتقتل بر عضو پیش نظر

جایگاه کهن ترین بجای ایتلا

فوج کی فرزند طالع کیم لاشین

سج کیم کتاسی در ایتلا

کجه نین خیر جمعی عشق مجاری حصول

ابو معشوق حسیقی سی پی پنا ایتلا

مین پر فرقیته مون امی غلط

اگر رقیب کھاتی مین تجسی قسم غلط

عاشق مون گلشنی یکا کهدن هزار با

کیون کھان و ن سکلی مصحف خلکی قسم غلط

تاریکی حدی بندگی خیال لب

اپنا کسی طرح نہیں مویں کا غم غلط

بعد قباہی عقدہ کمر کا نہ و امو

اہل فنا کہا کتی اسکو عدم غلط





نماند لکنا حیار کو خستنی شوق میں

بی معنی حرف لکھ گیا اگر قلم غلط



آہ کی واسطے اثر ہی شرط

دی لی دیا ہوں جست در ہی شرط

کیا کروں مجھے ہم سفر ہی شرط

ابیا رہی چشم تر ہی شرط

عشق کی واسطے جگر ہی شرط

اکھیلین کی عیسیٰ تاسخ ہی شرط

اب پر اپنی چشم تر ہی شرط

عشق میں عیتل و ہوش و صبر قرار

خضر عمر آہی بیابان میں

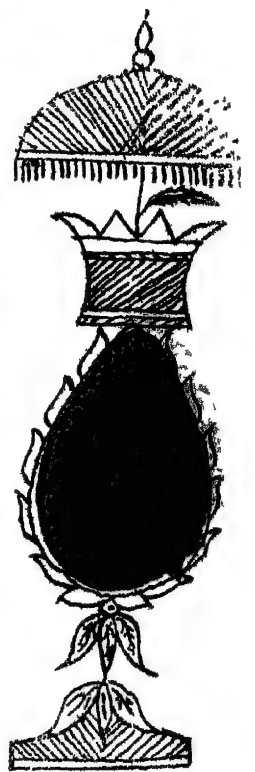
کشت ہقان ہی پیر ہو جائے

حسن کی واسطے ہی ل ل ل ل

سرخرو وہ سفید مہتاب

آسمان پر پڑھای وہ مجھ کو

کسی خستنی ای قمر ہی شرط





<p>مجنون ہو جانی داسی مشفق <sup>خط</sup> ما</p> <p>غیرون کی بھی دیکھا تو سب <sup>خط</sup> نوا</p> <p>مجنون کا جہان میں کہی تازیت <sup>خط</sup> گما</p> <p>جب <sup>خط</sup> ناول تو ہی چھر رنگ <sup>خط</sup> حنا</p> <p>اب جائیگا کیا مجھ کو محبت کا <sup>خط</sup> ہوا</p> <p>مجس <sup>خط</sup> خفا نکا بھی جائیگا <sup>خط</sup> بہلا</p> <p>ای <sup>خط</sup> سبت تھے <sup>خط</sup> و تو نہ ہو بھر <sup>خط</sup> خدا</p> <p>گہر <sup>خط</sup> میں چلی آئی تو میری <sup>خط</sup> ہی بتا</p> <p>بولو وہی احوال ہی یا اب <sup>خط</sup> ہو گیا</p> <p>مرد <sup>خط</sup> و کوچہ ہی ہوتا ہی بہت <sup>خط</sup> ہر</p>	<p>غصہ سی بہت <sup>خط</sup> رکو تو کیا <sup>خط</sup> لگو ہوا</p> <p>بہودہ کا کرتی ہیں <sup>خط</sup> کی <sup>خط</sup> دھڑ</p> <p>ناصح <sup>خط</sup> بھی سمجھا تا کہی <sup>خط</sup> ن میں <sup>خط</sup> ہوں</p> <p>کیا <sup>خط</sup> مہندی لگاؤں کہ <sup>خط</sup> مجھ <sup>خط</sup> میں <sup>خط</sup> نہیں</p> <p>وہ اور <sup>خط</sup> مرض <sup>خط</sup> میں کہ <sup>خط</sup> خنین <sup>خط</sup> صدی <sup>خط</sup> کا</p> <p>بہلی کی <sup>خط</sup> طبیعت <sup>خط</sup> مری <sup>خط</sup> سیر <sup>خط</sup> میں</p> <p>اک <sup>خط</sup> روز <sup>خط</sup> ہی عاشق <sup>خط</sup> کا <sup>خط</sup> لہر <sup>خط</sup> انہیں <sup>خط</sup> کرتا</p> <p>اونکو <sup>خط</sup> ہوئی <sup>خط</sup> تسکین <sup>خط</sup> کہ <sup>خط</sup> شیار <sup>خط</sup> نہیں</p> <p>بے <sup>خط</sup> مل کیا <sup>خط</sup> صد <sup>خط</sup> کا <sup>خط</sup> ہو <sup>خط</sup> کچھ <sup>خط</sup> ہی <sup>خط</sup> ہو</p> <p>دیوانہ <sup>خط</sup> ہو <sup>خط</sup> ہوں <sup>خط</sup> فی <sup>خط</sup> مضمون <sup>خط</sup> دلا</p>
---	---

در دالم و بحر سیاهی بن هم غو  
عشاق کا دنیا میں نہایتی بجا

تجسی ہی محبت ہی تیر ہی رہی دہیا

عورت کی لٹی ہو وی نہ تھر کو خدا

رویف طامی منقوطہ

جو مجھ کو ایچ لی ہو جاسی کہرا

تری مل ہی گا کہی ست

بہشت خاک اڑائی تو ہو صبا

جو پاسی پاک گدسی ہی بوری یا

گلو نگو بلبلو نکی پھر کری صدا

ایم سنگد کی سی ہیں اشنا

تو او سکی حسن میں کیا تیج میں ہی

بدین نایب کی بہت بہر ہی

سری شاہ جهان میں یہ کیا

نوا سی ذرا غچن میں نی صلتی

نوا سی ذرا غچن میں نی صلتی



سوال کرتا ہوں سواری سنی مستان

وصال یار میں ای ہجر کیا کہوں کیا

شراب شیشہ داغ بدنی مستان

یہ ناتوان ملافتی ہی میں خود کو

نہ سکی سنی

سوال حسن میں کب غم تو غم دار

یہ شعر کوئی ہی اختر ہونا سلطان تنگ

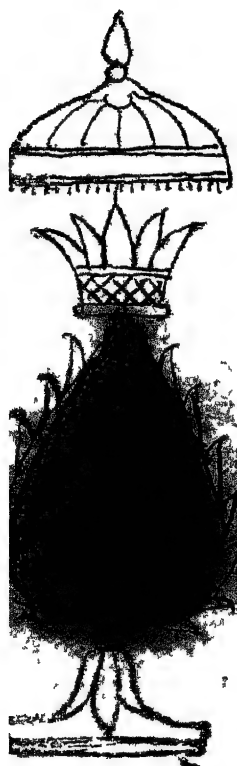
فقیر کی ہنسی ہی یہ قبا مخطوط

چہ گپ ہنساں کرنی لگا مھر لجا

کر لکھوں افسانہ خوش چشتی محبوب میں

بی جالی ہی پس اوڑھ بر ویا

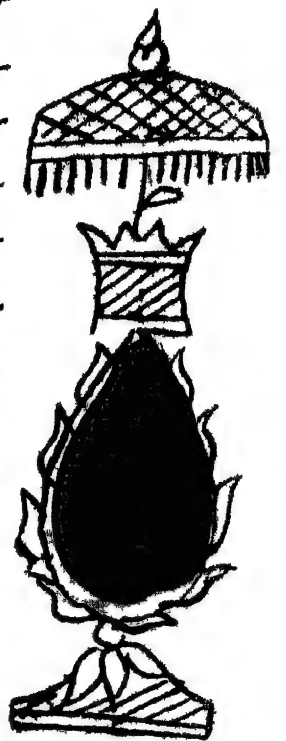
چو کڑی لہول جاوے کرمی آہو لجا





اوچی چوئی او سنی گوندی او پر اموبا  
 دست بسته مین ی پیش نظر منم  
 پورالی انگبه گر شکونکی صورت  
 بید یوان پسر مرده هی باغ دهر  
 بی کلی دکی زیاده بوکتی غنچه دهن  
 جام بهر الینا فردا سی قیامت ضر

اس پهلوی شوی سی کراجل شیب  
 مجلس طفلانین هی خوندی هر سو  
 راز دل فشانو کرتی مین کباب سول  
 مین با سو بر او بر کرتی مین گلبر  
 همی باغ دهر مین کر تونه سی گلبر  
 ساقی کوهری سی خضر نه کرنا تو



نه بملو و نه یگا هر گر گل کلاب سی  
 اهی نو انگه یوکی منتظر مین محفل  
 و و دن نه مین و و ز ما نه مین کو  
 به کچا گوشت سی نامل که هی نه مین

ادم پاتی مین هم اوس رخ خوش  
 شربانی مین پایا نه مین شربانی  
 جوشن بوئی تو پاتی مرغی سی  
 او نه مین ملتا سی سردم نه مین

نکستی ہی مجھ ہی اس عشق نی کیا تھی

رہا کئی دین پر دین بار ہا مجھ کو

میں اپنی ہاتھوشی کہو بکا تنگ کی

عجیب شیخ طبیعت تھا بہکی ہی

جو کر ہو ورجاسی بھر ہو محفل میں

ہم اپنی شعری مخطوط میں نامی

ہزار ماؤ نکو پس نہا کرتی ہیں

ان اپنی چہاتو کی قدر کچھ نہیں

ہزار عشق اس اک ہاتھ سی ٹہن

نہ پائنگی کہی ہم موسم شبا بسی

ملا کیا ہی او نہیں مدون جابسی

تہا رہی پاؤ نکو او تھی اگر کابسی

کسی و سق مائل کسی نقابسی

کلام حق کی سواب نہیں کبابسی

ملا کر بکا کلاوت کو رہا بسی

ہمارے خاک کو ہی نام تو رہی

زمانی میں او تہا بحر کو جابسی

ہو بہت متصدیکو اس جابسی

جدا کر نگلی فلک پہی اختر محرو

ملیکا محکونہ او سن شک آفتابسی

# روین عین مہملہ



کو رکرنی ہی زلیخا کو تری نکلے شعاع

اک پلمپ چپکی نہ برق تیغ ہاسنی

لاکھ چکایا کر جمی ہر گزشت ما

سامنا کرتی ہیں بظاہر کور باطن میں

پہول انگاری بنی میری تین درین

ماہ تابان میں وصلت ناقہ لیلیٰ ہو

داغ سائل کا جو کہوئی سسی از رو تو

کانٹ جاہلی ساسی ساسی آقا ہے

بامِ علم تاب و مہر تابان ہو طلوع

ماہ کنعان ہو گئی ہی چاہِ بابل کی شعاع

یتر کی نگہوین لائی دست تل کی شعاع

تیغ کو اندھا کر گئی خونِ بھل کی شعاع

انکھ میں کچا آتی خورشیدِ مقابل کی شعاع

آتش گل سی ہی پھر بالِ غدا دلی شعاع

برجِ غم صحیر میں مجنوں کو محمل کی شعاع

پہو ڈالی سیکڑن انکھیں دی لکھی شعاع

ای پریر وید بنی آدم کی ہی گلکی شعاع

خاکِ کدتری کی مین کو قصر و منزلی شعاع

منعمو بر جمع کر کر حسن مغرور

چاند کو سبب لگائی دماغ سائل کی شمع

ننگ کی کوڑا کی سی سکن

ننگ کی کوڑا کی سی سکن

انگبہ چپکائی سرخ نیر عظم سی پھر

کارگر ہی اختر تابان ہیں تل کی شمع

[Redacted text block]

اہونکی ہی آواز ہی طرز مرصع

نالی کا بہی کی ساز ہی نو طرز مرصع

یہ ہم ترا دل کی نگین پرین جاقون

گو حسن کی پر آواز ہی نو طرز مرصع

اندھونکو نہ خلیخال کی آواز سننا

ہی ناز کا انداز ہی نو طرز مرصع

نالی میں اثر ہی لال اغیار کیٹن کی

المان کی یہ ساز ہی نو طرز مرصع

پھر سکے شک نکل آئی صدا

عجباد کی آواز ہی نو طرز مرصع

سکے مضمون سی ترا ناز ہی بجا

اسی جوہری انداز ہی نو طرز مرصع





آخر طرز و طبیعت ہی دکھانا

شمار کا انداز سی نو طرز مر صم

سمیع

جلکی فوراً بزم سی ہو جائیگی کا فو

بہا کی لک پاؤسی ماری م کی تاؤ

دل پہ داغِ عشق کا کہی ہی کا

جیسی سن کرتی ہی م شیب

قد عاشق سو زخم سی ہو گیا پیشو

نطق سی فوس ہی کیون گئی مغدو

چھرتا بان کی اگی ہو گئی بی نور

جیو دیوان میں وشن صرح سرخشا

سورس حُسن تپانسی مل گئی پراگی

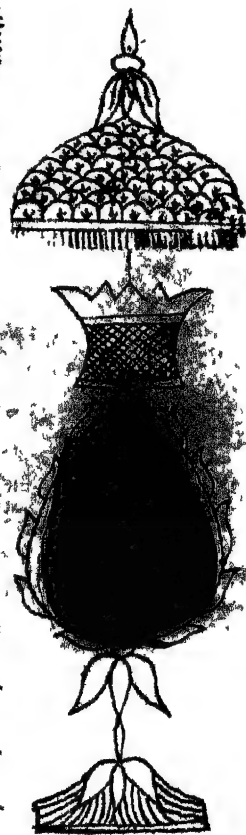
زخکی مضمون ہی ہی میں نہیں وشن

فکر عارض سی کہلا ہی استدریہ رو

حال پڑانہ سی ہو جو ہی خبر دیتی ضرور

کون چھکا سی شمعاً عالم تاب میں

کیون ضیائی خمر تابان پہ ہی مغرور شمع





ملنی سچو انوکھی نکر برنعان منج  
حوی شدنی بات و موتی کیان

پس ملنی کی بات  
سک ان منج

موسم یہ سری پس کچا دل بند ہی  
انی کو بھی کر لی ہی یہ بادِ خزان منج

گو سجدی کرو یا نکر و خجٹ کما ہند  
پیش جلا کرتی ہی ہن آسے بیان منج

اپنو نکو بہت منہ نہ گاؤ کہ کرین  
ہنی ہی رعایت سی میان گکا

کیونکر بھری محفل میں اذکر کرین  
پوشیدگی ہی چاہتی ہی ستر منج

اعلان جان تک ہونا سست  
متم شہِ مظلوم کا کرنا ہی نہان منج

اسی ہی اما سو کی لٹی آہ و بکا  
ماتم میں پر یاد و کی ہی آہ و فغان منج

زندانہ طبیعت ہونو ہو عاشقی دو  
خوش گوئی تو لکھی ہی پی باد کشا منج

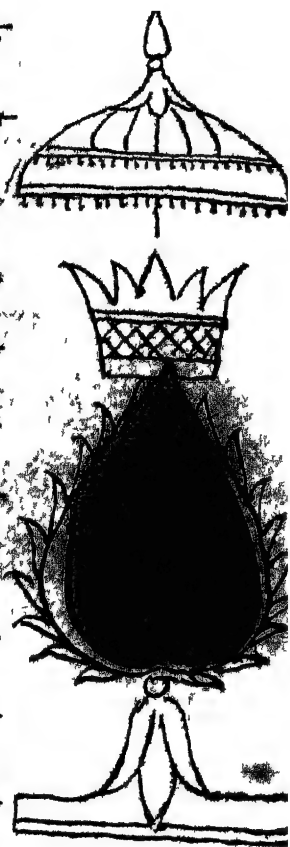
پس محفل غیار میں سو سنی ہو پستی  
ہی مالنا بازار و من سائل کلہان منج

کس طرح لگاؤٹ کروں جتا ہی میرا  
پتھر کا تو ہی پوجنا اسی شکتان منغ

آنگا تو شیشو نکو لگا تیگا و پتھین

سجائین کر دیکھو اختر کو میان منغ

رویف غین معجمہ



گچھین سی و گیا ہی جو گلا کا دا  
کہ لکڑی چن میں ہر کا داغ

نیری داپری گل رعنا ہی کا  
صیدا پری مرغ گرفتار کا داغ

ای مان  
قدر زری بنار کا داغ

اچھی برسی ملکی نہ دل کو لگا لی  
غبار سی ملا نہ کہی یار کا داغ

عصیان تو سکی یاد میں اب بند ہی جتا  
دورخ تلک تو جابی گنہگار کا داغ



پستی بلند یانی نکلوار کی ہی ما  
ہی اندون جوج پہ کھر کا دماغ

پایانہ دل نی پایہ کرسی جبین  
ملتا ہی عرش پاکسی فتار کا داغ

الوہ خون حق عاشق سی کیا ہو  
اتنا کہان ہی ترک کی تلوار کا داغ

کیا تیرہ بخت سچ بل کی شنگی  
ہی اسی کسی خدر کا داغ

کیا  
چار کا داغ

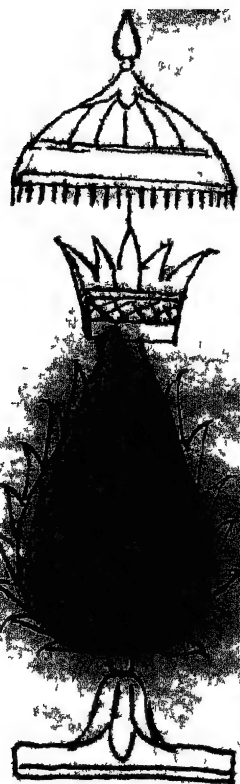
بلک  
ستار کا داغ

مضمون سرن و محرم میں بھرتی

غالی سی ابرو ختر ناجار کا دماغ

سار اچرخ لی تنون ہی ایک ہی دکھا  
کون بادہ سگانول میں یہ بل کا داغ

ظلم تیغ ابرو سی بانٹن کو ہی غیر  
زخم مرقد میں لہی بجائی ہیں س قاتل کا





منعم و نیازی کہو دُل سائل کا رخ

نام روشن و کامل سی اگر چاہو سوا

مصنف خسارِ جاناں بہ نہیں ملے گا

کافر و کفری عشق میں بہا گاہی اہل

ماہ بابل سی کوئی دوحی کا بل کا وا

اوسکی سینی تک سالی میری تھو گئی کیا

اب بخانیگا ہمارے لڑکے کا

جس طرح جاتی ہیں مضمون بحرِ سحر سے

سز کف اختر بھی اس مقتل میں حاضر ہو گیا

نہیں ہو سکتی اس سبب یو جی کوئی اس کا تعلق نہیں ہے

[illegible]

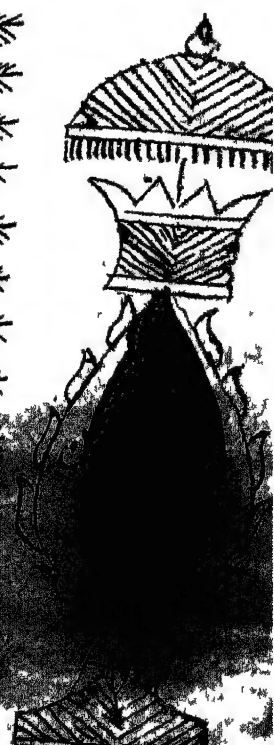
روح کا باعث بنی بنی کا کار

ماہی ریزانوں کی کڑی نگرانی

غمر کہاں مشوق کو لے لے ہی جتاو کا

اشبه متاع دنیا بپیر و زور و کج و سحر

غمن شکو اگر سی ہی دم گلین



جلتی جلتی ہو گیا میرا پستان چراغ

بلاغ سی رہنی ہنیں پاتا سر مدفن چراغ

جانتا ہوں و سکو گویا زیر پیراں چراغ

روز اور آتی میں نشانی کھلے دشمن چراغ

اگر کی روشن کہہ دے دوست دشمن چراغ

اگر چہ جلوئی گل کہاں نہ رہتا

بعد مردن ہی سیہ جو اپنی ساتھ سے

سرخ رنگت جسم کی دیتی ہی دھوگا

بعد مردن ہی نہیں قدیمی اوپر رو

اتفاق آپس میں ہو کر یح سوسے ہی

ماہ زہرا کی غراخانہ میں خیر کیا عجب

قری حری کا مکر قندیل میں شبن چراغ

کے روشنی ہی دُ میاں شبنم کا فروغ

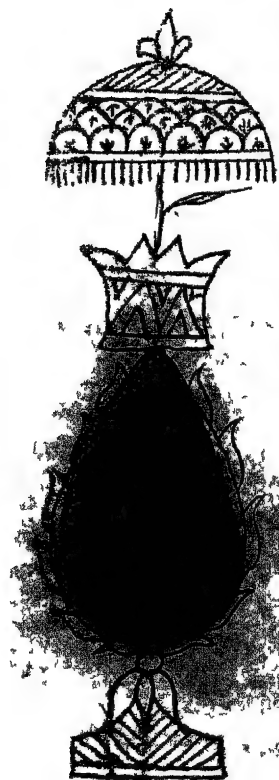
شب اترق میں باقی ہنیں الم کا فروغ

بڑا ہی نام خدا بوجہ و غم کا فروغ

خبر ہائی دیکھیں دیکھیں

ہزار جلوس کی مات دیکھیں

اکتساری داغ مہ صاف تیری صورت سے



یہ روشنی تری پہلی ہی سبستان

چراغِ حسن قیامت کی گُل ہوگا

ہزار کا سی بنائی ہزار توڑی

بجھی دلو کو جو روشن کیا ہی رید

میان میں ہند کی شمشیر سی چلاؤں کام

ہلاکتاوس سی ہی سی ہی جانی ل

ہزار تم سی بنائی ہزار گریہ میں

اخیر اسے سب کے اگرچہ بہا ہو

کہ گاہے الٹی ہی کاہنی زمانی سین

نہو نگی ہم تو بسائی گا کیا خداوند

ہوا محیط زمانہ تری کرم کا فروغ

نجانے گا کہی محشر تک الم کا فروغ

رہا جس سے ہم کی جا ہم کا فروغ

چمکتا ہی دل سالک اس دم کا فروغ

ولایتی کو نہ پوچھو جو ہو عجم کا فروغ

جہان میں ایسے صوته سے ہم سم کا فروغ

بتو جہان میں کافی ہی اپنی کم کا فروغ

خدا نچا ہی کہ ہو ماند کیو ورم کا فروغ

یہی ہی آپ کے حکیم قصا شیم کا فروغ

ہمیں خیفون سے گلشن ارم کا فروغ

اگر یہ روشنی ہی کب اندھیرا چاگی



جهان میں کافی ہی اختر تباری و کم فروغ

ردیف فا



غنیہ جو بند تھا وہ کہلا سب میں منکشف

روز جزا اگر نیکی صد آسمان منکشف

اب میں چہ پاؤں خاں ہوا میں منکشف

بعد از امام امام ہوا سب میں منکشف

گلچین کرین نہ میرا گلا سب میں منکشف

اندا ز کج کلمہ جو ہوا سب میں منکشف

اب جو گل کار ہوا سب میں منکشف

چپ کر کہی چلی تو ہوا سب میں منکشف

راز ہفتہ آج ہوا سب میں منکشف

منصوب ہی ن جب بھی انا ہی چہا سنگ

یہ شاعری ہی نسخہ اکسیر سی فرو

آتش کا لب کلام چہی مصحفی کی بعد

زنگینی میری فکر کی ہر گل پہل گئی

صورت پتیری قطع ہوئی خود قبا ناز

شانی سی تیری لف سا شکن نہیں

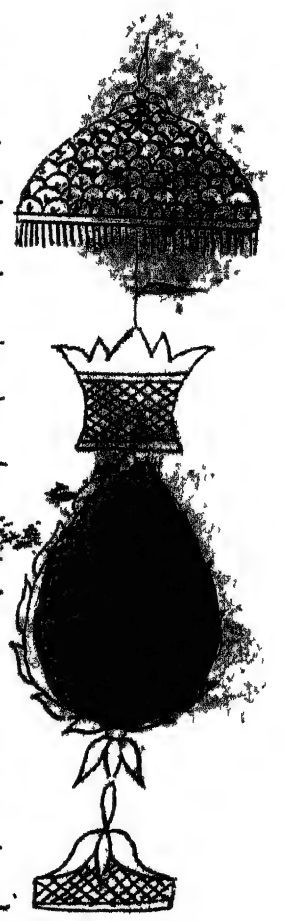
اندام و قد یاری سی رفتار گہل گئی

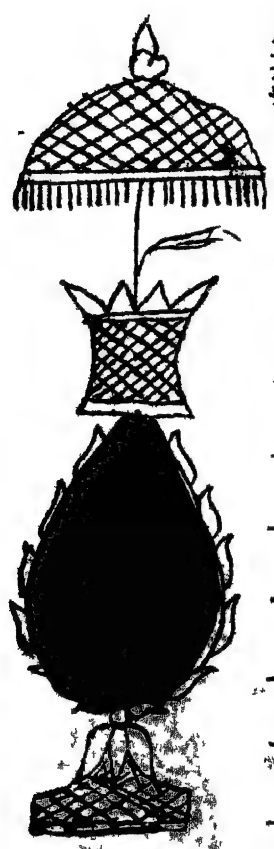


شیریں دل تباہ تیشہ فرما د تک دست	نقشہ بگڑ گیا جو ہوا سب میں منکشف
شانہ الجہہ کی کیسوی سچان میں گہا	پوشیدہ سر پہ لی یہ بلا سب میں منکشف

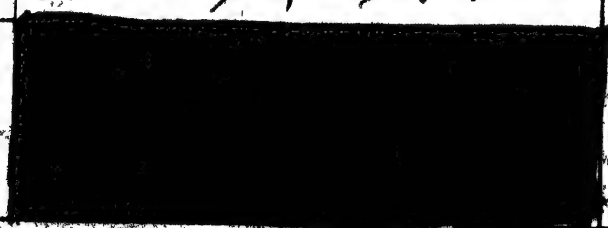
چہ پہ کی نہ گلانی کا شکر نہ کا  
کا تو گما آج اپنا گلاسب میں منکشف

خاک اوڑی پہنٹ گئی سبکی گریبان	کر بلا و نہیں ہی جب شہ خوان ہر
جوشِ حشت نی دکھایا ہی بھی کو چوں	پھر نظر آنی لگی خار بیابان ہر
شک ل نی کر دیا دنیا میں ک طوفان	ناہی دریا ہو کئی ہستی ہن لان ہر
بزم دامادی میں مہندی کی ادبنا میں	پاہہ گل ہو ہو گئی سر پر خان ہر
خامدین و سلیمان ہن ہن ہجرین	نایہ لی کی اوڑین عاشق کی پریا ہر
جسم ظاہر پر پری ہن داغ کب لالہ	اگر پریں جہا کی باہرل کی کلیان ہر





او کی ہم جنسی فی او کی رُخو رُشن کر دیا  
 دُموئندہ سنا پھر تا ہی اختر ماہ تابان طہر



تف	خدا کی ذات ہی سہی نہ کہ مال ہی سہی	تف	یہی سہی رُخ و الم اور ملال ہی سہی
تف	ہمیشہ شکست	تف	بیل ہی سہی وا
تف	بشوق قتل کری و سپیچہ گماہ	تف	چھری نہو کی حسین و حلال ہی سہی
تف	قلم کی کہاں کہی وصف لکے متو	تف	یہ موشگاف تو ہی بال بال ہی سہی
تف	اکی خیر مضمون رُخ ہی سہی	تف	کمال بدر نہو وئی دل ہی سہی
تف	چمن نہال ہی بانجبان ہی رُزدار	تف	خزان نہو کہی اس نغ نہال ہی سہی
تف	تہازی وصف شاعر ہی سہی	تف	تہارا چھرہ ہی ہو خط و خال ہی سہی
تف	یہ ہو لی زرد ہو اور عاشق ہو ہی سہی	تف	کبھی من ہو جو ایر اور کلال ہی سہی

جبین کی خال فی دیندار کردیا مجھ کو  
ہوئی یہ آنکھ بہ جناب بلال سی و ا قضا

گہی نہ چھوڑا مضمون تو یہ غزلوں میں

جو ہو تا آخر تک میں وصال سی و ا قضا

تہاری ماتھے نامیرا میراں اوصاف  
ذرا تو کجی الفت میں میرا جانا اوصاف

جو ڈوبتا تھی دیکھی تہاری فرقت میں  
زبان موج بھی کرنی لگی وہاں اوصاف

اسی میں ہی یہ مزا اور سی میں ہی سہارا  
یہ زمانہ میں گلزار میں اوصاف

جو مدھی نہی و خود عاسی غافل  
بھی یہ پیپ گیا بس ایشہ شہان اوصاف

پتہ لکھتا زانی میں شہ  
سے اوصاف

وہ اور جگر سی جیج اس مرفعہ سی میں  
اوٹھانہ رکھتا ہی کر لی تو بد گمان اوصاف

اسی تو پوچھ نکپا کر جلا یا کجی آپ  
نچا بیسی یہ فی عمر ناتوان اوصاف



نگاہ یار کی تیرونہ تو بھی مل ہی

تجھی ہی سو جہاں کی کوزاں بیکمان نصیب

الگ الگ سہی گزرتو مستون کی مہند

شراب خانی میں لازم ہی سچا نصیب

کیا نہ پاس زمانی میں اپنی لڑکون کا

ہمارا لکھنؤ میں ہو گیا عیان نصیب

فقط یہ حکم ہی ہے

اما سو کو بھی نہیں افتری سی باز کہا

سمجھ ہی لیتی ہیں اپنی تورتیہ ان نصیب

ہر ایک دسی چہپ چہپ کے یہ نکالتا ہی

چہپا ہی اختر خوش گو سی کب یہاں نصیب

ردیف قاف

تیری غشی سی رخ چرخ پر جلی شوق

سرخ رنگ کے کس طرح نہ تری شوق

دیکھ لی حسن سی و عارض گل رنگ ترا

باغ عالم میں جو ہو شوق سچا یای شوق





دست نیکین چرخ پشیم پشیم مار

ما توان داغ جگر سی جوا و تار می ها

کیا عجب توبه جو سه شام پلا جام

کیون چمن مین نه کشتا آتی تری گیسو

بحرین دها به لاله رن جون کاشق

دعای سونگهتی پلوس گل نیکین لبا

تیری خسار نیکین سی چلهای سینه

سرخ عارض گلنگت ششسی رو

وین بالونکی سیاهی سی ارادی

نیلگون چوکی دورنگی وین کلهای

زردی رخ به عجبک وین جایی

ساقیا ها ته کی ششسی مین جایی

برق وش پھر رخ نیکین دکلای

شادی وصل سی کمانج ہی شادی

بد و ماغی سی بھر سیرچ سوئی

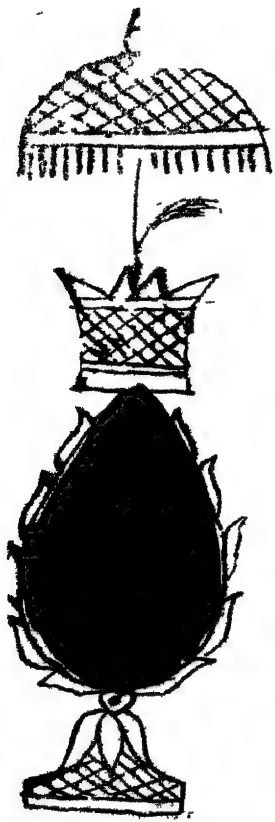
تو نکل آتی تو ایگل وین چلهای

جام مین کی کسری طبعی

لب نیکین کی جو عاشق کونظر آتی

اشک نی سی پویر بن خست لال

هی خاسامنی گرانگی شری شوق



سمند تیر صبا کا دین شکار ہو برق

جو چشم ترمری دیکھی تو شکبار ہو برق

اڑا دی تیش گل خاک اور ہزار ہو برق

گشتا میں لف کی کیونکر نہ تار تار ہو برق

گشتا ہو کر گل سو سن پہر ہزار ہو برق

کیتا بران پر اگر سوار ہو برق

بناد ل سی فلک ہی بیقرار ہو برق

ننگ آہی سری دین شکار ہو برق

وہ سوختہ مون کہ مرنی پہی غبار ہو برق

جو دیکھی کان کی مچھلی تو بیقرار ہو برق

گشتا میں دہرا و سکی جو بیقرار ہو برق

ترچہ دل کی نظر آئی بیقرار ہو برق

جو سوختہ ہو تر محروش چمن میں شید

بجای شانہ ل چاک میرا لکھا ہی

چمن میں مستی لگا کر تماشا دکھلا

ہتھاری تیغ کی جو ہر پہی تو کھل جا

یہ سوختہ گردن مار میں جو جا

کہنچی سیر کو نکلون جاب چشم بہ میں

وہ آگ ہون کہ سمند بہی جہم میں

ہتھاری بھلیو نشی ماہ و خور کو داغ

فلک سیاهی ہوئی ہلال جبکہ رنکا

سمند تیر پہ کیونگر نہ پھر شار ہو

یقین ہی دم میں سیا کو مری گی



ورد و رنج و ہم و غم و حسن دین بن

خوبر و یونکی سبب ہی گرمی بار

حشر تک ہتی ہی مجوس الم عاشق کی

سایہ پوی سی کیا خطر ہی زاہد

جتنی ادیان ملل ہیں کائنات میں

حکم گل سی کش کر نی لگا سحر

انوان نعت تری مجسا قلند سیر

سامنی و نکی چنی ہی نعمت الوان

عاشقونکی دم سی ہی نیامین و

مرکی ہی چہتا نہیں قدی زین

بھر خفیہ حسن معشوقان ہر

صدا کی جگہ دیکھ لکھ لکھ

مثل لالہ داغ کھائی گاؤ ناؤن

حسن کی دیکھت بالبال ہی ن



بجکویت ہی کس خلیں کیونکر ملا

آختر باندہ کیونکر ہو گا سلطان عشق

ہزار بستحو نسی  
قلق

تجہی سی ہجو رب الفلق ملا ہی قلق

نہ چوسی ہی صاحب بد مزہ ہی قلق

چہا ہنیں ہی صاحب کبلا ہی قلق

رجوع میری طرف اب بت ہو ہی قلق

کسی رض کا بیماری میں گیا ہی قلق

کہیچ و تاب نسی اہدمرا ہو ہی قلق

شرع موسم گل میں بھی ہو ہی قلق

کسی کا شکوہ نہیں کرتی شام ہجر

کہنو گئی کی پور و کونو زکر لاؤ

مدم رنج و غم ہجر ہی ہون پیا

مرا ایس انکسار مپایا

بھی ندویشنی کہ روزاؤں گا

چمن میں گیا میں عشق پیچہ پہندے

اہی خیر ہو کچھ آج رنگ بید





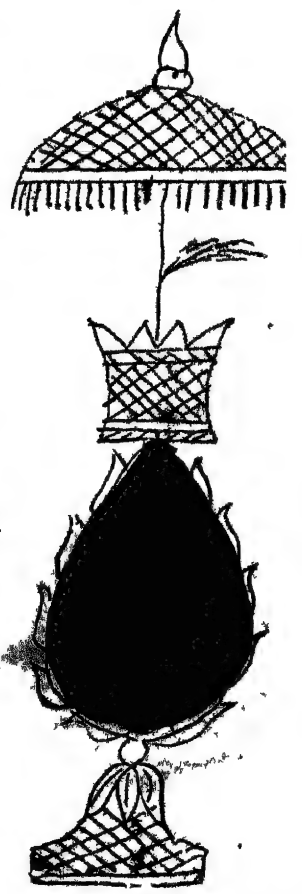
زکھا پنجرین مرغ خوشی کو صد فیل	عجب حکای صبا و پاتا ہاں قلق
جو تم نہ تھی تو بھی بیچ و تاب نہ تھا	تہاں سی آنی سی صاحب ہاں قلق
خوشی کی شادی میں ہرگز نہ پھلائی	عجب حکایا رویہ چلبلا ہاں قلق
یہ دیکھتا ہاں ہر اک دم صغیر گلشن میں	بتائیں کیا کہ دورنگی کا آشنا ہاں قلق

بس اتبوجانی دولا حول بہ چو شیطانکو	
تہاں سی شہر و شہر تھر بھی ہوا ہاں قلق	

رویف کاف	
----------	--

[Redacted]	
------------	--

چشم تر میسے لکھا ہاں ک	برق ہی سے بھیرا ہاں ک
موت آئے جو تے کو جی من	حد موتی قطع خاک ساری ک
منظر کو تے لکھا ہاں ک	ظن ساری ک



دو د نالہ ہو چشم پر نالہ

ساقیا جام دل بھی توڑ وں گا

بی نقابی سی مسم برہنہ پا

کہل گیا تیرے رخ سی غنچہ دل

خط ہم سارا تو گل کو دی آئے

ہم فلاکت میں مین شہرِ خوبا

توت جایگا جبکہ تیرے

میرا دیوانہ رہتا ہے

سوزِ سن ل ہی آہ و زاری تک

بخودی ہی جو ہوشیاری تک

شرم تھی اسکے شہساری تک

منقبض تھا امید واری تک

یہی یہ بادِ صبا سواری تک

یہ تماشے پردہ باری تک

بہول جاؤں گا دم شمار ہی تک

سے دل کی ہی دست گار

خاک سی اس ہو گیا خستہ

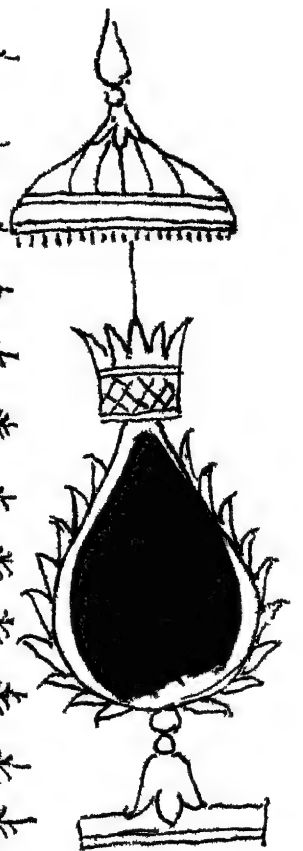
ساری غرت تھے خاک ساری تک



پڑتی ہی پتی تن پہ علی الاصل خان	ہر خاک کی ہی پتی کا خرمال خان
کبھی شفق صبا کی فلک پر کیا بلند	تیری شہید کی ہتی امی شوخ خان
درجنی چمکا کرتی ہین خورشید کی طرح	صد ہا ہوتی ہین صاحب حسن خان
ایتنہ سان علی ہین مکدر جہان سی	چمکا تگی غیہ یون کا موحسان خان

نیرنگی نہ مانہ کا جنت نہ پوچھ حال  
ہر گل فنا ہی ہو گا ہر اک نونہاں خان

کیا چہشت گئی صبح کی بھی شگ	پہیلی شب بھر کی جو کالک
زلفون میں تو مرغ دل ہنسنا	جٹ جاکے کس کر کی چمک
دیوان میں نہیں صدمہ مضمون	راگون میں بھری ہوئی ہی ہو
ابروسی ہوئی یہ تیسری	بزدلشی ہوا یہ دل مشک



دل سوزی ہین روان ہے

گر تارنگا ہاؤن پہ پڑجای

بی فاین درو ورنج و غم ہے

افرونی داغ میسرتن

چکہ کہنچین قیب کہرین

چستی ہن جو وہ سین انشان

ہو جابی کہن شکارسانی

مطب کی صدی تہین و این

لٹکاؤ ہارا دل پرے

بحری پہ سوار ہو جو وہ

پختہ ہون خیال خامین

اسا ہین محسوس کو ہی تہندک

چھری پہ قریب کوئی ہو چلیک

اتنی گانہ میسرا بار مجہ تک

داغون سی لڑی کی انکہہ شیک

پریونکی کروں یہاں میں ٹھیک

چھری پہ یہاں ہی غم کی ابرک

یہ می بطول تجھی ہزارک

اب کسی خیال میں ہی ڈیک

ہو وی شب لف میں یہ کرک

گنگا میں ہی ہماری چومک

ناصح نہ کری گا محسوس بک بک



ختر سحر کو تو دیکھو

معنی من پرے کہیں گنجلک



وہ کون حسن ہوا ہر کی نزدیک

نہ یا نہ پہنچن گنی رخسار کی

نہ پہنچا یہ کہو ترنگار کی نزدیک

نہ چکی یہ یہاں ہر کی نزدیک

جوانی خوش جا بلن عمار کی

مثال کا ہونین اپنی یار کی نزدیک

رقیب انکی گلچین بنی ہن محفل میں

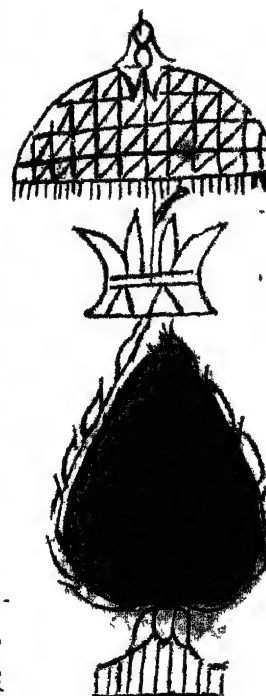
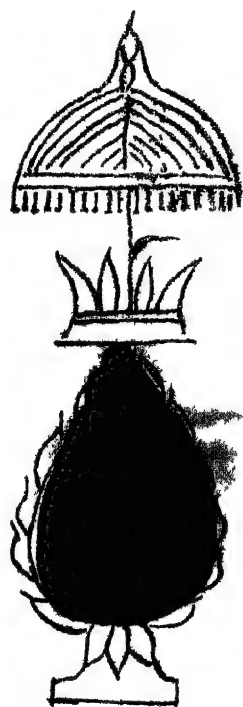
الہی آج تو عنقا سی منکر قاصد

اور سی نہ باد صبا سی یہ خاک کو

یقین ہی کہ لپٹ جا اوس سی بعد فنا

دعائیں دیتی ہن ختر کو ماہ مہر و ملک

ہمیشہ خوش ہی تو اپنی یار کی نزدیک



شروع موسم گل ہی جنون ہی ربح مسکو

برای قص استادهی گلبن باغ وین

خران آجائی تک گل برین

سوی زلف جب تک چشم میگویند دیکھو

عیش لیلی پیرہی ہی قس دیو

تری یاد میان سی جسد رانغ سما

ہر اک شب تو ماہ کا کیونکر نگہیت جا

جو مرفی ہی غالب نہ چو جت او

نکالین گوشت آنکہ سی کسطح غوطہ

کلو گیندانی نغی باغ دہر باقی ہی

بہلا ای حسن

چمن میں بلبل آتی نہیں اس سید مجنون تک

بڑا ہی مصرع شمشاد او سکی قد زون تک

پیشانی پر گل کوں تک

اثر اس مست بیل کوں تار ہر سیون تک

نہ پہنچی مت شمشاد ہر کر سید مجنون تک

رسائی سقد پرانی کہان لیلی نی مجنون تک

نہ پہنچا عشق غارتگر تو حسن افزون تک

خرانی میں کلا سہہ سی بھر مار افسون تک

نہ پہنچا مردم ابی کہی چشموں کی جھون تک

کہ رنگ نیست پایا بحر تن میں ہمیں اس رخ

نی اب پہنچا فلاطو

زین عین لی فرا جو منہ نہ کھلواؤ

مضامین جو سفل و نکو میں لی بناؤ

و قاتل ہو کر مامی تو بھی ج آؤ

نیا تیرہ بخون فی جال ہر تابان

و کہاوت بچ خوبی آبدی فکر کی تجھ کو

کھپا ہستی لب بینی شہد لب نازک

ایسر طالعہ چشم صنم یہ سامری ہی ہو

زین گردن چشم خلک نئی دیکھا

نکرا ہستی م خورہ بجا رسبی حشت

نہ وزنگ خنایا کمانہ وزلف سیہ

عجب سب قیاس ہے نہ کہیت گئی میر

نگ جانی دل نہایت را کینہ قارون

زین سی میں پیچ جاؤنگا اس سسین

چہاؤنگا نہ پہو لو کی چہ ہی وی

خیال فرج اگر بہر ہی لب شکون

نمای کو ہر بدن چہ پی در مضمون تک

پلائی ہیں لکھنوی دوسی جام افون

مری جان لگا ہی ہی پی پی ہی فسو

سکست سب سے اس عالم تک

پہ پی گئی جان تہا پی شہم کلکون

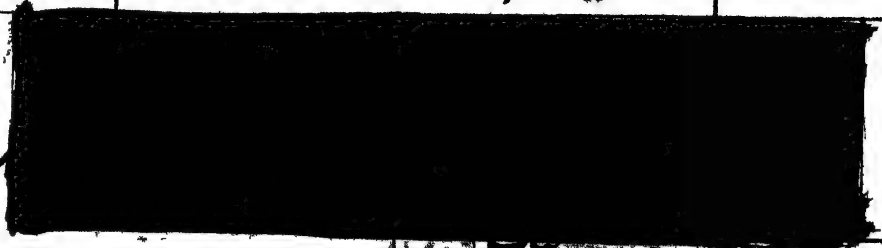
چمن میں رہا ہوں اکا ادا ہو کی سنجو

اکشید مالہ ہائی ل نہ پی شہر مرون

زینچ آسمان چکی اگر تیرنگہ نہ چھوٹی	اُور اُٹا تیرنگہ قصر فردین تک
جوانی شجاکر لکیتی خالی ہواخانہ	ہینن فرج دہن میں اب تو سلک دکنو
کلوں کی قوت میتہ سی کیونکر نمود	نمی کا نام کہہ پایا نہ دیکھا کہہ میں خون
سر محراب برغال ہند کی مقابل	وہ کعبہ ل ہی سجد کیو جھکا ہی طاق

نہ سمجھی کہہ ہی اسی ختم کر کیا دیو رنگ تہا  
نہ پہنچا رانچہ اپنا کہی خال ہما یونک

ردیف کاف فارسی



مژگان کی ساتھ کرتی میں بولی	ہستی ہی نفسخ میں ہی لیل نہا
دروازہ میکہ کا گہلی کا اگر تاج	قاضی سی کرنی جاؤنگا میں دیو خوار
کیونکر سیریف لڑی ترک سحت	چیاوسی نہ کر سکی ہر گر شاخ جنگ

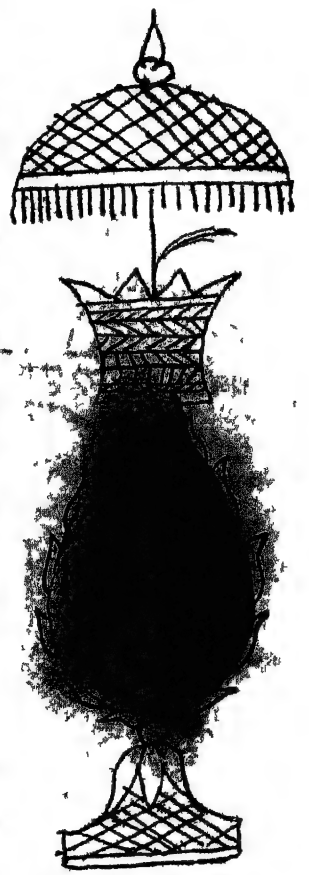




کرنی چلاہی آج جو وہ شہسوار جنگ	ہمراہ او کی شکر ناز واداہی ہی
کم ظرف ہیں جانکی ہی بی اعتبار جنگ	اک جام می کو کہنہ چ کی کرتی ہیں کشے
آئی جو ہاتھوں تو کرو نہیں ہر جنگ	قبضی میں نہ آئی تو مانگوں نہ پائیں

تلوار باندھنی کا نہیں حکم شہر میں  
خستہ خانہ جنگ کر سن زینا جنگ

اوتلی جاہی سایہ یواری لگ	رہتا ہی کب تک شتر ساری لگ
گلچین ہی تو کمر ہوئی گلزاری لگ	باغ جہان میں نہ ہی بسل کا یہ صفر
پرہیز وورد و رہی بخاری لگ	شیرین دہن کا ہلی کمر سس میں پان
ہو وی قفس ہی مرغ گرفتاری لگ	وہ مشق بھر کی ہی جو صیاد بند کر
اکبک سی ہی پھر تی پین قناری لگ	دیوانگی سی عالم وشت میں مہشتی



جراح زخم دل مرا قاتل ہوتا نکد

ختم آگیا تو قدنی دین ہمسی پہنچ

شکوہ بھر وصل میں کنی و شجہ

موتی سی قدر لک ساکی ہی

خود مالہ کس نے سوختہ ہونے کا

شکل

درمان سو گیا ہی یہ نریت چنڈ

بہر پڑکی بھتی ہیں بہت خست کی

نظارہ تکا کر کی حدی عاکرو

مجہد تو انکی صورت زن انیسی

پسکانہ تیر ترکہ کی بوسی کی شک

قفس میں مین فقط بال و پر کا

دور اہی کلی کا ہی تلوار سی لگ

سید ہی چلی تو ابروی خمار سی لگ

ماہی کی طرح دل تو رہا خاری لگ

چہا لہا ہاری ل کار ماہی لگ

سمہر بھر ہون شعلہ خمار سی لگ

شکل

دیر کھول میری میں بیداری لگ

دم کہنچی تو آنکی میخواری لگ

تار نظر سور شہ زنا سی لگ

سایہ جو بہا گتا ہی ل زاری لگ

رکھوں مان ختم کو سو فاری لگ

نالہ شیشہ یک ہی منقاری لگ

ہنکی کی طرح انکھ میں چکا ہی دھون

اخیار پاس آتین ہون یارسی لک

بی طرح ہمارند کی ملت میں سیل

زاد کبھی کا گہنگارسی لک

بلبل ہنچ گباب پی گرشرب نا

پہوتی نہک گل کی ہنچ کارسی لک

شیخہ ہون رقلہ حب علی ہون

اک شعر میر ہوتا ہی دو چارسی لک

دیو شب خرق فی رشک ہی کیا

کو نہ ہون اسکی ساتھ دیواری لک

بی رخ ک

لک

دیوانگی دکھائیگی او سچ کو بخود ہی

ہشیار ہو گا خستہ میخواری لک

ہوای داغ بدن سنی اکستان

ہماری پنچہ وحشت ہی بیان

ہوای ل شہجہ سی بیابان

ہماری سعت وحشت ہی بیان



خدا کرد و قتل میں ہاتھ کورو  
 کہ پائمال ستم بقتل ہی ہوگی  
 عطا ہو عمر خضر طول عمر ہو صا  
 زمین کی سات طبق تک پہنچی  
 لوائی حسن میں حیر کی دل کا تنہا

جفا و قتل سی ہی بُل شہید تنگ  
 ہوسرور سی پیر سن شہید تنگ  
 تہا رہی تہہ نہیں بہر اجموان  
 ہماری داغ سی ہی تختہ گلستان  
 سپاہِ فکری ہو تاہنیق سلطان

فندق پائی گارین سی پائوشین ال  
 کیونہ گرم رز و نکاح حدی زیاد  
 مرغِ قفسن ہا رابطہ ہسی آنا  
 اسی پیرا و غضب سنکی تیزی واہ

کانونین بلیان ہین لگ گئی  
 خورہنی لاسی خلک جیسی سرسپین  
 کیا جب جو کمال ہی انجی شہین  
 جب کہا تو وہین کئی غوشین



<p>جام می ہی کہ بھری باؤں شمعین اک  اب رہا کرتی ہی کٹر مری و شمعین اک  کیا لگاوسی ہی کسی تھی شمعین اک  ابٹا کرتی ہیں یہ یاد فراموشین اک  کیا فراموش کہ لگی ساتی گلپوشین اک  یہ نہو ہی لگی لگی سی ہمدونین اک  کہین گلیٹ ہی ساتی رخ مینونین اک  عشق کی ہستی اب ختمینونین اک</p>	<p>بول گئی ہمیشی کرنا کہیں ہی دریال  نفعانی ہوں بھی سیر چین دیکھلاؤ  ہستی پر آج نظر آتا ہی اک گل لالہ  سیم زری جو وہ ہار تھی تھی چال علی  بولین کہے ہستی پہ چڑھاؤں جل کر  سیری بندوق کا پھر ہی حفاظتین  شیشہ تک پچیاں لپٹا بڑی تیری  کیا بچھی گے یہ سیکار ان ہی صبا</p>
---	---

<p>درو کی کی ٹٹھی کہتی دیم کشانہ رنگ  صندلی رنگ کر کیا ایک ان سبزہ رنگ</p>	<p>گل کو سفید کرتی مین روان سبزہ رنگ  درو ضعیفی بھر گیا آہ ہمارا گما</p>
--	--



تیر شہابی لڑی ردی چشم ہر گہری

چینی کی توجہ مال کیا کر شکامتا بلا

بونہ کئی دماغ میں نشا تھا یاغ میں

جوش ہی قرابہ بھر ایک طرف جلا کر

لا کہہ گلگون کی دیریاں بنی تھی ہی کی

شمع خوشی بھاتا ہی وک عم لگاتا

پہو لونی ہسری ہی اوت کرین ابر

نوٹہ میں سرخ پانی منہ جو گاربا

نار غضب ضرور کی بند کال سا کی

سینی تو دل ملو کی بات ہی یہ صول

قوس رخ نظر پڑی ہمو کمان سبز

چاند کو زرد کرتی ہیں نشان سبز

پھر نہ ملی گاباغ میں یاد نشان سبز

فرش گلاب قطع کر بھر مکان سبز

رز و دم رہتی ہیں عاشق جان سبز

تو دہل او اتا ہی سخت کمان سبز

قامت سرو سی ملی قیمت جان سبز

پوچھی میری جانسی لطف بتان سبز

تازہ سرخی سی سر جان سبز

تو پی ہو سرخ پیوں کی جھڑان سبز

موسی سیکہ باتی میں پیچ میں ہمو لاتی ہیں

آتشخوش بلاتی بین ماه رخاں سبز رنگ

ردف لام

لال

کیون شک نیستی گال موی

طیش جوی اگر خوش جان بودی

لال

اگر ترا قصه بر تو خیال موی

باغ دهرین انکار محمد سر زنگینی

لال

گو سفید روی این پیر بال بال موی

بتری تنغ خون آشام یکپه پی سی

لال

کیا غلب پر پی به بلال موی

لال

خون کیا ہی شیطا نکا کیو بال

ریش نهین ابدیه خضاب کی سرخی

لال

برج کوشی یکا سال موی

عیش سب پلٹ جائیں آج ہونو

لال

اگر بی عارض سی گلال موی

پھر عتاب کرا می گل ز رویہ موی

لال

ولین گر جگہ دن میں خکا خالی

انکہ میں نہیں آتا کیا سیاہ



و شیونسی کجا چاره ترک سامنا کرتو

پھر مرہ کی تیر و نشی غزال ہوئی <sup>لال</sup>

کیون ساہ پوشی ہی ہجر یارین <sup>بلبل</sup>

زرد و وہ گل جمی بی وصال ہوئی <sup>لال</sup>

تیری سبز <sup>لال</sup>

تہ جو سبزہ خط کی پوچی ن گل اختری

نوسیا ہی کا غدر میوال ہوئی <sup>لال</sup>

ترا انداز مجھ پر ہو گیا ای <sup>من</sup>

ہنیں آستان ناہی یہ داغ <sup>مشکل</sup>

ہمیشہ شاہ ہی سائل <sup>مضمون</sup>

نہ اسکو سہل سمجھو ہی ہی تاج <sup>مشکل</sup>

تصویر کہہ ماہی اسکا خط <sup>لیجا</sup>

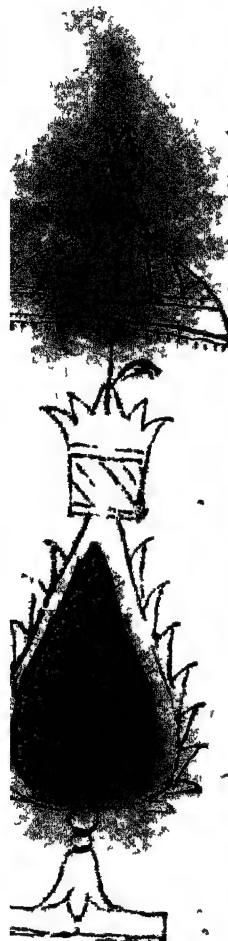
سمجھتا ہی گل مضمون <sup>مشکل</sup>

گس طینت نہ لنگی بو <sup>کون</sup>

کر کیا نوش اسکو <sup>مشکل</sup>

و گم مشرب <sup>پانا</sup>

ہمارا کاسہ <sup>مشکل</sup>





مرئی لی جلا دیتی ہیں اکثر شیریں کو

وہ گمشدہ تین آسان فی سچہ کر کر کر گندہ

صفا فی حبیبی حسنہ کی ہیکہ آسان

حقارتی فطر کرنا نہیں آسان کہ اوپر

ہیں مانِ نظرِ مُکبِ خموشان کا

ہمارے رین میں ہی تباہ و خوار ایسا

گلِ مغمونِ مینِ شو رینِ کسِ طرح سی بہو

سمجھ لی گوشت و دھڑ لکھو گر کہ استین شکل

ہمارا نام بھی جاسی لائی بکین شکل

مشکل  
مٹی اخیار سی کس طرح ہی چن چن

مسئلہ  
پسند شاہ خٹری سمجھنا مان جون

تاشا اونکی محفل کا ہی سحلو نشین

دکنادی ستر مہر کی یہ آتشین مشکل

کہیں ان ہی فن شاعری محکمہ ہین مشکل

طبیعت آزمائی ہی محی سنان ہی اسی اختر

کتابخانه عمومی

کیا کیا ہوا سی عشق فی تن پر کھلا سی

کاشنیں سیٹی تھوپ یہ کیا کہہ ہی گل

دِباغِ جگر نی باغِ کجیا مٹا سِ گل

جبِ غمان نی قبر پر اگر چڑھائی گل

لختِ جگر چڑھائی گے ہر جا سجا

شرمندِ دِباغِ جسم کر دیکھی صفائی گل

غنیچہ ہو کج کلاہ اگر ہو قبائی گل

بہو کی چلائی حسد کی ہیر چوئی گل

اکی خزان بھرا گئی حسنِ یار کے

میں وہ شہیدِ ناز تھا یوسف کے بو

جبِ مقدِ حسین پہنچ گئی زائرین

گلشنِ عاشقوں سے اب کی مہربانی

ای سترن چمن میں تو پوشاکِ زیب

اوسِ روشکے عشق میں ہر دین

اتھرا شکر کہ گلزار ہو گئے

اوسِ گلبدن کی ہاتھ یہ کیا لکھائی گل

میں کی جانتی تھی کہ میں الی بکبل

ابھی آتا ہوں اب باغ سی جانی بکبل

بہو لا کشتیں میں نے کلائی گل

ناک تین سی بہت پھرتی میں صبا دجھان

و معنی ہون بجا و نکاح میں لف کی تا

دستان خوش بنائی جگر داغ ہوا

کہہ کر اڑ گئی جو پتھونکو تو اوڑ جانا تو

ہر رش فوج ہی گاشن میں صفت آئے

رحم کر پر نکتر سکی ابھی اسی سیٹا

فاختہ بنکی ابھی طوق غلامی پہنے

نالہ سوختگان باغ میں ہوتا ہنی بلند

یہ ترانہ ہی نیا باغ میں گئی بلبل

لالی کو باغ میں جنسی کی مین لانی

دام لاتی مین ہی چاہنی الی بلبل

سور کی باغ میں ستا ہ مین لانی بلبل

آب دانہ تو قفس میں ابھی لانی بلبل

دیکھی و سر کی کا نوین جوانی بلبل

مشت پرآہ کی تیش سی بچالی بلبل

روشنی خوش رواں او سکھو مانی بل

نکل

جیسی بلبل کر فی باد گلستان سی

مالی اسطرح کئی کو چہ جانا سی نکل

بانگی جانکی سہی نہ پڑتی گلچین

عشق حسن رخ تابا ہی ملا لہو

طفل کتب ہی سی عشقین مجنون

سلسلی سی ہی بطوق یہاں ہنچا

پیچ پیچ نہ کہا ایدل نالان

بس چمن صاف ہو تو گلستان سی

سحر وصل ملی اب شبت انس سی

ایا اوستا ذرا اپنی بیابان سی

پیشو اتیکو مری آج تو زندان سی

عشق رخ ہو گیا اب گل سی

فرش آنکھوں کی بچا گھر میں سنم آتا ہی

احتراب آج نہ تو خاطر مہمان سی

ایتنی سی نہ صاف

صیاد تاکا کر

دل او سپہ ساز ہوا و نثار دل

اس عشقی ہوا یہ مری دلکوز



شاعر ہوں یا بر شمع ن ملی مجھ کو سکا

فکر رخ حبیب سے اوتھانہ بار

ہیں پتال رقص سنی ہر خصال کی

ہشو کر کی ساتھ جاتا ہے تیری قرار

تیرا و رگمان صید میں کاری

کرتی ہی ایک جنبش فرنگی کمال

داغوں کی

قابل ہی سیر حسن کی یہ لالہ زار

نئی قصوئیں ہوئی ہمو فسانا شب

بہترین موت کا ہوتی نہیں ہاں شب

میری معشوق فی کنا جو نانا شب

واہ کیا ہاتھ لگا میری ہاں شب

وہ عین ہیں تیری ہین پری رات کو

چین ہی سوتا ہی نیامین ہاں شب

دل دکھانا نہ کسی عاشق خود فر کا

مانا میری نصیحت نہ ستا ہاں شب

پہچھی سی ہودج و مرکب ہی کچھ یاد آیا

دل ہوا بزم میں پہلی سی ہاں شب





گر گنتی رشک سی غبار تری کوچی من	ہاتھ آیا مجھی قار و نکاحر اناشب
---------------------------------	---------------------------------

یار اختر سی یہ کہتا ہی کہ زک پا بیگا	
بڑی تاکد سی کہتا ہی نہ آتا شب صل	



پہنی ہمنی یار نی کانوینین	اصبا آج لٹی لاکھون ہی مہول
---------------------------	----------------------------

انکھوینین ہی	سبز کوئی بہن مہول
--------------	-------------------

مین دنازک ہون کسی سرور ہوا	ہور ورسوم خود مری سینہ پہ کفن مہول
----------------------------	------------------------------------

کیونکہ نہ نگران ہوچین ہستی غیا	گلزار رخ سرخ ہی ورسب مہول
--------------------------------	---------------------------

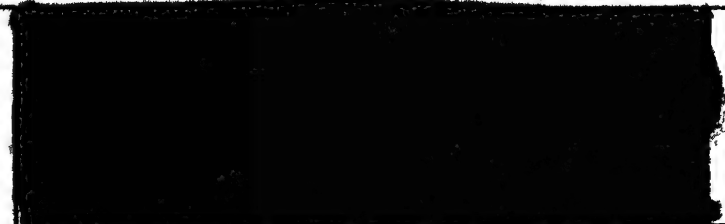
گلزار مین مرویدن فن ہوئی مین	بی شبہ شکست گئی شہید کی کفن مہول
------------------------------	----------------------------------

کب و صبا خاک ہو گلزار پہ بہار	نازک کی تعشق مین ہی دیکان بدن مہول
-------------------------------	------------------------------------

زندہ مین اگر قید کری مجھ کو گلرو	چہل چہل کی گلارنچ ہو ہو چہل مہول
----------------------------------	----------------------------------

ہر آتی ہیں ہم بید سی مجنون ہوئی  
صیاد کو اب بیل شید کی ہوئی  
ہو لا شجر حسن تن اسی شجر  
کہوتا تھا کھر ابو کیا اک غسی  
اختر کو نہ ہو لنگی علی باغ جنہاں

چو یگانہ تنکو نکیطع عشق چمن  
ارستہ بو باغ کرنی سی بہن  
و کہلائی دیا سبہ خطین بہن  
سکی کاشہ حسن کی سیکھا ہی چن  
اگلزار محمد کی ہیں وہ سمن پھل



نام میرا تو نہ لی نام خدای بیل  
لی مری جانگی تو کو گر گلشن  
یاد میں س گل ترکی جو چلون  
منع کرتی ہی مجھی شگنی میری رقیب

مشت پر لگ سی دوزخ کی بجالی  
سرکار نظر آنگنی بہالی بیل  
کیا عجب ہی جو بندن نیکی گالی بیل  
لن انی کارا ناہی تو گالی بیل



و نہین مین کہ لڑکونکی طرخی

دختی مجکو ہمایری بلالی بلبل

مین کتا ہون سمجھ کر ہی انا دنیا

جال الی سی کہو اپنی سنہالی بلبل

والی پر چوچ تو گھس کی ترا دہن کند

غشتر مار نہ تو زخم ہین الی بلبل

سحر کڑ باغین دل ہنیتا ہی

پتو کی اوڑہ کی ہنیتی ہین شالی بلبل

و نہین ہی کہی بوجہ ہنیتی گلشن

ایک پتی تو کہی ستر اوٹھالی بلبل

سچی ہا بلین ہنن تان لاکھن

سند کر خ قسم عشق کی کہالی بلبل

جان تپی ہی ترش ابی پیر و کر

باغ مین نہ گلستا کا فرانی بلبل

من ہی اختر خوشن ہون سن کی اسکو

سامنی میری اپنی ہستانی بلبل

بد نیسا میرم

بحال خوش زام

نہ من انم نہ اینم

اکر سینہ نگارم



بحکمت تاج لہقان | مجھ نسل نے سو

سمند شش پے گنار | کہ من مشت غبارم

مراسبت بنجاکست | نہ من نورم نہ نارم

بگیر این خاک مکشت | غبار رہد زارم

سیاہی ہم زمست | بہ تار زلف تارم

اگر چہ ماہر ویم | بتواختر نشام

اوسن لسی ہی سمجھتی ہیں باؤں کوں | ہاں چاہتے کیا دین جن کوں

اوسکی حدت باغین ہر شے کی | کیون جو جو ہی سمجھا کرین کوں

مٹی ہو نیکی کر کی راہ تار و زرا | کیا کر نیکی چین کر پھر خضر سی کوں

عود کرتی جیانی ہی ہمارے ہی | دیکھو تانی ہن جو پیرین کسی کم سن کوں

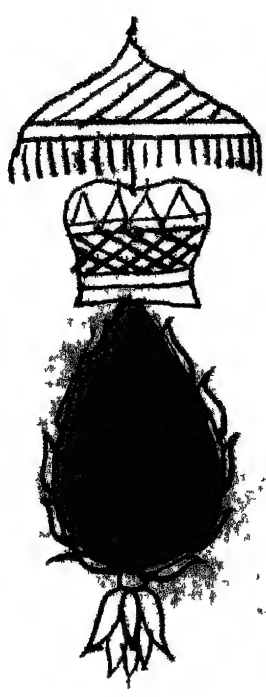
اگر ہر سال اپنی عمر میں ہوتا ہی کم | غم گرہ میں بندہ کرتی ہن اس سن کوں

قدش کرتا ہی وگل باغین ہر سو  
 تنہ سینه دی رخ او شک  
 خیال عسیر سکویا یہ اکہ  
 ملک فرد و رخ ہر کونہا ہی  
 درد و غم مہجیان انسی کرین کجاو  
 ہو جو خورشید قیامت رخ تابان  
 ایستہ زور چی کی اس لکڑ کا چا

دشمنو غن کسج کیا سمجھائیں کجاو  
 گل کہلی ہر رنگ کی گولین اب کن  
 کیمار یادہ دسی پھر تشبیہ کجاو  
 حور و علمانی سمجھتی ہیں امون کو  
 خانہ دسی نکالین کسطح محسن کو  
 تیرہ نختی سی شجران کہین کی دنگو  
 فانیو غن برہ علی اختر کہتائیں

بدلتا ہی سحر ہوتی سامان گل و  
 عرق گل کا ملی اور خوان ہو وی  
 خرا تھیں باغبان ہوتی کوہیت

چلا حور شید و کیون نقصان گل و  
 ہمدی شک تیری لب مہا گل و  
 بہار باغ ہو وی گی نہ سامان گل و



مرا خورشید و آب آیتکا گریه گلشن کو

کرین جی کہو لکر نظارہ و نکو باغ عالم

یہ سیر صحتی ہوئی ہین مین انکی صد ہون

نہ تہا ہنسئی لالہ ہی ہمسار و فی الہ

گلوی عاشق و بلبل کیتون ہی چہرئی گلچمن

قبای گل تہا ہنسئی ہین نہ گو شبنم

جہان گل ہی مان سیم جہان سیم مان

کسی ن سانی ناصح کی گلشن مین تہا شا

سبب رخا شا کا کیا ہنسئی گلچمن و بلبل کو

مرا حسان ہی سہرا گلزار عالم پر

گل کاغذ پہ یہ سہ قلم کیا کیا بہتکتا

نخلجا تکی او سکو دیکہہ کر جان گل و شبنم

یہی رمان مان نکلا نہ ارمان گل و شبنم

ترقی بان گل و شبنم مین بان گل و شبنم

ہمین تم باغ عالم مین تو ہین جان گل و شبنم

اوہی کیا کیا چنسئی ستارین گل و شبنم

حسن ہر غمان کون ہی جہان گل و شبنم

ہیشی ہی ہی عہد پیمان گل و شبنم

چمن مین مکہین عاشق و شکر شان گل و شبنم

یہ جوای گل شبنم نہ جوای گل و شبنم

بہر ہی مین یہ خندہ سئی مان گل و شبنم

لکھی مضمون سانی ہی ہی شان گل و شبنم



کھلاؤں آج بھی لسنبل کا مضمین

وہیں تیری مین گجیا جگر مضامین

تہا رکی عارض ہی بچار رکی عارض

خراکانا مہی نیامین بجا مٹی بانو

قیبوت پر ہی ولس اپنا دل کھیلایا

جو خیر مہا تو پر کل کہا مہی توین

مخ و کیسومین ہی حال پریشان گل

کہا بھی لنگھی نی جودن گل

مری مہی گلستانین ہی جا گل

صد جاری ہی گلشنین فرماں گل

ہوئی شکو جو گلشنین مہاں گل

جسد کرتی ہیں کجاں کجاں نقش بند گل

وصل ہو غبار کو جرت میں جان میں

رکوتی ہیں لپہ تیغ ابروی قاتل کی

چہرہ انور ترا دیکھا ہی یہ ممکن نہیں

انجمن میں ہی ہمیں تہی زمین خلوت

ساتھ غیر نکی نہا نیکو نجا اسی بحر

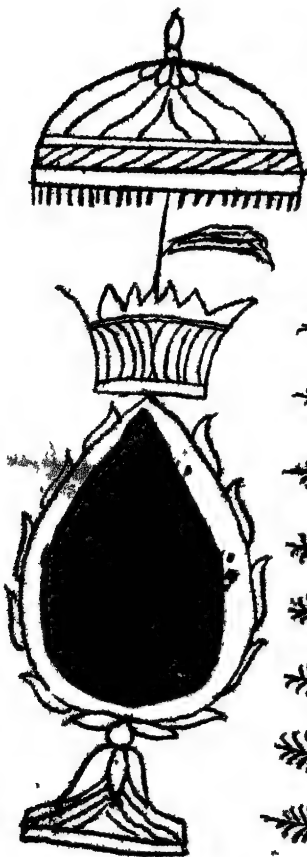
کیا یہی مید کہتی ہی تہا رکی مہی

کہتی ہیں جرات یادہ جرات تسمی

نکھہ چمکاتین سرور غنیمت عظمی

یا وہی ہم ہیں کجاں تہی زمین نامحرم

دیکھو فان لا تنکلی اس میں مہی





کونسی ساقی کی چشم مست کا دسیان اگیا

روح کو بھی سلسلہ اس قید کا باقی

کو جانین لگی رہتی ہی شکونکی جھڑ

دہی مین ہمیں بیدم کرو یا دلدار کو

بزم می میں گئی نیرا جام جم ہی

مرکی بھی مٹی نہ دم کیسے پر خم ہی

خاک جی ہلاکت کی سیر گل و شبنم ہی

لاسی و سدم یار کو لہری کس کس

ابروئی دلدار کا مارا بھی بخت اینین

اختیار کج جانے شاعر قاتل عالمی

تمام  
جنگ کی آواز بھی ہم بیان

مدی میں کچھ بویہ ستاں

ہی ہستان لیلی و محبوبان

تیرے سلوک یاد میں اسی آسان

تمام  
و اماں حبیب پہنکی مونی نجان

ان کی برائی دہران کا

قاصد بہت بڑا ہمارا جام جم

جنگ کی آواز بھی عشق کا

زیر زمین ہی چین نہ لپٹی ہی

اکلی بڑی بڑا ہمارا دست جنوں

مسئل سی مینی او کو منیا یا تھا اوہ

کہو آیتی فسانہ نہ الفت کار کو

لکھا جو وصف گیسوی خدایا کا

جو چیز ہی فنا اوسی اکن ضرور ہے

اختر کی زندگانی فقط اوسکی ہے

افسوس محنت اپنی ہوتی رایگان

تاج حشر ہوگی نہ یہ دستان تمام

خامی کی چاک چاک ہوتی ہی بان تمام

باقی خستہ اور یہ راہان تمام

بن یکہی اوسکی ہو ویکایہ نیم جان تمام

غنیہ دل ہے ہو پیا ہوا

بی مروت ہو بی وفا ہو تم

کون ہو کیا ہو کیا تمہیں لکھیں

تیر ہی تیر ہی راست بازو

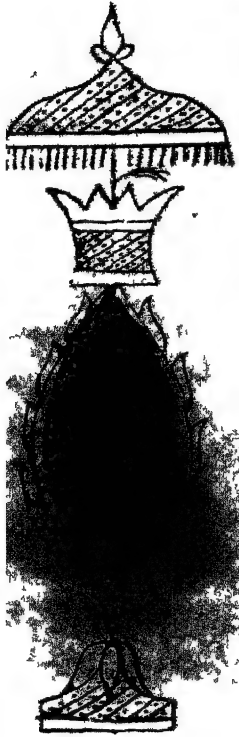
پست لب سی ہ کو قوت د

اپنی مطلب کی آشنا ہو تم

ادمی ہو پری ہو کیا ہو تم

کیون جی کیون آج کج ادا ہو تم

دل بیمار کے دوا ہو تم

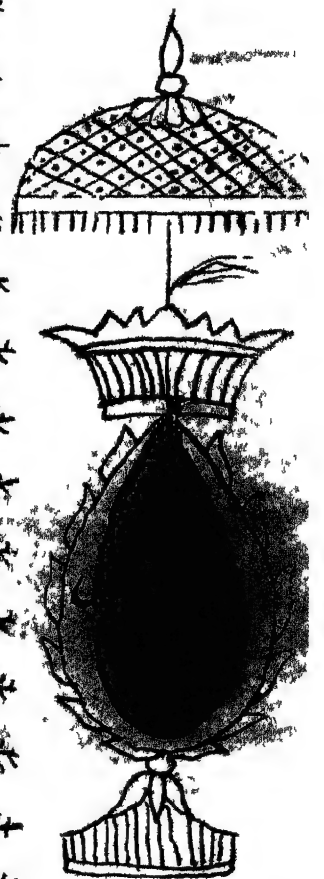


صفتِ عاشق قتل کرتے ہوئے	اس جماعت کے پیشوا ہو تم
ہم کو حاصل کسی کی لہجے سے	مطلبِ دل ہو مدعا ہو تم
یہی عاشق کا پاس کر ہی ہیں	کیون جی کیون در پی جفا ہو تم
بچ دیتے ہو عینِ احتِ مین	اجی معشوق بدستِ ابر ہو تم

اسی اختر کی تم ہوئی معشوق

سرداروں کی سرکار ہو تم

سرداروں کی سرکار ہو تم	کہا یکم ہزار میں محبوب
سپہ کی جا کہتی ہیں طہری کی	سرداروں کی دستار ہیں مجھ کو
سلطانِ جہان قدر نہ کس طرح بڑا	افت میں گرفتار ہیں محبوب
کس طرح چمک جاسی نہ یہ گلشنِ دنیا	نورِ رخ گلزار ہیں محبوب





ہوں کیون سلیمان مان تا فرمان  
 کیا پچ ہی کیا تاب ہی کیا آبی کیا بل  
 فرمان پہ کس طرح نہ بالائی  
 منوئی ہی عدوئی ہی گہر بڑی واہ

عالم سی وفادار میں محبت  
 کیا طرہ طرہ میں محبت  
 مختار کی مختار میں محبت  
 کیا دولت بیسار میں محبت

دیونگی بہت سیم زو مال گدا کو

وہ ہی میں صبح کو کیا کر سکی  
 اہفت فی سرسی عشق کی تو پی آوا  
 بیمار میں حلاقت دل کام کی  
 ہر دم بلا میں لیکھی سوئی  
 دیکھو میں مانی میں سو کر نیکی  
 کسکی تھامی حسن سی پر کر نیکی  
 بجاتی تو سیج کو اچھا کر نیکی  
 دشانی کی طرح زلف میں لٹکا کر نیکی





ایسا ہی ہی تو راتوں کو آیا کرینگے	۱	اسی صبح پر وہ فاش نہ کرنا مرا ہی
اوسکی لمر کی یاد میں ہٹکا کرینگے		یہ راہ خضر دل کو نہ معلوم ہوئی
انگور بن گیا ہو تو اچھا کرینگے		گر بھر ہو چکا ہو تو وصلت کا لطف
اب تو علاج در دسیا کرینگے	۱	ہم کو نہی ل جاتا ہی کیا خود میر
اس دل کو تیری چھیرہ مالہ کرینگے		شب شب تیرے عشق تصدق ہوا کر
داغوں کو اپنی عقد شریا کرینگے		گا لونکو رشک آئینہ خورین
دل کی طرح ز مانی میں چھلا کرینگے		تسکین ہوئی دل خانہ خراب کو
وہ کہہ رہی ہیں یا زمین جا کرینگے	۱	غبار تھو کر و غن کہیں پمال ہو
پاسی کی طرح راتوں کو جا کرینگے		توڑیکا کون صبح کو سب دن کی
صاحبنا صبح کو اوٹھا کرینگے		تیرے عاٹھائیگی راتوں کو غنیر
لاحول اسی باتوں کا پڑا کرینگے		شیطان کا کام ہی کھلی جمل کو چھپا

لیجائی و پھر کو اگر یار کی قرین

شیرین ہن کی خط کو اگر میری

وہ کہہ رہی مین غرونی و غبت ہے

ای گل نہ چاہتی تھی پر خاش باغین

موتی کی قدر کہو نیکی زو حنیکی

صیاد سی نہ جائیگی پر خاش عمر

ہمیں یگا کہ سہینگی تہ ساری جو

تیری چلنسی ہم نہ کہی باز تہن کی

باز نزاکت رخ محبوبے یں کی

بہکائی راہ قافلہ دل ہزار کی

کیا در بدر پھر ایسی پر دین سا

ای صبح تیرا شام سی تبا کر نیکی ہم

پیغام بر کی منہ کو ہی ٹہا کر نیکی

صحت مین غیر جنس کی ٹہا کر نیکی

راتوں کو غیر آتی تو کہشکا کر نیکی ہم

داغوں کو اپنی لعل کا مالا کر نیکی ہم

بلبل کی طرح باغین دہر کا کر نیکی

غیرن کی ساتھ لٹو گی دیکھا کر نیکی

کہو تو نسی تاؤ کھا کی نہ فکر کر نیکی

سو سہی سی باغین لچا کر نیکی ہم

ہشیار ہو جس ابھی مالا کر نیکی ہم

اس دن مین اپنی پس مین کا کر نیکی

وہ کہتی ہیں کہ چاندی ہی ہم زیادہ مین

نختر کو کیا زمانی میں سوا کر نیکی ہم

من کلام

سلطان المقید بادشاہ وہ

جو قاتلانہ مار تو تو پاسم

کبھی کبھی علی کزن کلام

تہا ری غم سی ل گناہلا صنم

میری خدایتوں کو کی

مگر وہیں سنا رہی کہلا صنم

یہ کہہ رہا ہی دل مراد کہا صنم

ہزار بار دم دیا بہلا صنم

ہمارا سر خوشی میں اب گچا صنم

جلا جگر جہے کہ وہ ملا ولا

ہزار غم جگر میں مین پہ کیا کن

میری خدایتوں کو کی

اگر تہ کا داغ تھا تو دل سا

اگر خطا ہوئے تو درگزر بھی کر

اری خد کی وسطی یہاں بھی آ



میان ہماری دل سی کوئی ہے	کہان تلک کہون ین اب پہلا
الم یہ مین الم مجھی کہون کھا	عیت یہ ل خبری ہی تو ہم
ملاپ مین مرا نہیں	کے ل کام
غریب ہم تو مین پری کر نہیں	طش و ن ل مین ہی بلا نم
کرو نہ خیر پری مشاعرہ	
مباحثہ مناظرہ گیا مسم	
روشنی	
غزل	ن واحد علیا کلام سلطان المقتدر
دل کتی سانچی بنی کی	دلی ہن گنا گوری رسی ماتہ پان
چو کری مین گوتہا چالسی ملی ہیں	لاہن کیو کچا گوری رسی ماتہ پان
ہم نختہ کچا تہہ پریاز ہی اسی شیر خوا	اکیں توئی نی ماری گوری رسی ماتہ پان





قدرت حق ہ وہی شکست ہر گاہی  
میری ہٹی گر بجا تو باہی کر دی سیا  
موتی کسی بن نسبت دین ہی سنی کو  
شاخ زمین چنگی انی لگی پہولی کا گل  
نیچہ ہی ماہیہ میں تہا پیری بدلی بہت

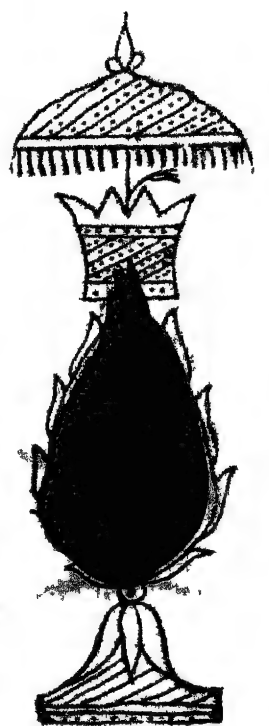
چاند سورج میں اتار گوی رسی رسی ہا تہا  
تیر گئی خاک ساری رسی رسی ہا تہا  
شاخ گل ہن پیار پی رسی رسی ہا تہا  
ہو چلی اوکھی کراری رسی رسی ہا تہا  
چڑھ گئی منہ پر ہاری رسی رسی ہا تہا

ہوشو سخا ناز کچھ سہا نہیں انداز پر

ہین یہ ای حشر ستاری رسی رسی ہا تہا

کہ مانی پانی یہ سنکین عمارتین میں  
ہوئی نی وضہ دل کی یاد تین میں  
شرنجانی میں کیا کیا حقایق میں

بتوں کی ذات کھی کیا شرارتین میں  
ہماری سنی کی درگاہ پر چری گل داغ  
سما چلی تھی جو ساقی کی آنکھ میں کھڑ



خیالِ یارِ میرِ ہوا تصورِ مین

جالِ یار کو سار ابدن ترشا

سکرِ گماشتِ گدائی کی شاہِ حسنِ یہ

بصرِ ہی کو تکی اس عشقِ مین ہی

بہت تلامزہ سبکیا باندہ شہر

دہری محلِ لیلی کو ہمیں صحر

بلا کہتی مرضِ مجہد مین دھری کا

نیکہا عشق سی کیا حسنِ دہ

چمک چمک کی لاتی ہن مین

شروعِ خواب مین دلتی بشارتِ مین

ہر ایک داغِ نی تن پر بشارتِ مین

بہت بزرگوں کی اسکی دلتی مین

ہر ایک عضوِ مین ل کی شاریت مین

خطو مین ہمیں نہ خالی عبارتِ مین

ہماری شہر مین مجنونِ عمارتِ مین

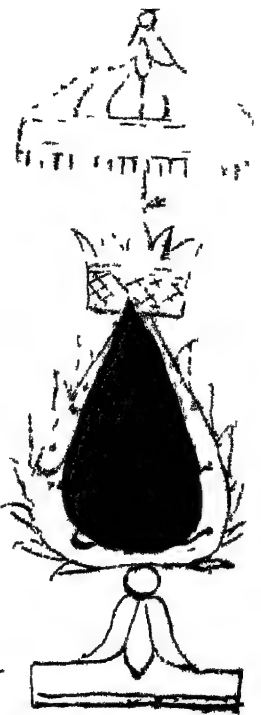
بہت طبیب بون تن مین تری مین

ہزار دینِ دل نی بشارتِ مین

جوا یا موسمِ بارانِ شاریتِ مین

تری نصیب کی گردشِ حقیر کرتی ہی

جو بہ کی ہاتھ سی اخترِ حقارتِ مین



میں نگین اکبر کا سہر چور ہوئی

جال شمع و سی لہین کینا سو ہوئی

بزرگی احب پاس کی کہیں ہوئی

کیرن گنت کیونکہ حسن عالم سو عا

عجب شہر کی سی رسانی رشک

و خورشید قیامت تو ہر اہل ہن

رخ تابان کو بی زلف سیہ بکھا تر

ند شمعین لبی اسی سنگدل عمرو

و ساقی کہنچ لیتا ہی اب نافرقت

تاوتی ہی را شہد شکوہ سہ

رخ ساقی سہی مینوش مجھ ہوئی

مضامین تجلی مرہم کافور ہوئی

سہ جانا ہی جب ہم دہو

زبانوں کی عوض شعلی ہن میں طو

مری معشوق کی نقش قدم ہوئی

نکل سکتی نہیں لی جو منہ میں

جست صبح جو یاسی شب یخور

عبث یاد کی مانند ہم فرد ہوئی

ہمارے خم دل بند بند کی جب

مری داغ سیہ جہانہ زہو ہوئی

شرابی کھڑا سر کی باغیچہ میں  
شیراز کی شکرینہ میں

عجب کیا بلبلایا طبل شیرازی ختر

بیت ہندی تری شہا سہی روتی

دل کی کجی صاف ہی بردار  
مین

پیش سنبھل کہاں داغ سی گلزار  
مین

فرق نہیں کہہ میں سبجہ نار  
مین

ناز کی اتنی کہاں سایہ دیوار  
مین

بھیک ہی مانگا کرین مصر کی بازار  
مین

جنس جگر کیا چر ہی چشم خریدار  
مین

ماہ کی ہی روشنی حسرت کی خسا  
مین

رستی متدلی سر کی رفتار  
مین

سرخ عارض کجا باؤ گلزار  
مین

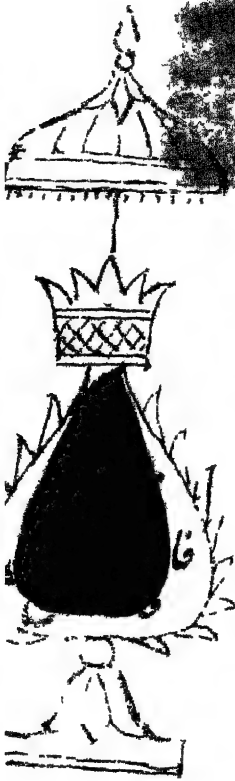
عشق تو ہی ایک سا کافر و دیندار  
مین

کوئی پریروسی میں جتنا ہونا تو  
مین

راہ ہی نہ وہ یوسف کنگان  
مین

سنگدلی سنی ہے قیمت مال  
مین

نگہ میری داغ کا کیون بدل چاہی  
مین





مُحَن سہی اس عشق کی زدی عارض ہو  
وقف ہی صیاد بہ عاشق سرو  
مدحت نہ ہر جہ میں ہی ہر شے  
عشق کا اک سہ من سر پہ لپی ہو  
وصل کی شیرینی کیا ہو کئی عالم  
دوش صبا پر کہے بارہنو کا  
پاؤں نہ اگی برہی دایرہ حسن  
سانچہ اس جہ میں شک کا لکھنؤ  
انکھ میں جو نشا ہی سا غری میں  
رحمت چشمی اسی بخت نہ بولسی  
مجلو ملا کر فلک سے گریبان ہو

سُرخِ الفت ہی ہی سہرِ خسار میں  
نقش ہی آزاد کا منع گرفتار میں  
نقش ہی تسخیر کا تا نکلی دستار میں  
لالی کا ہر داغ ہی حسن کی دستار میں  
تلخی ہر بدن ہی ہی شربتِ ددار  
خاک پہاؤ نگاہ میں اپنی چار میں  
عشق کی صورت نے ہاتھ کی چار میں  
کشتی دل غرق ہو گریہ شہار میں  
رلف میں جو نہ ہری وہ نہ ملا مار میں  
خواب کی صورت نہیں میں بیدار میں  
اہلی کی شکل سی لکھ جو کیا خار میں

میری سنکلی تکیٹ نہوں سنکھلا

جہانک کی اوسنی یہاں لکھا تھا

تا نطن کھان عاشق بنیاب کو

یا دمرہ سی تری صید کرین دم

ناوک مرگان سی مین باغ جہان

رشتی جد ہلا کیون نہوں پھر وار پا

علتی جو مین اینہیں کیون نہوں غفلت

ہاتھ حامل کرن گردن گلرین کن

حال قم کیا کرن مین ہن ور کا

قاتل یرحم کی ظلم کا دیا جواب

اشکدلی مئی سی کٹ گئی مضمون تمام

کتب ابو جہل کو حوصلاً اقرار مین

انکہہ کی صورت جو ہی خندہ لوار

روشنی طور ہے یار کی دیر

تیر کو باندھا کرین بلبلیں منتظر

باقی ہی تک کتک میری تن

دار کی صورت مئی ہی دلدار

باعث صحت یہ ہی مردم بیمار

سو گھستا ہی داغ تن لوکی و ہار

اسی رسائی کہاں ہی لب اظہار

کیون زبان ہی ہوئی اس لب سوفا

دہوم ہی فرماؤ کی آج تو کہسا

روانی سنوئی دیکہ لیگاجب سا

نموہی خط باریک روی روشن

کرنہ چور تم دن موتیوں کو نگہین

یہ دواہ بھری مرویا سا

وہ زندہ ہون پہنولی کا عکس

جوشیاق گزک نشا میں اسی سا

پراسی عکس رخ سرخ کیفیت

کر گئی عرق گل کی یاد دل کو

فراق ہی رخ ساقی محشر کا

پھری نہ طالع بیدار نہ انکی

جو یکہ پائی ہی قی کی کامل مشکن

عوض شراکی بھر دیا آب شیشی

سیکی کشتے کا غروب شیشی

شراب اشک سیکی خراب شیشی

شراب پنی کو اتری سحاب شیشی

نقین ہوا وہی جام شراب شیشی

تو تیری تہہ ہون جل کر کباب شیشی

عوض شراب کی کہتی شہاب شیشی

طیب ہو بہا ہی اگر گلاب شیشی

گلزار ماہون شب ہات شیشی

عجب ہی چین سی اماہی ت شیشی

تو موج می کوہی ہی پچ تاب شیشی



جو و کبی نشا اشعارِ گرم ای اختر

شراب شرم سخی آب آب شیشی مین

سامی چشم کی وسواس کی ہستی

با ادب صاحبِ کتب کی ہستی

یہ کیرن چپ کی ہستی

سرنگون شتہ لباس کی ہستی

سیر و گان پی کر پاس کی ہستی

ہم چرخین پہ بن پاس کی ہستی

بج و غم لیلی بصد یاں کی ہستی

اکس لہی دستِ انناس کی ہستی

ہم نماز و نینج بی گشت کی ہستی

اوشہ حسن کا نام سی رہتا ہی

یاد کی سوس ہوا نامہ اعمال سیا

دردِ ندن پہ لنگہ نہیں پاکیو

فکر ہی جامہ حسد کی پہاڑ

سو فی مین ہی بٹہا ہی مین شری

ہوس و حسرت کو بٹہا ہی مین

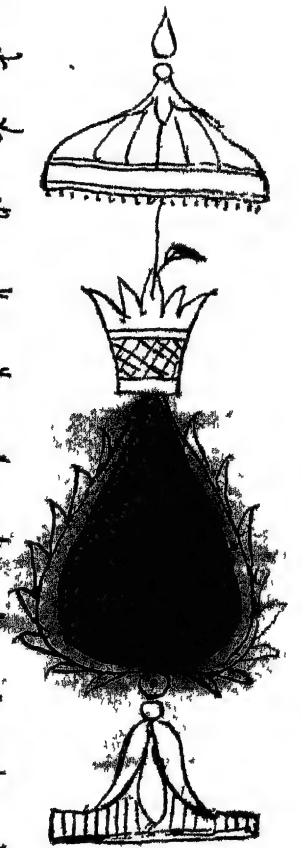
باغِ عالم مین طلب ہی دسی گلکاری



دین شیری ز کس بہن بیگل لیکن	ہم پہی نکبہ کی بو باسن سی ہی
آفتابہ مری مہر و کانی کا خورشید	مہرہ بلا نیکی لہی طاسی ہی
ہمت و دم سارین کیونکر نہ بجائی وہ	طعن پر وہی بی ہی ہی ہی
یاد معشوق حقیقی سی جو آہا شک	پیشوہ الہی کو الیاس کبر ہی ہی

ہو سینگن بل پر حم کو دین مفتل مین  
 اختر زار بصدیا کھی ہی ہی

سوز ہی غلی ل ماری	سوز ہی غلی ل ماری
کیا شکوہ ساز گلزار کے	کیا شکوہ ساز گلزار کے
اسی گل	اسی گل
ساقی بغیر لطف گری ہی	ساقی بغیر لطف گری ہی



وہ رشک آفتاب جو کہو پہ ہوسوار  
خورشید نیرہ لیکے وان چوکاٹ میں

بحر فنا میں بی تری نہت دیکھ کر  
ہم غرق ہو گئی درِ زندانی آتین

گو لیکے خط گئی ہی صبا مار کھٹ  
نامی کی پُری لیکے پری گی جوا میں

اوس شکِ شکر کو مسخر کو گنا میں  
تعویذ لکھوں گا شرفِ آفتاب میں

کیا اعتبارِ زندگی کا پھر دہر میں  
نقشہ کینچا ہی عمر رواں کا جبا میں

شہندہ آفتاب ہی داغِ دل سہی  
سوزِ کھانچ داغِ دل مانتا میں

جنت ہی کہ

کے نام پر  
کہا نامِ سرخ

کہاں کہانی یا ہی صاب

یہی صورت ہم پر آئے یاب



زیادہ فرطِ خوشی سنی آؤں میں

تو زِ محرنی بہونی کبابِ میں

نہیں کی گھلیاں محسوسِ میں

ہزارِ صبحِ رین میں انتخابِ میں

ہر ایک ہا ہی جل کر کبابِ میں

بچی گازیِ قدم آفتابِ میں

بہی گی آب کی بدلی شرابِ میں

ہنود کرتی ہیں مٹی خرابِ میں

عوضِ لال کی بہا شہابِ میں

و دیکھ لیتی ہیں پنا جوابِ میں

نخایا کرتی ہیں بعدِ رخصتِ میں

نجاتی توج بھائی گلابِ میں

بہین میں شعلہٗ رنجِ نختِ لہی <sup>ساتھ</sup>

بنا ہوں دمِ آبی جگر <sup>سے</sup>

بسی ہیں یقین ترین بہت حسین <sup>محبوب</sup>

گز کر کا شوق جو مجھ نہ کو غسلِ <sup>وقت</sup>

جو دوپھر کو خالی گایرِ ماہ <sup>جس</sup>

کرونگا موجِ مئی نابِ <sup>وقت</sup> غسلِ کئی

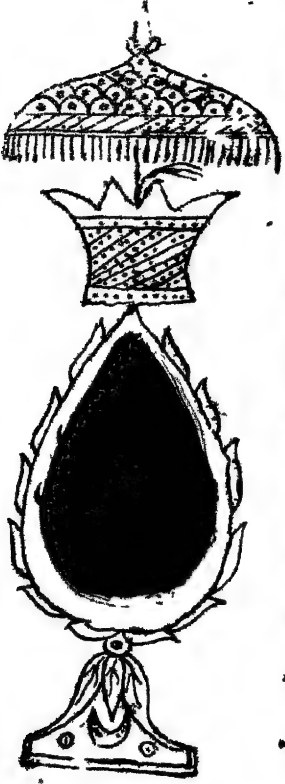
عبثِ لاتی ہیں کافرِ صنمِ <sup>کو</sup> مسلمان

جو عکسِ سرخِ رنجِ گل کا سپہ <sup>جلا</sup>

سوالِ حسنِ کمانی سی چوکتی <sup>میں</sup>

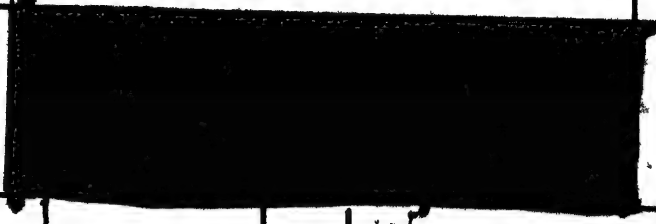
سفید بال ہوتی بحرِ حسنِ <sup>میں</sup> لغت





بتاؤ مھر کو کیا نہہ دکھاؤ گی خستہ

گذر گئی ہی شبِ ماہِ تاب دریا میں



مضموعِ نوس شبِ بزمِ سحر

ہمارے ریشِ عصیانسی عضوِ تن

شبِ مینِ ہمیں دیکھ کر کیا شکر

یہ کم گشتہ ہو گیا نین تہک جانے

لگاؤ تیاؤ اک ایک ایسی کیڑی

چمکی برقی انکی نہاں لبِ لہر

پر پر کسی گل کو نہیں ہے بلبل

چلا کرتی ہیں شہرِ دہلی اندھیاں

وہ مشاطہ ہوئیں میری سب بھلی

پیشِ شکر و بھائی جتنی میں سہلی

رقیبوں کی سیبختی سی کیسی نگ نلی

اکہری چست انکی مضمونِ دہلی

حقیقت یہ بات کی دنی کی جلی

یہاں خشکی لب ہی آئینہ کیلی

کہ گلزارِ بہا میں مینی سازنی کیلی

مٹوں کی اذانِ نبی کی دماغ لہری



مبارک ہو تجھی ابرقرہ وہ برقی پہنچا	سلا رعد کی کیا لوئی نالی پتی
شہتیب میں سکروری ہی بھر	ہندوس طفل کی ہاتھوین دین
سجرائین اسیت میں ستانی	درواہکی وسطی جا جا کی کیانی

قوافی شاعران سلف سی ہی نئی ہووین  
غزل گوئی جو کرتی ہو تو شربت جلی

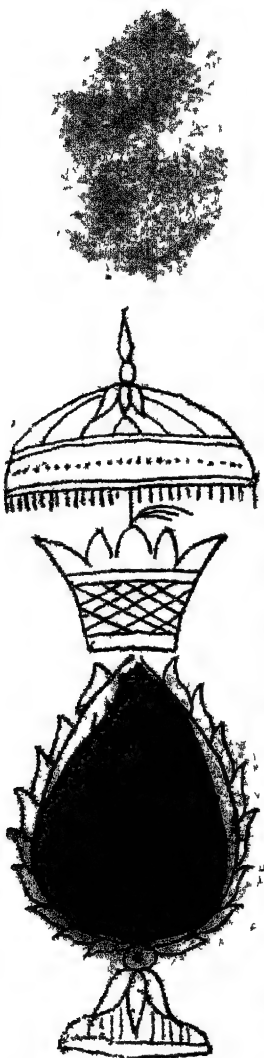
حسن سچ میں من گلزار تہرون	عالم جوانی میں یہ بہار تہرون
شوق وصل زندن میں بھرسی برہا	ہر کڑی کو آہن کی چشم یا تہرون
بیکدین عالم کی عین	نخار تہرون
ہو گئی گل کاغذ خار خاراں	میں ہر سلا کو میں شکار تہرون
پہلہ بھری ہی گلچین باغیں انہنسا	اچلی ہوائی سی میں ار تہرون



تو سن صبا کو کیا بقیار پھر اون	بقیارتی خمی و پر لکاهی اور کر
غول شتِ وقت کیا عبا ر پھر اون	آتشین کو کیا و کون خاک کو چہ سے
ہی جانِ انی من کیا بہار پھر اون	روئی و پراسی گل شکستہ بہت
عشق چشمِ جان ہی با و خواہر اون	سکدہ بین کہیں ہی حسنِ شکی رہی
ہوئے دستِ دشمن کو اپنا یا ر پھر اون	تغ ابرو سی جان آنکہ من گلی کار
نسلوار پھر اون	طفل غنچہ باز ہی

اوسکی پلکوں کو اپنی دلیں میں جگہ دی
نیز نک کر خیر بار پھر اون

سہر کا کجی ملکین چان موش اندون	باغِ عالم میں گلِ مضمون
پاؤں میں ہی نہیں کار پاؤں میں	فصلِ گل ہی سمِ خار جنو نکا جوش



دوغ سوا جکلا ہونکا مونہ ہو کیا

سرا خالی کیا ہی بلبلو چہکار کی

کیا سوس تاج دیکھ یہ کداسی نامہ

کوٹسا نازک بدن سرین یا اسی پر

کاتبِ اعمال پر قہی صیدِ ناکا و پیا

صوتِ معشوقِ حقیقی کا چمنِ شقائق

عین ہشامی ہی ساتی چشمِ مستِ نیاز

پھر گلستانِ مقابلِ وی گلرُوی

گو کی پہلونی میر دل پر ہوش

حسرتِ شوقِ ہمِ غوشی ہشی ہشی

نذر گلرُ سحرِ ہایا کیونچ نازک

ابلو کی پاؤنہن پہنی ہی پوشا ندون

ہمسیرِ بادِ بہار ہی مرد و شانِ ندون

چاہی ہی ہد ہد کی بازو کار و شانِ ندون

جھکو اپنی جسم پر بہار ہوئی دی و شانِ ندون

ریشِ کپڑ نہ مین دیکھا کروں و شانِ ندون

ہر گلستانِ پہلا ہی لکی گوشا ندون

انہدی پھرتی ہین نی مین مندون

صوتِ شوقِ ہمِ غوشی ہشی ہشی

کیونچ ہوشی خیالِ گلرُوی

پہر مری داغِ جنون کی مین پس

سگرانی نی کیا ہشی بسکد و شانِ ندون



پشاور کی بھی گرد سوارسی اندون	سیر می شوی دیکھو پکڑ لی ہی
طائر لکوی شوق زخم کاری اندون	پھر کر صید گاہ ناز اسکو شاہ با
موج تنخ یار کا چشمہ جاری اندون	زخم کی تہالی سی کبھی ہی م
سیر می بیشک میں تی یون کی بارسی اندون	سورج کی کیا تسیر نہ ہو
سر خوش تی ہی کبھی رسی اندون	سیر مقبول کیں میں ہی

کون شکر کی کری اب عکساری اندون	دو شاہک اب سیرج اسیرج مبتلا
--------------------------------	-----------------------------

سیر کی جگہ اشیشی پھر کو مکن کی	لخی حردیشی بین نی رنکی باون
بیشوق راہ یارسی دہی نکی پان	اسنا تو انکی جسم یہ رد گئی نین
دیکھی نہیں کہی سرچ کہی پان	کیونکر نئی زمین یہ نا توان

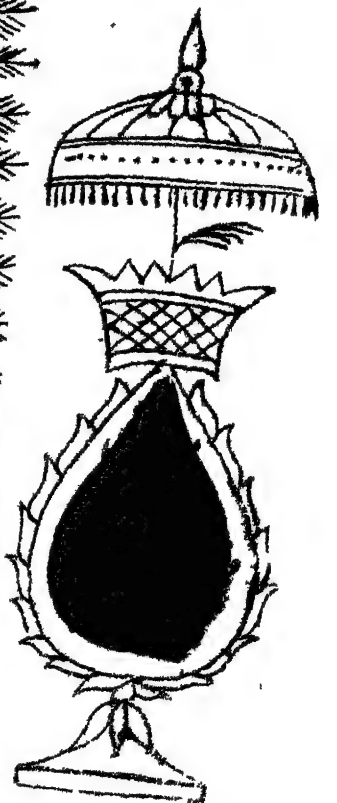




ابر کی وار پر جو پری ناوک شرہ	ہر تیر بنکیا ہی مری خم کی پاؤں
ایا شرب غانی میں در کر مجتب	کاسی سی آج توڑتی چائیں شکر کی پاؤں
غنجہ توج کج گدہی کلامی ہی برگل	گزارین گلاب بین گل پیر کی پاؤں
بیدست پائشید فراز جہان نشی	دیکھو میں صاف میں اہل سخن کی پاؤں
وہ خامو گون نئی بہی کہنچین	جسطح بانہی نہیں عرچن کی پاؤں
صحرا میں غم میں حشت کی کامی	ماہو ہنسی ٹوٹ ٹوٹ چکی ہیں
نہو کر چائیں یار کی شعار ناتوان	یہ پیرتی ہیکتی کی ویاہن کی پاؤں
اسفل کو جو جمع ہی عالی نسبت	ہو تو کی بدلی چوٹی میں ہنکی پاؤں

خمر غزل اس کے بغیر خاطر سی کہہ چکے

ہو اسطے گلے میں پڑی ہی سخن کی پاؤں



آج محرابِ دربار کا کچہ نہ کرین

ابر و رخسار چمن ہو گیا بی ہر

نوح و الین تو رخِ مصری ارجابی نقا

سبز عارضِ نگین پہ بہت

کسل کسی عارضِ گلگون سی گلابی گل

اوسکی کوچی میں جگاتی ہیں چین کھڑا

بت پرستی میں بہن سی شہو راگر

سبز عارضِ روشن سی چہاڑی

ہجر میں وصل کی صورتی خاہی ہو

باتھ انہی قوت رہی سی جسمِ صنم

ہمنہی س تنگ ہانی سی نہ ہو سی پائے

راہ کی خاک کبھی جائے نہ کرین

شعلہ آہ کو ہم عارضِ گلنام کرین

دلع پر ہا پاؤں ہا پین تو دین کرین

باغبان کو چمن ہر میں حجام کرین

خچہ بند کو گلشن میں چلو جا کرین

جگتی تین پھر خاک اب ام کرین

گاہکوش کو ہی حلال اب پی کرین

خطِ شبنگ کسی رو بہین شام کرین

ملکت سی ہم موٹا پیغام کرین

صرف نازک بدنی روغنِ بادام کرین

صحفِ رخسار کو بد نام کرین

چند شعار یہ خستہ کی ہی خاطر سی

فکر میں جی نہ لگا پڑہ کی ہی بدنام کر



لا مکان تک کی ہی تلاش میں

جانتا ہی نہ بد قماش میں

عطر دان ہی گلاب پاش میں

گر ملی کوئی خوش تریش میں

کیونکہ ہوتا ہی بد معاش میں

کیونکہ نہ بہار ہی اپنی لاش میں

تیر مڑگان ہی دھڑاش میں

رخم کر دیگی پاش پاش میں

وہ مکان تک بلای کاش میں

سہی کہلین گی اب تو بازی پہ

ایسی نازک میں بعد مردن

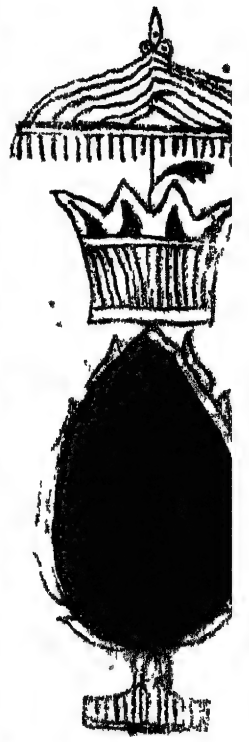
نام کی شکل ل ہی جم جائی

خون غم پر جو ہر موی قاغ

کوئی نازک بدن پشایا ہی

ناخن تیغ کہو لی عقد دل

کیا مرا قاتلا نکد ان میں



خارین باغ دہسیرین لکین

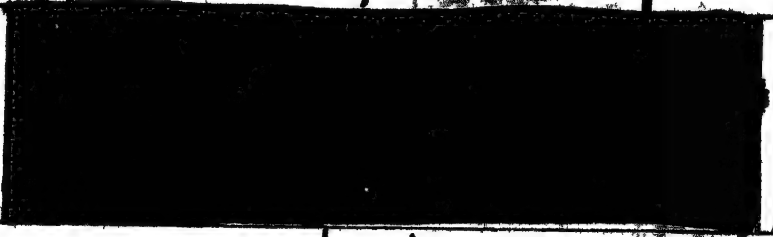
پہلوئی گل ہی بود و باشتین

ایسی گم گشتہ عاشق من

نہ کری خصہ بہی نکلاش من



صورت گل دکھاؤ کاش دین



پروہ نشین سماؤ ل ناٹاشین

آتی ہنیق بات ہماری قیاسین

موسی اگرچہ طور کا شعلہ نظر پڑا

اٹھہ جائیکی و تم میخوف ہوا

خمسہ کسی دیکھنے کی پہولین میں

طاقت نہیں غزل کی ل بھولین

امید شبت صبح سی ہی ہاتھین

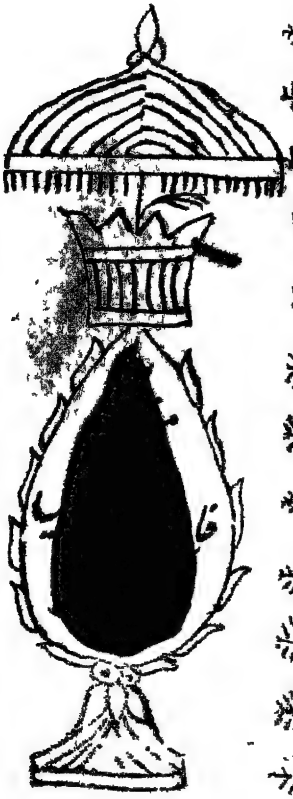
مضرب دل و نعرش ہی و نکاشین

ہندستانین آئی کوئی ہوش و رنگ

اکہوڑا ہماری دل کا ہوبگی کی

عاشق ابواب روی حصار ترکا

کیونکر نہ آب تیغ ملی مجھو پیاسین



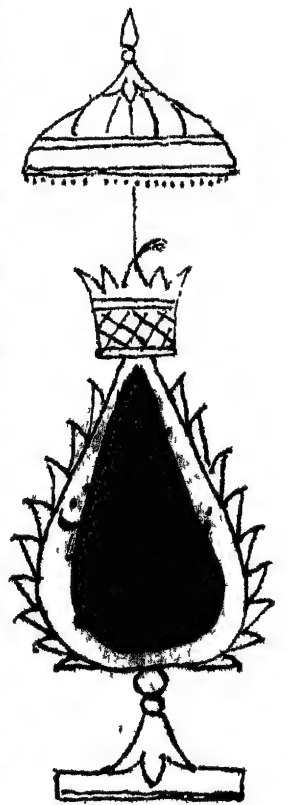


کوئی شہیدِ ناز کوئی کشتہ ادا	مین قاتلِ باجی ہون مگر سوچا
انگور سا بھرا ہون تکتی ہی شجہ	انہی خستِ رز و فراہنہن گزشت
اہلِ فنک شک سی جل جل گئی	اس آبِ شین کو بھر نکا گلا
چو کہٹ کی یاد میں ہی طیبو جو	ممزوج گرد کو چہ جانان ہون
ہشیار ہون چھڑا نکا کسطح می کٹی	یہ ہوشی نہ شیخ ذرا آحوا

وہ ماہ رونہ آیا ہوئی صبح ہی نمود

اختر یہ ساری ات کٹی ہکو مایین

شعلہ خستی ل سوان ہی پنا لال	کبے ہو سکتا ہی جان فی سندر
تیز رفتاری تمہاری مرد و پنا	شتمہ گردن سمنہ تنگی ہو باک
کات الو نکا گلا سنا گلا	کات الو نکا گلا سنا گلا



ہی کشاکش سانس کی یا سینہ پر آ <sup>چلے</sup>

مازلے کا کام عاشق <sup>حالا</sup> لاک

زکات کی جو ہولیمین ڈاؤنگیا

آتشیں لی تھی یک ہی کرم <sup>بنیں</sup>

کس سی نی پہونک ڈالا ہر عضو <sup>تن</sup>

رومی و شوق سر کیو ہی جم کر گیا

مان نہمت سی ہی پختہ ہی کہیں کلام

چشم فسون کی <sup>دیا</sup> سکارا

ساز ہی برو کا یہ پروہاری اک <sup>من</sup>

فرق کیونکر ہو سکی پھر باک <sup>مین</sup> یوں ناگ

اسی تو غصہ کرنا لطف ہی اس <sup>ہاگ</sup>

قول مطرب ہی یہ پتر گاؤنگا اس <sup>مین</sup>

سوزش لسی جلا ہون آج <sup>مین</sup> خوشین

من نظر اتا ہی محکوج اپنی ناگ

کچھ اسی منعو پایا ہماری ساگ <sup>مین</sup>

کچھ <sup>لاگ</sup> کیون تی ہو میری

رفض میں آنکی زہر محکوجا بگا

پھر سناو کی تم اسی خسر غزال <sup>مین</sup> اس



صورتِ داغِ جنونِ گلیاں لی مین نہیں

صاف کرواتی ہونامتی کو گلی کو گلی

مانی و بھرو کا کسطح ہو سینہ کجا

کینچی پر کارِ مرہ سی کسطح باز

بگیا اوس ہی نکین پر حنا میں

ابر می عشق کہو کر محکو لواتی ہو

پاد دند اغن جو روئی کیا مارِ نظر

داس غمیں اپنا منہ چھپاتا ہی

اشی جو بان کیونکر عارضِ غم زرد

روزِ یواریں پہلا ہی کیا مارِ نظر

مرغِ دل مر اپ یا لی مین نہیں

[A large, dark, irregular ink blot or smudge obscuring the text in this line.]

حُسنِ عاشق سوزِ تصویرِ نہالی مین

اس کمر کا خاکہ تصویرِ خیالی مین

خونِ دل کیا ہی چھو چشمون کی حوالی مین

گو ہر بدن مگر سرکارِ عالی مین

آبِ جو شکو مین ہی سلکِ لی مین

بی حجابی آج زبلا تو بالی مین

فردِ مین ہی چھو کجا لی مین نہیں

جال مین محکو ہنسایا انکھالی مین

روشنی تھرتی ہی اوسکی یاد ہو گئی

ہی بہو لاول کا موتی تیری لی مین



پشتی ہی و سکی کا کل خمد رپاؤ	زقار سید ہی کرتا ہی ہر تار پاؤ
مازک مزاج نی مجھی جھونٹا دیا	سختی پاسی ٹوٹ تی ہین خاؤ
انکھوئی تیری اوہین جلتی ہین صنم	سر کی جگہ لیتی ہی دستار پاؤ
خوش چشمی اس مین مین چن لطلب	باند ہو گکا اپنی پلکوئی پرکار پاؤ
وہاں نش مین جی توہان ہی کشے	پرتا ہی نقش کوچہ و لدار پاؤ
گل تک اسکا دیکھہ کی بد رنگ گیا	منہید کا رنگ اب ہین درکار پاؤ
عشق بلند پست نکر قصر یار کو	کم ہمتی سی ہی سر پور پاؤ
رہروسی خفگان جان پائمال ہین	دیکھو توہین دین بیدار پاؤ
ایس تیری عشق کی سید ہی ہین	پچھین ہون نہ گیسوی خمد رپاؤ



سپرتری ستار کی تارِ نظر پڑا

مجھ رند کی قدم سی لگی ہی

و و پاشی ق حلی پیون زنی پاؤن

خط شعاع بن گیا ہر تار پاؤ

کیونکر لکین نہ دینِ خمار پاؤن

ہم سب پہ فوق لکیتی احاطاؤن

ختر کر کی کیون چلو تم پہ زیب ہی

آئی چلی ہی یار کے رفتار پاؤن

اس جی بی جی نازک بی لہن دہر کا ہوا

تو غنمی آن نہر سنبل خان امی سیف و

یار کی سیو رخ صبح ہی میلہ منجھو ہوئی

اس جی بی سیو شب کی بلا ہی مہر لقا

گر ز شمشیر سی دی لپہ کلف داغوشی

کچھ کو کالی جی جی بھینن ہی وصل کا

کس کا پس لگی اراکیا زندانی نہر

بہر جو زلفو کی نیخا نہ بدین رات نالان

یا چاند پہ لکنا ہی کہن امتہان ناہر

تہہ و دہنقہ سی وصل کا سا اندر

گلزار چین دوشی نی لی خورشید سپری کر کاش

غشنگان لودوسی جایگی بلبلن لاجوئی

دیکھی دلی بیتی چشمی ل سی بیکل

بہر کانسی کلکیرنی کیا مرتبہ پا کچہ پائیا

گر حسن دین تو تری کف ہی بیشبہ کیرا

گردشی تری چشم کی سچائی میں <sup>نہیں</sup> طاقت ہم

دلدار کی قدسی فی مئی دبالا ہی کا

اطاد دین بہ نفس تنہیں ہی نالا چنسی ہی

اڑ جائیگی سن چہا تہر دما صیدا ہی

وہ کار می سی اما ہی ما ہی سہی

ہڑانی چلی جاتی میں اشیم شبستا سپری

عشق کی قصہ سنا ہی پان کیا عقیل ہی

کسبہ گردان کیا چرخ چرن دوشی ہین

آہن ہی ہی کہ ہی ل جا اسی و خوا

اوشی خلک ہی کو چہ ترا دیکھا بالائی میں تھا

اخرسی کرا ہی ہر جبین وصل کا سامان ہی با

نہی بیکار نہیں نام ہی ہر کارون میں

دشمن شہو ہی اخبارون میں

نر کسی نگہ نہئی ہوش با اسی عیسی

پر نہ کرو جو کیا جال سی طاہر

بخت بید نہ باندہی شب قیامت کو

کوئی راہدہی کہی طفل ہم کو اما

مشق تہی وس سی بچہ کی منکرو

تجاشق تہ ناوک لب معشوق

چاندنی ماہ کی ہرگز نہیں باسی

آستین ناو کی زنجیر چٹنی ہن رقب

نمصفیر چمن ہن ان کی شیا

منقلب ہو گئی کیا گردش گردن ہا

سار ابل بر و نکا منہ نہ نظر آتا

یا مہی چشم نمائی ہوئی بیاؤن

تیز رفتار تہا پر اب ہی گرفتار و

وصل قوسو تہا ہی پر بھر تہی اڑن

تا تسبیح جو سب بندہ ہی نہیں ناخین

کیا لکھن ہی تنک آتی ہیں رو

لکھن ہیں سر و ملی سو فار و

عرش مہبت ہی چپ و دیوار و

میری وحشت برغل ہو اکار و

انکہ بلبل کی مہر و ج ہی خان و

بہر شجر چن تری طرح ہی کھسار و

نہم جان آج نوجہا نہیں تلو و

گل کا عاشق بن کبوتر نگر می محسوس

بیلیں لائنگی نامہ مرا منقار و نمن

خال ہندوسی گوارا کو طاق

کافرو آج تو مشہور ہو دیندرو

غل ہو ازنگ ناتی میں تیری لیلیا

قیس مجنوں ہو از بخیر کی بہکار و نمن

وہ توبہ پارہ زہری سی ہی امداد طلب

ختر زار کھڑا ہونہ کھکار و نمن

وصف میں نفک مضبوطی کرتی

نہرینا سیاہی سی ہم کرتی نہیں

اتنی نالی لوکی تش گویا دہو گئی

عشق غارتگری تیرا حسن کم کرتی

کیا دل بیابا چشم سے تہو پہنچو

منع و ماہی ایک چشتی پر ہم کرتی نہیں

کیا نرئی بخیر کسی کی نزاکت کہل گئی

مین سبک ہو تا ہون یہ پاؤں ہم کرتی

محسوس حقیقی سی حلین ہیں آریا

ذکر آریا دبروسی ہم کرتی نہیں





پانچ ہستونین وہ صیاد ہی تھکتا

اُس میں صاف کیا لعل اُکلی فکری

آرزو میں صیرن چمن ہیں دم کی سنا

اُسی وقت کے صوت سی سر کٹا گیا

اُس میں گو کہ رفتارِ صنم ہو خال ہی

اپنی اپنی طور پر شاعر ہی بندش کرتی

چو کر سی آہوان چشمِ رم کرتی نہیں

ہی جو ہری بہا منورِ قلم کرتی نہیں

باغبان کیوں باغِ حشر کو قلم کرتی نہیں

سم ہی سبکی واپی خوفِ قسم کرتی نہیں

چرخ گردانِ موت و بزم کرتی نہیں

اِس لکری راہِ مِوِ خوفِ م کرتی نہیں

محرقت کیا ہوئی اسی صدفِ محشر

مہِ رخونکو آج اختر سی جسم کرتی نہیں

ای عشقِ حسی حسن سی حورِ بغل

پھر موجِ مئی ناب سی تگر او پیالی

معد و بہت ہی مغر و بغل

پھر شیشہ ل عشقِ مئی چور بغل

کیا سر و محبت کا مرض ہی شہجان

زردی سحر و صل میں پہلو ہوئی صاف

اک نشا پھری انگہ ہی پہلو میں

صورت کا جو نقشہ دل مومن میں سما

کہل کہل کی جو عصیان کئی جنت <sup>زاد</sup> میں

پہلو جو قریب جو بہت گرم کروگی

کیا کام ہی آوازِ غنا دل ہو <sup>دما</sup> ساز

بعد از مرمر نیکی کفن جائے گل ہو

بیار کی صوت سی قضا بہا گئی

فرما دہی گا نہ کہی کوہ کنی

شعلہ ہی ہوا شمع کا کافور بغل میں

گند کی جہلک ہو کئی کافور بغل میں

گردِ نکا ہی ڈورا ہو مشہور بغل میں

تصویر خیالی ہی بنی حور بغل میں

چہتا ہون جو آہستی ہی حور بغل میں

جل جالیکا میرا دل محروم بغل میں

پر دس لے جاتی ہیں طنس و بغل میں

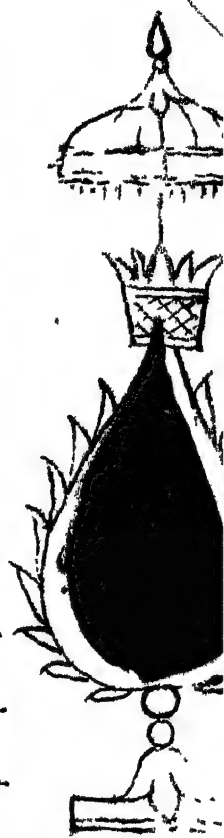
پہلی سے دبا لایا ہون کافور بغل میں

دل ہی ملک الموت سے رنجور بغل میں

شیرین قہ بہت ہی فرور بغل میں

جب تک خد جسد میں اُس بت سی ملا

۵۲۲  
اختر ہی ہستی نہ سبے حور بل میں



نکلی نہ خط سبز کی تحریر گل میں	تقریر سی تحریر تہی تقریر گل میں
کیا رلف مسلسل سی ہو کئین اپن	اک آہ سی کہنچ اتی ہی زنجیر گل میں
پیر چن اینکی ہی طاقت نہ گی	کیون گل کی انکا مری شیر گل میں
ای بخت فقیر میں بھی خاک شفا	کہاؤں انک جانیگی اکیسر گل میں
تقدیر کا عقدہ نہ کہی عقل نی کہو	کرتا ہی غلش ناخن تبیر گل میں
مضمون نہی لف کا کیا تا رہی کا	گردنجا ہی ڈور ہو ازنجیر گل میں
ایتنہ پہ ہو کا ہی خط یار کا محکو	ہی جلوہ ناصوت تحریر گل میں
گو سلسلہ اشک سی گردن ہی	کت جانیگی پر نالون سی زنجیر گل میں
میں لبم تیغ کا مشتاق تھا لیکن	پاسی ہی ہی خون کی شمشیر گل میں

بولی ہی یار کی تصویر کلی من

گویا ہوئی بت حسن ہی عجب کیجا

پر چشم تصویر ہی تصویر کلی من

مضمون خالی ہی اگر حسن

ای ماہ شب لف من قصہ جو کہی

اختر کی اور مجاہد جاتیگی تقریر کلی من



بیلین حل حل گتین تشن زبا نون

فصل گل تپی ہی شعر خواند نون

کیا ریاں سچین گتین پر باغبا نون

پھر گل حسن صنم سی شکستہ نون

تم زمین کو ہر چند چہا نون

بھر کشت ایشا عرو قطرہ ندیکا نون

گل کو اسی گلچین چہیر کھنا نون

شوق آتش میں چہا آتش گل سی نون

گوشہ ابرو جو بیخ ہو کی تانا نون

اکی اندر رقیب سیدہ پان

اسی تنکو بی سبب سرخا نون

لوگلی ہی شمع کی گلگیر سی خاموش





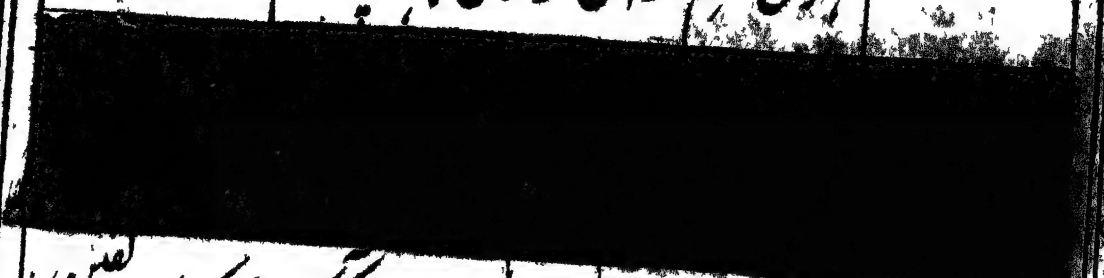
عشق پر مورخین کون سلیمان سی ہوا	زور کیونکر گھٹ بجائی ناتواناوندون
کچھ دی خوشی صد مضمون کی ہر کم ہنر	زنگ اس ناقی میں الو سار بانواندون
باتقین کو بی یقین کس طرح سمجھیں عقل سی	کیا خیال کو ہمہ ہی بدگماناوندون
کیسو کی کیا عشق میں مجرم کی یہ تغیر ہے	چوٹ لہر پڑ گئی اسی تازیاناوندون
اس صغیفی میں نہیں پہنچے اپنی پشت خم	دھونڈہ تی میں قبر کو ہم اچھوناوندون

اپنی اپنی پڑ گئی احقر کسی سمجھائیں ہم  
حق ہی حق باطل ہی باطل قدر اناوندون

بہار او سکی چمن میں ہی تو ہزار ہون	جو ہو وہ علیل شید تو بہر بہار
آئینے حسن و عشق شئی میں دو چار ہون	مگر وصال سی ای ہجر شمر سار ہون
یہ نیکو و نکاشیر لبون کی فرقت سے	تراشی تیشہ فرما دیکو ہمار ہون

چالسی مال ہی ماتھوئی خستہ

ہو گئی نام خدا کی گواہی ہاتھ پاؤں



عجب این رخ پر لوری جدرین

کیسی پتہ شل سی کہلا ہی عین

گہنگی ماری یہ مور و شمنی کی حکمہ

جو نہیں نشانی ہی اک ضعیفی کی

ہماری شاہ دلون ہستکی ہی صنم

وہ ہر ہی ہوس ہی پریشان ہو

وہ ماز کی ہی لہریں موج گل

وہ نک ہی خنک ہی سپہ ہوگا

حلب میں انکی کرتی ہیں کچا خٹاری

جوشکی سی ہیں شانی تملک داری

بڑھیں اگر پر طاؤس سی سوزین

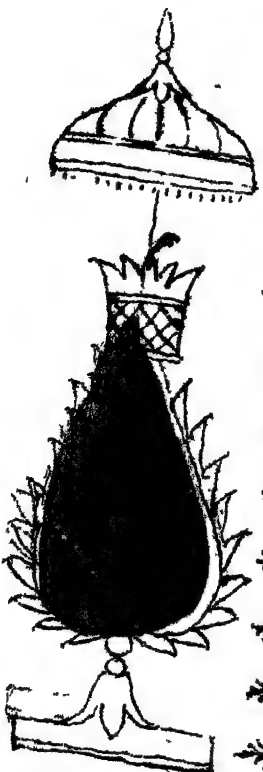
ابھی سی خم ہی ہیں یچ سی و تازین

جمال کیا جو پریشان کر ہی زین

چمن میں گہنی آئی اگر صبا زین

چمن میں جو رخ صاف سی جدرین

وہ مار میں کہاجت کو بار مازین



وہ ہی غریزہ خدایہ کہند وینا ہی

پڑی ہیں چاہے مین سب بار بار

گرنہ نہ لفت کی پیچ میں آئی

پہمین کی صید بہت عالمین تہا

یہ ناز کی سی یقین ہی ہو اہی حل نہ

جو اپنی پنجہ ناز کی توئی دبار

وہی زمانہ تھا آخر نہ ہاتھ آئے گا

کہ ایک چاند میں دیکھی ہزار بار

کیا ٹر طوبی کی ہیں اچھو پیاری

ہاتھ ملواتی ہیں جنت میں

گو نراکت سی چلی سینہ وہاں لاکھ

پر کہا نسی لائیکلی باد تہا

باجا بونسی سواہی سجابی شہسو

کیون پوشیدہ کر دی سورنی

یہ کلاتیرا صراحی دار ہی سانغ

کرنہ کیونکر یاد باد خورنی تیا

کہا ہی آب انکی پازہی کنجشک

سینہ وری سی پریگی ماری پی

بستر غم پر کر نیکی مینه بی سی افرو

ما تبه مالک و جوشاق نیم آغوشی کشتا

پهول بهرتی بین فلم نشی گل گل کی

سروشی اثر کسطح او دهنی زین

د بلوکی پنج کیچن مکرنه چکی پھر

فصل گل ہی حنین باغ

حسن ہی ریت اس سیٹھاف

کیا جاسا مری نگین تین اس کہا

تیغ خانه ساراں تهره کرماهی و

حالت بی طاقی بی اختیار چیتا

پهر بڑ بائین کیون شوقی ز می تیا

کیا تبا دیتی بین ق و سدکا ز می تیا

قد زانک پر ترستی ن بهار می تیا

بار کامل و شوق سینہ نہ ز می تیا

غنجہ دان بند کتبی بین تبار می تیا

اکر بین بین عشقی آینه دار می تیا

محرم آبروان بین تہین تبار می تیا

کیون ہوں عش کی اوردی ز می تیا

کی گتین ب تو ان صبر قرار حیر کا و

دی گتین بین اسکو شوق ہمار می تیا





میرنی لونکی صد ہی صدی سر فیل

ہی در مضمون کا پایا عرش کرسی ہی بلند

دشت دلی دکھایا ہی مچی یہ عیش باغ

جیک چٹ سنکی کہتا ہی کوئی قصہ

دشمنی سی لنی مجھ کو مارا کیا عجب

نیز پڑا سی تصو کی اڑا سی عرش

کیا اوزر کو ملی تھی رنج حکی جگہ

چوٹ کہانی جبے اسکے ہی سینہ لیا

ہر مین مین تک مضمون کا پھولا کر

محروش کو نڈر ہوئی روز کی ہی پیش

بھر کی صورت ملتی ہی ایل مین

کیون شاہان چانگین اسی کلین

سلسلہ ہی شک کل سوٹیکا مونی

بو تلی تھی دل کو عشق کی مین

دوستی کیونکر ہی ہا بیل وچا

فرق کجا ہی مرغ دل مین پر جبر

آبرو مرد خدا کی کیون ہو لیل

یسم زری صورت غریب ہی تزلزل

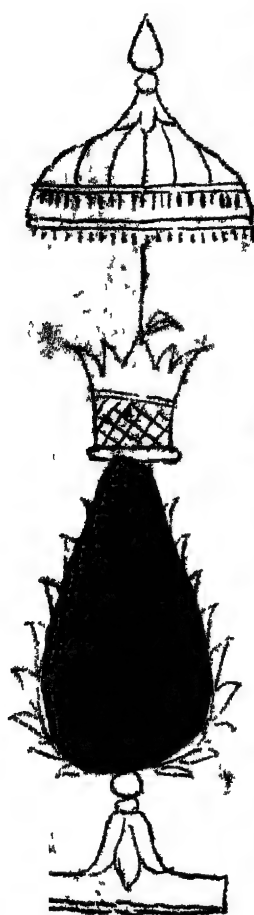
ایک مہی سی یاہ لطف ہی تبدیل

شمسہ چہ نہیں کج پیش کی تحویل

ای فرنگی زاد سری عشق کا مال  
تو دیکھہ کی انجیل میں

احسوس پات زہر کی غم میں کیا عجب

روشنی موتیری چربی کی فقط قندیل میں



کبر میری آئین لون کو پوچھیں شہر میں

ایک بار شکستہ دل ہی ہی اس شہر میں

زلزلہ آتا ہی ان کوٹ شہر میں

بحر کا کل بند ہی این شہر میں

کیونکہ پیا کرین لہو کی لہر میں

درہم داغ جنون بندہ ملو ہی اس شہر میں

غسل کرنا چاہتی دریای می کی لہر میں

اک کی صوٹ بنی آہ فغانی شہر میں

نرخ جنس جس کا ایسوں گان میں نکہ

عشق حق حقیقی کا ہوا اتنا اثر

تجکویں گل سی خطرہ میں نازک

میں دے یائی خلکی پہنک دے تیری

بہی بس وحشت لہن کی جہنگام

اگر جنب ہی جسم اہد ہی کیا پاک

زادہ ذکرِ مخفی مخفی ہی یہ افغاسی یا	ابد گمان میں نمازِ پھر پڑھ لی تھر
بھروسہ جس طرح ہو گیا دریا شکار	چاکل آلتا کرون میں آنسو کی ہر
قاضیو کیا کیا بنا نیکی ابھی دنیا	زندگانی باندہستی ہو بیوا کی تھر

کہا نس کاٹے مدون صحرائیں اسی خیر کر
اب تو گل پہولا کر گیا شع کا بہی شھر

دل پہ چلا ہی اپنا شکوئی پھر پڑھ	کشتی بھی ہی سکی سہ سکند پھر
جاری ہیں شکستہ تم تیغ و سحر	مجر کروں گا جھک کر بہت نہیں چر
سینی میں اسی تہو و معشوق پڑھ چلا	کعبہ ہی کہت کیا ہی دل کی بڑھ
چھکارتی ہی طوطی سیرچن میں اکثر	منقار ٹوٹی شاید عارض کی
جینا دی میلان میں مرغ ایسا نازک	شانو پنہ پر لگاؤں یو کنی بی پھر

چترستی بن کلمر شو ہر اک سحر کرا  
داغونکا مار کوند پو لوئی تو کر ی من

ہر شرعی بہا ہی کر وصف لعل  
موتی مگر لگی کب بجان ہری من

یاد و کمرسی تننا زک ہون توان  
مشکل ہی ل چھینا اس تنکی لاغون

اس حسن ہی غرہ کب کلام قابل  
متا ہی عشق موسی لاف پمیری من

کالو نہ طعن بینی تہی چشمہ دہن  
ایتنی کون لایا سہ سکندر تی من

یہ بخت ل ہی گل جی کھی کا باغنا  
اسکو چھپا کی لیل پو لوئی تو کر ی من

قابل ہی ماہ و کی گردش دیکھہ پائی

احقرین چاکے کبے و شترین

جس قدر لکھیا قیمت من کم ہوش  
شاہ کا نام و نشان ہی ویش

سانس مہینہ ہوتی خانہ یں تن ہی  
توسن سیران ہی پس ویش



دو رینی تری ہی انکے کو دیکھتی جوڑ

برہ گئی حسن سلیس عشق کی آخر

بوسہ تنک ہاں آج نہ پائینگی ز

دل پہلکا ہی بہت آج خدا خیر کر

شب لب و سکا طیں سنویتی

نوش تا ہوں زبیں وصلین میں خارق

جرم ہی یرو زبر کر کی کشائیکما

شکریو نہ کرنے سیر ہوا وقت

یالی ول ہوئی آخر کیا مجنون

سہ کا کام ہی سہ پہلین

اکہست گئی تہسی قیسیج تو ویش

کیا نکلان کا فرا ہوی جگریش

راہ پر لاؤں ایسا بیت کیش

نوش جو جائی رقبہ نکویہ دل نشین

رونگھا جائی رجن جلد یہ نشین

سخت تشدید سا ہوں اسلی میں

خوان غم ہی جو معین کمر ویش

اکی چھی کی جدائی سی پس ویش

کیا ہوا مانگی جو آخرنی خدا سی مضمون

کاسہ بھروای جو ساقی سی در ویش



عارضہ ہمارے کی ایسی کب نہیں

مطلوبہ عشق میں کب بے طلب نہیں

تین طبعیو دیکھو تو عاشق کی تبت نہیں

سایہ سی قصر یار کی کو حنین نہیں

افعی لف یار سائین بی ادب نہیں

سابق میں سم درازہ یاد تھی اب نہیں

بالا میں ست شوق سی پائی طلب نہیں

اسفل کو ہی جوع یہ عالی نسبت نہیں

وہ کون سی جی رنج و تعب نہیں

دس گز ہی قطع ہو چھی و جب نہیں

حیرانی داغ دل سی بہن بی نہیں

طالب کے تیری حسن پھر آہ بڑھ گئی

ہند ہی مجھ تو نسلی جگر برف ہو گیا

یا دگر قافی ہو خاک دل بڑی

کالو نکو بل نہ چاہتی گور نشی

بی راہ راہ عشق میں بخیر نوکر

جلتی ہیں ش پر قد و بالا کی یاد میں

اسی سر خوشخامی پر اپنی کہند

ای پامی شوق صبر ہی صبح تیرے ہاتھ

سیر جنسی یہ عریان دھپ سکے

رشتک سچ تنکٹا نی یہ عکس ہے  
اعجاز لب سی کو ہوا جان نہیں

اسی آسمان رو دلف برسی قافیہ بُرا

آختر کو اس میں مین کہنی کا دہشت

میری اس خوابِ نشانکی ہی تعبیر نہیں

رخ پر نور سی اس ماہ میں تنویر نہیں

برجِ خاکی میں آہا ہی یہ خورشیدِ فلک

شرح لکھتی ہیں تی مصحفِ خلی شاہ

سلسلہ ثوت گیا عشق کا اس نذا

یہی ہو گا ہی جو غنسی بڑی میں پڑ

مجھنی نسی بہلا سلسلہ لہفت کیا

زلف پہ سچ لکھا خطِ تقدیر نہیں

چشمِ وابر و نہیں بلکین نہیں بحر

گیلیمین سی مری یاد کی تصویر نہیں

کوئی سید پارہ نہیں کوئی تفسیر نہیں

اب سلسلِ مری اوں آنہ کی بحر نہیں

شاہد پاک کی دنیا میں جو تصویر نہیں

دشتِ منضرب نہیں ان کی گہر نہیں

مرثی لاکه کوئی او سپه پئی نچمی

و زمانه نهین الفت نهین تا پیر نهین

پونچمین جو سینا جهان الفت

ایسمی رت نهین قسمت نهین تقدیر نهین

وصل کسطح ہو لدری عشق کو نصیب

تن نهین جان نهین دل نهین تقدیر نهین

دل اختر کو کبھی حسن سی وحشت نہ ہو

یہ تو ہستاد نہین عشق تو کچھ پیر نہین

باغ جاغین مجسا کوئی بیخیر نہین

آئی فراں بہار گئی کچھ اثر نہین

ہندی لگا کی ایسمی ہینوش

چہلا او تارا دزد حنائی خبر نہین

دولتسی تیری حسن کی گلشن نہین

کس طفل غنچہ کی یہاں شہی نہین

ہماں جو جان من مثل چراغ شاہ

امید شام ہی تو امید سحر نہین

باریک بینو شاہ عراز کی خیال نہین

کس زمیری خلقی میں ذکر کر نہین



پہرین می بر دنیلی اوس انگہ کی

گشتی ہی م وصل تو ہستار و زجر

یہ نہ وصف مصحف خسار یا ہی

لا کہو کی دہیر کو نہیں دیکھی گاہی انگہ سی

اسکو سمجھ کی چو سی تو اسی شب فراق

مضمون تیرسی مری کیت گئی رقب

جسکو جمال یار کا مد نظر نہیں

ایسا طویل ہی کہی مختصر نہیں

نقطہ تو خال کا ہتی زیر و زبر نہیں

دلت حسن کی ہی پراسی ز نہیں

عاشق کی ہریان ہتی کچھ شکستہ نہیں

یتخ زبا نہیں سیفی سی کچھ کم نہیں

وہ بھی ماہ حسن تو میں ہی ستارہ ہوں

اتحرک اسکی پہلو میں اپنا گذر نہیں

مجھ کو میرا دل ہی سمجھاتا نہیں

جام می وہ دور میں لانا نہیں

صدہ فرقت سہا جاتا نہیں

پنجہ مہتاب میں ہی آفتاب



ساقیاست می افت هوا

کیا هوا منہ سی جو تو اولتی تھا

شام کیسو ہو چکے بھگو نصیب

خیرگی کرتی ہیں آنکھیں سنکر کی

مرکی ہتی ہڈیاں ہیں جال میں

خوانِ نعمت سی قلندر شیریں

زرد سی رُخ چشم ترا جگر

یہ بہا کیونکر نہ ہو جائی رشتیق

قوتِ دل پس گئی باوام

سالِ سال آپ میں آتا نہیں

چاند پر سی ابرہٹ جاتا نہیں

صبحِ عارض اب بھی کہلاتا نہیں

دُشمن میں مضمونِ رُخ آتا نہیں

مجھ سی یاد اب بھی بار آتا نہیں

میں قِافت بھی بھاتا نہیں

حالِ دل منہ سی کہا جاتا نہیں

پڑیو نگارِ داب جاتا نہیں

سہ قن بہا نہیں

پاؤن پر ختم کی گرا سی خانہ جنگ

باکین اتنا اوسے بھاتا نہیں

و غدت چو شکوایا دلبر سیاه کانی کهن

محبوب بل تنگ نکزنا وقت گلین بی چمن

میری نض طریب نه کیا کبھی سوسکی شفا

کبھی سوسکی نگینہ و صنم کبھی نیکی بچر پوئی

انگین وین اندیز سوسین لکلی کون کهن

طیش و غضب و تمکاری جفا میر گز

نه شنائت پی پی کرون شکر کی سجدت

سحر تو ہی ہو کامل بوسہ مانگتا ہی

مرغی او سکورت بھی عشق اوی

کھین مھر تار دین طالع نو و ضیا ہی

باللم صیا پہ ناول پھنسا ہی

کبھی روض صم می مرو کی و و اسی

ترسی پہ کی ہی چشم الم و مہا لگا ہی

بھی چین آرام ملا صا یہ بلا ہی

کھین غمره عشو کھیلان سونا و ادھی

جو و سو و نہ سمجھو اسی و

کھین ہوا ہی زلف حاصل اول تو پھنسا ہی

کھین مرتی دین نخل محبت پہر کھلا ہی

میر جان لوگ دین اہل و فاکہی نسو فابین کی خطا

نہ سمجھو کہ خیر زار تر اتر اہو کی فساد ہی اوپرین

ایسی سحری تم ہو اہو تی ہیں

ہم فقیرانہ غزل کہتی ہیں ہر جا

بہتری بہتری الفتن تری شہ

ماہتہ ملو اوینگی و ہفت عالم فس

بتری لفت غم نش ہی تری حسن کی

بحر عالم میں نہان ہیں نند جبا

کوسوں رجاتی ہیں مہتاب و شعلہ نور

ہم غریبوں کو نہ اس پیوی اوہوئی

دم جو گشتا ہی محبت میں خفا ہوتی ہیں

خیر مو خیر ہو مصروف جاہوتی ہیں

صاحب مال و زر و جاہ کداہوتی ہیں

عطر کی بو کی طرح تسی جدا ہوتی ہیں

روز بازار وین گشت نماہوتی ہیں

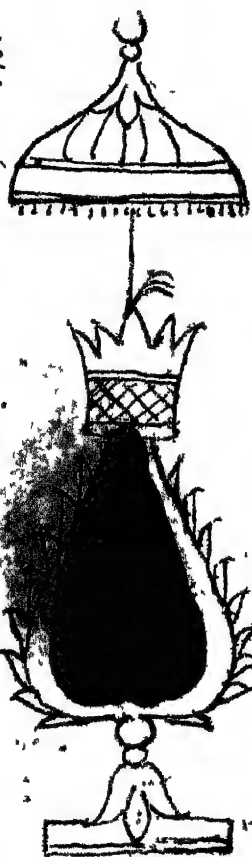
دم میں غمی ہیں یہ دم بھر میں فنا ہیں

بام دل پر جو کہی جلوہ نماہوتی ہیں

صحت عام میں خا صا خد اہوتی ہیں

ہم میں اور اوین بڑا را بطہ خیر اتنا





همیشه صدق من هم او نه فراموشی من

ملایم یک عاشق من یار کوهر از تو

اجی بس با تبه کوهر چو گل گشت

غلام حسن من چو چای من باز

عبث باغبان باغی لاله روئی

بهارانی چو کیسوی پرچم کی

غزلین شمع کا کیون پشته

صفیق من متقل من اینی بارک

هماز اچرخ جامه روی شو عشق جان

سجدهای سایه بی خدنگ از تو

ترپتی من شهید از اقبال من از تو

و یکم از میدان اشجاعت من از تو

خراکانام لیکه سیکستان من

سازنجیر کا ساغل جو منی ایشاو

عمر عیار من مشهور من بی اعدا

و قاتل کتب استیسی شهید منی قطار

تنگانگیا سورج مری لکی شاد

همیشه صدق من هم او نه فراموشی من

فلک میشته ہی غرت اختر ستار و نین

[Redacted text block]

اپنی صیاد کو گلزار میں لاتا ہوں

تجھی ی میل خوش لہجہ اور تانا ہوں

اج آئینہ مہتاب دکھاتا ہوں

خود تجھی حسن کی دیوانہ بناتا ہوں

لبان بخش کا ذرو نکو ملا ہوں

جان آتی ہی جواوس کی من جا ہوں

دید دل سی ٹی ابروی خمدار تک

صید کو آج چہرہ سی ہی لڑاتا ہوں

افیتن زیر زمین یاد کرو گاتری

آسمان ہجر کا پہرہ پڑو ہاتا ہوں

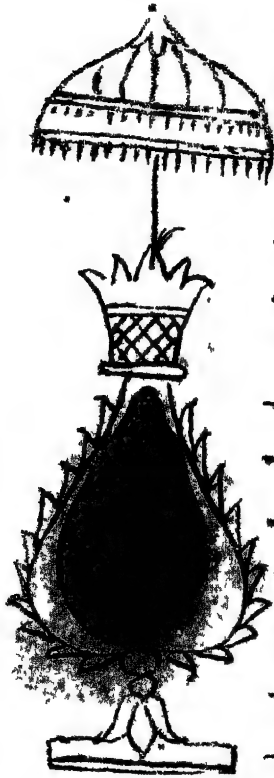
غم کہاں بحر میں تو ایدل مالان  
فراق

تجھی لی چلتا ہوں یار کو لاتا ہوں

عیش ملتا ہوں شاعر کو بحرِ عجم اختر

جو معیت ہی مری وسطی باتا ہوں من

[Redacted text block]



شہزادہ سائیں ہی گلستان لہشتی

محبت پیکر دایع حسنہ یاران لہشتی

ارنای دان ہی کنج لعلی شاہو خانہ

ہمارا مصرع تر ہد ہد وین پر لگانا

ہمیں کہہ دہنیں اجانہ جنگی مضامین

کلام شاعران سلف منسوخ کردا

محبت دین غ خوش الحان مول لہشتی

لٹایا کنج زر گنج ہشیدان مول لہشتی

عبث مغرور دنیا قصر ایوان مول لہشتی

ہر اک مضمون ہی ہم تخت سلیمان مول لہشتی

سربازار ہم شمشیر عریان مول لہشتی

جہین کہہ عقل ہی آتش کا یوان مول لہشتی

جو اینہیں ہو آخر سامنا دیو مضامین کا

لڑکپن میں ہی ہم مٹی کی پر یان مول لہشتی

مقتل میں شرم گئی جلا دہشتی

امد و غیر کی ہوئی بید و دوا دہشتی

کیا پہل ملا یہ خبر فولا دہشتی

حاصل ہوا نہ کہہ ہی ترخی با دہشتی

رضی نفس کی سیرِ گلستانِ کھانگی

موزِ خرامِ ہی یہ کہنگارِ تجکویا

ایدل نگر یہ کوہِ کنی دشتِ فکرِ من

باغِ جہانِ عاشرِ قدسِ بلند

رحمتِ سی رنجِ عشقِ سی غمِ حسنِ کلم

پہنچی ہی استانِ صبا و سی ہین

امیدِ عفو ہی تری امدادِ سی ہین

پتھرِ طین کی مروین فرما دسی ہین

سید ہی بن اتی بات یہ شمشادِ سی ہین

خبرِ درد کیا ملالِ ناشادِ سی ہین

احترامِ اپنی یار کی رُخ پر نشا ہین

مطلبِ نہیں ہی حشمتِ نزا دسی ہین

مرغِ دل بامِ معا پر اورا کرتی

دشمنوئی نہیں ملتی وہ برا کرتی

جیسی تم دور ہوئی کیا کہوں کیا علم

جو نہ کرنا تھا ہین فکرِ سا کرتی

ابھی سبک ہین اور خوفِ خدا کرتی

روتی ہین پشیمانی ہین م کو خاک کرتی



یاد آجانبی اوسنق کا جلوہ

دیکھ کر ابر جو طامنا کرتی ہیں

کو چہ یار میں باد نکر مشتبہا

نشین تجسی ہم ای باد صبا کرتی ہیں

کسئی لداوہ کو کیا قتل کرینگی ضا

اختر و گل کی سوا خار میں کانٹے سب میں

بوی گل سرگنی میں سے اکر تی ہیں

کہ تو تصویر ہی اب یاد کروں یا نہ کروں

کہ تو تصویر ہی اب یاد کروں یا نہ کروں

کہ تو تصویر ہی اب یاد کروں یا نہ کروں

کہ تو تصویر ہی اب یاد کروں یا نہ کروں

وہ قصن باغ میں ہیں یاد کروں یا نہ کروں

یاد میں خانہ صفا و کروں یا نہ کروں

نالہ و زاری و فریاد کروں یا نہ کروں

سہم شہر کی بنیاد کروں یا نہ کروں

دہن خم سی فریاد کروں یا نہ کروں

قاہل سہی کشا پر نہ ملی اپنی با



یار کتای کزین نظر دین

مچھی شیش ہی گلشن مین گرا سرون

ہمسی غیار ہی سرش موعی اللہ

آتش شک سی جل جل گئی تیز زبان

نو گرفتار قفس ن مچھی کڑی گاہ

چہرہ عشق پہ مین وکرون پانکرون

یہ غلام او سکا ہی زار وکرون پانکرون

تجسی شکوہ ستم ایجا وکرون پانکرون

شیخ صاحب اب استاد وکرون پانکرون

غلغلہ دم مین صیاد وکرون پانکرون

خدا کی مہربانی سے

مطلع مری عول کا ملا آفتاب

دیوانگی جو جلد بند ہی یقین ہوا

ہمسی اسحاظ وہ کہہ راکی اوہتہ

منقطع جو ہو مری علی ماہتاب

سیر عی وس فکر ہوئی انقباب

وہ اپنا کام کر گئی شرم حجاب



سینے پہ چایون فی یہ عالم کہا دیا

گمانِ مین مین ملی محکومِ غم نہیں

ہنس کہ کہا کہ شرم سہی ہ پانی پانی

ستخوارہ یوسف غیر و نکو تقسیم ہو گئے

ہمسی دیو شب سے کی بیدار نہیں

مضمون اسکی موسیٰ میاں کا اوچٹ گیا

ایٹھ بنکی رنلانہ مشرق سی آفتاب

لفوکی دہن مین ات کو غزلین کہا کیا

وہ میرزا منشی ہیں عجب کچھ نہیں

دنیا میں انتہانہ ملی وصف یار کے

شہسوار گویہ پہ باغ میں سوا

وہ پہول حبشی لی موشاخِ کلاب

بہو لونگا تہ ص فکر کو مین

دیکھا جواب حسن کا جب سنی آتے

کیا بڑہ گیا تہا نام ہمارا خراب

تم ڈر گئی جورات کو ہم آتی خوا

دیکھا نہ آنکھ سے نہ سنا ہم نے خوا

جب تک ہا کیا مرا خورشید خوا

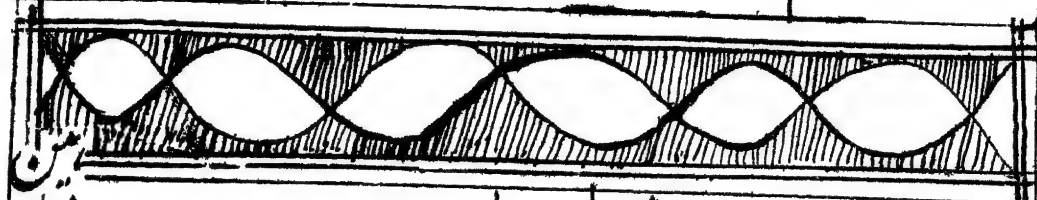
اب سلسلہ نہ ٹوٹی گا اس پہ

اونکا کتے چور ہو اسی شراب

مقطع ہمارے ل میں ہی مطلع تھا

اک پاسی دوری سے صنوبر کا

روشن بینی مہم جامہ صراحی ہی  
 اختر الہی و شمس ہستاب میں



ابتو مضمون سیاہ لہ ہی  
 اسی طیب جان نازک ابٹ سی انا  
 بخوبی آب و قیاب او ناچار  
 درج لب میں انت ہی مثل در شہوار  
 سینہ مای خستہ جان غیرت گزار  
 جنکو گل سمجھی تھی گلشن میں  
 جو ہر تالی جو ہر چا میں وہی سردار

ایسی بچیدہ صبا جانی سر تر  
 یار سب کیچ کیچ گئی بنضو غنیمت  
 فوج غمنی پیش دستی کی نشان عشق  
 اب انجور ہوئی خرابین کہی کہتا ہو  
 داغ دہی کی کیا سکونال لالہ  
 پہول کہلتی ہیں مگر بوی قادی  
 کات ہوئی تیغ میں ہر شئی حال

چشم فسون ساز کا دیوانہ اختر ہو گیا



اوسنے کیا قوت کی تھی طالبِ دین

کیا ہائی دانیانِ دہی ہم دیکھتی ہیں

خالِ خسار کی قرسی ہم دیکھتی ہیں

مہبت لئی اپنا پشیمانسی ہم دیکھتی ہیں

کفر کو دو مسلمانسی ہم دیکھتی ہیں

چشمِ بد دو راوسی شامسی ہم دیکھتی ہیں

دو ماتہ اپنی گریبانسی ہم دیکھتی ہیں

سُرقصانِ بدین گلستانسی ہم دیکھتی ہیں

کرمیانِ خیانت کسانسی ہم دیکھتی ہیں

دیکھیں وہ یار ہی اب تمسی ملی یا نہ

غیر سنی سہ فی او رحمن دشنام

فرق کرتا ہی بد نسی مرد دل نگی

پرچمِ حسن نشانِ عنترہ و بیباکی کا

فصلِ گل اکی خونِ خیر نہیں

آج کس شوخی گلشنینِ حبابندی

احقر زار ہی ہو مصحفِ رخ پر شیدا

۵۵۳۵  
فال بہ نیک ہی تہ ستر ہم دیکھتی ہوں

خدا کرے کہ ہماری ہر بات  
میں سے ہر بات میں نیک طینت ہوں

یہ انقلاب بھی کہلا دے ہم کو ای  
ہماری یار ہی دیوانہ محبت ہوں

بدی کی تاب نہیں جس کو پر معاصی ہوں  
الہی میری نگہیں نیک مو ہوں

ہماری چہرہ وحشت ہو گریباں  
رقیب آج گرفتار طوق لعنت ہوں

اوشین سی مجھ کو ہی امید دوسری  
خدا نچا ہی کہ وہ بر سرِ اوت ہوں

کہہ نہ فوج کی دہلاؤں انکی صوت  
تہا ری گال جو ای مہر مہر طلعت ہوں

بہ انقلاب مانہ ہی کیا عجب اسکا  
کہ ہم سی اولٹی صنم طالب محبت ہوں

پناہ کی گاہ افواج عاشقان کا ومان  
جو جمع شد کہہ و غور و غیب ہوں

کڑی عجب اونس کے ہی بہت مشہور  
ہمیں جہلا کی صنم صاحب کرا ہوں

همراه بچه فحی بین او نمی بدلی خوب

جو طفل هوین تو صبا حب و سیت

بین نصیب ہی عیش و خرمی نرا

جلین همیشه و چو کرامت

جو لکھی احسرا زک دماغ حال خون

یقین ہی که وه سب فقر شکایت

اوه بین کی بهت هم تبا هوتی

کالی جاتی بین جو خیر خواهی

دبی یو و نکو کے

ملاؤ تی

بین تو تاب نطلان کہاں

نقصین سب محروما هوتی

کبھی تو رنج کبھی شکوہ بیو خان

جو خوش ہی ہوتی بین گاہ گاہی

گذر گئی تری الفت میں سی

جہان میں ایسی ہی پیدا بنا ہوتی بین

بچاؤ و بر شش شیر حسن سی

اب نہ کی قبضہ میں ہم بی پناہ ہوتی

تمہاری غیر سہی اور بہاری اور

جو بوجہ اوٹھائی ہمت سنی دہو

پُرانی راہ دکھاؤ نہ سینہ پار نکو

جہانین ظلم کی کھنکھائی

وہ اسی وہم کی کھنکھائی

اب ایسا آخر کوئی نہ ملو

تم اپنی آہ پہ ہم اپنی راہ ہوتی ہیں

وزیر ہی تو ہے حُب جاہ ہوتی ہیں

نئی نئی وہ ابھی کج کلاہ ہوتی ہیں

جہانین ظلم کی کھنکھائی

وہ اسی وہم کی کھنکھائی

اب ایسا آخر کوئی نہ ملو

[Redacted]

[Redacted]

داعِ چھپک کی رخِ مدہ پناہی

داعِ روشنِ مرینی کی ہر اک تہا

رونگشی اوسِ بے صاف پہ سب

وہ تو خودِ شرِ مابہی سیاری

جاننا ہوں کسی بھیر کی رخساری

شرِ آہ سی دندانِ مری سب



او نگیان خط شاعی میں ہر مطرب

نظر محسوس چکائیں مری داغ

دشتِ وقت میں لائے ہی بہت نالہ گرم

کیونکہ پہلی ظلم کا نشان فکر کی وقت

بحرِ الفت میں چہی مادہ کیا اسی ملّاح

رہا دم بھر بھی نہ تبضی میں سہریشون

زلفِ رخ سی جو دور ہی ان بجا

بلبلوئی نہیں سیاہ کو پر خاش

باغبان بحثِ کمر حسنِ اکت میں

تشنہ جامِ او گلتی ہی اسی عیش

مو کر تی ہی جوانی مری لطف

ہاتھ میں تار ستار کی ہر اک تار

دستِ بخشنی مرہ ماہ کی سیار میں

دینِ غول ہیں انگین نہیں انکار میں

مطلعِ صاف میں بہر کی خسار میں

پلکینِ پنچوری ہیں انگین مری نواری میں

اہلی پاؤں کی کیا کوچ کی نقاری میں

جلوۂ مہر ہے اور ماہ کی خسار

وہی گلشتِ چمن ہی ہی نظاری میں

مار پھو لوں کی بہت باغِ عمن ہار

مرغِ آبی بیڑی نی جو بہت ہی

بہولی بہولی تری رخسار بہت

جان نام  
ظاہری

رُخسہ ہی خال ہاں اور یہاں داغ سیا

پنجہ مہر بنا زلفِ رسا کا شانہ

کیا زوالو کی ترقی دے کہانی ہی کمال

کو نسایسہ دن دم ہو کہ ہو وی ہوش

عرقِ ن لفت چاہِ دقنِ قاتلین

خطِ شوقیہ کی ہڈی اک میں اُٹھتی

انکبہ کہلاؤ نہ وصلت نہ پہنڈاؤ

چو گیا مصحفِ پیسے اب تل کھٹ

ذکرِ ارہ نکر و صوفیو حال آہی

واری سیفِ بانگی نو دمانِ خاص

اگر دس بخت بھی ہو مہِ خور کو نہ

بد صاف پہ ہر ایک یہ مہ پارہی

خال جو گیسو شبرنگ میں ہیں تارہی

نیم جان ممتو ہوئی عارضِ سارہی

جھوٹ سچ پشت پہ عیار کی پشتاری

رخم گہر جو لگی سینہ پر اندازہی

آج کل اپنی مصاحبہ یہ ہر گری

آہوئی شتِ غم ہجر تو چارہی

بوسہ خالِ نندان کی یہ کفارہی

یہ کشاکش مہی سی سانس کی باری

موتی بحرین کی جو تہ بہت ہاری

اسی فلکِ مصیبت کی یہ آوارہی

چو گزنی لکبی دشتِ بلا میں ہمتو

بہوڑ والا ہی صدمی دلِ عاشق کو

ابتِ نوبت ہی کہ شہنشاہی جان

سینہ کو بی کو یہاں ہمیں جو مہاں کیا

فتح کا کوس بجا تو کہ ہوئی ہمتو

بحرِ غم میں پیا تھا سون ہتا ہے

ابھوئی چشمِ شمع شیر کو لکھائی

تیری نکمہ میں نہیں جس کی نقاری

کہکشاں جو ہے اور چرخ کی نقاری

نیک ہی فالِ مانشا دیکھ کی نقاری

شمعِ توسن کی مری سینچی نقاری

ہر مومن سنی ثابت ہی کہ فواری

ناز کی ختم ہی مہ پارہ نہ ہڑا پہ یہ سب

مہِ اختر کی اوسے طفل کی کہواری

کس سی کہیں ہمارے لگی نہیں

ہنہ لکلی اپنا رہ گئی ہم چار غیر میں

وہ دن ہر دن دشتِ نہیں وہ جی نہیں

ماں کا جو ہمیں بوسہ تو بولی اجی نہیں

کیا منہ بہ منہ جو کری تیر منہ سچا جاندا +

یہ شمع حسن دل کو جلائی ہی کستہ +

دیو نفس کو رک لیا ہمنی قاف میں

کسکو بڑھایا گاتا دستہ جھنڈو +

پیریاں کی ساتھ ہوا دخت کا عقد

سید ہا چلا ہوں باغ میں قد کی یاد

بل اپنی کی ایتھالت جا یگا ختن

تشبیہ کو نس ہی میں چڑا ہوا شا عو

عقباتا ہی تو ملجاسی کچھ تیا

نہا رہی ہی بحر میں میری قسین

وہ ہوں نہیں نگہ نہیں ناز کی

خاموش کیوں ہوں کو مری لکھی کچھ نہیں

وگوشتی ہی ہی جو عسی کچھ نہیں

قد فقیر شاہو کی آگی گشتی نہیں

سندیل اب ہی قاضی نی سر پر کچھ نہیں

ابرو کی راہ میں تو ابھی تک کچھ نہیں

خدا رکا کلونین ابھی رستی نہیں

چشم سیر کی کچھ شری نہیں

محکومیاں کمر تیر ہی تک نہیں

اوبست ڈپھر کی ابھی تک نہیں



مسجد میں یونکو مری جمع کیوں کیا

حیران کیا مثال میں دن سہ سہ

یہ کیا زمین ہی میں اٹھا لو گھا

سرکاد ہوان چہ پنچ تو پاؤں کو اک

پہاؤں کی بات جو ہو قدر ان

اوپہ چانیسی قیبتی آج شاد

کیا قول آج ماری ہو گلزار میں

اک بوسہ پر ہر طرح چشم پوشی

زلفونکو آج دہوی سلجھا رہی

افزار عشق جو نگر ہی بخیر ہی

کیونکہ کہاؤں اپنی دل داند

ناقوش ہم نہیں کچھ بانسلی

کالونہ چارہ کی کھال ہتی

سیری کر چار کی پنچ لچ میں

مشعل بناؤ تو پی کی کچھ ملک

پہلا و گمانہ ہاتھونکو کچھ لچ

سمجھی تھی یار غار کہ یہ لغتی

چہلی کا تو نشان ہی سی چ

کنجوس ل ہی آک پر کر سخی

بالو میں گنگھی کھتی کچھ سر

نکر ہی جو امام کاؤ جنتی

وہ کوں ل جنتی جسمین اک پانی

تو ام چلی ہن عیش و الم ار فانی ہن

نرکس کی اک سیاہی سی تشبیہ

یہ نمک ن بھری قاتل حال

پر یونہی اوسکو دیتی ہن تشبیہ

دعوتی ابر کی اوسی کیا ہی و

بنجانی مین ہی کی ہی بہتیم

چکھیتی ایک اونگلی ہی ہجرت

چیرہ ہی انداز ہی بیفادہ

تو ہی و سی سی مانگ بلجائی

دینا مین ن کو شیا دی ہی جو سبھی ہن

میگون ہن شیلی ہن شہرتی

لاہی ہن امو ہن کشتی ہن

مٹی کی مٹی دیکھی ہی رت ہی

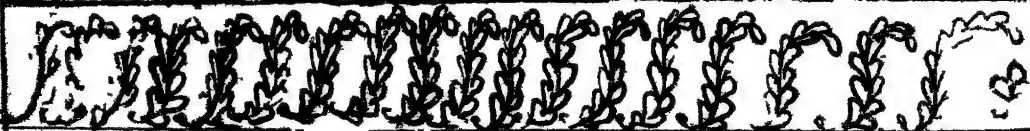
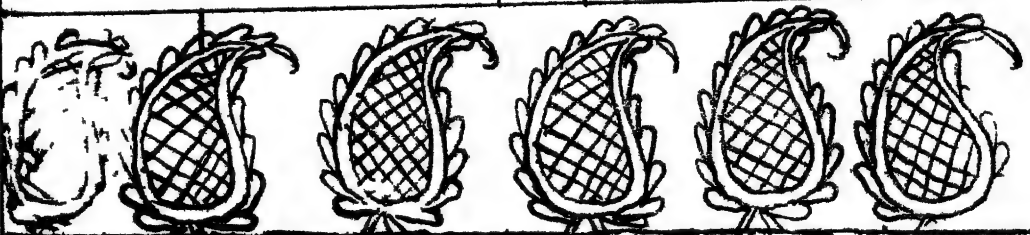
دیکھو حسین ہ پر اک خال ہی

کچھ لاؤ بالی عمر جاری کٹی ہن

رات ہی ش کیجی کچھ باگلی ہن

دستار لٹو دار ہی کچھ لٹتی ہن

احتر علی سی کون ہی جوتی ہن



ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ہاں ہر انسان کو

جسٹس سب سے پہلے دیا جائے

جاننا کہ ہم کون سا ملک ہیں

اب پر ابھی اس وقت کا ہے

پہلے اس کو جاننا ہے کہ اس

فی سوری نہ ہی حال سمجھ کر

ہوئے چوتھے ہی شیریں دہلی

ایک بار گردن غبار میں ہاتھ

دار لکھو گانہ اوٹھی کا کہی

اسی مسیحا خدا داد چمن ہی تیرا

اسکی حرمت میں شوخا پروں جا

قاف تہہ لہ اما ہی پرستان

تہلکہ پر کیا زبا کی ایسا نو

جانشی آتی ہی ایسا جان نو

آج کل جہش ہی تو وہوم ہی

واہ کیا تیری ہی کیا بھلیاں

آپ گنوا تی ہیں کیوں ایلکوا

نور لب نی لکی مجھ کو گہا نو

ریشمی وار نہ دیکھا تھا کہی

جان بچی نہیں دیکھی کہی

کیا عجب طوطی چکھی لکی

شیشی کوٹ کی بھر بھری

یہی نظری بنائی ہیں گلہری ہو  
چوٹی کا چونا کا دسی ہیں پانویں

بجسی بہر نہیں غمزن کہلاؤ نہ بار  
خفتی دانہ ہی ایک ہی دانہ

جسکے غمزن یار کا کہہ لطف نہیں  
ابر و مرد کی رہ جاتی ہی انویں

اک رخ چاہتی آخراگر ان ہو کوئی

چوٹی مسجد تو بہر کبھی نہ انویں

کر میان آتی ہیں کہتی تو یہ مان  
اب ننگی ہوں ادھر مجھ کو ہی عریان

روکتی ہیں نہیں محفل میں تھارے  
کوئی تمغہ ہی لگا دین ہی پہچان

اسی فلک گھری ہم کو شہادی  
ملکی میٹھیں تو مزاعشق کا ایجان

بخیار و نسی مل کی بہت ہے  
کہیں ہنسوں سکون سی وہ طوفان

مشق نیرہ نہیں ہو جان نہیں  
کہیں چڑھی ہی دامن نہیں گان



تو کربات کیا کرتی ہیں سو ہو گئی	کام چوکرا ہو دنیا میں اجماع کریں
آشیانہ ہو ہمارا جوڑاں جابی	خانہ غم کو مری آج پرستان کریں
روکنا پنچہ شانہ سی نہ بہرین مہنتہ	کہیں ایسا ہنوز لقون کو پریشان کریں
طعن شمع کی بانیں سہی جانی ہیں	پہلی دنیا میں اپنی کو تو انسان کریں
بی ادب گئی کچھ دل لگی اب او کو	پڑھ چکی پڑھ چکی اب ختم قرآن کریں
جھٹکی زنجیر کی ہوں اور قبا پر بھی	فصل گل آتی ہی پہر چاک گریبا کریں
جانی دین تیرا غصہ نکریں کہو	ایتنے بچائیں وہ اب دیکھیں دہیا کریں

نہ چہ پائیں کہیں اختر سی کہلی کامون کو

ہمیں منظور ہی وہ نون کا اعلان کریں

حسرت مل دشمن جنون مقطوع مسع

حسرت دین ہر حلقہ درستی

جہہ سادہ پہ تری شمس درستی



انگہ لرنی کو لری دل کا ہیکل

ایصنم تر نویسی ہکو تو کچہ کام ہین

کلیان ہر چٹکی ہین صیاد خدا فط

انکار ہنہا ہی جلا نیسی سوجانی

لہو نہ دن دیکھا می ہین ای مانا

گو بچین ای لہو نی کنجا جگر چید

کشت بید ہری ہتی ہین سن ای گل

غم تلک انگہ مین باقی ہین اندیر

اک گھر بھر تو دکھا دین مجھی اندر

حکم نظر تو دی او کو مسیحا زبا

روح ہین جان ہین لب ہین او

لاکھوں سوس ہین راکھوں ہین

کیسی سیمین ملی سنگ شہر ہین

دیکھ ہی فعل بہا یعتن پر رہتی ہین

دھچکی دیتی ہین پریرا اگر ہتی ہین

منظر موٹھون کی سورج گھر ہتی ہین

بیشتر کانو مین اب او نی گھر ہتی ہین

قدیر نور کی سانی ہین شجر ہتی ہین

نام کو خلقی مین یہ دیدہ تر رہتی ہین

برسون کم رہتی ہین او نی گھر ہتی ہین

دیکھ تو کتنی تر کھی جی مین رہتی ہین

ایتو اخبار سی ہم شیر و شکر ہتی ہین

رفت رخ کا بسج اسی گلستان میں

ایسی ہم کہیں کہ مضمون میں ہمیشہ

سیری آنسو نہ نکلاؤ کہ دم کہتا ہی

پر لگا کر اہی پہونچو نکا خط کسی کا

مری مضمون کی سینی میں نہیں ہستی

ماہی حسن مری حال میں پس جا

سیر گزار میں انبار ہوا سون کا

دہیان میں سیر ہا اس <sup>خیال</sup> سیر کا

بازی عشق کہلا کرتی ہی زارت <sup>ن</sup> سیا

مسطر وید کی ہم شام و سحر رہتی ہیں

پیش پا رہتی ہیں پریش نظر نہیں

مری انجمن میں ی بخت جگر رہتی ہیں

قاصد آنا تبادلی ہ کہ ہر ہستی

شجرہ میں سن و زمر رہتی ہیں

گومتی میں یہ پریراد مگر رہتی ہیں

کف گل میں یہاں کیسہ رہتی ہیں

اسی بیاں تری موتی کر رہتی ہیں

جیاد کرتی ہیں ہم تو ہر ہستی <sup>اوسے</sup> ہیں

پیش طیش لٹ غم بڑہا ہی

اختر زار پریراد و ن میں گر رہتی ہیں

آتش و زنی نکر سینه بی کینه

نه صبا نه لطافت نه زلفت نه حاک

کون مضمون کمر لکھی رہی فکر میں

میں گلستا کا سبق بلبلوں کو دی

دارِ لفت کو لگا دیو لگا تو پیو

ہو رہی سکا پس میں میری سا

خط نکل آیا تری چھیر پر فوس

دیکھتا ہوں تجھی ہر سچ و سچ

سُزِ محریسی تری بر فسی مانوس

لطف ملتا نہیں کچھ قصہ پائین

یہ ملاحظت ملی گی رنجِ آئینہ میں

تاتِ طاقِ نہانی ہنسی آتی

چٹیاں لڑکوں کو دیتا نہیں آدین

مری ملاک ٹھہری تری تحمید میں

کسی حد تک تو پہچانتی دیرینہ

کیا لگتی لگا اید و ستو شمیم میں

میں کہتا ہوں اکثر اکتی

واغ شالی بھی مٹی لگی سالینہ میں



نجل بند چمن مانی و بھسار دھو

آپکے ہی ہو محبت تو سونے میں

ایک سی یک ہی ہو دریا میں

لب لب غیری مجھ کو زمین تک

مجھ سے خلوتی نہیں کرتی ہو کیا ڈکا

اس لہی ڈرتی ہیں نازک بدن و بلبل

خلوت تو غنچ میں ہی کام کیا کرتا تھا

آپ لیلی ہیں اگر مجھ کو بنا میں مجھ کو

ڈال کہتا نہیں تلوار نہیں شان

سرکش مجھ سے نہ کہنا کہرا ہوں گا

روشنی و ہنسنا کہرا ہوں گا

کو دک و پیر جوان کہتی ہیں اُستاد نہیں

نہ نہو گا کہ بھلائی کہتا نہیں

پہلو میں نہ ہو گا کہ بھلائی نہیں

واہ تحسین فلک بس پی بیدار ہو

ہوش میں آؤ تو تم کیا کوئی جلا دھو

شاعر و مرغ معانی کا جو صیاد ہو

کہیں اسوقت بھرتی مہم میں ہی

بیشہ ہی قلم عشق میں فرما دھو

چال ہی میری فقیرانہ ہی دھو

سند کی باغ میں ہی باغ و شمشاد

مہم میں کہیں کٹا نہیں

نظر مهر کرد خست خوش لجه پر

یا علی ایسی اب طالب امداد یونین

[Redacted text block]

دل لگی کرتی پہن تھی سی سی کہلتی

غیر کئی عشق کا لکنا نہیں کہتے ہیں

ہوٹھوں پر نام تراہوتا ہی جب آتا

بچو نکو منہ نہ لگا تین کہ بھرم جاتا

یاد آتا ہی مرا نیشکر شیرین کا

دند کرتی پہن دنیا میں ہمیں پہلتی

وہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم جہنم پہلتی ہیں

یا علی کہتے ہیں دروازے کو جب ہلتی

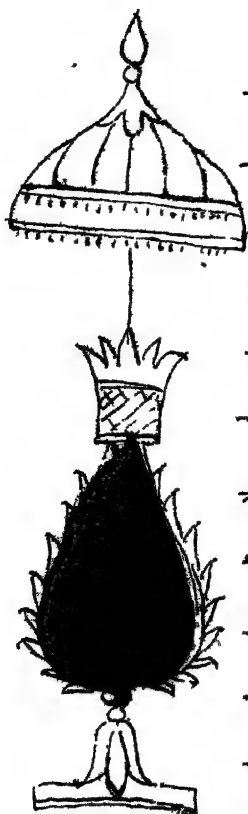
لڑکوں کی طرح بھری محفلوں میں کہلتی

وہ زبان اپنی مری اتنی نہیں کہتے ہیں

جسکا جی چاہی نہیں شروع نہیں ہونڈی اونکو

اختر زار ابھی قاسم یونسی کہلتی ہیں

[Redacted text block]



جیل کرتی ہن گنہگار وہ کہ کرتی ہن

بی نشان کو نشان عشق کا بتلاتی ہن

کیا بتائیں کہ شب بھر میں کیا جان ہوا

برسا کرتی ہن ی دید ہر اٹھ ہر

تب بھر انکی دوا اپنی سیکھ ہی نئی

روز و صلت کفری اہ سیہ کرتی ہی

کیا نئی بسے کیا عشق پناہ نہی کیا

ایسی سوائیاں بازار وین کبتا حب

عشق کی ہو کہیں کہ جاتے ہی ہر شام

ہو ٹہرہ سلوانی و مساز و کی پیغامی

ای بتوں ہی قیامت کا ذرا یاد

نام غیر و نام ہی اور ہے ہر کرتی ہن

بی سبب آن و محفل این و بکرتی ہن

درد و غم ہم الم رنج و تعب کرتی ہن

مستعد صبح سی موتی میں تو شب کرتی ہن

روز بازار وین چھپکی طلب کرتی ہن

رخ انور سی دورا تو تکو حلب کرتی ہن

ہم ہی وہ کرتی ہن دنیا میں جگہ کرتی ہن

تو کہتی ہن بہری مخلصین غضب کرتی ہن

کہ وہ اپنی ہن کہتے ہیں کرتی ہن

غیتین یار و کی اپ کی لب کرتی ہن

جانی اب کاسر احصا طلب کرتی ہن

چہرہ ایسی شہسوی گالیان وہ دین

ہمین اغیار کی تہو نسی طلب کرتی ہن

انے پائیکلی کہی بہ لب تلخ مزاج

منسلوی کو عبت شایسی طلب کرتی ہن

تیغ سی فکلی عجب کچھ ہن ہن ہن

اما کر تلو وہ ہوت عجب کرتی ہن

آسمانی اور آئی گامہ کو

کہی اختر کہ کسی آب طلب کرتے ہن

بزی سار کردون دھنقات شاہون

مین سجا خا کیا ہون صابوٹی کاتلا ہون

قدم کی چچی وندی خاک کی وہ خاک اپنی

عبت اعلا ہون مین بڑن سبسی ونا ہون

مری تہو نسی ہی اکجام می دشمن یلیج

وہ رند صامیخانی مین مین مین ہون

اقیرانہ بسر کرتا ہون تختہ فخر صبا

جول اولاد کاوی باغ عالم مین سو ہون

نخل کی نام سی نفرت سے اختر و دسی رخت



خبر اتنی بہنیں مجھ کو کہ صاحب کیا کہتا ہوں

نووہ باتوں باتوں تو نین کہو چہ تہی	عراج مبارک اگر پوچھتہ ہیں
وہ میں کون جو بد کہو چہ تہی	یہ بندی تو شمس و مریو چہ تہی
میان ہم تہاری مکر پوچھتہ ہیں	میان سی عجب تیغ لیتی ہوصا
کہیں دور کی ہم خبر پوچھتہ ہیں	ہتھوپاس سی میری قاصد کی غیر
ارسی بخبر ہم خبر پوچھتہ ہیں	یہ کیا سچو اسی ہی کہہ رہے ہوں
کہانی تری رات بہ پوچھتہ ہیں	فسانی سی غبر و نکی نفرت ہی ہو
محبت کو اونکی اگر پوچھتہ ہیں	اگر کی طرح دل سی اوٹھتی ہیں
سمندر میں تجھ کو مکر پوچھتہ ہیں	یہ دریا ولی ہی کہ خشکے میں بہو
اکہ سونی کو اسی سمندر پوچھتہ ہیں	اسی آب کی ہکو تعبیر دینا



تَغْشَى فِرْعَوْنَ نَهْنِمْ سَكُو اَكْدَم

طبعی و شعی اپنا جگر پوچھیں

کوئی جا کی کہد کہ حاضری

برمنی رسی او کا کھر پو چہ

کوئی بات قاصد سی کرئی نہیں

نہانی کی پہلی کمر پوچھتے ہیں

پسین فاقین ہوگا بہت لاف و صا

محبت کا شے ضرور چھپی ہیں

عجب بات چور دہائی میں صد

سید کو عمر برسر پوچھتے ہیں

کبھی عید میں بھی گلی مل سکتی

محرم میں خالی صفر ہو چکے ہیں

ہی کہتی ہیں تمہیں کس قدر

عجب چو سی ہین کہ زربو چاہن

گدہ سرچھر چھرا یا گدہ سرگر کہی

غضب ہے کہ صیسا دپر پوہتی

خدا یا بنا، سی صفا ہی ل کی

غبارِ کاسِ شیشه کریمتی  
ایمن

ملین کی خیر سی جا کر یہ کہد

وہ بحرِ قارِب اگر پوچھتی ہیں

وہ دستِ خوشن لگا دینی کہی گریباہِ نمن  
قدم کی پیر لگاتا ہی کوئی ستِ فیر

ارشی و حشتِ دل کام آتگی کسین

ازستہ می رین سخیان ہین لکھین

وہ زیرِ اغشی گریا سرب کی ستاہ

کسی نی یار و نکو اغیار ہی بنایا

جب ایچی نیکا دنا ہولا کہہ کھرین

ہزار سال حکومت اگر ہی تو کیا

بھی بہ تنک نکرا شی خجستہ صفا

خوشکی ماری و نین میں دل جان میں  
مین انکھین نہ بچاوتن سی گلستا

ازرا کی ہر سچ کبوتر کوئی پرستای

بھرون بھول رہا میں ولما

ملا گیا نکا پنا کباب بریای

یہ رفر صاف ہی یوانو کسکی دوا

لگا ہی تیکا چونتا ہاری ایون

یہ بات لکھی دارا وجم کی ایوا

بہت ہی قفقیر و شہ کی ستاہ

وہ ناتوان ہوں کہ سنبھال سکوں

بہین ہی طاقت نہ ہے جان لان میں

نہیں گئی ہی ایسی کہل کی مانع ہو

پڑا یا کرتا ہوں لڑکی ابھی بستان میں

وہ واکر ہی میں چلیاں کہلا یا ہو

یہی فرق ہی عقل میں اور نادان میں

ہزار دہونڈ ہو گی لیکر چراغ مصیبت

مزانہ باغ کی خست کسی سخندان میں

دستار و قبائو پی اسیاں کسی کہتی ہیں

اگر دُن ہی کی لالی دُمان کسی کہتی ہیں

اس شہ کی کل کو دیکھا نہیں کلشن میں

ایں صحیفہ ختبلا قرآن کسی کہتی ہیں

سخن خانہ عالم میں سودا ہی قرض کب سے

مجلس کسی کہتی ہیں سیاں کسی کہتی ہیں

نزار محبت سے گردن میں مری ڈالا

بہکا یا رہ دین کو شیطان کسی کہتی ہیں

موجود بھتی ہیں دنیا میں سپاس کو

دروازہ سی پھو تو دُمان کسی کہتی ہیں





کیا کام قتل سی نختانه دوران

اطحال جهان زسی کرتی مین دستا

القت نکر و دیکه دنیا مین پناؤ کی

علیم مانا ای برقی سی

جُبِ مِکهارتری حکوم محو ہوئی بالکل

یہ مکر نہیں ہرگز ہم عاشق صادق ہیں

جب مہتابا ہوں صاحب تم ہاگتی ہو

بہات صدیر پہنچی نہ جرس تک

شبنم کطرح ہم ہی بیہوش ہیں عالم

عاشق جو ہوا پسر کیا ہوش میں آیا

کسکی لئی گلچین ہیں کسکی لئی شبنم

مجنونسی ذرا پوچھو فسان کسی کہتی ہیں

ہم آپ کہلو ناپین پان کسی کہتی ہیں

بس عشق کا قصہ ہی پامان کسی کہتی ہیں

رغبت کسی کہتی ہیں پان کسی کہتی ہیں

دست عشق ہی بجان کسی کہتی ہیں

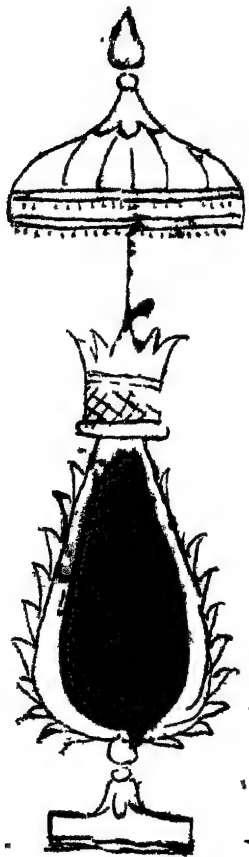
بتلاؤ تو دنیا مین حیوان کسی کہتی ہیں

افسوس ل نالان پان کسی کہتی ہیں

گل شک و دیکھی خدان کسی کہتی ہیں

بتلاؤ پریرد و فسان کسی کہتی ہیں

ہم المون بھی ش ہیں کسکی کہتی ہیں



تو عقل سی خالی ہی گر طینت عالی  
بیہودہ نہ بک ناصح نادان کسی کہین

اختری لفت میں پادشہی نفرت ہی  
در ویشی رغبت ہی سلطان کسی کہین

اتنی غمزی نکر ~~سفا~~ جا میں  
چاہتی رسم محبت کی ادا ہو جائی

دکھ نہ جو کسی آدمی کا چل جائے  
بھر تو یہ کیسوی شب تاب ہو جائی

ماہتہ ملوانی ہن مہند جو لگاتی ہیں  
ہمتوالہ کہیں رنگِ خا ہو جائی

کیا پہنسا بنگلی بھی میں تو ہوں ~~خدا~~  
اکی صیاد یہاں دم ہوا ہو جائی

پہول لگا رہی ہوئی باغ ہی آشنائے  
کیا تعجب ہی گل داغ تو ہو جائی

شکوہِ غیر نہ لاؤ گار زبان پر ہرگز  
کہیں ایسا نہ ہو وہ محسی خا ہو جائی

چہا تو نکا خیا و بہار اونکو دکھا دے  
دینِ انجمِ خلاک گریا ہو جائی

ایک دم کہہ چن سجاوہ کہی انگین

مختلن عشق و محبت کی بجا ہو جا

سال بھر بعدین آیا ہی قاصد

ایک دم بھر کی لتی بھر خد ہو جا

ڈیسی ڈیسی مری مضمون دی

کہیں ایسا ہنودہ تنگ قبا ہو جا

اندہی آتی ہی محبت کے اندیر

مشتعل سینی میں مصباح فا ہو جا

منہ لگاؤ جو تم اسی ماہ شب چرازین

آتش زار ہی رہی ہین سوا ہو جا

جو ہم نقش و دان کہنچہ ہین

رو لطف چمن باغبان کہنچہ ہین

جو وہ ہاتھ ملتی ہین ہند ہی

تو ہم عطر جانِ جہان کہنچہ ہین

کشید رہا کرتی ہین رخشن ہین

لگاوت کا ڈورا جہان کہنچہ ہین

قلم کاٹ کر تا ہی کاغذ ہی سا

یہ تلوار ہم بی میان کہنچہ ہین

بلا دیتی ہیں شیر قایلین کو کیا

نہ ساری محبت سمائی نظر

تہہ شوگر کا اس ضعیفی میں ہلکو

یہ ہی سیرال ایسی نیافانی

بھری محفلوں میں کرتی ہیں پردہ

یقیناً جلو نمک ساری سی آنکھ

ہزاروں مصوہ میں لیکن ل کی

ارحی و منہ پناہوا و بک کر

پہل جاتی ہیں سفین پر یہ نظریں

کند ہاوت ہی لو کی کنج لڈ

ضمیمہ تو تصویر جان کھینچتی ہیں

شبائے ہی ہم نیم جان کھینچتی ہیں

بغل میں بھی انی ان کھینچتی ہیں

اسی انی جانب جوان کھینچتی ہیں

یہ در پردہ پردہ عیان کھینچتی ہیں

بغل میں ہمیں نہان کھینچتی ہیں

بہلا دیں کہیں کیونکر زبان کھینچتی ہیں

ہمیں بلبلو ہم زبان کھینچتی ہیں

کہ او پر سی وہ زبان کھینچتی ہیں

یہ چادر تھی با عیان کھینچتی ہیں



وہ تو پر ہی بن شیدہ بنی

وہ تیرو کی اوپر کمان کھینچتی

بہ قلابی آسان بن ہمو ختم  
کہ ہم شاعر کی کمان کھینچتے

مصر کی بازار پر کیا عاشقوں کی مدد نہ کی کہ کوئی کوئی میں بی آرم خوگر کی ہی یہ کہا عاصم مصر میں بھی ہو جسکو مسکد کی جام کوٹھری میں آپ چلتی ہمو اک دم تہو کو سنس جان بگی و خوشکام سن ہی میں ہم چہ چہ ریشی پیغام	امی ٹی سنتی شب بیدار کیا لوگوں کو خاک چھوڑتی ہو تم پہلوں کا دھونڈو نقشہ بنا آسان حسن ہی سانی آتش مزاج ایک بوسہ کی لینا دی لطف ناچنی دوج مرغ پر نہ رو کو عیب پوشی کی ہی دت ہو گئی بار
---	--

بِسْمِ اللّٰهِ ہر ابرو و دنا

کیا فرہی دوشی یوں چہ او

منظر جالین لفظی او کی سانی

جام دی پریشان استیہ ملک

گیسو شگون نہیں لیل کی دلام

کیون چنانخی بہر ہی یوں عجب شکام

روز ہجرت گہٹ گیا ہر آج لطف

عاشق مخمور و یہودہ یا ونکی نام

بستہ لب سی مری دل کو بہت تہو

دونوں انگبین اکی اختر ہیں بابا دام

امیہ و کیونکر کچی تصویر ہی راہ

چہتا ہی انکہ یہ نگو نہ خمی کر

عشوہ غضبہ غضبہ غضبہ غضب

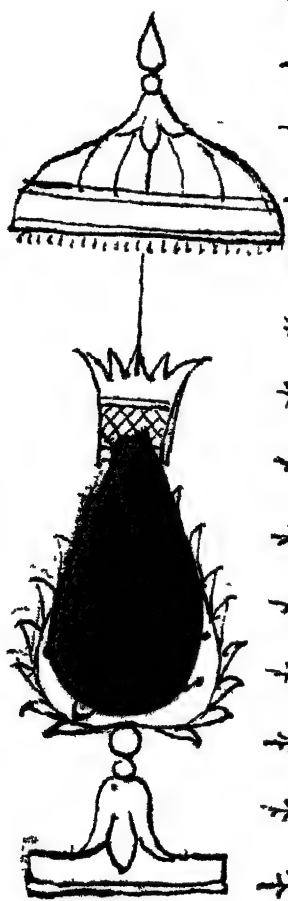
بار مجھ سے ترسی او ہتا نہیں راہ

کریان ہیں سی آہ کی بخیر ہی راہ

پلکین لب معشوق ہیں تیر ہی راہ

پھر نی غضب کے پھیلتی ہی تیر ہی راہ

دام تہ محبوب میں خجیر ہی راہ



تخلص و عادی کس طرح اسی عالی مقام  
 دیکھو ہماری لاغری مضمون کہلا ہی  
 چھرا و کہاؤ صبح ہو یا ماہ طلعت کو  
 چہونی سی ماہ تہہ ایٹکا کیا یہ سب  
 محفل میں اگر ٹہنسی غرت و بالا  
 مھر و نوین ہوں ہو گا ہی ہو گا  
 الفت میں سیر بانجاں کسکو نکالے  
 کہتی جو کہیں تو نہیں اینی ناز میں  
 اب مھر چاہتی چہیٹنا ہو بھلا  
 اسی کہیں اگر آوا پار کی صورت دل بہا  
 چھری بجالی دو رہو نہوں دل شہو

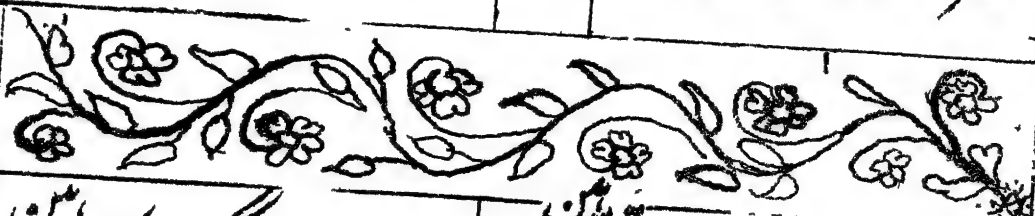
ہر سر بن مو شکر ہی تقریر ہی سارا  
 خط کی نہیں حاجت ذرا تحریر ہی سارا  
 اوٹھیں نہیں لفتن ہی شکیر ہی سارا  
 دھوکا لکھاؤں گا کہی ہی سارا  
 آداب ہمسی کہتی تقریر ہی سارا  
 کہتی شعاع رخ کسی ہی سارا  
 بیدست ہا ہم ہو گئی ہی سارا  
 ہکاٹ الفت کا غضب شمشیر ہی سارا  
 اوٹھتی ہیں لو کی اک کی بخیر ہی سارا  
 بوٹی ہو چین سنکلی کسیر ہی سارا  
 اب انکھ ڈھپ کر دیکھتی بغیر ہی سارا

تاجِ غلامانِ شمشیرِ موعود

بازی کہاؤں گا کہی بی میری باران

اتحرکی اگر یا علی شکل کشائی

اب تکیری کھیتی بی میری رابد



سیرِ اود کی چب تختی پیم فریاد کرتی

حامل کی لسی قرآن پاؤں د کرتی

آٹھنی لالو کی ہنی ہتھی پر پڑتی

ہزاروں کھر جلا کر اک تفسن آبا کرتی

عجب کی درگاہ ہی سبائی

پہنختی ہین بہت مانڈن د کرتی

کیسکی مورہین باؤ کیلونا کر کرتی

حسیناں چھا کیوں حسن کو برباد کرتی

ہم خستہ اور عالم میں ہین و جان اور سامان

وہ بکوبہول جاتی ہین ہم اونکو برباد کرتی



ردیف واو



بلبلو باغین لوکا اثر ہو کہ ہو

ایسی نالی میں حسد جانی اثر ہو کہ ہو

اسی طیبو مرض عشق کی کرنی ہو

تیری شہر کی کترسی ملین کی پریا

نشہ رہتا ہی رنج میں ہی انگہو نکا

بی پری لی لوگتی ہی تھی اوپر یون تک

اشی حسن شان ن بہت لفو

خوان نیامیں ہی کا بانی ہی مرا

شاعر و نشتی کہی وصف ہو کا ہر

منہ کھلا کہتی ہیں باد و زہن

بند گیا ہی فی مضمون نازک کا

اتش گلشی فروں جگر ہو کہ ہو

رف شکو غنیم ہم بو پھی ہیں ہو کہ ہو

خون سنی میں مریم سی حکمت ہو

بی پری محکواؤانی کی یہ پر ہو کہ ہو

مار کیسو مری تن پر اثر ہو کہ نہ

اکبوتر مری نامی کی خبر ہو کہ نہ

و یکہسی شام غریبان میں ہو کہ نہ

دار فانی میں اوقات بسر ہو کہ نہ

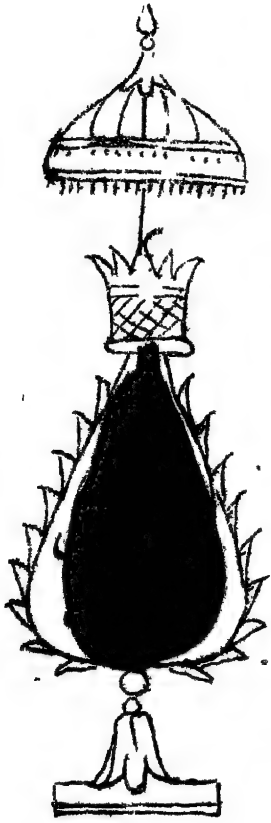
باندہ تہی ہیں تصویر میں ہو کہ نہ

صدف جسم میں ہر شک ہو کہ نہ

اسی طیبو مری سنی میں جگر ہو کہ نہ

سرد مہری پہ یہ اختر بھی ہو ای شیدا

یہ تو سرگرم محبت ہے ہنر ہو کہ نہ ہو



نالونسی آبِ سرو بھی ماریم

موسیٰ بھی جسی طور پہ جا کر کلیم

انگلی سی جسکی چاند فلکِ دہم ہو

کیونکر نہ دوشِ صبح پہ بگیں

دیکھی نہ شک آنکھ سی موجِ نسیم

بسمل کی طرح کیون مرادِ دہم ہو

خامہ سہارا کیون عصائی کا ہو

اس سنکی جو عشق میں حالتِ سقیم

گلشنِ اقبال میں جو مجنوںِ مجیم

دارِ قناین کیون ہمیشہ قدیم

اکسیر کو وہ خاکِ سمجھتا ہی سیم

دنیا سفرِ جہتی ہیں خامہ بدست

گریہ کری جو یا دکر سی یہ ناتواں

ابر و کا سارا وار جوائی کی ترانہ

مضمونِ رزف کی چن چنکی لکھ

عجاب لبِ صنم کا کری نونکا

ما قوس کی صدی غم میں مستم ہو

وقتِ اُذُن ہی تیا ہی نوینِ بکلیان

شانہ ہی دل شکستہ ہی کیا۔ مستم ہو

وہ ناتوان ہوا ہونِ نزاکت کی یاد میں

آہِ زبانِ قہاری بہت سخت ہو گئے

پتہ سمجھی ہی غنڈل جو ذرا ہی فہیم ہو

پھر گل سی وصال ہی ساجے ہو

بیل کی جو جی بن میرا ساجے ہو

وروی کہینِ شام کی سبجے ہو

اُتر سی نہیں یار کی سلامی

کس طرح وہ تجھے تلجے ہو

سائل جو خد سی عشق مانگے

مجموعہ جو یار کا ساجے ہو

صاف ہی کرتی مین پریشان

کہتی ہو کہ مجھے تلجے ہو

اولٹی ہی یہ التجا تمہاری

نوبت شب کی اگر سبجے ہو

کیونِ وزیرِ سراق سینہ کوٹی

سید ہا کیا سو کو پستین

کیونکر تیری پھر بکے ہو

کوچی مین غزل کی پھر کتے

سید ہی راہو مین کیا بکے ہو

غنجو نسی نہ بجھلاہ نہیں

نن پر جو قبای گل سجے ہو

قاضی سی ہی دخت زر کا ہنگام

سر پر دستار ہی سجے ہو

میرا جو کلام خاک پاس ہے

دیو کی اوکے اک سجے ہو

ہوں سوخت مشعل مین ہو

پوشاک جو میری ملے ہو

ناسخ کی غنڈل بھی ہی خنڈ

یہ اور ردیف ہی ہے

عیش دنیا بزم غم اندوز ہو

بیچ و غم تو ام بھی ہر روز ہو

تاب نظارہ نہوای شمع

شاہد اصلی جو بزم اندوز ہو



۵۸  
لعلِ سب کب حیاتِ دنیا

داعِ سی روشن هوا و شربتِ

اسپدلِ بیداعِ کب تک شہسو

ساعِ سیمینِ جلا تینِ ہدیان

بازیانِ کرتا ہی بعضو نشی و طفل

برجِ محلِ مینِ ملا یلی ساچا

مارِ کیسویِ جلونِ گرانہی پری

حسرتِ آہ و فغانِ ہی سبتر

ماوِکِ غمِ یا جگر کی پارہون

کشتا سی جو غم اندوز ہو

مچالی تیری بزمِ اسرور ہو

درہمِ داعِ حسنونِ ہی و

محروشِ اگر وز گردلِ سوز ہو

میرا دل کیا باز دستِ آموز ہو

کیونِ مجنوں کو یہ دنِ روز ہو

زندگی ہی رشتہ جانِ سوز ہو

یا تو تپتا ہو کوئی یا سوز ہو

یا صدفِ مرقا نہ دلِ سیر ہو

سالِ بد لا ہی زبانِ ہی پھر گئے

آج ای حشرِ حسینِ نور روز ہو



اکہٹ کیا ہی حسن کیا عشق مین <sup>ہو</sup>  
 کیون سو غمشتی دل اک تقید <sup>ہو</sup>  
 دست گلچین نہ پرچہونی آئین <sup>ہو</sup>  
 مرغزار ایسا ہی حسین مرغ <sup>ہو</sup> دل پودہ  
 تشنہ نا لی جو کر کر کی یہ <sup>ہو</sup> کانیہ  
 ایوان چشم سی کیا سیر خوابین <sup>ہو</sup>  
 جاسی فوارہ مگر پردی مین <sup>ہو</sup> دین  
 کیا اثر ہمیش جو زہر کا نوشیدہ <sup>ہو</sup>  
 بس لفانی پر فقط ذکر کمر چین <sup>ہو</sup>  
 آپ کی زلف رسا شامین <sup>ہو</sup> گریہ

ان لی ابروئی ماہ نو کا سیدہ  
 پاں کہا کر کیا غیر نکو منی <sup>ہو</sup> خرو  
 پہول انکار ہی وہ بلبل <sup>ہو</sup> لائین  
 فرش سیرہ بلبلین <sup>ہو</sup> مچھی شونکی جا  
 مرغ آستخوار آتی نو چنی کی فکر <sup>ہو</sup>  
 روندتی ہیں آکر حکانی <sup>ہو</sup> بین  
 مصفیہ گلشن <sup>ہو</sup> دل بہنیش چکا  
 مازلف یاری مرکا نکا کب <sup>ہو</sup> چل  
 خط یہ سادہ ہونز اکت <sup>ہو</sup> پر سیاہی  
 سبلاستائین <sup>ہو</sup> اہی فان لی موج <sup>ہو</sup> دل

سورغم سی گور تیرہ مین چراغ دیدہ ہو

میری مست بخوان موعن مشعل راہ جنون

کتب قیچوہ برہنہ ہی مین جو یہ بالین ہو

عہد ولت مین قلم ہی گھنٹا اسی شاہ حسن

ہجر کی مضمون سی کہت جات کیا بالیدہ ہو

وصل کی امید جب کاغذ پہ لکھتا ہی قلم

باد شہ کہتی نہیں وہ تاج جو سیدہ ہو

تاج بخش شایان ہند مین مضمون مر

پلٹہ نیرن مین کیونکر سنگدل سنجیدہ ہو

میرسی و غین حق اک کمطرب چہی ہوتا نہیں

اگہانس حل جانی جہان اول شہیدہ ہو

سوختہ ایسا ہون گرہ توں مین بنبر

خزوتن ہو جای صحرا پاؤں نینچ شیدہ ہو

حسن کی وسعت پہلا ہون تک کر حلو

قافیونس چاہتی اب ہو برابر بار دل

اب تو تولی کا کلام خسر اگر سنجیدہ ہو

زندگی ہو جاتی سی عشق نینچ مردہ ہو

گلشن عالم مین جس گل سول پر مردہ ہو

کون کهل کهل کر جو نهن بنسي غنچه نهن

بروز روشن تار کاکل بدله کز پو

اي لب جان بخش دينا اک نتي پيد

روي هم دل كهول كرتب كي گيسو

تيري مضمون كاهون جولانوا

رسم نيا كيا يهي نتي پهلون

مالهاتي بيل شيدسي گلچين گتي

كاٹ والونگا گلاني گلارا دهن

سنانسي خست نو فكري اسي شاعو

ديسان پير پيرين پير پيرن مرده هو

كيون شيب پيرشاسي برهم خورده هو

حلي وپهي وپهي پير ورن كا جوده هو

موج طوفان بلا كيون نكرنه دير بارده هو

خط نازك چاهتي مير اصبا اورده هو

وه يقبون پاس يهي يكي اكر از رده هو

پهول كهلائين جو گلشن تين دل فسرده هو

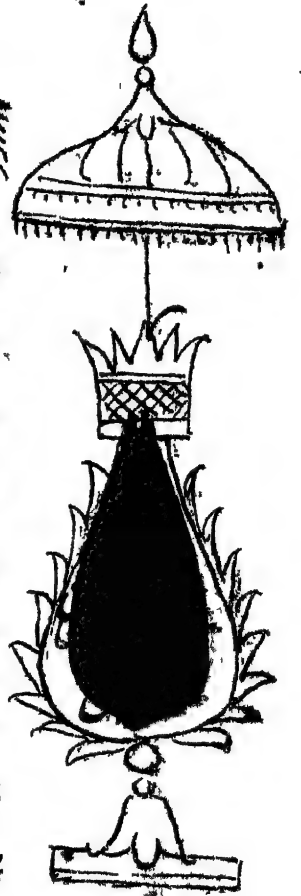
جام او كي منبه كي دنيا مين منجورده هو

اس مين چهور و جوفش كهن گرده هو

جوستاره كهل كيا نوبند هو و غنچه سنان

آه ختر جن كه تير ادل پير مرده هو





مصیبت و شپہ جی دنیا میں ہوا

صدیقین پہلی اہلی نیا میں ہوا

گرا تو اٹھ نہ سکتا کوئی بلا کش ہوا

تک اس میں ہوا

یہ و مقتول ہی بی ہو لیکن ہوا

حمایت ہی ترک چشم کی گرا کش ہوا

بطامی کی سوری جو نیانتین ہوا

ہم ہی کی غرت نہ ہوا بدین کش ہوا

جو حسن عشق کی طرح اسپین کش ہوا

میں سید با جاد جنت کو کش ہوا

چلی جائیں ہمارے گراں گھون

میں فرما دھون بن لبی گراو کی کہلا

بنایا اہوی کو ہی بھی اہو گاہون

جو میں لائون گرا

ترک و قدم جاتا ہی تہ ایتل

مقابل تیغ ابرو سنی تیرا ناز جب

اگر ہی بڑ ہو پر پر لگا ئی میری و

کشتی ار کی عاشق فی مسجد میں قضا

اور آئی نور یہ وہ داغ و صحت لگاتی

کہی منجوا قریار ز اہد و کہتا

اوسریه دخت کینچی دقاسی  
 سارخی نل توئی جواسمین کشاکش

مغانین شری تها کین انماختا  
 یه مشرب بعد زمرگ اسمین کشاکش

یهی میدنی حشرکی ای پرفک تجسه

سارخی نل سی قصر محرویان منقش هو

عین امیدمی جوتیری یاس هو

فرد دل پراوسکا چهراس هو

جوکنی چاول مین بولاس هو

چشمه جواکی محکوباس هو

باغبان گل مین اگر بویاس هو

نیری صورکا اگر وسواس هو

دورپی ه دل جو تجسی پاش هو

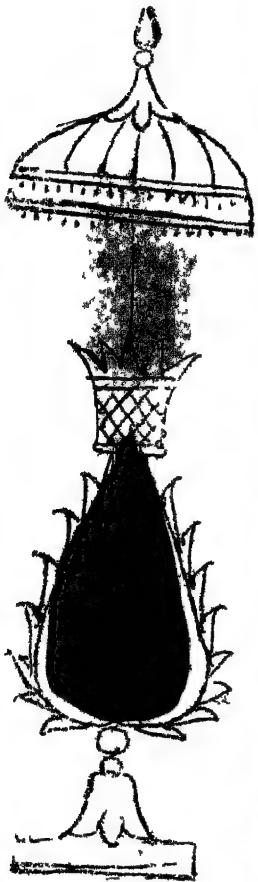
داغ هو جانی بهار اسپ غم

پنجه مغزی خام هی فرقت مین

مین انسان دین پتوهارون

ناک تیری مینیه غایب هو

تورسی زاهد رکعت دوم



کار ہی پروسی ہوا ہون جان لب

زہر کیسہ فی کیا اتنا اثر

اشکرِ قدرت کمرابی آس پاس

حفظِ غم دشتِ فرقت میں

سینی پر ہی داغ پہلا شاہِ حسن

جامہٴ اختر نہ اگر پاس ہو

ہاتھ میں درخجف الماس ہو

وصل میں کیونکر نہ محکویاں ہو

جب سی آبِ دہن کی پیاس ہو

اگر خانی میں یہ سگر اس ہو

سایتِ طبعی ہمسایان کی باندہ دی

یہ زمین اختر کو اتنے رہس ہو

شمع کو محفلِ عشرت میں دلاتی نہ چلو

غنچہ بند کو گلشنِ ہنسائی نہ چلو

سوئی فتنی کو تم اسی یا چکائی نہ چلو

جگرِ عاشقِ دل سوز جلاتی نہ چلو

دردِ ندانی کو شبنم کو زلاتی نہ چلو

سُتم ہوا سی مرد کو جلاتی نہ چلو



تیره بخت و نجات چاک سبک کرتی

مثل فرما و نه تم کو بکنی کر و آ

قفس تن من مرا طائر لپهر کی کا

سید ہی فارسی اس لف من بل

موج گل شوی و بالا ہی نسیم سحر

خوب گوش ہی غفلت یمن یمنی

خلس ناوک مرگان سی گرا طائر دل

نستیمی چشم نذر لغو نمن چسا و انجان

مار کیوسی هوا عشق خصوصت کی

سکه داغ کبری تہی تری طہیت صغ

تہو کوشی یمن پامال کرو کی تن

مار کیوسی ناز کپر آتہائی چلو

جوسی لفت لب شیرین شہی تی

چٹکیو نمن گل و بلبل کو آراتی چلو

باغ یمن سرور و خاک آراتی چلو

قد و بالاسی تو یون خاک آراتی چلو

اہوی چشم نسی مرد و نکو جلاتی نہ چلو

بیزبان کو قفس تن من ستانی نہ چلو

غیر ہمراہ تو یمن بات بناتی نہ چلو

ہم روی مور کو گلشنین سکیاتی نہ چلو

یہ چلن کہوٹا ہی بد ذاتی پرانی نہ چلو

ما تہہ ملواؤ کی سینی کو آتہائی نہ چلو



باغ میں آئی ہو گلر تو ذرا بلبل کو

غزل اختر خوش لہجہ سنائی نہ ملو

[Redacted]

بیت جوت وکون کن سرحد ستا

چشم فوارہ مورونی چرول لانا

یکدہ بربدل بہار باو

گر صفائی پر درد ندن کی تو امانا

قاصد یہ ہی صفائی نکلے کاغذنا

سجدہ او کی جبین مو اور تن سجاو

کیا اونہاؤں جھک کی مین جو

اہ کامصرع مری یوان مین بستنا

پیچ سی ہر شعر کی سید مادل ازاد

ماوہ کیا مستعد ہی عشق کا احسن

حضرت غم فرقت ساقی مین ساغر

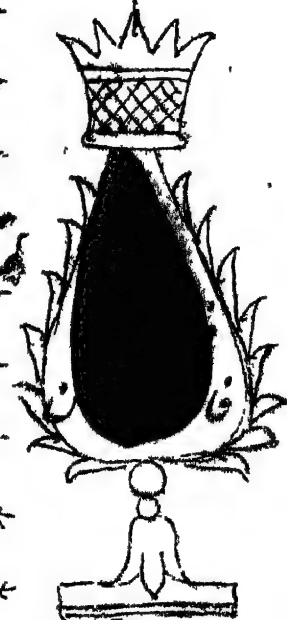
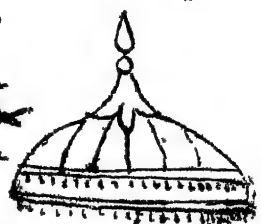
موتیا کی شاخ بن جابی ترسی مسواک

صفحہ خورشید صورت دل بیتا

زاہد ابا صورت کا اگر تجھ کو خیا

سرفساد خم کرون جب مین چن

روباغی ہی جھکی جلتی اسی نازک



دستچین بهی بهی نی تیش داده	آتش گل مین می مالی بهی بهی
----------------------------	----------------------------

زاد و آخر کیا رهی دنیا بین آزاد	تخت تاج و ملک باب تنعم لیکتی
---------------------------------	------------------------------

ایسا نازک ہوئی کی	ایسا نازک ہوئی کی
-------------------	-------------------

شعر کی گذری مین اختر شاہ ہی سائل ہوئی	اغزل کی مپیس مین شاید کوئی شہزادہ
---------------------------------------	-----------------------------------

--	--

باغ عالم مین مراد یوان ہی لکھ	پہول کہل جابین ایسی جو مصرع بر
-------------------------------	--------------------------------

جس خرابی کی طرف میرا دل شکستہ	ای یقین خورشید شبر ہی دہری
-------------------------------	----------------------------

قوت باد ام چشم یارسی لب پستہ	ہم ضعیفون پڑی ہی بنہ رنگو کی
------------------------------	------------------------------

ایس قبا پر چاہتی تار نظر کا دستہ	فی زری نی سیم اندامو کیا محکو
----------------------------------	-------------------------------

مصرع دیوان مراہر اک غوال	باد چشم نازسی صحر مین وشتی افروز
--------------------------	----------------------------------



اس میں بخود ہی عدم و ہلاکتی

سہ مہری سی ہوتی تیش فرقت

چاک ہی مہ مضمون لف یار

قصر لیشان سی عشق کا کبدانہ تو

شاہ خوبی مجھ کو ابر و بہو لکر پلکین

اتنی رحمت ہی مان مجا نیکی خیر

کا ازان تار ماہی نالو نہی سجا رہے

دم میں جب طیار انگار و پنہان

استقامت کیا لکھی جب شکستہ

حسن کا اسی ہ خوبی اور کوی رہے

میں سیر لف ہون ہ میری دست

اگر دش افلاک سی جدایاں تو

[REDACTED]

[REDACTED]

اہل دنیا کا اگر دنیا میں تہو پر ہی رہے

رہت باز و نہی قد شمشاد جب

طعمہ رفیعان ہی نہیں استخوان

خوان نیست باہی ہر اک قلندر سیر

حلقہ موی میان مین کیون اتنا

اکب سگ کو صنم مجھ نالو نہی

ما تہہ پاؤن لئی ہن جسم فرہ کی رو

روز و شب کا غاہی لٹخ

حسرت آبی ہن مثل سکندر سائے

اقتدر بار یک مضمون اعضا صغیر

صیدین آہو کا ہوئی ہوا اتنا اثر

مثل تصویر بنائیری خوش چشمی ہون

ایوان چشم کا کوسون ہین لٹا خیال

صفحہ کاغذ اگر چھڑا قریب ہو لٹا

مین ہی اک مالہ کروں چن چن چن

باغ عالم مین یہ جلدی ہی کہ جسمین

تیرگی داغ سی روشن جان اندھ

کیسو نوشی آپ ہی چہ چاہتین جت

غور سی دیکھو اگر موی کمر اندھ

جس جگہ مالہ کر ہی پیدا ہون

کیا عجب آہوئی قالین ہی مجھ پر

گر کدل صحرائی ہستی مین ہی کیا شہ

پنچہ چاک تسلیم بہر شفا لائے

در میان گن سفدن اک صدی

پیشدستی فرم ہی تشدید سی ہی سخت

ان بردستہ اختر کسطح سی یربو





نکالوں کس طرح دلتی تھی کانکی تیروں  
نشان باز دہنی نام ہی لو کی پرچم کا  
کڑی ہوئی جو داغ سپہی شک  
چمن میں وہی بندھی تھی یام حوا  
سپہی حق بوریامی فقر پر کیا  
عبث نوح کی فرزند طوفان شہرین  
وہ بیخ بھی ہوا تیر مڑھ سی پر نہ چلا  
نیکو دگر کی باغ میں ہدم کا د  
نہ جاؤ نا صحولس سر مہری پر چھا  
شکستہ ہو گیا ہر گل تری نکین دا

مٹا سکتا نہیں انسان ہونکی  
مری اندر کئی رشک آتا ہے مرن کو  
نیکو حلقہ شہرین ای سپہی  
خس خاشاک چستی دیکھتا ہوں  
مری آہن بہت باد دگر نیکی فقیر  
ہمارا ایک آنسو غرق دیکھا خیر  
شکم خالی کمان کی طرح کہہ کو شہر  
اڑا دیتا ہو غینا لونسی اپنی مصفر  
بٹارے گی کی پین بٹ بھڑکا شہر  
دلی ہن لٹ پٹی سارنی کیا

برما کر بعد مرگ کجا گشت  
 میر کی کیا ہی ریا توئی کبیرن

بر اچا چن اپنی شاہ کا کیونکر سفیدی ہو  
 سیاہی کا لگی کا داغ خسترون و زیر و

میر مٹی تھی کاشا عشق کی نشانی ہو

کیا خیال بلبل میں نک بستان ہو

مورچی کو آتی رشک اتنی ناتوانی ہو

گر کہ دل کمی اسی یوسف تھی پہچانی ہو

میری شان کو قاتل کیونکر سیرانی ہو

قصہ دل میں جیتا یار جانی ہو

چارون ڈھالی او جو خاوتھا

اوسکی در پہر سکیر میری زندگانی ہو

دل میں دام کش کی جب اس شئی ہو

اچھی سی ضعیفون پر کر چہ مھر با

کر عزیز رخ زخم تونہ چاہ میں

سکر کہی خور انور پر دوسرے کی

سارا عالم فانی اسکا ہو جا

باغ و بہرین بلبل گل کو باز کی



نظم ہر مثنویٰ پھر بھاراجا

ابتدائیہ ہنس کے پیرستی میں

اس قصہ کیا بہتر شب ہوا وس کیا تر

دل کو سجدہ نگاہ میں اجا بٹا میں

خضر ہنمایت کا وعدہ کر کی چٹا

انجی پچ کیا حاصل لاکہ میں کھو دکھلا

جاؤ عدم ہوکواوس کس بی بتلا

تیری خبی شرمندہ گل جو صبح گلشن

دفر حجاب سی لوہے میں مٹی جا

گلکی پاؤں کی پنچی کیا عجب جوا جاؤ

طفل نازین کی میں یکہ پاؤں گر خسا

سبزہ رنگ کی تپن حبیب دستان

یا خد نہ عاشق کا رنگ غفرانی ہو

رات لف کی ہومی عشق کی کہانی ہو

اس سٹی رکیا بہتر قاصد زبانی ہو

یہ دعا کی اوسنی عمر جاؤانی ہو

اوس ف سی شاید پھر لفظ ن

اختیار اوس میں کیا جو کہ نا کہانی ہو

میری شکوے پر شبنم آکی پانی ہو

آواٹ کہا جاؤ شکل گویا ہو

گر صبا کی اسی ہدم میری کچھانی ہو

عذو کر کی پیری میں مجھ کو پھر جوا

بهر مرقد عشاق اشک عسی لی لپین

داخل شکفته ہون ایاری سی اسکی

جس کلیسی لیسلی گذری مثل مجنوں کی

آب او سکی و انتونکی ہو سی مری

میری شعرا گردیکھی گنگا ہو جا

جنگو ہو لوئی بد ہی قبر پر طرانی ہو

میزی گلکی جب مجھ پر تازہ مہربانی ہو

اوس گل کی گتی کی محسوس پائی ہو

کیون طبیعت میں اقتدر رانی ہو

اس میں پیدا گرچہ بے فغانی ہو

جانتی نہیں بالکل ہم قوانی اسی خستہ

کیا زمین میں اپنی رنگ آسمانی ہو

کشتی ہی سرو کی قد صنوبر کا مصرع ہو

بڑا درجہ ہی پا جاتی تنخانہ مری دل کا

گر و کافرو دیندر کیون کا کہی

مراد یوان ہی تصویر خیالی کا مرقع ہو

ترسی نظرو نہیں چڑھ کر تفت پر چرخ ہو

رجوع عشق اس سی ہو تہا ر صبح ہو



شب کیسو منی برہم ہوئی دلالتی

درِ زندن کہا دوسرے کی اس میں اجا

ہوئیوں میں تل تحت نقشِ فقر پایا

ریت و سیتہ ہو مثلِ مرغِ برب

شجاعت جیستی وہ ترک کر تیر مژدہ

خیالِ واپس پر و نشین چمن چلتا

جلنِ بے قرار سی ہی مری شعریں

نار و نین تہی ہو چمن کیا کھاسا

پریشان خواب تہی زندگانی کسا

ہر اک مصرع مرا سلکِ لی مصلح

وہی یوں کی عرض ہی جتنا مرغ

کرن ہی مہر کی لوحِ حسین پر طبع

تفنا کی ہی سامنی ہو مرد

تجھی زیب ہی گر پر قدر کا

گمانِ خوشید کا ہو چاہی لیکن صا

صراحی کی طرح مٹی ہو سو پر تم

طبیعتِ مائی سترِ اچھی نہیں اختر

نہ اکھو قافیو نہیں چوڑ دو جانیدو



اِس بے بختی بہانی ہن نظار می دلی کو

ہو بوس و کنار آج کنار انکو تم

اِس بے شکاں جاہری اثر باغ جہا

سینی چہ چون کی نہیں پیر فک داغ

بازی جو کہی حسن کی ہم بازی <sup>کھیلے</sup>

اِس ملک فی میں خیرہ ہی نہایت

وہ جان آن آتی تو غوش میں <sup>لو</sup>

اندز ہی غماز و ادا عشوہ ہی <sup>اعجاز</sup>

گم شستہ وہ روی رہا چمنی ش <sup>حسب</sup>

والی نظر کرم جلین رشک <sup>اعجاز</sup>

مہر نہ کہہ نہ <sup>مہر</sup>

بیل کی ریش صدقی او تار می دلی کو

گلو اتی ہو کیون کو کنار می دلی کو

پاریسی ہو س کوئی تار می دلی کو

مہر و نی دہی آج یہ تار می دلی کو

باقی نہ ہا نقد تو تار می دلی کو

عادل سی کہو لیوی اجار می دلی کو

کب و کی بہانی ہن اشار می دلی کو

بہانی ہن یہ ناز تہار می دلی کو

بہکی تو خضر ہی نہ پکار می دلی کو

نہری ہوئی بگرین سنوار می دلی کو

کے شہر می دلی کو

ناسازی نالہ سی سرور کو ہو اختر

پر دین و مطرب جو کاری مری دل

ہو زہد بی نصیب ل میں ہنگ ہو

نازک کمر ہی پار کی تعریف کیجی

دامن چہتکی و جہان اور دل ہوتا

اس آب نشین لی جلایا ہی دل تو

طولی اڑیں قیو کی مانیو کی اسی صنم

پیراک بحر حسن کا نازک مزاج ہی

اسی ترکیخ ابر و کاہر گز نہ نگلی

نامہ اوڑاکی لائی کا شوق صالی گل

اگر شراب سُرخ پیالی میں ہنگ ہو

دشتِ غزل میں آج شکارِ ہنگ ہو

اس طفل کی جو ہاتھ میں راتو رات

ابت پس ہی ہند میں قید ہنگ ہو

جب نگاہ پہ سید تنگ ہو

رکھو جاب ہی تو مری ل پہ سنگ ہو

اس لف و رخ میں شام سحر کو خنگ ہو

ایک صابو ب کیونکر دنگ ہو

قلعی قلیو کی کہلی حیدر اہول

آئینہ رو جو غیر و کی جانب نہنگ

جب ہی بہار زخم جگر ہون کی تمام

مرہم سیاہ ہو ہون زنگ ہو

ماہو نکور کہہ کشادہ کہ نکلی جہانکا کام

خبر چرخ ششم بڑی گوز تنگ ہو

ہماری اشک سی حال دل متاں ہو

ہر اک قطرہ جو چکی عالم سیماں ہو

پلا ساقی ہوسناتی ہی محکو جنگ

مری تیغ زبان آج تو کچھ بظاہر ہو

زبک لائل ہون برو کا شیب ہی سم

چمکی ہی بھی گرو سی لٹاں ہو

اہل آتی ہیں یہی اشک حسن ہ پارہ

عجب کیا آنکھ میں ہیں سعد سیماں ہو

اگر زنجیر کیسو موج ہی اوس بحر خو

وہ دیوانہ ہون ہی ق سیماں ہو

شبقت نظر آتی بھی گرو صلت

وین ہونسی ہی مثل شفق خونیاں ہو



شب غم میں چمک غلیظ ہو شید کر قیام	جو زخمی پر تری یہ چاد ہمتا ظاہر ہو
-----------------------------------	------------------------------------

مژ پشانی پر طفل بر زمین سو شید	کون سجدہ اگر ابرو کی یہ محراب ہو
--------------------------------	----------------------------------

بج مہ پر گدرا آنکھوں کا بالکل نہیں سکتا	لگی یہ پرد بان گر بام عالم تاب ظاہر ہو
---	--

بجای بیقراری سی اگر دوتا ہی وہ مھر

چہی اختر اگر میرا دل بیتاب ظاہر ہو



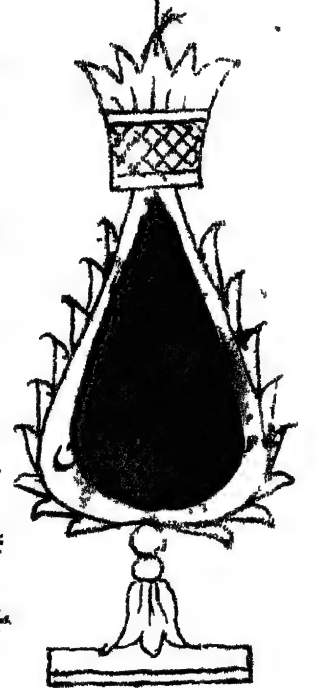
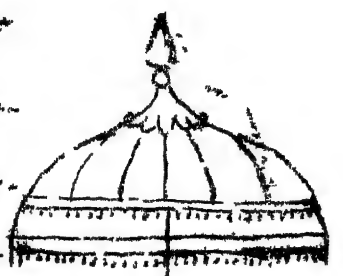
رہائی کی چلنی شہی ہوا می دل میں محسوس ہو	اندازنی پہی مال کجا خلخال صنم پر ہو
--	-------------------------------------

قابل تو نہ تھا قاتل کجا ہل کو دیکھو خنجر و	مقتل میں تہہ شہی نہ سکا کوئی کی
--	---------------------------------

کہی شمعین شہکیم کہی حلی کشتی پہی ہم	کہی ونگی بحر ہی یسمی ذرا آنکھ سی ہی
-------------------------------------	-------------------------------------

ہو ساعشیم غم ہی ت مل ہوئی لف شہل	مخسار میں نو شہا گل غا و نکو ہلا کیو
----------------------------------	--------------------------------------

کسطح کر دی شادان کب شہد نی پائی ہی میں	کلو ہنر کس طسیت میں ان بو ہنر
--	-------------------------------



مردہ ہو پیغام اجل کیا ملک زمین و آسمان  
بہی حسن عشق مجاہد قاتل ہی مراد  
میرا وطن ظاہر لہی سیاسی و دینی

یہ نیا ہی کتابیجا کی دہی زینت کرد  
ہر خم کا دوازہ ہی کیلا اسی ہاں جا کر  
مضطرباؤ پہو جی اندر دیکھو ہاں دیکھو

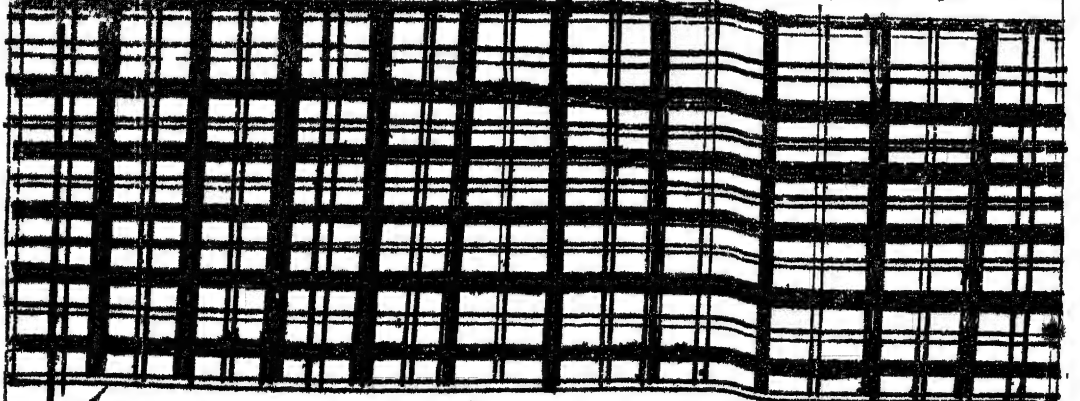
نہی اسکا تو رنج و تعب نہیں ہی میں بوب  
کننے کا ہے ہندو گرو گرو نہ دیکھو

بتو خدسی در و سنکدل سو انکو  
لی ہی شام گریبان مگر کہاں  
یہ ہندی سان سینہ دور می میں  
بتو گانا نام ہی و سودل ہی  
ہم کہیں کر بن پھر کہا ویر گھنٹی

یہ موم دل ہی ہمارا ہی کڑا انکو  
اڑا کی زلف رخ ماہ پر کہتا نہ  
یہ اک ہڈی کی میخانی میں انکو  
جلا جلا کی یہ آتش خدا انکو  
جو چور پکڑا ہی تم شوخی جانا انکو

ہزاروں درد کی مر جائیں قیاق  
 وہ ناتوان کہ شکاری کی نہتہ  
 چکو ہکو بنایا کہہا کی عیما  
 شروع ابر ہی ساقی تہین بلا  
 توجو شے ابر ہی تہم شہانی  
 پڑہو نماز خان ہی ماری اگر  
 غول میں شہر بہت مہو ہی سر

شروع ابر ہی تہا نیو دمانہ کرو  
 شرب ہی بطامی کو اپنی ہونہ کرو  
 یہ کھیل چاندنی میں اکی لہا کرو  
 یہ دخت رز ہی مری اسکو شہا کرو  
 خداحت لکر و عاشق ناخدا کرو  
 اداسی مارا تو جاکہ کسی قضا کرو  
 یہ سنس بائیں کہی ہو بد مرا کرو



شیطان کہن قیب کی اس ہی شہت کو  
 تہا جو جائی اہد ابر ہی بغیر تو

کیونکر نہ کوئی یار بناؤن بہشت کو  
 اک آہ اشیں سی علاؤن بہشت کو

کینو مکر نہ کوئی یار میں آیا کرتی

مینانی کا چھار کر گاجو سا قیا

چین چین صاف کریگی اگر تیرے

گو موسم خیال ہیں بارش نہیں ہوتے

ینکی میں لکھلی تیرا نامی بن نام

او پر ملک سانی تھی ابلش شہ

حال نامہ بانگی ل لگداشت کو

کیدنکر شانی گامری سر نشت کو

دی آپ چاہ فکر مضامین کی کشت کو

خستہ آج رو کیواس بد شہ کو



کیون بجز روئین اہل حسن کا نشان

مصحف کا جو مجموعہ پریشان

جستجو مونی مکر کی پھر سو کیا

سر ہر ہاڑی سکتی ہو رسا کیا

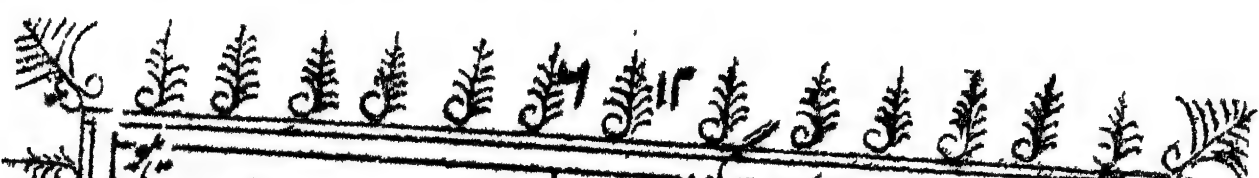
ایسی کب تکلف ہی ہی عشق میں

تیری ہر لطف سنا شبیرہ اوراق ہو

قیس کی لکھ بن چپٹی اگر تیری

پاؤنیں زنجیر کیسو برس اطلاق ہو

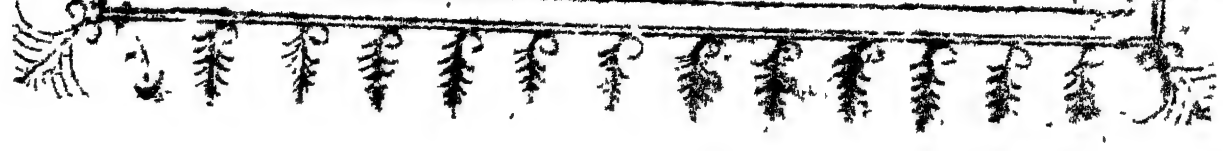




بوستہ وندن لب بھر شغافیاں	ماز زلف تری پہنچے اگر کچھ ہی
روشنی فوس تن میں جو باق	یکما مشتمل برکیل سا ہواغ
خانہ دل میں ہو لیکن شہزاد	عشق کی صوت بنانا ہی
کعبہ دل بد نما ہی چاہی اک طاق	پوشش زلف سب ہی ہر گز
موج زن بحر یقین ہی کیون	کشتی لہو محبوب عالم ہی
تیلیان تہرا میں مالہ آگ دی	صید میرا چوٹ کرنا ہی سنہل
حق کا ماتم کرین گر حلقہ عشاق	یلی دوران کی کب زلف پریش

پاؤں پہلائی بن خستہ ہاتھ کیونکر ہو سکی  
اسی سائل کیون ہوٹا ہو کجا جوت

تنگ ہوا پسہ بن آرزو	پسہ نہیں سکنا بدن آرزو
---------------------	------------------------



آج کھلاں سی گل مدعا

ایشہ خوبی نہیں چہتا کہے

خون شہید انکی دکھاو بھان

ماز کا انداز وہاں اور بھان

بوسہ عاشق سے کرو پہن کر

عشق کی قاتل ہتی جس حسن کے

ملکتی اسکو جو زمین دل کی نو

جب شخہ ریتخ کا جھونکا لگا

وورمی نابے مضبوط ہو

حسرتیں سہی نہیں تھیں

میشہ مضمون سی ترا کام ہے

توڑتی سیب ذوقن آرزو

ملک ہو س میں بدن آرزو

سرخ ہے یہ حسن آرزو

قطع ہوا پس ہرمن آرزو

دیکھی نہ مئے دہن آرزو

مردی کو دین اکفن آرزو

پہٹ پڑا حسن کہن آرزو

بہل گئی جسم بدن آرزو

آتا ہی پیمان شکن آرزو

روکنا ہے منہ سخن آرزو

اکہودی کا کب اکو کہن آرزو

خال رخ صاف سی بین لیه داغ	اشک سی وه یه خستن آرزو
سختی جبر انسی ترا وصل سی	و بکبه لی نازک بن آرزو
پاره دل سمجها سی و کمر سا	ما تبا سی سیم تن آرزو
بتری تصویر سی و ناله	سختی آرزو
کیون نه یه صبر سی	سختی آرزو
چشم میگو نغا تصدق میکیه بین عالم	هم دین سرسلان تم به چون آرام
حال استن یافت کا در گون تو	و بکته کشی بین کیونکر به صبح شام
چ هی چ ایسی ایسی دنیا من لفت	هم تبهی تحسین کن اورت هم بین الزام
ایک مین و سبر کو کسطرح جز هیچ	حسن بین ایک سی عارض کلام

و نو زلفونین نه او بچی دل نالان  
چمتوان نه شو پستی بن سلونی  
ب تلک خستراو نه یسکا یاتن

ایک بی پر کی لپی صبا و الی دوم  
همه متین آنکین کهاین تمهین با دم  
کیا مناسبه که ایک اک بایت ازم



ایک پسر که در میان  
ایک اگی مشعل  
بهر پسر گتی سوتین هم او نه کر  
خوابین چاتی نهی او سکی لفت  
و لکی نگر می آستونین خوب گیل ملکه  
مار و الین زلف بار مار مار  
سایت بانی من نهی کسلی مار  
نجم و کوب کر چکی عیسی شاری مار  
روشنی اخونکی نهی دریا کنار مار  
کوچه جانا من پهر تی مار تی مار



بازیان سب بندہ میں خیر تر کہہ کہلو دتی

مہر سب سیر میں لعل تمسی لہری رنگو

خج کا مشک نافہ کردیا خسار کی

دلوں کو داغ اور دہیا لکھا چاہ

جو بیدل کردیا دلدارنی دم میں

نلا تو خلوت خاں حق میں شمع محفل

بنایا شیشہ چینی پری ہنسائی دل

چپکی مشک نانی میں دیکھ گیا

خس و خاشاک رہتہ تہی بنایا جان

پرستان کردیا عطر پرستی سکی

مقابلہ مع کی ناقص دیا اس کا کامل

گلون فی سرکشی کی سیر باغ بوستان

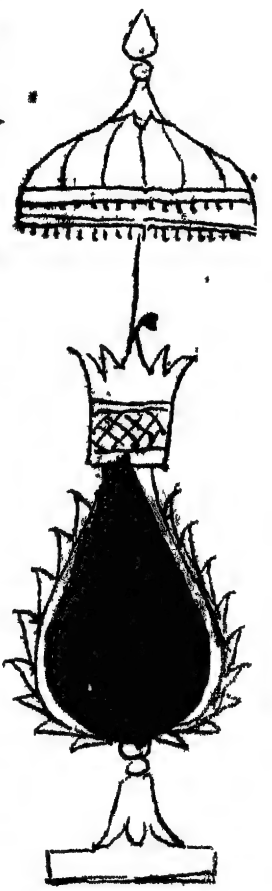
وہاں معشوق کا گستاہو پر تو فتنہ

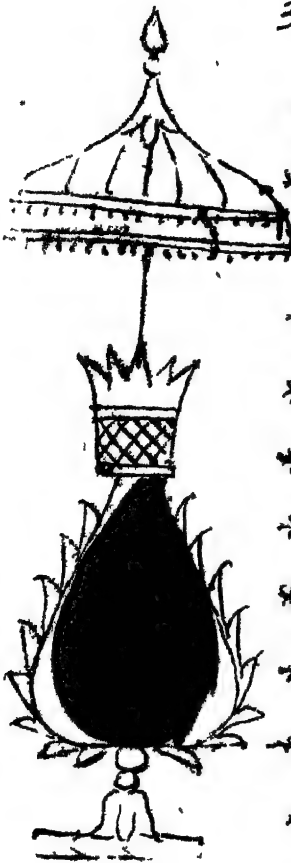
کجا اللہ فی شرف بستر کو و غلام

دکھاؤ گی اگر تجھ میں ن جھگڑ کو بہانگی

کہہ جاؤ پ کس میں بھی ہی مہین عالم

خدا کی راہ میں مال و زر و سبب دنی





سخت و چاہتی خستہ جو اندر دانی کو



دلِ بادِ بادِ تباہی ویرا  
 جس ایک است لاکھوں  
 ایسا استادِ مین عاشقِ و مہر  
 کیسے مین ہی غسانہ یوان جا  
 محفلِ سخن ہی نہیں جھوٹے زین صبا  
 وہ قلندر نہیں جو شمس مین  
 مجھے یقین نہ ملو ایسی آپ  
 شمعِ روزِ مہین عشق مین لسو  
 قصہ وصلِ شبِ بحرِ مین سنائی

بتوں میں پڑتا ہی تیر یوانی کو  
 عشق کیا نہیں زار مین آئی کو  
 دی چکا تیر و کمان طفل کی پہلا  
 مین سنا ہوں کہاں تیری پہلا  
 اب تو ہر کاری کہری ہی ہیں لہجائی  
 خوانِ غمِ مطبخِ عالیسی ملی کہاں کو  
 ہم مسلمان نہیں پوجتی تجائی کو  
 کو کہی ست نہیں جانتی پروانی کو  
 خوابی پہلی سلا دیتا ہوں افسانی کو

احقر اس مخلص مضمونسی عبث چہ پستای

کے لئے کیا کرے گی شہزادی

کے لئے کیا کرے گی شہزادی

وہ تاک لی شانہ کہ حسین خطا

بیمار چشم بار کو کیونکر شفا نہ ہو

کیونکر شفا ہو نہ ہین جو کڑوی نہ ہو

غنیچہ نہو جسار نہو اور صبا نہو

سلیجائی تو کیسو منین دل نہو

لاکھونکو تیر عشق کا پھر حوصلہ نہو

او مکی نگاہ لطف جلاتی ہی گن

کیا غم اگر رقیب ملی روئی یار

چلتا ہوں سیر باغ کو پر شرط کجی

صیا و بکی پوچھتی ہین میرا حال

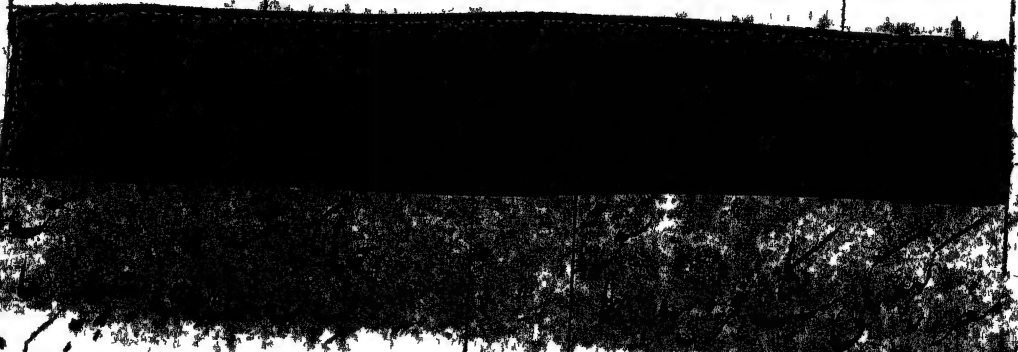
ہندیا گنگا کے پانی کی طرح

صدقہ تین ہی عشق کی شہزادی

یہ شب فراق کی صورت ہی یاد

یہ شب فراق کی صورت ہی یاد

احترامی عشق میں تو مبتلا ہو



شکوہ

گل خوشبو بناتی ہیں گلے کا مارے

شکوہ

عشبِ اغیار سجھی ہیں گلِ بنجارے

شکوہ

طیب وصل سمجھائی بہت بیمارے

شکوہ

پاؤ حسن قاتل جانتی سڑا رہی

شکوہ

وہاں ہی بخش دے ہی حضرتِ غفارے

ہے

حایتِ باغِ لفتحِ سیناں جہان کی

میں

کشتگانِ مین باری کی مین باغِ عالم

ہے

تپِ پیرائیں سے لگا لٹکی دیا ہو

ہے

اگر مقتل میں ہم ہی سرفرازی تو

ہے

وہاں ہی حشر عامی اگر مقبول ہو

ہے

جانسی عاشق صادق کو گدرا جانی

پیشی دیر



بزم ولسو جگر سی شب فتنے میں

اشمعو تک مری ہو کا ابر جانی

مین نہیں غیر سہی غیر نہیں اور

گوشتن بیٹھیں مین مری کی خبر جانی

مین ہی کچھ طفل ہوں جو اسکی تیا

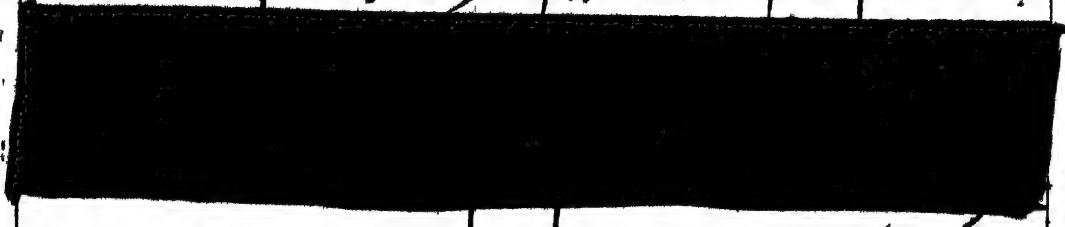
کسی لڑکی کو شب بھر ٹٹی جانی

بال کی کہاں کہنچی پیری نادا

موشکا فونکر و وصف کرجانی

ایکا بننے بیدم وہ موجب ایسا

بزم مہتاب مین خضر کو اگر جانی



دیکھو جو کہی آنکھ اوتھا کرتی ہو

بج و غم و بیابانی دل خرن والی ہو

مضمون لکھی ابروی خمد رکاشا

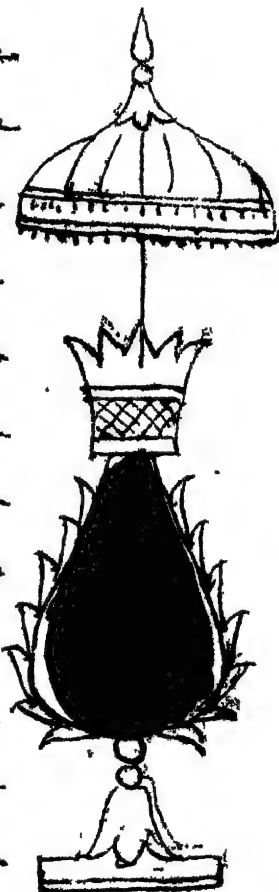
جلادی قاتلسی سرخامہ قلم ہو

پھر جائیگا آپ تو بدلا ہی ملی گا

سم ہو جو سر حرف کئی قول قسم

سکے دند کا مرا غیر سی پڑ

کیا جو ہری حسن شی سکات قسم



کو پنجو کی کٹی پر ہی کلی او سکی پنہو

یہ رخمی میوشس بہ قاتل عالم

اول سوارنسی جلاؤن ابھی کشمیر

یہ ہاتھ چلی جانیں اگر سینی میں دم

مہتاب فلک کیون اوسی غم

طوفان موج کر نام کو ان چٹو غنم

اقی صد ختم مر اسب حال بیان کر

بس اکیسا مضمون ہو زیادہ ہو نہ کم ہو

پانی اک لکی رنگ نیا اور سو

لب و بدن سی نہ خمونہ چھر کٹی

غیر زبانت بکا کرتی ہین جہولی

جھوٹ سج غیر وکی سن سکی خفا

ہندی تل تل کی نیا رنگ لا

مسی سی ابر سیہ لہر اوٹھا اور سو

اولٹی چھلاتی ہین شق سی اور سو

دو گھری پیر فسانہ تو بہلا اور سو

کیا دم او کتا گیا احوال ذرا سو

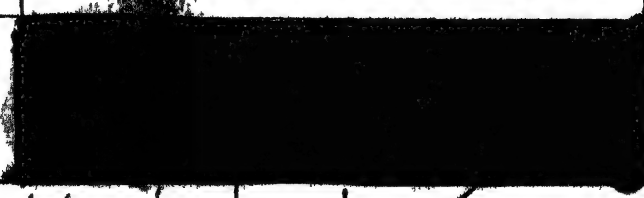
ہمتو پس پس گتی پتھری مرا سو

بوسہ خوش دُر دندسی پناہی ماہ

درہم داغ خستہ سوس ملا اور

جب کہی صفت میں برو کی کہلا خستہ

وہین مجروح کیا ماریا اور



کڑوسی باتونسی بد مزہ انکرو

ماریشون کا کچہ ہا انکرو

چوک جاتی ہو بے محسے مقتل میں

میں نشانہ ہون تم خطب انکرو

میں تو عاشق ہوں کچہ مریش نہیں

مرنی دو گزنی دو دو انکرو

غیر آتی تو آنے دو صاحب

چپ ہوتاں دو بہانہ کرو

شیشہ دل پر ایک تکر دو

تم پری ہو بھی سیلا کرو

غیر محفل میں تم بلا تے ہو

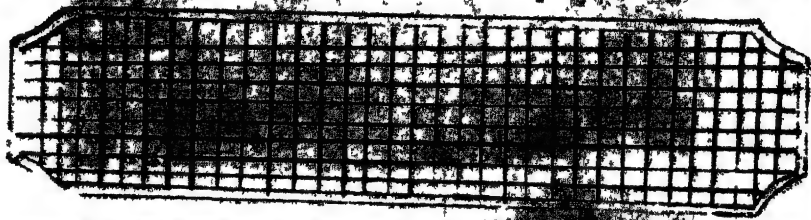
کالیان دو نگاہیں انکرو

عشق میں آہ آہ کرتا ہوں

نالی سن شکی واہ وانکرو

۶۲۳  
اختر زار کے خبر کہو

اوسی فرقت میں مبتلا کہو



رویند پویشی و آہ و فغان <sup>کرنند</sup>

کوٹھری بند کر ہو جلاؤ صبا

دوست پوہلی سی آئنا نہ گلو گیر تم

سرا و تر جانی مراد مصیبت کٹ جا

آہ معمولی من ہرگز نہ تفاوت ہو

چمن سن را دیکھنی اختر کو

حالِ ظلم و ستم یا رعبان <sup>کرنی</sup>

مطبخِ سینہ میں اب دہون <sup>کرنی</sup>

خط کا مضمون قاصد کو بیان <sup>کرنی</sup>

کہننِ دکو گردنہ نشان <sup>کرنی</sup>

جو کیا کرتا ہوں اسی ہنفسان <sup>کرنی</sup>

ای گلو اسکو علاجِ خفان <sup>کرنی</sup>





دیکھہ پائین جو ماہِ تابان کو

پر لگا دیگی محسوسِ عشق

حالِ بند کا ہو گیا کشتہ

دوئی ہو جائے تکیہ پریشان

مصحفِ ترا نطفِ آما

جوشِ حشر ہی جوشِ گل

غلِ سنی بخیر کے شرب

منقبض غنچِ سدا لاپنا

اپنی مرتد پہ بھراہ و بکا

میری دلی کی تم نہ مانع ہو

دین کر دین کٹان گریبان کو

دیکھو اوڑجاؤنگا پرستان کو

کامِ زمارِ مومنان کو

عشق کیسے ہوا پریشان کو

ہمیں ہی خفیہ کجیستان کو

دھیان کیجے گریبان کو

میں جگاتا ہوں اہل زندان کو

کھلا دیکھا جو روی خندان کو

چھوڑی جاتا ہوں پاس کو

گریہ کرنی دو چشم گریبان کو

لطفِ شعرا صاف اختر دیکھہ

دی غنزل تو کسی سخن دان کو

یار کو  
روی بہار سمجھا ہوں انداز  
کوئی نہ کوئی پوچھی گا خاک کو  
لوگوں کی کیوں ضعیف تشبیہ  
مضمونِ لافِ ہمئی عجب سچ لکھا  
خاکِ شفا سمجھہ کی اوٹھا کہنا  
وہ سیضِ مچھن ہی پس مرگ جا  
اسفلِ پستی تک کر مچھی اعلانا  
چلتی ہو ہو پین پی خفاقتا  
غرّت ہمار جی نگر سی لامکان

نسبت نہیں کلا بسی گلزار کو  
ہمراو جانتی ہی یہ آندھی غبار کو  
بازی سمجھتا ہوں فلک فی سوا کو  
بانسی میں پا تہہ ال کی کہنچا ہی مار کو  
بر باد ہونی دینا نہ میری غبار کو  
ساغرِ فلک بناتی ہیں ہی غبار کو  
غبارہ کون سمجھی گا میری غبار کو  
بنواؤ شامیانہ ہماری غبار کو  
گنبد بنا چکا ہی فلاطون غبار کو

وہ رنگ ہی کہ درت عشق سنی

وہو و بنا سونسی کہ ہو جاتی راہ

وہ وقت اور ہی وہ زمانہ ہی اور

کیا کہتی تم سفر میں ہوا و میں کانیں

وہ آہ ہی جو کوہ او کہار سیال کا

خیال نہ وا و طلب کیجئے حضور

ہر لاکہ کوہ غم ہون کر سی شکر کبریا

کچھ غم بہنیں ہی زیر زمین ہمو زاہد

جھکوسی لی کی غار و نکا و بیان

بہد کسی رقب کی اب بندہ بختی

کب باغین میں کیہوں رنگی کا ہون

ایتنہ ہی شانہ ہی میری غبار کو

ایدن آئی دیکھو مجھ پر غبار کو

اب کسکوندر دیوین دل پر غبار کو

آو تو پوچھ لون میں رخ پر غبار کو

وہ باد ہی اوڑا دمی جو شہر غبار کو

شیشی میں دیکھ کیجئے میری غبار کو

زاہد وہ ہی نہ لائچی دل پر غبار کو

یہ خاک کیا و بائی گی میری غبار کو

بھر تہم آج اوڑا دون غبار کو

جامہ بنا چکی وہ میری جسم زار کو

ہو ہضمیر ہون اوڑا دون ہزار کو

۶۲۷  
افت میں کوئی تہہ سری باون کھینچ

صیاد کی ہنی منہ میں کہی منہ ہا

الفت میں کیسو وکی ازل ہی سچ

پر وہ دیا جو ڈولی کا پر دہانہ

تدبیر وصل کرتی ہیں بھر کی گی اک

منزل کی قدر خاک کو ہرگز نہ ہوتی

وہ آدمی ہی جو کہ مہینہ ہا

تم لطف ماہی لسی ہو سوچ سنی

بیٹنوں چ صاف کرو لحن و طعن

اگر کسی برسی یاد قیامت ملک

اکل پہوتی ہیں وز وہاں سیکر

مجنون کی چھوڑی دو تین چار کو

کہا تا نہیں سڑتا ہی اپنی شکار کو

سید ہا نہ خلتی دیکھا کہی ہمتی مار کو

قاصد سمجھ کی خط دیا مینی کہا کو

پہچانتی نہیں مرامض حار کو

کمظرف کیب سمجھتی ہیں میری قار کو

بی عتبار جانتی مطلب ار کو

ہم خاک میں کہا میں کی اپنی کہا کو

کیون چھیلیاں کہلاتی ہو صحاب

تصویر میری دیجی میری کہا کو

اکیون میں جلاؤں اپنی دل اعدا کو



اس طرح مجھ کو ساتھ محفلین شین

ابو نہیں چکا راہیں دشتِ فکر میں

پہلی کا کاتنا دیکھہ کی گس طرح کی خلق

بدلی ثنا کی نقص ہی سب کی گھنٹے لگی

بہا ہوا ایسا در کی نہ تھی دوستی

کہا تے ہیں جیسی کہانی کی ہمرہ چا

کیونہ بلایا کرتی ہیں مجھ سے چکار کو

کیونکر نکالتی کا طبیعت کی خار کو

اسی لہجے وہ روکتی سر کی چہا

سمجھی پس رخ غول بہا رہی

خسروہ کیل کو دکا تو وقت اور ہی

اشعار میں تو دیکھتی اپنی شمار کو

خوابِ غفلت سستی جگا با مجھ کو

جنسِ عشق نی کہوارہ بنایا

آپ لیلیٰ بنی مجنون نہ بنایا مجھ کو

مرچلا تھا میں مگر چین نہ آیا مجھ کو

لوٹنا پھر تاہوں بتابی فرقت میں

ہوش کی باتیں سی سی میں کرتی نہیں

یہ ستارہ کی ہر شکل بر فانی ہو	بوسہ و دہن اس نہ آیا محکو
کسکو معلوم تھا فردا قیامت کا حال	روی ہجرت تو قدرنی کہایا محکو
لو مبارک ہو مبارک ہو مبارک	اپکی عشق نی دیوانہ بنایا محکو
مار پی پٹی جہنم لائی ز سو کجی	در دولت پہ قدر مرالایا محکو
جو بلایا تو جلانی کو مری محفل	شمع خود نگہی پر واندہ بنایا محکو
یا خدا اٹھا کہو نگا کہ گنہگار نہیں	بی محبت کی اگر تونی اوٹھایا محکو
کچھ قصور آپ کا کیا ہجر کی شب بیتی	مری تقدیر نی یہ ورد کہا یا محکو
میں نہیں جانتا کیسا ہی میں کسی انت	بوسہ لیلو نگا اگر ہونٹہ نہ کہایا محکو
کاشٹون پر لوٹا کیا ہجر میں سیاحت	جب ملک نہ ملا چین نہ آیا محکو
شعب انسی ہی اید ہوتی کچھ بیتا	انسی فلک کیسا نہ توجی نہ کہایا محکو
شوخیان بس سی اتنی ہی تہین انجی	نہ ہنسایا بھی جتنا ہمارا لایا محکو

سمنکا جانا مہون ایک باغ میں یونکی تھیں	پہول گیند کا مری گل نی بنایا
پہوڈا لوگ ابھی دین جہتا بکھڑی	کوئی جہتر جو بہا پر نطہ آیا



صبر کر صبر الم میں کہی بی اس	شکر کر شکر کسی اور کا وسوں
بی سب ہمیں ظلم کینہ پر آمادہ	پتی گشت جہان خاتم الماں
غم جواتی تو خوشی کا اوس بد لاؤ	صبر کشتی میں اوس جہنم کی سوا
غم جو گذری تو فقط اتنا زبانی کلی	یا الہی کسی مومن کو یہ غم رس
اپنی آفاسی امید و طلب جت کر	طول کینچ جانی اگر اس میں بی سن
میں کبچ چاہتا تھا تو ہی بدلا	وہ رہو جا اری غم اب تو مری
لیکی جاو کی وہی سکا خطا	کہہ رہی ہو کہ یہاں چاہتہ کر پائیں
ہاتھی پت و عاباغ جہا میں میر	باغبان پاؤں نہ رکھ دیتا

غیر بدانت لگا آج خدایگر

کلیں سیا ہنود ہشتہ الماس ہنود

آفتابہ مکرہ و کابنا ہی شہید

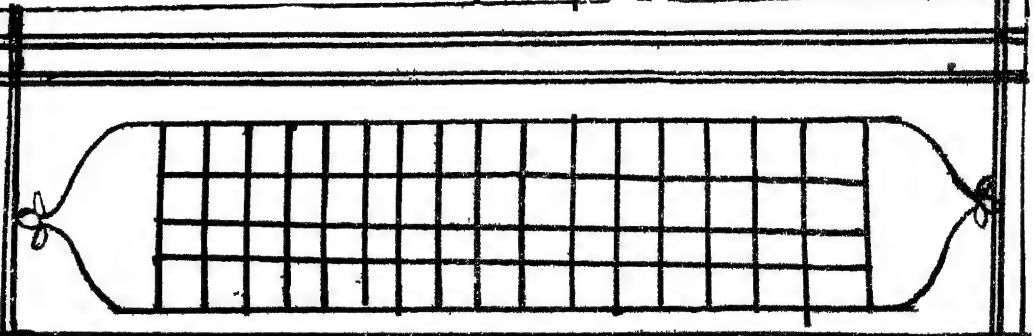
کھیننہ د مونسکایہ ماہ فلک طاس ہنود

اہل دین کا ہر ایک کو

اہل دین کا ہر ایک کو

تحت قبہ یہ عامانکو گاہی حاکم

ریخ دنیا بھی یا حضرت عباس ہنود



شربت بناؤں کی جھوٹی شربت

تورون سداق میں قدح آفتاب

قاصد کی پاؤں لگی ہاتھی صنف

اندیر لک گئی خط کی جواب کو

پروہ عجب حکا ہی بوسہ تو دیتے

موقوف کیجی کہیں دل کی حجاب کو

گاہی چہنی کی آج تو قاضی کی

کس طرح منع کر دیا شرب شراب کو

ستر عیان چاہی اٹھو کی سانی

کیونکر دکھاؤں او کی خط لاجواب کو



شیرین دین غضب کا ہی زند پر خار  
یہ چہا تیان کہا تان صبا کھان علی

دریای منکر میں مضمون غویہ

روی پسند پر بھی غرہ ہی قمر

جینی کی ساتھ لطف ملاقات

فریادِ عاصیان سی بہری تہی

سی لگا کی لاکہ بہی لب جلیا

پردہ دہکا ہی بک جب یہ صبا

اوس نی تبا سا کر دیا جام شرب کو  
سینہ تلک نصیب نہیں گلاب کو

غوطی سی ہونڈ لی مری خوب ک

صدقی کروں سین تیرنی

زمن نہیخ پر کہی دیکھا کجا

گر کر زمین میں مینی ہٹا یا عجب کو

غوطہ دیا ہی نیل میں سن لی

انجھون فی اکیا مری ل کی

آخر سند ماہ پہ کیون کر نہو

رتبہ ملا ہلال کا تیسے رکاب کو

بنایا آبِ مہنی ات بہر سز لختِ بچان کو

قلمِ طبا کھلای گرمی ہی میری لہڑان

دورِ ندن نی مڑا ید تک ابرو کھوئی

مجھ کی مہنی غیر شیطان کون بھگا

ہموتی بہو کی علتِ تائب ہوئی دنیا سے

وہیسا کون ہی جو سکل عارضین ہوتا

تہا رسی سخی تھی تو تم کیون کر رہی

کسی کی خشک لہڑیوں مڑول تھڑا

مری اوصاف جو سمجھا میں کب بند ہوتا

نہ پرو فاش کرنا آسمان کا پرچہ

جلایا وہو کی ہی ہو کی مین سا سہلستا

جلایا شیر لگی آہ فی سار نہی ستا کو

ترشی قوت لب کہو یا علین خشا

بچا پاڑہ تقویٰ سی کیسا اپنی بچا کو

شکم کی طرح باندھی پھرتی ہر ایک گردہ

مرثیہ جاتی تھی دنیوی و ستونی میں

سکندریہ میں بنا دیتا ہوں ایک طفلِ ستا کو

پہو لا جاتا ہوں پانی کا میں جاننا کو

زیادہ اپنی سی سمجھا ہوں اپنی مرتبہ

شعلہ رخ بھی اندھا کر کی مانتا کو

نشان عشق نهی گاتو کیا حاصل نبوا

ترا حسن مجلد بکبه پایا باغ عالم من

بهار نیازی بر داری سنی او سکو خضر موتا

اگر تم با چنین زور کسی

یکیا ممکن دل که دل می پیکار

پیر زاده و کنی صورت پر عبث تم ناز کنی

غضب می گیسو او برسی این او کی گلشن

سوال عاشقان چندی برسی زیاده

خدا از روی دنیا من بهت سا جو

بیرنگی تحت منقلب راه جانگی

سرمو سی قیامت تک نه بگرانی

علم کی سانی من تیا هتون نی

بای من بند کرد تیا بون این با کلتا

سکها یا عاشقون نی جور خواوش

اگر تم با چنین زور کسی

یکیا ممکن دل که دل می پیکار

اورا و نکامین اینی آه سی سلمی

سواد و مع بودر عاشق زلف لیا

بیمه منجانی من عقل محرم سانی باکو

لنی با نیکی مشعم سانی اینی سی

مزی غون فی لاله کرد یا با قوت

امانت کی طرح رکبا زمین فی جسم عبا

بریزاؤنی لغت فی زیرکی و کھائی

بصرم ربجائی تنوکل جو دنیا میں تاج

نہایت مرتبہ افزون شہر رست گویا

مرئی اغون فی کھنہ کو یا چہر سلیمان کو

نہ دیکھلائی محفل میں مجموعی بانگو

سجہا و ستار عالم شاہ چہر تافہ

غبارِ حسن آئینہ کو مشا

حضورِ دوسری دل کو آزماتی ہو

سٹار کر چکو کیون چھلیان کھلائی

سنبھالو دیکھو شور و کو دل لگا

حضورِ عین ہنسی میں ہیں ولاتی ہو

اکہین گی سے کہ لو دیکھو سکرانی

حسین کھائی عبت ل کی گھر کو دیا

قویٰ لکھی کب ہو دیکھا بہا لای

بہاؤام محبت نہ چار غیر و غم

ایسی ہی اوم محبت میں اگی ہنستی ہو

کہو قریب نو غم کیا آبر و کھٹا لگی

کوئی جو پہل کھلی گا کسی گلستا



چہا کی بات کرین او سپہ جانی ہو	عجیبے تل نی سکھائیں بچن
ہماری سامنی تم او منہہ کی گئی ہو	قبو نشی کہی ہو تکی طبیعت یہ
او پتی کی کو جو محل میں عمر تہا	وہیں اپنی طبیعت کہو لاجانی
کہنی دست چٹا بستہ نم رگا	شب و سی کی بو مجھ کو یاد آئی
کہتا میں ل کو مری او نم کہتا	کہی تو آیا کر سا قیلا گستا

عجب طعلی ہی ختر تہاری رنگینی

مثال پیل شیر از چہا تانی ہو

ہاتھو نسی لکھا کرتا ہون چٹے کر کو	دل یاد دلاتا ہی چہ کہہ کر کو
دل لوٹتا ہی پاؤ کی تہا کر کو	دربان سی پوچھو دم پار کر کو
وہ نہ سمجھتا ہی تری لٹی کر کو	سنبل سی شب میرین ذرا پیچ کر نا

ایغمار کو کیا کالم جو ہنک

کچھ ہری انا ہون ج بندق ہی

دلدار کی قدسی نگاشن تہ

کچھ مین گناہی ہین شہدار

کچھ تہہ ہی قضی سی ترئی گیار

پانسی تشریف لائی گا

مجاہد کی توند چڑھا تکی ہنک

بس چکا بس چکا کچھ خنک

یار غین نخل آوگی نشان جو

دل بکری کی پٹی پٹی

مادون ابھی اس سی قیاب

ہم یار وشی پوچی کوئی کہت

جینا دہی چھی کوئی پٹ

قرسی سمجھاتی ہین ہم تنگی

میخوار وشی پوچی کوئی پٹ

بازوسی بی پوچہ لی اس تنگی

سر جانتا ہی کی چوہت کی

پوچھین کی کمرسی سی کرٹ کی

دکھلا و صفائی مین کاٹ کی

چٹو پنکھامسی کی اوہت کی

بجھا ہی کلجا ہی تو سر تنگی

کچھ جنتی ہنک ہی لگاوٹ کی

لکھی سی میں لکھی کرہ کہو نو گاسا

اتنی ہی لی لیان کیون تنی اوتار

رہا من ملک لی مزول لی لیا تنکر

میں عاشق رختہ کما جانوں او دی

اس شش بید و دی ل جلتا ہی صا

اندری یہ چوٹن نہ نہیں لکھی

لکھی پلکوں کی تنی کہی

یہ ان یہ کو لا کسی گل لی نہیں پایا

اب کیسی ہی نہتہ کی طرح میں

مضمون میں دل لہستی میں صا

اغیار کا نہ ملے لگا دیتی چھڑا

ایتنی سٹی چو گاسا نوٹ کی مزکو

اب کوچ سی پو چو گاسا سجا و می مزکو

کیدار سب جاتا ہی گہٹ گہٹ کی

استاد بھتہ ہی تر می ہٹ کی مزکو

لاکھی ہی سی پو چو گاسا نوٹ کی

ماہر ہی گہٹ ہون ہالت کی

لکھی پلکوں کی تنی کہی

دل جاتا ہی ب کی سلو تنی مزکو

دل میں ترپتی ہی کوئی کہ گہٹ کی

مساطہ سی پو چو کوئی کہ گہٹ کی

دل جاتا ہی آپ کی گہٹ کی

سبح کی کرن لاکی یہ سحر اسی بنا

کیا محسوس شد ہو کسی امر میں حس

سالارِ جهان سی یہ لگاؤ کا

کیا دن تھا کہ سحرِ سرِ تربت چڑھا

احقر نہ بگو ہو چکے یہ رفرو کتنا

اب ہونڈتی ہیں شام سی گہونگہٹ کی

سمجھا ہوں میں یور کی گہونگہٹ کی

سمجھا نہ کوئی فوج کی گہونگہٹ کی

اب ہونڈتی ہیں شام سی گہونگہٹ کی

دل جانتا سی او سکی کچا وٹکی نہ کی

[Redacted text block]

[Redacted text block]

خلعت گل داوہم سحر میں

کی بنظر منجھدا خارِ گلستانِ حشر

یا کوئی گرج حق سجدہ شود

وہ و دل عاشقان ہست نہ

ریشکِ قمر کردہم صورتِ شب میں

ہر نفسی پسند ہو سی ریاحین

ہرزہ زول میکشد پیکرِ سنگین

ہوئی اگر پسند ہر کاملِ مشکین



من لب لعل و خون جگر خورده ام	فال مبارک و بدحجت نفرین او
پیر فلک میدهد تخم جوان شکا	باری طفلان شمر لعبت یکن او
بر گل ترکجار و غی فقیارن کجا	ریزه سهم میدهد حضرت کلچین او
عقد ثریا منم شعلخ قباب	ناگن فلک میکشد خوشه ترین او
من تکتاب آن کوی تعجبم	کی رسخن می شوم بند آیین او
لطف بضاعت کجا من کدا شنیا	شعله غم میدهد بایه کین او
چاشنی مرک از زندگی خود	کردلم را خراب لذت ترین او

حضرت محترم بھر چھبان و گیر
بس روا دارش مقطع آیین او

صنم تم ہمارا دل الم سی بھم کرو	بہت غم سہارا بہر تم سی کر دو
--------------------------------	------------------------------

تهناری بهی خاطر شئی سجا جانی  
 من بی آس و تن سی بهی ایت سدا  
 میان اچان بهم دالم سکیان خا  
 چلی عینگی اب هم ییانسئی مان

تهنیکو یه لازم هی که دل سی بهم کرد  
 یهی کته باهون مجکو دلسی بهم کرد  
 یهان سنان من غم جگر سی بهم کرد  
 نه چیه پستی تم پهرت هم پرسم کرد

صلا تم بهت لوکی سنا کر گوارب

کلا جو میر ختر غناسی بهم کرد

ردیف های هوز

ربودم از شب بهتاخ ایت سته

سمند عشوه ناز واد استراب منم

زنا کامی ل باز چگاه و خونیاز

نو شتم از خبار خود کتاب ایت سته

برون کپای خود را از کتاب ایت سته

بطفلان میرسد رنگ شای ایت سته

صدی طوطی حاضر جواب است

بچهره میرسد روی نقاب است

الایا تیر کن تیش کباب است

پستی مُرد و زمین کردی غداست

دور در دور هر لفظ حساب است

پری رنگینخ خود را متاب است

به حد من میگویند این کلام است

مخاطب میکند از من خطاب است

خدایم گی و دهر مارا ثواب است

بگو شمع میرسد اینک ز گلزار جهان دم

بین و بر تسم حیران شوا ز گردن دورا

ولم عین و از و انج سیاهم رشک شد

فشار دست صدمت ساندل مرا گرد

بر وای شتری دیدی خریداری سودا را

یکبار دلم را بر بندش گریست شوق تو

عجب نگین بچ و دم غبارم تپان شد

تو تش میروال از غیر تا بقصد تو

یکبار و زباند از تش و نوخ گناه را

شعاعش و عالم ذات پاکت انسان است

ازین دم میدهد خست حساب است

کانو نکو پھر خوش آتی ہو نہایت

مطرب کی صوت دل ناساز ہی

بسلون تیغ ابر و مرگان کا

پھر آمد بہار میں کشتی میں پر

کاشن تین سی عشق کا خوان ہی

کیا گئی کا داغ جگر میرے لالہ

اغیار پر گران ہو ابوسی کا مانگنا

پہلو سی مثل غنچہ ذرا باغ میں نکل

اوسن قوش کی شعلہ نعلی اثر یہ ہی

ساقی فی اپنی دور میں محسوس ہو گیا

وار و مدار دار فماین حد پہ

آتی چلی ہی کاشن ل میں بھار

باقی ہیں پر گلی میں گریبان کی تاج

باقی نہیں ہی اب طلب وصل یا

بیرنگ ہو گیا حسن و زکا کچھ

دست طلب ہا سی ہر ہی بھار

طاوس کی نہ داغ ہوں تجسی شکار

مجھ کو سبک کری طلب بار بار کچھ

شرمندہ لالہ ہو جگر داغدار کچھ

تن میں ہو گئی امراض حاکم کچھ

روشن ہی اوکی نوری اب دلیں کچھ

اختر بنو کا عشق نہیں پائدار کچھ



ہی رخ شفاف سی رخ و محن میں آئینہ

زلف مشکین میں حیران رخ صبا پر

آئینہ اری کری مجھ سخت جان کی کرچہ تو

عشق کی منزل میں کتنا رنگ لفت چھپا گیا

زلف شبکون میں نظارہ چکا کیونکر

بسکی قلمی کہل گئی اسی گل تر می خسا

حسنِ بادشاہِ صلی کا ہو جلوہ نما

بمصفیان چمنِ بلبل سنا پاہو دو

کیونہو بحالی کی کرتی سی شکم صوٹ

بلبلوں سی بہی ہی نازک بحرین

منہ نہ کہا یگانہ ہرگز انجمن میں آئینہ

اہواں چشمِ مکہین کی ختن میں آئینہ

اسی سکندر ٹوٹ جاوی سخن میں آئینہ

صوتِ غربت دیکھیں کی طین میں آئینہ

بالِ پرجائیں اگر دیکھو ختن میں آئینہ

کیونہو ہوئی پہر گلِ نسرین چمن میں آئینہ

بعدِ دجای سحرِ موکفن میں آئینہ

طوطیانِ ہند حیران ہی چمن میں آئینہ

صاف ہو کا ہو گیا تہی ہن میں آئینہ

ٹوٹ جاتا ہی ہمارا اک سخن میں آئینہ

روی زنی حسیانی کیو نکریو دوا  
آئیل کی نہ حسی ہی کرپت

پشت کھلاتا ہی سبکو انجمن  
داع مہر و کیا چپا شیکا بدین

### چتران پند

سیخ ابرو کوئی پھر مجھ پہ پڑی دتا  
زاہد اکوئی صنم خاک بہلاؤں دل

تیر مرگان مری سینی پہ لگی دتا  
ترمی انو اسی تو جنت سی دتھی دتا

پر پر طر مری خط میں کی جنت  
دیو شب سبکو ذراتا ہی عبت اگر

قاصد عشق کی منزل میں تھکی دتا  
سایہ سان تہہ کی تو چلی دتا

دور مری سہ سہ شکتی گوا  
بر اگر مری جیون کا پی کا پانی

میکہ میں بھی منجھواری دتا  
بحر شک اکے جو صحرا میں بھی دتا

بجین غم تہا مگر وصل ہی دتا  
وانہ خال بہر گر رشی نہ نہیں

مجلس عشق ہی ہمارا چل دتا  
دور صفا دین مرغ ہنسی دتا

سد ہی فارسی یا مال بہا گلشن

ہمنی بریم کیا اس دل کا مرقع ہے

کہوٹی جامدی ہی کہہ اگر دیلا کر

عشق کیا زکس بیار کا پھیرا دبا

سروٹ کٹ کٹی اس پہ ترسی

تیرے تھوکتی سی مٹی دانستہ

درہم دینے جو سب سے پہلے

اختر زار ہی گلشن چلی دانستہ

نظر و بین چکا چونہ ہوئی اور سپیدی

گر گس کیا زرو لون سی لڑی آنکھ

اسطح کی آتی ہی کسے شعبن بار

لکڑی ایتھر کا جگر پاؤں نہ چھو

بیمین وہ برق چمک جاتا ہی آکی

سورج کی برابر نہوتی اور نہ لڑی آنکھ

آنکھوں کی بین دکھائی آنکھوں کی

اب سامری کی سحر سی حضرت کی لڑی آنکھ

تقتی نہیں اور سجاسی جہان لڑی آنکھ

فی الفور گادیتی ہی ساونکی ٹہری آنکھ

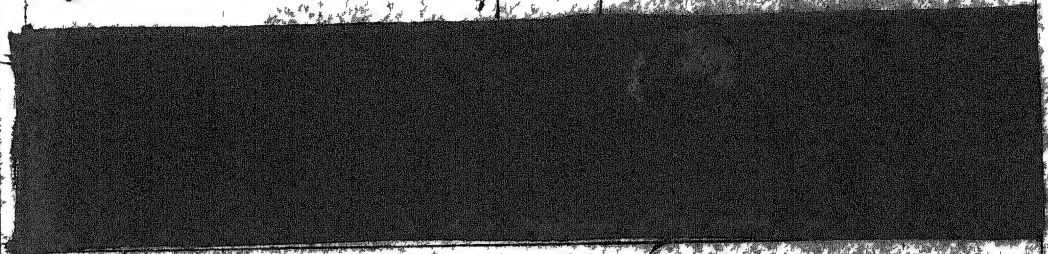


حیرتِ دل کی ہی سب کھل گئی

جیسی ہی مینہ عارض پہ پڑی آنکھ

سلطانِ عالمِ شہیدِ اسی تھا

کچھ عیب نہیں اشی اگر مٹی لڑی آنکھ



وانغ کو دیکھ اور تر کو دیکھ

زلف کو دیکھ اور لب کو دیکھ

شکرِ بہارِ رو سفید

سحر کو دیکھ

اسی شکرِ کب

دینِ دل کی دسی ہنر کو دیکھ

سوزِ شاکِ سی حلینِ لکین

خارجِ حسی دیکھ اور شر کو دیکھ

کھر باہو کیساتھ کہنچا

ای پری آہ کی اثر کو دیکھ

بحرِ گلزارِ مینِ جلاسا

رو یا صیادِ مشیت پر کو دیکھ

بی خبری جو رطب و یابس

اری نادانِ خشک و تر کو دیکھ

دیو کا کام نکلا خستہ سے



اسی پری تو ہی اس بشر کو دیکھ

بدلی کی آبرو نہ رہی چشم تر کی سنا

یارب شبِ صال کی ہر گرسخو نہو

تیغہ پکڑ کی آئی تو چلا نہیں گئی

تیغ نگاہِ یار کا کاٹ آرمین گئی

مندانِ زوہ سی میری نہ نوچتے

اکہی نگہ سی فیصلہ ہی وار پار

موت کی قدر کھٹ گئی اپنی گہ کی سنا

گل ہو چراغِ عمر بشر اس سحر کی سنا

چنوا دیا حبیب کو یوں در کی سنا

سینہ پہر بایں کی تیر تر کی سنا

دستِ مخ سوج ہی ل کی سنا

اوشی نگاہیں چار ہو یں کس خط کی سنا

خیر کہ ہر وقت یہ عاشقان

موتا اگر نہ عشق تو نکا بشر کی تہا

آبرو میری ہی برویِ خدا کی تہ

عشو و غمرہ انداز و ادائی مارا

عینِ قمری کی گنجی کی بجائی جان

باک نیت کہی دوز و مضامین

بہرِ برہوتہا ہرگز نہ کہی دہی

رستگاری جو کرنا نہیں دنیا میں

حسّ شہری ہوں دُند و دالم

صاف کرتی ہیں جی جسم پہ تلوار کی تہ

ناتوان ایک چورنگ چار کی تہ

حسنِ صفت کار ہامول خریدار کی تہ

شکریہ بی بھنگی کسی خونخوار کی تہ

دیکھنا شلخ حصار جو مری بار کی تہ

مردِ پختہ میں پیراوی سہرا کی تہ

بندگئی فکرِ مضامین سی کہنگار کی تہ

نظم میں آج حسنِ دلِ نبی سنا دھتر

شعرا میں مری عزت دینی شہار کی تہ

فرط جو تیر سی سراپا ہی نہ تلوار

کجا پہل لگتی ہیں ہر اڑسی حملا

سبز زگوئی تشق من رخ سبز ہی

بلکون ہی رخ افلاک غم زہرین

زلف پرچ صنت ہم کار اثر تہا

دست ہرف ہی جو شخص کہی زرگو

بی من آہی کلب کار کلاک

عذیبان من رخ کا عالم دہ

وصل کار وز ہی اختر کرے

کر چکا نامہ اعمال سبکہ ریاء

فرق پر بال نہیں لپٹی ہی دستا

دود کہ دل عاشق ہی ہی مایا

ماہیہ کی طحسی دیکھا دل زرا

کروں دگر عشقہ من و جاہ

عشق کی یی ہی گلبرگی منتقا

لکڑا کرے ہی مانیہ پو

غضب توڑتا ہے رخسار

پھر وہ نہیں کام کوچی من

جلی عیب پر بال ہمارا

میرا فیصلہ ہی وہ ہمارا



ہر اک شعر ہے ہمارا <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

رہنما نیکی دل کو لگا ایک <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

اندھیری کی لوگوں لیاں جان <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

یہ آوارین عاشق کی دم کی <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

ارسی دوڑ و بید اسی یار کو <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

الٹ کر لگی کا بس اب <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

ہوئی نرم دل لوگ مقبول <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

کری تم ہی ہوا ور کر <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

ہو نما اشار <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

استعار <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

ہیں کٹا <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>

ہیں کا <sup>طہنچہ</sup> <sup>طہنچہ</sup>



اگر غش میں قبال جب طیش کھنا

نہ بند کواک گولی اسکی کھلائے

چلاتی ہیں جس پر دہری یہ جاتا

بس اک۔ ارتباب مری تیغ

ہوئی کیسی آواز اس ہیر میں

یہ تھک بڑی عورت و قاتل

اجی کس قدر کی عداوت بھی

تو سینی سی مہنی اوتار اپنی

مہین ہو گیا اتنا پیار اپنی

کہ فرمان میں می پیر پکار اپنی

علی کا نہ پھر یہ دُمار اپنی

اڑی پوچھنا کسی ناز اپنی

کہ کونسی مہنی اوتار اپنی

وہ قاتل تو ہزار بار اپنی

ہر اک دلیس یہ پیر کٹائی ہر

غش کا اختر ہمارا طبع

کہول کر او نکو کھا دیتی ہیں ہم

دل علی روز گاہی میں کٹ

تیر کی بخت کی شاہنوشی چہی کی نہ

کیا عجب گوش ایام سی ای شاہان

سایہ بال ہماہی ہی پر زارغ سیاہ

سیر ی رانی مین جایی ہما زارغ سیاہ

مرب آتش نالہ جگر م سوخت

پنجہ دست نگارین کرم سوخت

بر باران بچہ کار آیدت و بحر کجا

منوالطف و عنایات مرمی

حلقہ چشم تو کردست و لم سپاہ

وام بر دوش بنہ باز چمنین

احتر زار کجا حسن کجا عشق کجا

حسرت آہ خامدہ اثر م سوخت

آتش باہی بسون لطف م سوخت

قطر شک مرہ چشم ترم سوخت

سالاگر سنہ شعاع درم سوخت

شعلہ روی تو نور نظم سوخت

بلبل آزار حبش بال و پر م سوخت

شعلہ حسن تو دیوار و درم سوخت

زویف یاسی منشاة تختہ

مصفا قصیر ہو جاتی او سکی آمد ہے

پسین  
تناسب ہی بہت مشتق ہیں لفاظ آ

مرقع کا ہی علم طرکات جاہ کا ما

اسی بارہ دیریں دہاں ہی ہی

بنیں نام و نشان بال ہا کی چرسی میرا

جدائی اک لف کی وال ہی حدت

وسیلہ ہی ہی شش کا شفیع الدین ہیں

رسالہ کا ہی ہی قرار برحق ہی بنو

ترشی فوت لکلی بن تصویر میں جو فنا

ترسی کر سکی پایہ کیوں بر تر ہو عالم

شہ کون مکان سمجھا ہوں جکو و محمد

محمد سی احمد ہی واحد سی یہ محمد

مفتش صفیر ل بر مری تصویر احمد

ایام آخری ہمدی یہ او سا کا محمد

تناب کو احمد کی سالی کی بخد

لامعشوق اپنی مثال حرف بجد

نیکی جو نہ سمجھی وہ دنیا میں بہت

محمد کا کرئی نکار جو دنیا میں نہ

پہنپولا شک کا تہ جو پرجانی

جسی ہم عشن سمجھی ہیں محمد کی وہ



و عاتق منقبت سب بلبلین باکین گئی تھرکی

و دال جنگ باغ عالم میں محلائی

میر و اداس کا ہون جو مر اے مصفیہ

لوش اگر ہو یا دین تو دستگیری

کوثر کی موج موج میں دل ایشی

کٹ جہانیں حسن کا تیری نظیری

تخت طلا سی ہی بھی بہتر حسیہ

فرمان حق بہ دال یہ نان سیر

دستانہ باغ دل میں خاک سیر

پیر و تجھ ایسی پیر کی بی پیر گزین

کب چشم سارو سنا سکتے

منظور و عشق بر شفت سی ہو

شاہی گدائی ایک ہی تیری عشق میں

کدیم کی ہی شگاف ہی سناہوں



دریا کی ہی موجیں سی غمیں ہی ہوں

سیبِ قنیرِ یارِ فی چنوائی ہیں گلشن

بس تیرے بلند و ہر سی جانِ تمن نہیں ہے

کراچی بولفتِ محبوب کی تو کیا

ہنگامِ وغایتِ محبت ہی ہے قابل

کو خرم ہی ہی پر نہ چلی پس سہارا

جسطحِ مری چوٹ ہی مجنوں کیان

دنیا میں تہا کرتی ہیں نراتِ مساف

ہمکنسی باہر ہی مکانِ دنیا

کس طرحی چوڑ و نگاری پاؤں کی

ایکونسی بٹی ہرہ کی بینِ تابع فرمان

صوتِ کہنی یہی نہیں بیانِ کہنسی

پر شاخِ نہیں پائی ہی بہرِ رسی

بیدا و نکرِ عہدہ تو بیدار گرا ہی

دیگانہ لپٹ قبر پر میری اگر ہی

اینگی بہلا کونسی منہ پر پترِ رسی

ہو دیگی پر ہی ہمیشی زیرِ وزیرِ رسی

ایذا تو نہیں پائی بھرِ جگرِ رسی

دیکھی ہی نہیں ہمیں ن پر خطِ رسی

سنعم نہ ہو س چاہتی پھر بھرِ زری رسی

ہو جائیگی اس دل کو محبتِ رسی

فائل کی ہوس کی ہیں ترِ پورِ رسی

دیکهو مری لدر کی ہی کی لمر ایسی	عقلا کی طرح دھم دین بھی ہی ہی
ٹہنی ہی کالی کوئی ٹہم شر ایسی	جسطح مری آہ فی آہ سنو میں لگا
دیکھی ہی دعا کوئی ہی بھر ضرر ایسی	جسطح بھی چاہتی ہیں غیر نشی
کیا جانتی تھی خالی ہی آہ سفر ایسی	عشر ہی محرم کا میر عید ہی محو
اللہ ہوس ہی تجھی اسی مفت پر ایسی	دل میرا الی کیا ہر ہی ہی
فاصد تری مشن مجھ ہی خبر ایسی	دل میرا آہی کت آنگی بند
تیزی ندا کہا بھر خدا نیست ایسی	پسا نہو پلو نشی نکل جاتین شر
چشم دل خوشتر ہی تری غم میں ایسی	پنچویں بھی کہیں تو فوری میں
ایدا تو اوٹھائی ہی بہان بستر ایسی	مکھو ہی نہ فرقت محبوب کا خیر

عقلت خواہم ہستی بدتر	لطف باد غم و جنتی مشاہد
----------------------	-------------------------

ایسا پرہیز کیا جان سچا ہی تنگ

حلقہ کیسوی خوش بین اسکن ہوگا

قد کشی کتبی سرسری پر چل رہے

سنگدل چن شرار سی وہ کب خالی

کیا سبک ہی مراد دل غش ہی کیا

سانہ باد صبا جلتا ہی میخانوں میں

کیا حالت ہے کہ وہ جاتی ہیں تلوار کی

پھر کہی بسل شیدا کا نہ ٹوٹی مسکن

پھر مریا غم بہر سی بچک جاتی

بار شہار ترش سی ل شیرین ہی

ہنہ کی کہاؤ گی یہی کہتی ہیں جان

نکین لب کا مزہ پوچھی بیمار و نسے

سرسری کرتا ہی شانی کوئی سرکار

طوطی لب ہی کہتا ہی طر حدار و نسے

کبھی ادا ہی اسی بت تری قرار و نسے

کیا کہلو نا ہی کہ لی لیتی بازار و نسے

بھر کی چلی نہ ذرا ہوش میں منجرا

بات یہ وہ نکلے نہیں دوار و نسے

فلح شاخ ہو لکھو اسی گلزار و نسے

ہم چکا کرتی ہیں گلزار و نسے

کوئی فرما طلب کتبی کہسار و نسے

باکین اہ گل میں نہ کہ دوار و نسے

روشنی عارضی نور کی بھی برکتاً۔

کارِ بیکار کیا کرتی ہیں الکی رقب

باربر وار کہا ماتہ لفت بہت

کیا ہنسنا تگیا بھلا باغین انکو صا

خاک ہو قد صنوبر جو علی خانہ گل

کوش گل تک تو ایشی کمی ایشی نیاز

جنسِ لب ہی ہی عجب خیرِ بزار و نہیں

لفظ لا اور نہیں نا کی سوہا نہ

جو کھا وہ ہی کرو جو نہ سنا جانے

یہ وٹس رہی و رہا علی پڑی ہی اور

یہ صبا حست کے چہستی ہو نکھوار و

پرچہ لکھوائی تہیہ ہر کار و

ابھی مزدور پکڑو ایسی بیکار و

جال اوڑ جاتا ہی گلشن میں گرفتار و

دل ڈرا کر تا ہی گلشنِ شہرِ بار و

کیا رعایت ہو بہلا عیسی گنگار و

بیچنی الی ہی لڑتی ہیں خریدار و

بحر ہی تنگ ہی محبوب کی کھاؤ

توبہ لا حول تہیں فائین تکرار و

ہمکو ٹھہرو ایسی محفل میں دیندار و



چاند بوعکس مگر کیون جلوہ بند

کو برافسل ہوا لیکہ حد شاہد

یکدلی چاہتی ڈل ہو تو دہشتی <sup>ہمار</sup> چاہتی

علم شمسین ہین جہل کہنی کی سنا

صدمہ خود پہنچی گا پر انہیں گلزار و نکو

ہم جو آئی تو رقبون نی در اندزی کی

جب تک عشق نہتا خیر علم ہی اب تیغ

ناز معشوق تک خیر ہی اب فت

منہ بکرتا ہی پاؤشی نکلنی ہی ر

یل شک غم خونین مین جگر بہتا

کیا برئی ت ہی ل لکی مکر جانا و

حرکت دہر مین جانی ہی سیا

بوی تسبیح ہی آجانی ہی ناؤ

مشون ہی کیا کجبتی غمخوار و

کام لینا ہی سراوار ہی سکا

کوئی سر پہوتا ہی با علی دواؤ

اہلہ پھوٹ کیا باغین ان رو

کوئی ہنگام غاہیا گاہتی رو

گاہان سستا ہون باؤ کی طاؤ

آج جانی ہی تریا منی ہتیار و

شفق شام ہی رہی ٹی خونار و

چو ہی در تی مین دینین دل آزار و

میتواری پکو تسح گلی میں اسجا

غبالان چمن چشم سیکہ بہاگی

دیر بازی نہ سہی زرم و غامین

حسین آہی مہین پختہ گل سی مار

زاغ بن بن کی رقیب آج ارجانی

دہو کی دیتی ہیں جلاتی ہیں غضب

کیا ہمیں ہیں ڈراتی ہو ہیں سولی

جنکو لذت نہیں کیا او بکو نکلدا

چاکروشی ہی کہی بند نہیں ایضا

کیا کہیں ہو مطب میں ہتی نسخہ

اختیاج ہی مرئی ل کا نسا بحر کرم

بات ڈر کی کیا کجی ہشیارو

پھر کتی باغ میں صیاد ہی بچارو

پہو لو کی گویاں کہلو ایسی بہارو

پہو لو کی گویاں کہلو ایسی بہارو

سج پہر جاتی ہیں مقفل میں کیا اندرو

اخذ او ند بچائی ہمیں عیارو

کون باد ہوا عشق میں لدارو

تیریاں خم کی پچوایتی سونوارو

دل لگی کرنی لگی غاشیہ دارو

پوچھی وصل کی پریا کوئی عطارو

ہلکین پنجو رسی ہیں انگہین ملین فوارو

کوئی سوتا ہی ملی الفت قاتل کا آہ

زخم گہرا ہی ملا لیمبی اندازو

گوڑا ہی تری پہلو میں گمراہی مہر

اپنی اختر کو ملا لیمبی ان تارو

ایڈتی پھرتی ہو سکونا تو اتنی یاد

اس ضعیفی میں ہوئی اپنی جوانی یاد

بہول جامی آدھم کی ہی اپنا پیر

ای پیر نیرادو تہیں آتش فشانی یاد

وہ زمانہ اور تھا بشیر میں اس سنہیں

خواب سے کچھ اجابانی کی کہانی یاد

جور تہامی جہان سب ہو لجاتی ہیں

اپنی بند و نیراوسی کیا مہربانی یاد

وہ عنایت مرحمت مہربانی یاد

خود فراموشی میں چاہو کرو ریاہی

تجھ کو قاصد کوئی پیغام بانی یاد

بہون جا یگا وہ لکھرا اور کر جا یگا

آپ کے در پر نہ آؤں گاکہی کہتا ہوں

مجلو موسیٰ کی حدیث لہنی یاد

کس سے خجہ کر رہی ہو کیون ملی ہیں

چہ گلیا کو یہی ہماری کچھ نہ گلیا

اوٹھلا

خند گل شک لب و نو با هم ملکی	کیون لاتی بو من بی گلخستانی یاد
شب بونی بی لقمین گنگی کرو آشیو	همکو شبهای سکیه اک کهانی یاد
انگین هوگا که تو بی خاک	همی کهانی یاد
تغریب محضین دنیا بی عجب هم جهان	اس غزلین همکو اپنی نوحه خوانی یاد
بنوق میرا تره چلی تیری پون چلین	کس قدر در تجمی اپنی روانی یاد
ای فلک یاسا ته ته بی هم الگ درین چرخ	همرانی رتبه دانی قدر دانی یاد
روز سامان موهری من مویران کو انکی	هم نه آئی تو او نهین اب میرانی یاد
قیسری ای بت سیدین ال اپنی بان	تیر اول کیا بلاتاها جو که ثانی یاد
سرف تسکین من آئی من کها چمن	چو چمنی هوگی صفت شیر خوانی یاد
کوئی محنون بی آئی با یگلاس کی پاس	هم سگ لیلی من همکو پاسانی یاد
نید سی حبر و وصال با یو مثل خیال	یه ترانه شکو مرغ بوستانی یاد
خاک کچه آتا نهین صورت صورت	بس و نهین اک عاشقو کی دلستانی یاد



۴۲  
بسطح جنگی بین سی مصرع تر باغ

نا توانی سی ہی مجکو ناتوانی ہائی

عکس و شای بد خوشی نی پنا یا نو جوان

ای تبت و کہی عاشق ہوں بروہ

بہو اجاتا ہی ہر اک مضمون سنگار

جانتی ہی سو او سکی نہیں کوئی

سباری حوال بہا سنی آج ہمیں دی

ایریان اہلما کی رگڑین خاک پر مٹی واہ

کہنہ آیا عمر بھر لا کہوں طرح تشویش

خط کی لیشی نی مرقا صد پر کہتا ہی

تجکو افسی ما دیہ شیرین زبانی یاد

نا توانی رہ گئی بس نا توانی یاد

تجکو اسی عینک ہماری ناتوانی

میرئی لکڑ خیم تیغ صفہائی یاد

شعر کا سیکو ہی یوان فغانی یاد

ذات حادث ہی تجھی اسی افغانی

اغش ل کی ہلو لیکن پیشخوانی یاد

ہنسہ بلانا ہی تجھی اسی یار جانی یاد

نا تو لیلی کی ہکو سار بانی یاد

خط نہ لکھو مجکو پیغام زبانی یاد

دل میں چلتی ہیں کو ظاہر نہ نہیں

سناسی کوچ تو اونکا پراسکو کیا کہتی  
 سی لگا کی سیاسی کیون اتی  
 صدی کہ ابھی ات ہی بہت باقی  
 کہی تجکو ہی دریائی دکھاو کی  
 ہزار کرسی ل لی لیا بہلاری  
 وہ اور مت نظیر کسی محبت کے  
 بس اب ہی لایگا خط شاہ کالہ  
 ہزار اتین ہی گذرین ہی کہانی  
 چوبک ہوئی آج اہل سنت کے

زبان خلق کو نثار خدا کہتے  
 اندھیری انونکا ہسی تو ماہرا کہتے  
 غضب مرغ سحر تجکو جاگتا کہتے  
 تہین جہاز محبت کا باخدا کہتے  
 جبین آبا ہی تحکو برا بہلا کہتے  
 وہ تیر چوٹ کھا اپنی ہی خطا کہتے  
 تر شا رکو تر رہتے ہما کہتے  
 تام کچھی سکونہ کچھ سوا کہتے  
 غضب آتی ہیں وہ ادا قضا کہتے

چلین کی جوہری بازار میں چو لفت

کباب کی تو خیر ہی دل بہنا ہی

غضب کا ٹہی ان ابرو کا اسی قاتل

غضب کا جو ہراتی ہی اس کا

ہو اسی عشق میں خاں خاں کا

سلسل سکو لکھا ہی پچ دار تھا

عجیب سی ہیں اور عجیب آمد

کسی سی پردہ نہیں چار باری پر

شراب خانی میں جہکرا نہیں قاضی

دبا کی دانستو نشی تاہی میری

جو عشق مانگتا ہوں کہتا ہی شہ

یہ مار شک محبت کا سلسلا

شراب خانی کا کچھ حال سا قیاس

یہ اوچی زخم نہیں ہیں بہین کڑا

تس ہیں سکو پچا کہتی

تس ہیں سکو پچا کہتی

ہمارا مصرع خوش کیسوئی سا

وہ لڑکھرائی ہیں کچھ برس جفا

جو منہ میں آئی وہ باشوق ملا

ہمیں تو بنت عنتب استنا

یہ نشی مار چکی اسکی اب دوا

میان فقیر کوی حسن کی دعا

ہزار دستون کی کہیر کلاہ کچھنی  
یہ حسین اتاہی اب تک خوش قبا

تراب پای سینان لکھنوی ہے یہ

یہ خاکسار ہی اختر کو نقشیں پاکتے

پیر و اوسی کا ہونچ مرہ مصفیہ

نعرش اگر ہو پاؤ نہیں تو دستگیر ہے

کوثر کی موج موج میں یہ دل اسیر ہے

کب دو جہانیں حسن کا تیری نظیر ہے

تختِ طلا سی ہی مہمی بہتر جصیر ہے

فرمان حق پر وال یہ مان شعیر ہے

و منسا زباغ دل میں جباب ہر

پیر و تجھ ایسی پیر کی بی پیر کیون نہیں

کب چشم مست ساغر صہبائی چہٹ سکے

نظر ز نذر عشق ہو شفقت سی ہو

شاہی گدا آئی ایک ہی تیری عشق میں

کندم کی ہی شکاف سی ہونچ



اکیس کا رہی ہیر نیکھی کا انکبہ سی

چہانی گا خاک تیری گل کی فقیر سی

کیا منقبت یہ نظم میں لکھی گناہگا

بخشش کی شر کا توازل دینی رہی

میرا وہی قیامت صغرا میں وہ

سائل اوسی سی ہونچ ایس پر رہی

میری علی کا عشق علی ہی متہ

احمد احد کا یار یہ اوس کا وزیر

کیونکر اوٹھا اوٹھا کی تونگو گرانہ

محبوب کا حبیب ہی ہی قلعر گری

ثابت قدم رہی گایہ امید ہی بھی

آخر علی کا عشق ترا دستگیر ہے

نظر محراب پر تیرے

تھپ آجای ابی تیرے

خالی جانے گا کیا اربد

دو دنیا لہ سی کر حذر بد

مسی آلودہ لب پیرا نہیں

برق نالہ اوس کو دیر بد

شبِ وقتِ مین کروٹیں لیکر	پہلوئی جسمِ فی کیون کر بدلی
کب تک یہ چکوِ دل بھر کی	زلف سی آئے چاند پڑلی
کیا کس ق فی بدنِ نیلا	اڑی جاتی ہے باؤ پڑلی
کیون پریشان ہی تیری لطفِ ربا	اگنی رخ پہ سحرِ بدلی
اسی شبِ حسن تجھ کو کیا پروا	مجھ سپاہی کی ہوا گر بدلی
چشمِ تری فدائی ساقی مین	چاہتی مجھ پرستہ کر بدلی
لوٹ لیگی سپاہِ خاموشے	دل کو یاس سے روج کر بدلی
شامیانہ نہ خاکِ زوچ ہو	سرِ تربت نہ ہو اگر بدلی

ہوشون پر ہو میرا دستِ دراز

نونی اختر اگر نظر بدلی

دارفانی بن عشق حق باقی

او کی نامون کا ہی سبق ہے

طفلِ مخپہ کو گوشمال دے

کس گلستان کا ہی سبق ہے

پان کھا کر کب سے

کب سے

نہ ہوا حافظ کتب خدا

مصحفِ رخ کا تھا ورقِ با

خوب جھاڑی زمینِ شعر و غزل

آسمان کی تین لب طبق ہے

مہر و شش نورِ مہ اڑاتی ہیں

ہی سہ صبح رنگِ حق ہے

سیرِ بالین نہ آیا عیسیٰ دم

جلدِ احب کہ ہی زریں ہے

کھینچ لیتا ہوں اک نظارین

کسی گل میں نہیں عرق ہے

دستِ وحشت کفن کو چاک کر

دومِ خف سا ہو جو ہو قلع ہے

تیغِ ابرو کا منہ نہ مڑا قاتل

تیمِ سہل یہ ہی تسلق ہے

دلِ مہل کی موسیٰ بی بی

سہر گل پر جو ہی عسرق ہے

تیری غزلین فہا میں ای ہست

ہن اگر ہی تو نام حق باقی

سیکستو جام کی کرشم کی کسین

بال تہی سینہ سپرل مرار دسین

ساغر و کی چلکنی کا فراٹھیس

دل ہی بون ہین وح ہی دسین

احباب آج ترا کام سن کٹھن

پہنہ سخت جراح دیل ٹھیس

چشم گریان می ی ملیلو اس کسین

کیا خیال آج مجھ دل مر کس دسین

عارف و چال ہستیرہ جواس سین

پر ہی فوجی کیا صیادنی اسپر ہی

دل کہا وحی ہیر آتاری منجالی

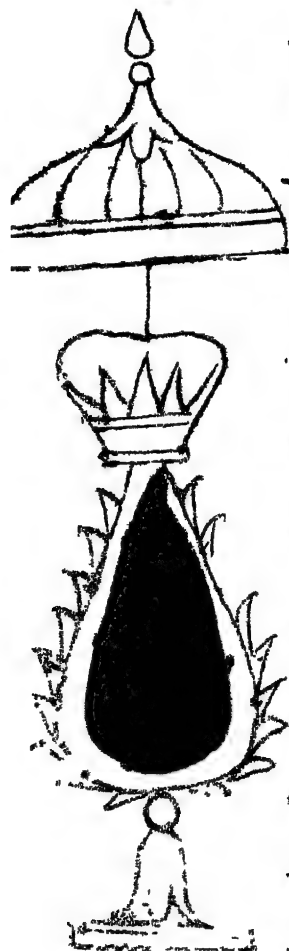
دارخانی میں کسی ہل تقا مجھیں

زلت کہ لہری ٹوٹی نہ مرا ناز دل

میں تو اس وحی حبابی کا ہون باز گاہ

میرا گل پیرن اوڑھی گانہ ہرگز کو

قول مطرب سے زنی نغمہ سرائی





مری بقیس کا مردہ مرا ہد ہد لایا

آج انعام ہو کیا تاج تری کین

ہمہ تن چشم بنین کیچ نہ مر غامن

چشم بھل جو تری ٹوٹنی کی گھن

نالہ آہ سی اک روز برشتہ ہوگا

خون ل میر جو اینغ تری کین

رنگ گدیرمین بدلتی ہیں سینا چہل

اختر زار تو مدت سی ہر اک ہشتین

رنگ نہ ہر غیرت جڑیں

مین سلیمان یون و بقیس

خط شوق سے جو ہد ہدنی دیا

دل کا عالم عالم بقیس

آج دی انعام مج کو خند سی

ای سلیمان نامہ بقیس

واغ میری مثل خور روشن ہوئے

وہ شعاع حسن بریں

کیا بتا عشق سی مکی چشتی

اسی قبو تم پہ یہ دل میں

قطع کرد الونگاراهِ عشقِ مین

که بختِ پایی ل تری ز بخیزد

تا کی سو ہی اگر کرن گئے

تقش پاکی طسج سہ جم گیا

تیر ز فزاری مین ہی ہی نازی

عشق سی ہی سنکے صورتِ نمود

جس سی اختر سی ہوا تھا سنا

پیرین مین سوزنِ ادیس

کہر با ہی یایہ مفا طیس

ہر رک ورشہ تین ہی تیس

سکی چو کھٹ رشک مقنا طیس

بوی گل تو سن صبا سائیس

بیس مین ہم و اگر انیس

آج و عطلالع بر عیس

پر جاسی شکرم اگر خار جس

بی بال پر کو دیکھی گا صیا و شعلہ

کس اچھین س گل فی اثر کیا

سینی مین گر کی تو ہمارا نفس جلی

تا نظر پڑا ہی جو تارِ نفس جلی

منتارِ عنذیب سی تا نفس جلی

۶۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

بی مهر و شکی یاد ہی دہری علا

فسوس کہیں رہیں آتی یہاں خوا

اشی ہ حسن شک نہ کہ مجہ غریب

نکرا جگر کا غیر کو کب نوش جان ہوا

اوش و ش فی ہاتھ میں جب لی

غیر کسی میان نہ کیا کر تو مھر

بی مھر تیری یاد جو میں سر و مھر

سب بیتی عشق کی آہو غن آ

مالی کرنی طائر دل تو نفس جلی

وہ قافلہ ہی بسین جہن جلی

صیاد بال و پر مری بکلی جلی

بیدا و مجہ پہ ہو جو دل و ادر جلی

وہ شہد ہوں کہ شہی سی جہن جلی

گرمی سی کیا رقیبوں کی تا نفس جلی

ای سنگدل شہر سی ہم نہ جلی

دس تیری چو میں ہیں ورس جلی

اختر خدا کی نہ کیسی ہوس جلی

رخ ترا اسی مھر و شمع جو خورشید سے

نوشدار و تنی لب جان جگر پریش سے

جال بین ز نظر کی صید ترا <sup>پہنچ</sup> سے

دیدنی ہی سیر گزارِ جهان اسی <sup>ننگ</sup> سے

ابر و دُشی آبر و رہ جاگی اسی <sup>مارو</sup> سے

ٹھاکِ مین کیا پاؤگی اسی می <sup>سختی</sup> کشو <sup>میں</sup> سے

لکھ دوغ حسن و حُش <sup>میں</sup> مین <sup>میں</sup> سے

روشنی پر خراب و کی سیاهی کُہل گئی سے

بحرِ مین ہی طبعِ بوسر و مھر کا <sup>مرض</sup> سے

ایک <sup>میں</sup> <sup>میں</sup> سے

قطع <sup>میں</sup> سے

دوغِ دل میری مقابل ہو گئی تھی سے

زہرِ پہلیکاسیحا اس <sup>سے</sup> سے

کب ماتی ہوگی مرغِ رو حکو <sup>میں</sup> سے

سبزہ عفا کا عالم ہی تھاری <sup>سے</sup> سے

رخ ترا ہوگا نہ شرمندہ <sup>سے</sup> سے

جام ہوگا کانسہ <sup>سے</sup> سے

کھدیا ہی اوشِ خوبان <sup>سے</sup> فی <sup>سے</sup> سے

ربطِ اقرون ہو گیا پھر ماہ اور خور <sup>سے</sup> سے

جائگی دل کی حرارت وصل کی <sup>سے</sup> سے

اگر اس عشق کی تائید <sup>سے</sup> سے

کرنا ہوں اگر <sup>سے</sup> سے



خالِ پشانی سی او سکی سا منا کسنی کیا

کو نسا اختر ز یادہ ہو گیا نا پسید می

خوف بیل کو کب ہلاک میں ہے

وہ شہِ حسن کیا سزا دے گا

عشق کیا مہر سی زیادہ ہو

و خستہ کیا دکھائی حسنِ غلیظ

اتنی لاعن ہوئی کمر سی ہم

غیر کی آنکھ میں کشتکنا ہے

اپنی بوسی خستہ نہیں او

آتش گل سی بسل کی ہو کا بننا

باغبان آج کسکی تاک میں ہے

پرچہ اخبار کا تو ڈاک میں ہے

ذرہ حسن میرا خاک میں ہے

لطف جو کچھ ہی عشق پاک میں ہے

کہ گریبان ہماری چاک میں ہے

آج تنکا جو او سکی تاک میں ہے

بد و ما غمی گل کی تاک میں ہے

آج صیاد میری تاک میں ہے

فری خورشیدی چمکتی ہیں

مہ خوب کا حسن خاک میں ہے

تار کیسویں منسرق تہا سڑ

اس لہی شائیکی وہ چاک میں ہے

میری مٹی خراب ہوتی ہی

و امن بہت کی چاک چاک میں ہے

دوست اپنا بسا دوا حشر کو

پاک باز و مزا پاک میں ہے

میلون کی ہجر کا سامان ہے

گل سی گلچین کا بھرا دامن ہے

کچھ بچوڑن تو ابھی طوفان ہی

آسمان سارا مرا دامن ہے

کیا درمضمون ہیں نعل بی ہا

یہ دیوان شاعری کی کان ہے

نطق فی انسان کیا حسیہ کو

در حقیقت آدمی سیوان ہے

آتش دل سی چرخ مینا می تر

اک پلک سی زو کا طوفان ہے

برہن کی سامنی مٹا بھون

میری یہ لانی سی ایمان ہے

عید و یحییٰ بن یسہ قربان ہے

شاید اس کے نظر ہر آن ہے

وہ وہاں اور غم بیان جہان ہے

سوزِ دل سی شمع ہی گریاں ہے

میری وحشت کا اگر سامان ہے

فوج کر چلے تو چہر ملنا

آنہ دل کا کدورت کے ہو پاک

نوبتِ شادی سی ہی سینہ

وصل سی ہی گرم جو پہلو ہی

پہاڑا می دستِ جنون گل کی قبا

دم میں کس کس دم سی خستہ جی

یہ حکایت احسان ہے

ہوئی ہی خستہ سالی قضا کس کو گوارا

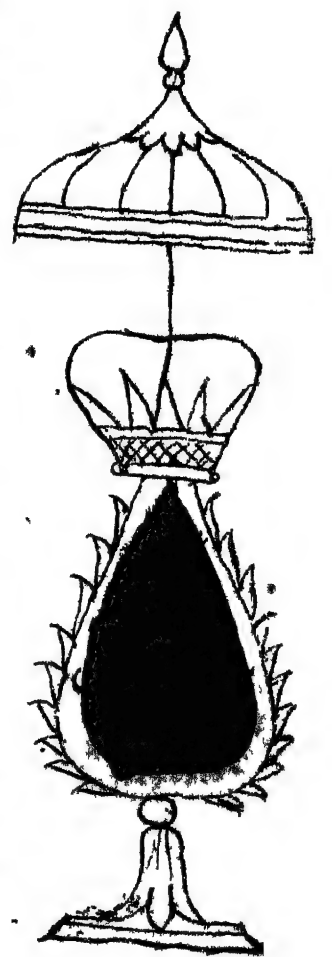
ہر اک کراہتی عرض کا گویا ماہِ پارا

کھار

زمینِ شعر پر وہ قانیو میرا اجارا

ہنلا ای ستمگر کس کو خاک

کھار



تمهاری جوان چشم فی جنگل نیندا من  
عجب کیا سو کہد کر ہو مرگ چلا امر حق بین  
ہوا برعکس جمع کید گر پر خاش سنی  
طلب عشق تو قص کو کمال حسن کر گیا  
مرسی فی سہ پان قافین دنی میں ای محنون  
سمان کہ دم تھیں گردش سی پو کا دکھنا  
ترا شاتہا اگر تیشی سی تو فی حسن شیر شکو  
صد کلم کاروان

مجھی جنت بہت افزون ہی اسمین  
مری جنت کی اگی اب ہرن ہی مچکا  
چمن ہی بان ہی گل ہی میل کا نظار  
مہ نو صورت ابرو ہوا وسکایہ اشبار  
جو وہیلی شامل شیشہ دل میں اوتارا  
مجھی ای آسمان قونی زمین پر کر اوتارا  
جنت ای کو مکھن تپہری اپنی سر کو مار  
ساتھ مل کر مرادل ہی بکار

عروس حسن سی

اگر تو ادا داری تو بہ اختر سی تار



ہستی کی قیدی بہت دل تنگی

تسخیر ملک سی فقط اتنا عمل ملا

پھرتی ہی گرد شعلہ رخ روح یہ مر

جانب و کبٹ سپہ پروا کبہ بار

لڑا تامل ہی دس سی شکست

عاشق اگر نہیں کسی آہو نگاہ کا

شتی تہی کبہ جا کی حجر جوتی ہیں

کو چین اسکی جا ہون میں ل کی پاہ

کیا آدہ ہارنی دکھلا ہی نگ

کیونکر نہ اٹھون پٹھین تری پین قیب

کیونکر بوت کری نہ ہمیں سی سراز

فانی ہون مجھ کو نام سی ہستی کی

مدفون جتنی خاک میں تیمور لنگ

سب جاپن شمع کی اوپر تپتے

کولی ہی تپلی چشم کی ٹرگا تنگ

ہو خاک فتح موز و سلیمان میں جنگ

پھر داغ داغ کس لہی جسم بند

جا کر جو دیکھا صاف تری کانگ

یہ آہ وہی جس میں ادھر کی نگ

مدتی جو خزان تہی انہیں ہی نگ

اسی ربد غارتی محفل کانگ ہی

محمود دیکھا ہون شہنشاہ و سنی سنگ

کھڑن کی محسی جوڑتا ہی بنی سب | کیونکر نہوتیں کہ تو خانہ جنگی ہی

ختر کی باغ و فک پر اس درجہ ہی بہا

بیزنگے زمین ہی تو اد سین گے

خدا نہ کیونکر ہو مری یار کی <sup>بیت</sup> | سید ہی جو تراشی ہی گنہگار کی <sup>بیت</sup>

بڑہ جانیگی کر کہت گل عری <sup>بیت</sup> | گہٹ جانیگی گلشنین طلبکار کی <sup>بیت</sup>

مڑگانگی چہرتی ہی پیا کیند ہوئی انت <sup>بیت</sup> | انکھو لسنی و تار و نہ گنہگار کی <sup>بیت</sup>

ای غنچہ ہن بوسی تری سہی آنا <sup>بیت</sup> | دانتون ہی مین جلتی گنہگار کی <sup>بیت</sup>

دیوانہ ہو مین فنی گیسوی کم <sup>بیت</sup> | سونکھی نہ کہی انکی تلواریسے <sup>بیت</sup>

بہولی سی کبوتر مر خط لایا نہ <sup>بیت</sup> | اسی طفل نہ مل مرغ گرفتار کی <sup>بیت</sup>

سودامری ہر شر کا دکا نوین <sup>بیت</sup> | چہر پہ جو ہوتی نہ حسد یار کی <sup>بیت</sup>

کوڑی ہی نہیں پس جو جراح کو دیو	سینی پہ کٹا رسی لگی یار کی سینی
پر ہیزد و اسی ہوا اتنا جو طبیبو	انگھو نسی زیادہ ہوئی بیمار کی مہنی
ای بنتِ عجب سنی ہ شرع ہی ہو	قاضی چڑ ہی مہتی ہی خمار کی مہنی
گلچین کو عبتِ رشک ہی کس ہو لگی ہی	دعویٰ ہی اسی نہ پہ کہ ہو یار کی مہنی

کس کرسی صندل وہ لگاتی ہیں حسین بہ

اختر نی گہسی ہی بہت اغیار کی مہنی



نہیں طاقت دہوانی قبر پر میری اگر پئی	ز بس مومن سوختہ کشتہ جلا دو و جگر پئی
صدائی قالد خا کے ہی ارباب تنعم کو	کری روح جبریل اس کاروان سی ہی سفر پئی
حجر اسود کو چوین گی بیتِ سیاہی امی ابد	نہ تھا اس سنگ سے ہرگز کسی سنگ پئی

عجبت ای خضر اس یرویس میں تنہا کی	بچکانسی سفر پئی
----------------------------------	-----------------



کمانکی طرح چپی چاند کادل پزی پزی  
اورانی بن تدر و حسن سی نور حر پہلے

بہجی و حدت سب و یکدین کی کسی کہیں  
کسیکے چشم حق بین ہو گئی تیر نظر پہلے

ستار و سپر ہوا ہی تک چشم یار کا دہو کا  
ویا تیر و نسی چلنی ہو گیا دور پہلے

سیہ لہو کی چچی دل ہی گر روی توشی  
شب برانین منہ نہ کہلائی گی اپنا پہلے

ساتھ اس شگب میں جسے ماہ رو یو لگا  
پر نشان ہو گئی جمعیت محل مگر پہلے

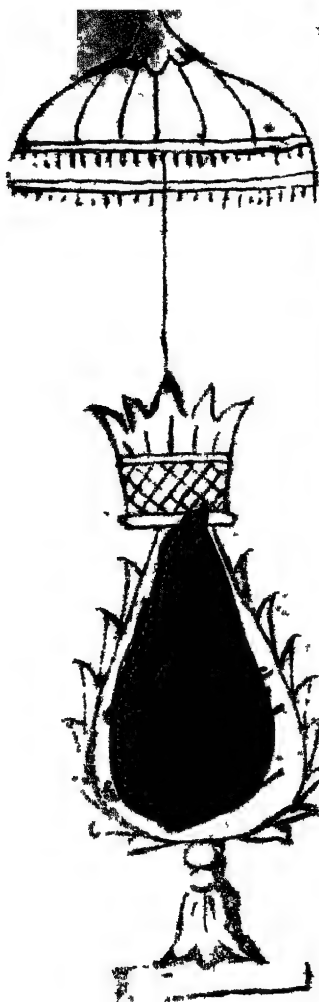
سفید می آئی کیا چچی عکس بردار عہد  
سہ سو جانگاہی منعمور کہنی سی زہر پہلے

کہلاتا ہا تہہ ایسا شاعرانہ  
چہ نام خدا باند ہو کر پہلے

اثر ہی اس گرفتار میں مجھ پر کند ہوئی  
کتر ہا ہی اگر دانستو نسی و صیاد پر پہلے

زما سیکاپی ہی نگاہی اختر تعجب کیا

وہ اب خورشید روی جسکو دکھاتا تھا قمر پہلے





وہی کس نظر ایسا مجھ کو جامِ کر خالی

پہکتی کام آئی ترکِ چشمِ یار کی اگی

شبِ قتِ نی میری یونکو چو سکھوٹا

شکافِ تخمِ شمعِ بی شکوفہ کو می مضمون کا

ہمارے عالمِ وحشتِ لیلیٰ شکباتی

ہوا بازارِ عالمِ مین جھکرا شرع کی

لگاتا ہوں عجب لکھو سر پر سنگِ رگڑو

شبِ سیمین قصہ حسن کا عاشقِ بنائی کا

ہلالِ عیدِ مجھ کو کم نہیں ماہِ محرم

قاعِ حُجّانِ غم پر ہی نہ ترسا مجھ کو

رقیبِ یہ جل جل کئی نالو کی گری

برنگِ شیشہ کر ڈنگ وینچن جگر خا

بچا جاؤ گھانسر کی چوٹ مین بکر خا

تری شیرین لبی سنی کیا یہ نیشکر خا

زمین پر ہی آسمان کی نظر خا

وہ مجھ کو کچھ صحر ہو گیا ہی مجھ کو خا

چکر کر جنس دل کیا جا بیگا اسی غم خا

ہوئی ہی یاد چو کہت کی واپسی خا

پریشانی بہت ہی مین چلا ہوں کدیر خا

عجب ای خضرِ بچہ مین کچھ ناہون سفر خا

نہ توڑیں دل کا ٹکڑا ہاتھ پر کھدنی خا

ہنسن ممکن ہمارے ہا کا عالی اثر خا

عجب ہے اس دنیا میں انسانوں کا ایسا اختر

نہ پایا سیو فانی کسی کوئی ہمیں بشر کا

چشمِ وحدت میں معشوقِ لاٹا

کیا معاشی ملا ہمو نہ مضمون میں

روی خورشید پر بخیر ملی گیسو کی

ریخ یوسف کا ہی یعقوب نے کتنا

کشتی رینی تکتے پر نید آتی ہی

بیجا بی ہی مگر داغ کا جو ہر نکلا

بوسہ غیر مرادیا ہی جہلا تا ہو

اکسلی تقدیر میں ہی وصل بخیر صبر

حلقہ چشم ہی اک خانہ سلطانی

حلقہ زلف کمر باندہ سنا دانی

اس کی ہو سی صحرا میں پشانی

گرگ و کی یہ تریح پہ مین بہانی

سوتی جاگی ہیں ہی چاہ میں وہانی

یتیم ابرو سی مہ نو کو ہی عروانی

دہنِ خم پہ قاتل نکلا فشان

پیش آتا ہی ہی جو خط پیشانی

ایسا معشوقِ حقیقی ہی تو اسی پروردہ نشین  
 آئینہ کو تری تصویر سی حیرانی ہے

عیدِ آج ہی گلی گلی کر ہی دج مجھی  
 اسی خلیل آج یہ عاشقِ ترا قربانی ہے

نہ پڑا سورہٴ یسین دم باز پسین  
 اسکو مشکل ہی مری وح پر آسانی ہے

زلف کا عشق نہ اختر سی سنی گا وہ ماہ

شب کو کوئی قصہ ترا طولانی ہے



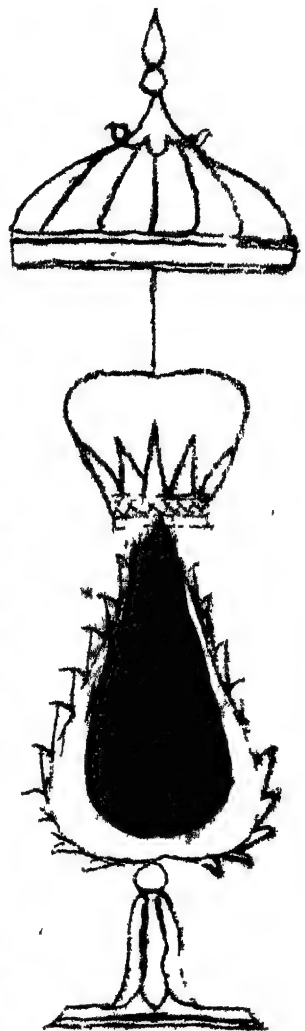
اور ایسی بیلِ ادائین تہی  
 سین کی نکل پر جہاں تہہ ہر

کلاک کا پار نیلے کاٹی ہو  
 یہ آواز بن اندھ کو جو بہاؤ تہہ ہر

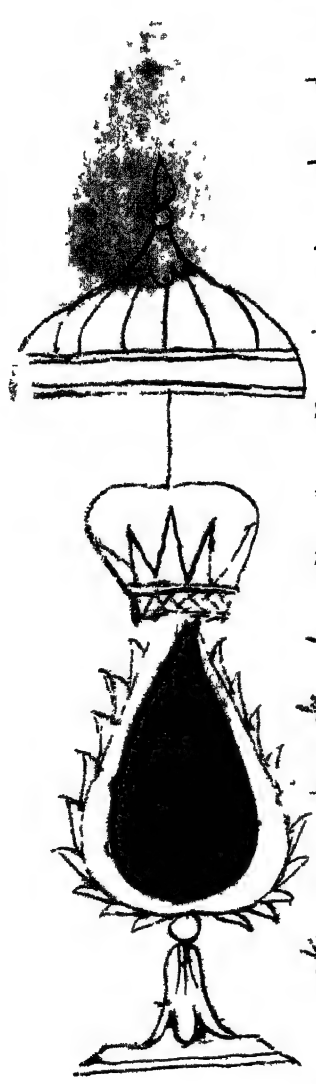
بنی مثل فرماؤ  
 میں تہہ ہر

بلاؤں قیبا آج زلفوں کی سی  
 بلاؤں پہ لو میں بلاؤں تہہ ہر

ہوئی میرک خوانِ مرہم سی گہاں  
 جو پر تیج ابرو کی کہاں تہہ ہر



دہن تک یہ زلفین جو آئین تمہارے	سکندر پہ ہوا ب حیوان کا دہو کا
اگر نکبت زلف پائین تمہارے	پریشان کرین ذرہ حسن عاقبت
جو عجب تک آئین صدائیں تمہارے	گر ہ غنچہ گل کی سفار کہولی
گلو تنگ بین پھر قرب آئین تمہارے	کسی کج کلمہ کا سہا مارح ترا
گلا آنکا کٹواؤں برنگ گل کی	صدائوں کو سنائیں تمہارے
کہاں میں وہ ستیا رہیں روز و شب کے	
خواجہ محی الدین صدائیں تمہارے	
میری دلیں ہنس رہی ہیں گلی ہے	جو کیو سی دیدی انکھنی گلی ہے
کیسین چشمہ خورین لہرائی لہنے	کیسین رنجہ گیوٹے گلی ہے





یہ مشاطہ کسی ہی دنیا ی فانی

ترش ہوئی خوانِ نیاسی جب

مری شعر کا گہر نہ پایا کسی نے

ہوا پیر مرد و نکو آرام کر

جو ای ہجر و صلت میں بھر کر وہ

جس حسن میں عشق و ورہی کہاتا

پڑا جس گلستان میں وہ پاسی زار

وہ شیریں کرتی تھی شیریں ہا

جو مائل تھی سپر بہکنی لگی تھی

مری زان شیریں کی پکٹی لگی تھی

بہت ہزنی سی بہکنی لگی تھی

انہیں طفلِ مکتب تہکنی لگی تھی

رقیبوں کی پہلو سے لگی تھے

کبوتر ہی اس میں تہکنی لگی تھی

وہ گلشنِ سراسر بہکنی لگی تھی

تو فرہاد کی لب چپکنی لگی تھی

اوٹھایا ہی یہ بارِ ختری سر پر

بہت شعر گوئی سنی تہکنی لگی تھے

آبیاری حسن کی ہئی گل تر تازہ

حسن جب ہلکا ہوا نظر میں چہ <sup>ماگیا</sup> چہ

غنچہ ساقِ اولِ نازک تہ کیونکر بند

کیا موافق ہو گئی فصلِ خراسانی

کیا سو و عشق پہنچا تو اگر اسکی بیا

تیج ابرو کی پنچا تیکی تھیں

مار گیسو کوری دم ساز و مطرب

پھر بکڑ جاؤ گھا اُٹنی تکتہ لین بل

اسکی کو چھین دی تری پریشان

کہتی ہیں بنم جی ہی میری شکل کی

منہ بہ کھلا اپنا دکھا کر یہ نہروسی

خونِ داسی ہی عارضِ نیر غازہ ہی

یہ جو سنجیدہ ہوں <sup>ہی</sup> عشق کی آوازہ

سختی آوازِ بلبل سی ہلکا تازہ

اشکِ نین دی عارضِ اپنی غازہ

میرا دیوانِ عری کی شہر کا درازہ

زخمِ جوینی پہ ہی عشق کا درازہ

اپنے پروہ اسکی ساز کا آوازہ

ہر گلی کو چھین نکا پھر ہی آوازہ

خاکِ ربا و صبا کا اب ہی آوازہ

گلِ شگفتہ جسکو چھین تریا خیمہ

اشکِ ہی کی عوض اس عشق کا خیمہ

کو سنا غنچہ دہن دیکھا ہی اسنے باغین

آج اختر ہی مثال گل چین میں تازہ،

[Redacted]

کعبہ دل میں وہی معبود ہے

بنا ہر اے بھی مقصود ہے

شعلہ رخ آتش نرود ہے

وہ پری پہونکی بھی آسیب کیا

[Redacted]

وہ موجود ہے

کیا ہوا میں آپ میں آتا ہے

زہر سودہ ہی بھی مٹی سود ہے

وہ کنی دانتوں کی دل میں نگر گئی

حسن کی یہ آتش بارود ہے

پان کی لاکھی یہ یہ مستی خمیں

دل جو پایا ہی یہ اسکا جود ہے

حاتم دوران فی جان بخشی مجھے

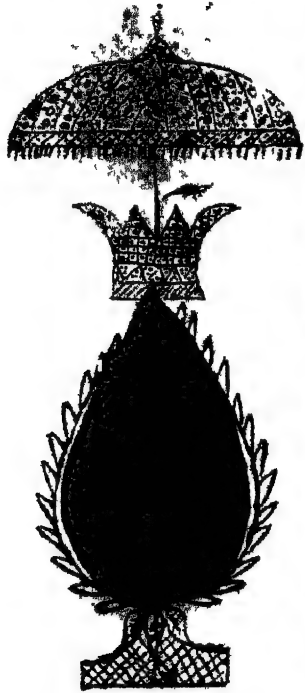
دائہ خال صنم بارود ہے

آتش الفت کی چنگاری پر ہے

دیر باقی ہی صنم نابود ہے

میر دیوان ہی یہاں پر نہیں





کیونکہ اس کو چکیوں میں جانوں بہشت  
خاک میں شداد و سامر دود ہے

صوتِ پیل کی آؤنگی اس میں  
لالہ دل غمہ ڈاؤد ہے

خظ غمہ جا  
ہو ہے

کون ہانی کی کد کے حکم میں

اختر نامہ و فلک نامہ دود ہے

جان بخشی توئی ای رشکِ بیجاغیر کی  
معجزہ تھا کچھ خبر جانی نہ حال غمیر کے

اس گلِ عینا کی ہی اس کرسی آجانی بڑ  
بلبلوں فی باغِ مین دانستہ حالتِ غیر کے

اپنی اپنی عشق میں دونوں اگر کمال ہو  
پہر چہری چل جای قصاٹ برہمن بر کے

زادہ اپچی کلیسا ہی ہوئی صد باب  
خانہ کعبہ کی ہی صورت تھے پہلی دیر کے

سرو قدر قمار فی تیری کہا یا آسمان  
اس میں تیر عالم بالا کی مہنی کے



منع آبی کان کی مچلی ہی پانی کی

میرئی صلت کا شجرِ اغنِ قصہ

کاسہ سر محتب جلیا تھکا میکش <sup>نہ غن</sup>

جامہ آخر ہی بد کردار میرا قطع کر

بیلین دہ ہوینا لوشی گل کہلا گئی

گاؤ کش کا قتل کرنا برہمن کب <sup>حلال</sup> ہے

تیز رفتار کسی زہرہ جبین کی یاد ہے

دو فر عالم میں بس وہ فرد ہے

دونوں صفی ہیں فی حدت پہ

ابنِ مائل ہو گا اسی دنیا میں

زعفرانی رنگ ہی عالمِ نوب

اس بل بیتا میں حالت ہی خوش طیر کی

مختصر کو طول کرتی ہی حکایتِ خیر کی

وہی پر آہ پڑ رہا نیکی کا خیر کی

ایک ساعیچہ نہیں درکار خیر کی

ابنِ سن قی نہیں پڑ مردہ لکویر کی

دوستی میں جان دی ہی ہے کیا ہیر کی

حالتِ خضر ہوا ماہِ سرخ السیر کی

جو مجھ کو اس گلچین مرد ہے

جوتی سی آنکھ دیکھا ہے

میسو تو ہی تو یہ ہے مرد ہی

وہ جوتی ہستی میں چھوڑ رہی

شعلہ رخ اسقدر خورشید

رحم دینا اسقدر کیون ہی تم

ساعیہ سہین کی دلہر چو پٹے

پایا وہ کہیلتا ہی شہنوار

سرخ رو بلبل رخ رنگین سی

حور کی کوچی مین زاہد تو بجا

بیجابی لائی پھرے شہسو

سرد مہری کسکی خیر مین ہو

عارض جان ہنیں گویا ہر اک نہ

مصحفِ مخمین تہاری ہمو محسی ہوا

نوبتِ غم سینہ بی آہ نالہ جو

جسکو یہ گرمی ہوئی وہ سرد ہی

بطنِ مشاطہ مین جو ہی سرد ہی

سیری ہر اک استخوان مین دی

تختہ الفت پہ پہ دل نرد ہی

پھر گل چنپہا کا عاشق زرد

یہ وہ رستا ہی کہ خبت گرد

پھر نقابِ رخ ہماری گرد ہی

بنض ساقط اور سینہ برد

نوشہ چشم بوسیف کنگانِ نظار

بوسہ خالِ نخلِ جنم کا کفار ہی

اکوٹِ صلیب صد اول ہی اک نقار

کرمی الفت میں نکلا ہر بن موسیٰ عرق  
مادہ پانی کا دل ہی جسم سب فوارے

عشق کا پرچہ عبت لکھو ادیا ایشاہ حسن  
کار بیکاران کری مکار گر ہر کارے

ہیں گس طینت عرق کھینگی بکا نیشن  
سرو ہی گل ہی چین ہی باغ کا نظارے

قاتلانہ گنج شہیدان کیوں نہ پہر آباد ہو  
واری تیغ دو سکے دل مر صدف مارے

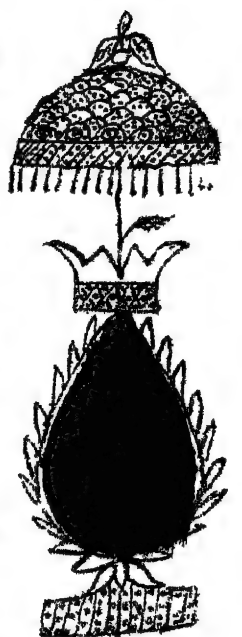
ضعفانِ جہان میں بعد مردن شیر خوار  
ہی جنار کا گمان جب پر و نہیں گوارے

اوس گلین خاک پیش غیر افسون چل سکی  
جوٹ سیح کا پشت پر عیار کی پشتارے

صورت صحرائی مجھسی بقدر مجنون نہیں  
عکس سے سرواٹی شبت جنون آوارے

وحشتِ دل فرفت آہو نگا مانسی بڑے  
چار و ناچار آج اس پریم پہ بیچارے

تیز و سنتی تہی ہم ماہِ سرع اسیر کو  
کونسا اختر فلک پر مشیر سیارے



احوال تیرہ بخش

کیونکر پر ملک نہ جلیں یہ آہ

نالہ نہیں یہ شہر کا صورت دیدہ

صیاد کیونکر تباہی ظاہر میں بال و پر

صحرائی تن میں طائر جان بھی پریدہ

ای تیغ کا تپ چاہی جو ہر ہوئی تو کیا

سردار میں ہون ل تو مرا سر بریدہ

پیدا ہوا ہی ل میں ہماری تہو چمن

خلق خدا میں عشق ہی اک آفرین

کیونکر فرد پر چڑھا کی مرانامہ دو کیا

واحد کی عاشقی میں یہ عاشق جرم

ای گل تری نشست کا قائل ہی باغبان

جوشلخ تری بار کسے خمیدہ

جہک کر ملین ضعیف سے کیونکر نہ جوان

کہنہ چمن میں نہ شجر نور سید

تخمین ہی سیری حجر کا ماتم یہ چاہ

ہر شب سیاہ صبح گریبان میں

وہ ماہر و کری شب حجر انین ہی کرم

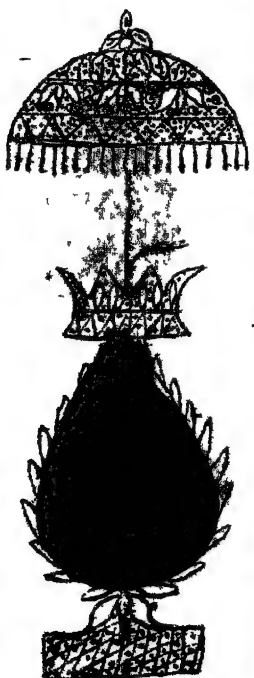
وصلت کے اشتیاق میں ہر داغ میں

پہی سی استی کے

پہی سی استی کے

پیدا کی ہی کی

پیدا کی ہی کی





برق کو بیتلار کرتا ہے

سختی دل ہنسلار کرتا ہی

ہین نطفار کرتا ہے

موج کو بیتلار کرتا ہے

مور پر رشک مار کرتا ہے

اسکا تلچٹ خم ار کرتا ہے

کیون شکار شکار کرتا ہے

داغ کو لالہ زار کرتا ہے

سلک کو ہرنش ار کرتا ہے

کیون طبیعت کو مار کرتا ہے

ہر کلی کو انار کرتا ہے

سوز دل جب گزار کرتا ہے

تازگی گل کی خار میں کب ہے

چشم مینا ہوا ہی ہر اک داغ

بحر خوبی ہوا ہی عکس و شکن

خیم کی سو ہی داغ سینہ سے

کسی مٹے حشراب ہوساقی

اپنی انگلیوں رکھ بھجھ صیثا

باغ پر کیون نہ بلبلین پہو لین

دُردندان سی کی یہ دانائے

سر صبری نکر سچ زمان

پا پٹھری ہاتھ میں ہی گلچین کے

پھر کر انکو سبک کری ہو

تیرا سایہ پری جلاتا ہے

دڑہ خاکسی ہی کستر ہو

بی پر کو ملایا نہ کرو رشک پر

اوس ہی مصفا کی جو اغوشنی ہو باد

ہرگز نہ کشادہ ہونا لوشی یہ

جو بن مجھ بن بن کی دکھاتی تھی

منجھری شہ حسن ی عشق سی خا

لیلی کو ترئی لف سی ہر روز ہوا

مشتاق ہی غوشکا کیا ماتہ ملی

ہتھ پتا تری تصویر کا اسن ہی ٹا

طلب با بار کرتا ہے

نور کو دل میں نار کرتا ہے

کون اختر شمار کرتا ہے

اوس سینہ کو کتاب ہی اس کی

بجھتا ہوں نہ شام چراغ تھر

کیا تنگ ہی بلبل ہی بی اثر

ہو جای محبت نہ کہیں ہکڑ

آخبر ہی آتی نہیں اس بخیر

ہی قیس ہی مجنون ہی شہتہ

لڑکا نہیں ہلی جو کنا رسی رسی

واغونکو ملا تا ہوں حقیق شجر

سختی نہ دل سرین آجائی ریسو

گم شتہ ہون ہ راہ میں جائی گا

انصاف قریبوں کا اگر مد نظری

بہکائیں نہ یہ غول کہیں راہ کو

احقر کو نہیں غم جو اوٹھالیکے

دوتا ہوں بہت یار کی نازک کم

چٹائی کا اسی خض کے راہ بر

امداد ہو کیا داد کی بیدار

صحرا میں حذر کرتا ہوں غنیم

عیسیٰ کو نہ کچھ سنج ہو ابی پر

چو بگو لانا خاک کا اوٹھائیں شور

کیا چہ پاشی راہ پر ترک خاک خور

شک میں قسمت میں نافرمان

ہی رقیب روسیہ نام نہ شبت

میرا صحرائی جنون اس درجہ درد

عارض جاناکئی سرخی اس شفق میں ہی

کیسویں انہاسی خال چہ چٹا

کیسویں بگو غنیم ہی مھر لٹکا یا مکر

چو گزنی لی یمن صبا و کیا چاره یار

بی بسو نپر جو رہی جاری یمن شاخ

تیز رو ہوں اس مکر کی راہ میں ملتی

اسی جنون تہر پڑیں شیریں دہلی

اڑ چلی کیونکر نیشاخ ترک کر کی

ایموئی چشم صنم سدرجہ وحشت خیر

یہ دل خونین، سین ہی دسو چکیز

و اہمہ کہتی ہیں جہ کو دمرا شہدیز

در پی آزار پھر نہ مادی پرو

تو بس با و صبا ہی موج گل ہمیز

[Redacted line]

پستہ لکی ہوس کیونکر کر سی رخ

جو تخی بونی سے کس دل آگے

ابھی سیجائی زمان بیمار بد پیریز

یہ زمین صاف اس اختر کی فیت

[Redacted line]

نفس اس دشت جنوں میں تن اگر پست

خاندہ ہی مریم منتقاری بخور

نوکلی طوفان میں بھل مراست

مزعش خوار و اش کرم کا جراح



بہتر زمین موج کیسے کیونکہ یہ سب ایک

رنگ گرگٹ سی ہٹی لی و صلیبی

خارپوشی باغ دیو اینہن نہ ہر کرچا

صبح و صلت تیرہ تختہ نکر کہا دئی

باغ عالم میں گل ترکیون غور

تیز کوئی تہی مری خط میں تہا کہلا

شعلہ دل سی پری فقیں سکی ساق

چاٹے ہی تری شیریں مانی ہی

نما عہ ہی شتی نہ مری طاح

بیتقاری صطاری منت کج

نکتہ چینی ہو تو گلچین قابل صلاح

ظلت شب تا کجا و فالتا لاصباح

بوی گل سمجھی ہیں جسکو قابض روح

یہ فلم میر نہیں اس قفل کی منتاح

ہمرو غول بیابان چکل سیاح

ایک تہا ہی دمان تنگ صلاح

پھر شفاعت کا تجھی اختر یقین کیونکر نہ

مالک کون مکان کا تو اگر مزاح

ای لبان بخش ساتی ہیں ساتی

اسی جان جان تا کر کی ہتی تلاش

اس خم کیسو کو مشاطہ نہ چہو نہا

مجھ کا صوتِ مطرب گستاخ <sup>نظر</sup>

میکدین چشم مست کا ساغر پیا

دل بجا کیو نہ رہی لغوین لکھا <sup>لیا</sup>

اس قدر وسعت ہی عشقِ حسن <sup>ہو</sup> میں

اس قدر یاد کر سئی کیا نازک مزاج

اکیسو پہر ہی یسانی سخی و کی <sup>س</sup>

گردشِ بختِ زبونی چو کر ہی لا <sup>غین</sup>

اگر سابی نعتِ میخانہ پیر مغان

تیری انت میں کہاوی مسیحانی

مل گئی موزیع فانی تو انانی <sup>مجھ</sup>

رہی میں کج پراہی خوفِ سوانی

دو دینی بین کی دی گئی مبنائی <sup>مجھ</sup>

بخیو دین عین شریعتی اب آئی <sup>مجھ</sup>

جاسی بجا کر دیا اسی شوخ ہرجائی <sup>مجھ</sup>

ہی پہلو داغِ دل کا چرخ مبنائی <sup>مجھ</sup>

ترک ہی اکثر سمجھتی ہیں مرزائی <sup>مجھ</sup>

جوشِ وحشت دکھائی ن سو دانی <sup>مجھ</sup>

چشمِ وحشتِ خیر یہ چرخ مبنائی <sup>مجھ</sup>

ساغرِ دل ہو یعنی حسن مبنائی

شهر میں طبع فان و ن میں چھ شک سے  
بلبلہ موعی زمین پر رخ مینائی بھی

ایسا نابینا ہوں کہ سون ہاتھی میں  
کیا تری یاد کمرسی یا بھی مینائی بھی

قافیون میں ساری مضمون خیالی قید میں

ہج اگر پوچھو تو اختر شاعری الی بھی



دل مرا سرخ پوش ہی و دواع ہو

خونکائیں چش ہی آہ کا ہی فروں

پہلوں سمجھکی پنج لی اسکو جو کلفروں

دماغ جو میرا لی سکی ناروغین تیری گوند

سدا سکندری ہی لسمینی میں ایسا

اسی مری چشم غم کی تل ہنو و نسی تو

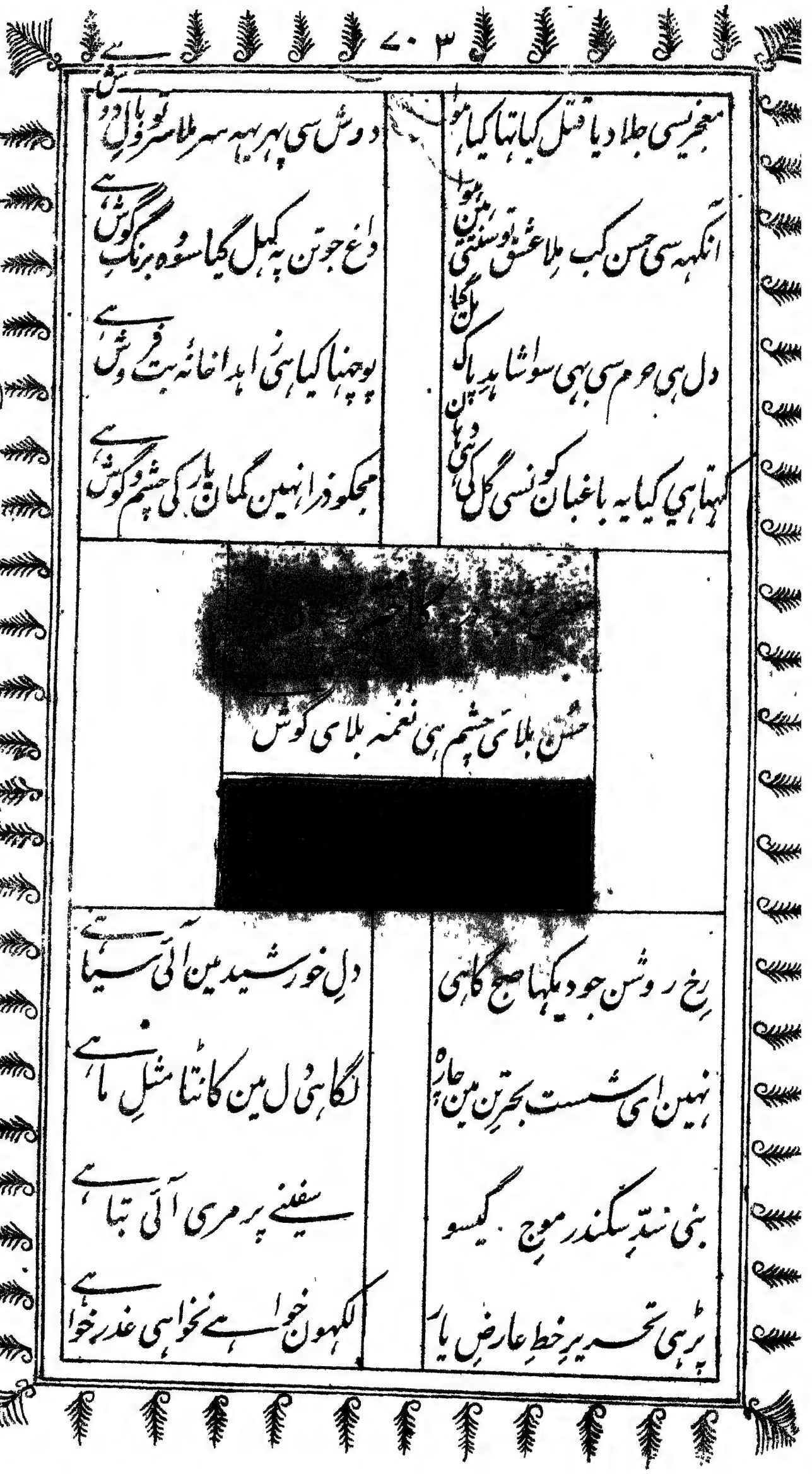
مثل جرس فغا کہ من بلبلو غمین و ش

موسم گل تمام ہو اس رخ تر چاند

باغ میں گل کہلین اتریرا دم خون نش

سیر و من ہی شل دار کسکی ہی کا متلا





مغیر سی جلاد یا قتل کیا تھا کیا  
انکبہ سی حسن کب ملا عشق تو سنتی  
دل ہی حرم سی ہی سوا شاید پاک  
کھتا ہی کیا یہ باغبان کونسی گل کی

دوش سی پرہہ سر ملا سر و دل  
داغ جوتن پہ کیل گیا سوہ بربک  
پوچھا کیا ہی ابد انا تہ بت و ش  
مجلو ذرا نہیں گمان بل کی چشم و کوش

حسن بلا سی چشم ہی نعمہ بلا سی کوش

رخ روشن جو دیکھا صبح کا ہی  
نہیں اسی شست بحرین میں جاہ  
بنی نند سکندر موج کیسو  
پر ہی تحسیر خط عارض یا

دل خورشید میں آئی سیما  
لگا ہی ل میں کائنات مثل ما  
سینے پر مری آئی تباہ  
لکھون خوا ہے نخواستی غدر خوا





کتارمین یہاں کوڑی نہیں

بدجائی شریعت قاضیو کنے

بتوٹا جسیر سمنہ مین مرادول

ہوای سلطنت ہی اس کد کو

گنہگاری یہاں متعنا ہی اپنا

کری کافر جو عشق طاق ابرو

جو مضمون نالہ تیرہ کارو کو

یہاں سے شہر خوبی سپاہی

زبانن کاشتی ہین بی گواہی

ہزاروں ہو گئی اس پل پہ راہی

ادھر شا او دہری بادشاہی

خدا کی واسطے ہی بیکار ہی

مسلمانی ہو پھر خواہی نخوہی

چلی کس طرح کاغذ پر سیاہی

بتوٹا عشق چوڑ و آئی پیسری

کر و اختر بس اب یا دہالہ

دخست کا دل بڑھائی گنہگار کے

ایکدہ برباد کرتی ہی ہو ابرسا کے

سبز خط وید گریانی کیونکر پڑھ سکی

برج آبی ہو گیا ابر مرہ سی مسکد

غرق حیرت زر و عارض <sup>مشاور</sup> ہن

چشم پر قدر مال ہی ہن متقان

دوستی ہی موسم بار ایسری انکد

گریو نسی تبد استی ہن ہم ای بحر <sup>حسن</sup>

عارض و شق تیسے جو رہا <sup>سحر</sup>

جونمک تجہن ہی نکد چشم گریانی

کس ٹپسی رہی تہی یاد تہی رخلی <sup>حک</sup>

بی سبب پر بطمی کی جلی ہن <sup>قبایا</sup>

تیری یز مرصع سی کیا ہی منا

بوٹیاں اکثر جلانی ہی کہتا برسا

کیفیت انکد غن و می یخدا برسا

شوخیان نکت میں لائیگی جبارنا

جب بلی وین مانگی دعارنا

قصر کیونکر گرائی آشنا برسا

انکد ہی یکہی ہن ہی تہل برسا

ملکھی ہجائی پڑی ایسی نقارسات

ایک شب میں نکت لپکی غدارنا

برق و شجب مل گیا ہمنی جبارنا

تشنہ نا لونی ہی گرمی سوارنا

ہی کلاہ برق سی گلگون قبا برسا

۶۰  
آتش بر و ہوا میں باد فی شیریں ہن

تمنی ہجران بہلائی کی گستاہر سائی

[Redacted]

[Redacted]

وہ

عشق میں عاشق ہی و سکا شہر

دل الفکی از تنی نسی اندون بافت

ریشمی جامہ ہی تیری ریش خیر صو

گر ویا ہی غیب میں اب عشق

تو سن بد صبا اس حال پر موط

در و غم کی گرتواضع میں لا

خط میں یاری کی لفاقی پر کر مطلق

وہ جو معشوق حقیقی حسن میں صو

الف قذبی ادب پر ال مثل مع

راہد امیشک غا زین ساری باطل ہو

حسین لاکھ پر وہ غن تصور

ناز کی ہی بعد مرون ہی لک

چاہی صرف غدا خون جگر صرف

حسن کی صوت بنائی میں عیش فتح

کب گل حسن صنم تن جو این کبلی

زابد اس پرین داغ حسین پر دوسے

کاروان جاتاری پرین جس کا تہون

تشنین نالہ مرا ہر دوسے نالو سے

کوی گل میں تارنی گل پرین کا

جو واس میں ہری بوسا مکشوسے

حسن کہاں نہیں

عرف گرم پوچھنی ہو عشق میں معرو سے

ای کعبہ دل تیری سہنی میں خرابی سے

مشتوق جو رہتا ہی سہین وہ شرابی سے

قمر کی خرابی ہی مسرتو شرابی سے

ہر غنچہ دل بستہ بلبل کی گلابی سے

ابلیس صفت عاشق کسطح ٹرین سے

جواہر ہی گردون پر وہ ہر شہابی سے

چلتی ہوئی یکہا تھا گلزار کو آنکھوں سے

پہر سو نیم باران ہی بھر برج یہ ابلی سے

ہر تشنین نالی پر ہر داغ کی سنجین میں

دل سیرا نہیں گویا دھماں کبابی سے



نظر کا پیاسا ہی سیرت و نوان

کب صاف میں آتی مت جانکی حیرا

یہ حضرت غم تنکوں ظف میں کہا

تھاقیس کی ماتم سی لیلی کا شیخہ

مقتل میں شہید و نکا و لسنو بناقا

نور و زکی رنگینی بلبل کو اوڑھتی

دیکھا نہیں بلبل فی خیر کا یہ منہ

جالا نہیں انکھوتیں مضمون سجا

وہ روی کتابی یہ مضمون کتابی

جو داغ کا سکہ ہی گویا و رکابی

گر دھنکی مری غمسی پوشاک ہی

گر مرثیہ خوانی ہو گویا یہ جوابی

پھر ہو لو نکا گلشن میں جانمہ کلابی

جو شعر ہی یوان میں گویا و کلابی

جو معشوق حقیقی ہی مجھ کی غلامی

نکالا مار زلف یار کا خم کیا کرتا

وہ آج ہی کہ سر ماتمی جسکا نام

بد و نکورستی پر میچ لایا نیکنامی

کروں حین دماغی خوان فرستے

فقط ہی ر قدرت انکہہ سی یکہا <sup>جاشا</sup>

شروع فکر کیوین الی ہی سے

ترتیبین ہی گیلانا ہی <sup>دل</sup>

ہمارا عصیان کیا اوٹھانگی بت

ولا کسطح و ہونڈیکادمان گنکا

کروں مکرنہ میں باز راہی <sup>کلم</sup>

جماعت شیا <sup>ایندک</sup>

عبث اگر حسینا

تو زنا لہا غم پناہ کی خامی

گر کچھ ہی سبک نہ ہی ایسا گرمی

جہان نقش مہی و سکا دیوانگی تھی

بہت تنگی دین میں ہی نیت کا ہی

حایت سکی حامل ہی عیسی کا ہی

سکندر چشمہ حیوانکی ناحق شہ کامی

جوسی محمود کا اتا محی او کی غلامی

عالم <sup>عالم</sup>

کلی <sup>کلی</sup>

یعنی ہی بلبلانی بلبل شیراز مرقدین

اگر اس خسر ہند کی اتنی خوشگلامی

او بھالی باپ کو یارب سعادتمند کی بد

نگر گستاخیان اتنی ہی ناصح پسند کی بد

اڑا میں نور بہ صد چند ہم وہ چند کی بد

لگاؤں آسمان کو پہاڑ کر پیوند کی بد

ہوئی سینی میں غم کی جا دل حسد کی بد

لکھیں کاغذ کو تن پچوڑ کر اک بند کی بد

نکل جاتی ہی فرقت و صلیں سو گند کی بد

ملیگا زہر مار رلف سے کیا قند کی بد

طیبیہ کو چکھاؤں داغ دل گلقت کی بد

عبت گلزار پالا باغبانِ فرزند کی بد

تو لبچہ فحشی ہو بد فرزند کی بد

نہ لگ مستوں کی سنبھہ تیر سی کون سننا

سرخ روشن بہ میں اس چاند میں داغ چھکی

زمین تن پر اس داغ دریں کی یہ سوت

دیاد لدار کو دل میں حبس بریا دیا

تہاری ہجر میں صلی پاتنی مشق کرتی میں

قسم لیتا ہی الفت کے وہ خست و خست

یہ کیسا بچہ ہی شیریں مانی غم جو ہیں گے

گلابی عارضوں کی اس میں ہی مزوج شیریں

مزا کچھیں آرائیں گی بہار و نیش جان ہوگی

کیمین لب آبچی کوئی شانی سی بچھا  
اکہلی دست طلب میر کسی پند کی بدلی

بس خستہ جامہ تن فرسی پٹچائیگا کہسکر

غزل میں دل لگاتی ہو بہت پیوند کی بدلی

جرسکا آہ و نالہ کچھ اتر دیتا تو ہم لیتی

شروع حسن ہی خالی رخ تابا نکھاٹیں

خدا کا خانہ کعبہ ملا ہی تجکو ای زاہد

یہ مضمون ابدار ہیں مکی غواہی سی ہم پاتے

تراکت سکی کہلتی باغبان گلزار عالمین

عبث ای محبت تو شیشہ تن چور کرتا

قمار عشق میں ہیں حسن کی کشتی معرین

اگر یہ کاروانِ دل نہ دیتا تو ہم لیتی

اگر یہ داغِ دل اپنا نہ دیتا تو ہم لیتی

وہ بہت محرابِ ابرو کا جو در دیتا ہم لیتی

شناور سحر دند اکا گہر دیتا تو ہم لیتی

وہ نقاشِ ازل گل کو کہر دیتا تو ہم لیتی

وہ سانی کاشہ لکھو جو بہر دیتا تو ہم لیتی

شہ بہنا بگر لکھ ہی نہ دیتا تو ہم لیتی



تیری باز و پره صیاد پریا تو هم	بہانگہ فی چکار ہی بل گوش گل
کہنی اللہ سینی میں جگر دیا تو ہم	بتو یہ بی کلجی حسن کا عاشق بناؤ گے
شریسی جو یہ پھر شر دیا تو ہم	صنم کر جی کر تار مع تشخوار ہم بستے
گد ایسا جو کاسہ کوئی بھر دیا تو ہم	سوال عشق ہنس اس انگہ سی ظاہر
اگر ترک فلک اپنی سپہ دیا تو ہم	رکی کا خم تیغ ابرو مہ رونہ چتر

مہ حسن سم میں نہ کتب اختیار	گد ہی عشق کی چہتی یوں فات کشتی
بلیت حسن کا برائی کل ہی	اگر ہی ضربت کو کل ہی کوہ کی لکڑی
کار و بریں وں گد ہی	نہ کے عدا کوں میں بن نہ لی
ایک ہنک صحرانی صبا میں چو ہستی	کلیم عقل میں کعقل اگر اوٹھائی

نیم جان ساقی من را و شعور و کما

نما حیره روشن سی کیونکر حسن کم نمی

مرا پرده شین بر منی جن و اس

نمین کم تیغ سی گز بهار مصرع بران

عجب رت پیکر جایی حسن و عشق مرقد

تو بهر کجا کار الی بگو و کلا

عجب کوه بکن شیرین من می سی

نمین و زاک مضمون و کی فکر می

بر می و با شایند اما و بالی قدر کشتی

که شل آینه تصویر دل بی خویش آتی

پری بی قافین اکثر اوسیکانام

نتی و ردی سپا فکر کو هر سال آتی

هماری خاکسی و چاند سی و جوت آتی

بهرندگی کی ن سر کی هر کشتی

می و می کشت کی هر کشتی

موسن شمی بی آتی جسته در بهر عمر آتی

[Redacted line]

[Redacted line]

خوشا و مرگ بگو غم جوگی تها و آتی

هماری نیست کانه مژگ جوگی تها و آتی

پس مردن چرخِ زندگی شونِ نکریسی

ہماری شمعِ دہنِ دمِ جاگی تھا وہ ہے

طلسمِ جہان کو سیکھ مین دیکھ لیا قی

نشانِ می سحرِ جمِ جاگی تھا وہ ہے

نمازِ صبح میں ابدِ عبتِ مشغول ہوتی ہیں

گلا مینا کا مہسی خمِ جاگی تھا وہ ہے

گلوں پر ہری مہرِ روشِ یاسِ پتی ہے

نراکت کرتی ہی شبنمِ جاگی تھا وہ ہے

گلِ انجمنِ بیچِ شوقِ نشوونوی سی کہلتی ہیں

تراشکِ خنِ مرہمِ جاگی تھا وہ ہے

کرونِ تقلیدِ آدمِ گندمِ گون کی سائی

پریرِ رویِ لآدمِ جاگی تھا وہ ہے

ہماری رنگ [Redacted]

توضیح کی سب [Redacted]

کسی یقین و ش کو کہینچ لانا ہی اثر اپنا

یہ ہمِ آصفِ ظلمِ جاگی تھا وہ ہے

مئی گیسو سی موجِ ل نشانِ نشا باقی ہے

خطِ مارِ سیہ کا سمِ جاگی تھا وہ ہے

سلاسل کی گرفتار تھی گیسو دکھاتا ہی

پریشانی سی ہی برہمِ جاگی تھا وہ ہے



مثال لہ ہکو فکر اول سنی اگلی

تہارا عالم خند و لاماسی ہمیں

ہوئی پید تو سجد میں جہکی اور بت

کیا رام آہن و شمشیر ہکو سہیں کیا

ہماری عشق کا جلو دکھانا ہی یہ

عبت سلجھا رہی رہت شان کو

ہماری آغ کا مہم جوگی تہا وہ بھی

گلوہ سنی ل شہنم جوگی تہا وہ بھی

ہماری قصرین میں جہم جوگی تہا وہ بھی

غزل شہم عسی م جوگی تہا وہ بھی

تہماری حسن کا عزم جوگی تہا وہ بھی

مزاج خیر برعم جوگی تہا وہ بھی



اگر محراب رویت کی انکسار

بہلی کی تختہ کا غدر ہر خون شاعر کی

اوانکا وری کا نوین اپنی کی کہیا

مسلمان بنطہر مگر باطنین کا وری

فلم تیغ قضا میں یہ سر جاحی حاضر

سعدی قلقل مہنا زبان قمر میں قاضی



بباطن بقرار ای سکی گردش تری ہی

مری بشر پہ سا تو از کشی پھانگا

عجب کیا گر گرہ ہوت دل خاک سجہ

گرہ موتی نکلی میری دین نہیں آ

وطن کی اسکو سانشن ہوتی یہ

خط ہی بہت سادہ کھاتی ہین چال پنا

جنونسی قسین ناخدی در میان دین ہین

عجب ہی کیا ہی وح میری خائین

یہ انہ قطرہ سیما ہی سچی سٹا ہی

ثر پنا اس دل تیا بکا فتمین طاہر ہی

گر ائون قطرہ می تہہ پراہ کی طاہر ہی

جو مضمون کر بندش سی کہل جانی

ہماری روح می شمع بن مین

اعضائی ن سنا مر کی انگہ سنا

مورخ لکھہ گئی اول کہ لیا ہی

گنجان ہی دربان ہی دروغہ ناظر

چہا تا ہی اگر خال رخ تباہ عاشق

یہ خستہ ہی نہایت حال مہر یاشی

گمایا باغ میں گنبد کو پیشانی تگہ سر گیس کی

اٹھا کر حسن یار دلو دی چمکتا

نزاکت حسن کی بار کی سی مل بناد

وہ پارس ن سنجہ داغ ماہر ویا

صدائی خن گل گوش بلبل میں نہیں آتی

اگر تو نوش کر شیریں شہد لب جان

خاک کیا ہوئی ہی سرخ دست گل پس کی

بزمین دست ہوس ک طرح ہم پندین

خریدو کی اگر دہو تر جھکرتھان جائس

چہوا دون گرد کو نظر نقب سر کی مس

جھلکتی ہیں آنکھوں سی چین میں جا کر کی

لکادی نشین نورانیہ میری داغ گیس کے

روشن ہو چکین چہور و طبیعت آزانیکو

فوانی چنیتی پرتی ہو خیر آج کس کے

مضمون خور لفظ پیشان ادہرائی

مالک ہونین کوی صنم پر نہ نشین کا

شیرازہ اوراق ہودیوان ادہرائی

دونج کہون کر روضہ رضوان ادہرائی

آنگاه دل امن و جشت کسی سی

سرخ شفق یهان تو و مان بگسل

رخ پری مرغ خاک و ریاری زردی

پر کار تو هم مین ای و ده روی مدور

هر داغ تری تنگد مانسی کهلا ہے

اوس گشت محشر سی و جشت ہی سما

زند امنین فراغت سے تصور مین ہی نرم

صحرائی الم شعله فرقت سے حذر ہی

کاسیدہ وہ ہون ناز نگر سرخی سے قاتل

بیل کو عبث خار خزان کا ہو اکھٹا

اکشت لب رنگین کا ہون شب کو ز ہی شمع

آبجائی مچی خار بیابان ادہرائی

کب شک سے یہ گنبد گردن ادہرائی

چاند کسی ہی عکس سے تابان ادہرائی

بیضائی کروں صفحہ دیوان ادہرائی

اس طرح بیل عا شوق پنهان ادہرائی

صحرائی قیامت تہ دایمان ادہرائی

یہ خانہ رنج سے ہر جان ادہرائی

کیا غول ہی یہ نور چراغان ادہرائی

مین زد کروں خاک شہیدان ادہرائی

گلاب مین گل داغ گلستان ادہرائی

روشن ہو کر لعل مدجستان ادہرائی

یہی ہوس تنگدہان مثل سکندر  
پی جاؤں ابھی چستہ حیوان ادہرائی

ایسا ہون سیخت کہ نالی میں ہی تاثیر  
مجموعہ ہو گرد و دپریشان ادہرائی

ہنستای بہت زردی رخ پر مرعشوق

رود یگا جو اختر گل خندان ادہرائی

نہیں بلقیس و شہدانی بغل میں آج کہنچا  
اگر فرق سلیمان جان کا تاج کہنچا ہے

اڑا تخت سلیمان کس طرف اس حکم و ترو  
مثال نور چشم ہون فی جس کا تاج کہنچا ہے

خدائی مصحف رخ خط کر نیکو کیا پیدا  
و یاد نیامین اسنی نقشہ معراج کہنچا ہے

ہوا پامال تیر حال پر صیاد میں بی پر  
عبث دام بلابین تو فی یہ دراج کہنچا ہے

غنی اللہ ہی اپنا دغا کیا دیگی ای دنیا  
عبث نہ لے بسو اتونی دل محتاج کہنچا ہے

نسی ڈھب سی نہیں سر ہوتا اپنا ملک شعر اختر



ہزاروں تاجداروں کی ہمارا ماح کہینچاہی

آج ای خار بیابان فرشِ محل کیجئے	ماشتِ گل کی لئی صورت مبدل کیجئے
بات جو کرنی ہو گل وہ آج فصیل کیجئے	گل بہت نخوس ہوتی ہستی گل گل کیجئے
پیچ پرتا ہی ترلفوں کی طرح بل کیجئے	اپ کو آخر جو کرنا ہو وہ دل کیجئے
مصحفِ رخ آپکا ہی یہ مظلّا حسن سی	خون سی میری پریر و سپہ بدل کیجئے
وہ اندھیر میں چلی بن اپنی گہری زمیں	آتشین نالوں کی آگ کی شعل کیجئے
اسکی خوش چشمی جو لکھی ہی مری یوان میں	دلمین ہی پر کار سی گانگی بدول کیجئے
ای پھیل لگانا ظاہر ہی درود	کیون اکت چاہتی ہی بارسندل کیجئے
رنگ بلا میرا رو کر درو سر اسکو ہوا	اپنی رخسار و نکو گہسک آج سندل کیجئے
ابداری ہو مری اشکو کی اس تلوار میں	قاتلا شمشیر ابرو اپنی صقل کیجئے

قص کجی نہ منوشی میں دل تڑپائی  
تھو کروسی محل عشرت کو منسل کجی

وہ بلوئیں چچ پرتی ہن بلا آجائیگی  
گیسو و نسی تیغ ابرو کی طرح بل کجی

دہوی زنگ کدورت اور غبارِ راہ  
میری دل کا آئینہ اس خسی صقل کجی

لعل لب سے اسی دُرِ ناستہ اپنی دور میں

سکِ نظمِ خستِ غمگین مسلسل کجی

کہ جوتون میں اہد اتنی تجھی تشکیک سے

کیون نہ عریانی ہماری ستین کی ہونہاؤ

دہونڈہ لائگی نہ سختی میں ہم تار کر

ایشہ خوبی گداؤ کو نہیں ندوشی میل

خارِ فرقت کا دل میں کھٹکا ہو گیا

وہ سوسہ موی میان باریسی باریک سے

ایسا جامہ ہی کہ ہر ذی روح پہنیک سے

مشعلِ مضمون روشن گوشتِ تاریک سے

کاسیہ دیوان تارا ہی تو مضمون سیک سے

جوشش گل ہی قوچِ وحشت کی اسی تحریر سے

۴۲۲  
منہ نہین پڑتا جو اختر دسی گہلگر بولئی

قافیہ میری غزل میں اس قدر بازیک ہے

نہیں اس خواہی اس تک فی انکھوں کو کہولا

بتا دی شربت پیدار میں کیا رہ کہولا

جواب نامہ جانان میں دل اٹھانکی بولا

جو میزان نگہ میں کہہ کی میری کو تو لا

صنم کی چشم گر دش نہیں گویا بندو لا

شب تاریک میں تار کر کو جب ٹولا

ہمارا آتشیں نار نہین زخمیری کو لا

تفنگ غم جو مرگان بین تلی سکی گولاہی

اثر کرتا ہی پیرش چشم سقا قی کا

ایکدیتا ہی کیوں ٹوہاری قاصدین

بتا ای سنگدل پیہ یا پاکب سبکلا

تہ و بالا زمانیکو کری دوران سیرا

غیبت کا اثر ہی عرو خود کو نہیں پاتا

بہت کٹ کٹ گئے غیار اپنی آہ منسے

بہلا ای سیتن احسن اختر کیوں چہپ جائے

۲۱  
گمان ہی ماہ تابان کا نقابِ رخ جو کہولا ہے

آکشتین نالی مری خورشید تابان ہو گئی

عنصر خاکی جو تہی غولِ بیابان ہو گئی

رونکٹی میری بن سنبستان ہو گئی

یا ستاری ماہ کامل پر نمایان ہو گئی

اینی سی انینی مل کی حیران ہو گئی

ناتوان کی ناتوان بنیوں چہ سان ہو گئی

اینی حیران ہو کر صاف بیان ہو گئی

دلِ غول اپنی چراغِ زبرد امان ہو گئی

نالہا می ل نسیمِ باغِ رضوان ہو گئی

عارضِ طفلِ حسینِ شکِ گلستان ہو گئی

دیکھ کر رفتارِ جمہوعی پریشان ہو گئی

کاملِ مشکین سی نالی و دچان ہو گئی

داعِ حیا کے ہوئی خسارِ جانِ نمود

کیا صفائی قلب کے ہی رخ بھی شونِ دہی

ناتوا نیسی مری اونکی نزاکت کہل کئی

گوری گلون ہی شبِ مہتابینِ قلمی کہل

ساقِ سمین اسکی شلِ شمعِ جب بیان ہو

زاہد اوہ سوختہ ہونج رو شکی عشقِ مین



۲۲  
ابرو محراب پرو کی دو بالا بڑھ گئی

مصحف خسار جان شرح قرآن ہو گئی

عاشق سرو سی اس سورجہ مجنون ہو گیا

بار اشجار گلستان سنگ طفلان ہو گئی

حبس نگین ادائی سی کیا صیاد فی

کیون نہ یہ در و حنائی مرغ بریان ہو گئی

سیر بزم چرب کبھی شب تاکین

نالہای تشین اپنی چراغان ہو گئی

وہ پری نقیس و ش ہی عاشقی میں لطف

مورسی کمتر ہوئی رشک سلیمان ہو گئی

کس طرح پاؤں خوشی سی میں شب صلیتیں ہی

مثل تصویر خیالی تم تو پنہان ہو گئی

اہوان چشم جان کو خدر کیونکر نہو

شعبہ ی اتی کئی شیرستان ہو گئی

یاد بہ میں یہ فروغ شعر کچھ اچھا نہیں ہو

تم تو ای اختر چراغ داغ پنہان ہو گئی

پابند خار غم سی جو وہ گلبدن کہلی

پشاش صورتیں یون پیرنج و من کہلی

نہرب میں اونگی گاؤکشی کھلائی	تجکیرس یہ کہی دل ہر سمن کہی
بعد فانی گا مری روح کو مزا	خلوتین بند ہوں تو بھی جسم کہی
دکھلا رہی ہی یاد فراموشی کا مزا	حافظ خدا بتو نکاہی اتنا سخن کہی
اسپر ہی سو مل نہوی سنگدل کہی	گنجی کو ہن سی نہ شیریں ہن کہی
کاہیدہ تو کئی ہن ایشاہ حسن	یوسف کے بوتلی جو ہمارا کفن کہی
صیاد کو قفس میں ہی تھی یہ دعا	زنگین ادا سی بند یہ مرغ چمن کہی
حسرت زان کی لالی لے نند تو	غربت کے داغ و کچھ تو کئی طن کہی

محشر میں ہوشن اختر عمکین بجا ہیں

خمسہ درست ہو جو رخ بخت کہلے

آئینی میں ہی اگر آنسو نظر آیا بھی	صاف رو کر دیا جب تو نظر آیا
-----------------------------------	-----------------------------

ماہ نوین ہی اوسکار و نظر آیا مجھی

عصوتن میں صورت ابر و نظر آیا مجھی

جنبش ابروی اوسکار و نظر آیا مجھی

قوت باز و ترا باز و نظر آیا مجھی

اکثرت مردم مقام ہو نظر آیا مجھی

بحسب طرف دیکھا وہی ہو نظر آیا مجھی

باتہ میں تیری کوئی کیسو نظر آیا مجھی

دوش محبوب ابر تو نظر آیا مجھی

سیر عشوتکی جب کے ہی شب مہتاب میں

ماہ کامل صورت ابر و نظر آیا مجھی

مجھ پر اوس شمشیر فولاد کی جو کہل گئی

کیون دریدہ سینہ ابر و نظر آیا مجھی

تیری خوش حشری ہوئی صحرائی خمین تو تھا

گم ہوا میں جیسی یہ آہو نظر آیا مجھی

باغ عالم میں سینہ بختی ہی اپنی ساتھ

واغ سینہ کا گل شب و نظر آیا مجھی

چادر مہتاب پہ تیری عریانی بناؤ

تک یہ پہلو تیرا پہلو نظر آیا مجھی

دل بھرا ہی اپنے رورو کی اس سحر کا

ساغر روح روان مملو نظر آیا مجھی

جسکی فرمان سی باغ دہر کو مامور ہے

واغ لالہ کب تک ہو نظر آیا مجھی

وصلتِ ابرو و رو و کور و نور و شب و روزی

مهر و شکر و کوه و آب و توجیب و نظر آید مجی

اس جال عشق میں لی حسن و نا کرد

ہر قدم آئینہ زانو نظر آید مجی

کس کو پروای قدح ہی کسا غریبی

دور آخر کا سنہ زانو نظر آید مجی

حمید عشوقِ حقیقی سی نہیں عہدہ برا

بہر شکر دوست تن پر مو نظر آید مجی

اینی میں نخت دل شکو نہیں ہستی

کہیت لالی کا کنارہ نظر آید مجی

حسرت دل کنیت ہی غمیں شمشاد پاس

طالعون سی قہی بازو نظر آید مجی

طاق ابرو سی ہی کیونکر سلمان بنو

خال مشکین سی ہن ہندو نظر آید مجی

شمع بزم یار کا کیونکر نہ پروانہ بی

طائر دل مرغ تشو نظر آید مجی

دست و پامین مارتا ہوں وصل کی شمع

رحب بن یا رب بقا بنو نظر آید مجی

ایسود عشق کہیتی ہی بیاض حسن

انگہ دکھلائی سی اک بادو نظر آید مجی

نخت گل کا اثر گسک میں ہی گیا

باغبان خسار ہی خوشو نظر آید مجی



عاشقِ رفاقتہ دورِ حج تہا مٹ گیا  
دعا کا جب کہا ہی کہ گنہگار نظر آیا مجھی

رنگِ بدلا ہی مانی فی عجب اسکا نہیں

کل جو اختر تھا وہ اب ہر نظر آیا مجھی

گیسو پہ پریر کی سائی ہی کسی کی  
سر پہ یہ بلا آج بلائی ہی کسی کی

وصلی کی طرح شوقِ جدائی نہیں ہو سکو  
صورتِ خطِ باریک میں پائی ہی کسی کی

وہ ترکِ الٹ دیتا ہی م میں صفِ مرگان  
آنکھوں میں آج لڑائی ہی کسی کی

تو ام کہین پیدا اُٹھ انسان ہی ہی ناور  
تنہائی سی ثابت ہے جدائی ہی کسی کی

یوجہ تو کب شمع سی پروانی میں جلتی  
معلوم ہوا ہلو کلائی ہی کسی کی

اکسیر ہی ہی خاک پہ چلی کو ہی رتبہ  
نالہ مرارِ خطِ سیلابی ہی کسی کی

حقاکہ ہر اک بوری کی نقش میں تھی  
شاہی سی فزون تر یہ گدائی ہی کسی کی

آئینہ عارض یہ پہلجائی میں نظرین  
یہ میرا سلیقہ وہ صفائی ہی کیسکے

وہ ماتی میں بہت کعبہ دل و تریبا  
بندہ نہ بنائیں یہ خدا کی ہی کیسکے

میرنی قس تن سی کر می وج ہی پر لڑ  
زلفوں کی آگہنی میں رمانی ہی کیسکے

ہوتا نظر موی سیان کچھ نہیں پہر  
ای شاعر و بندش میں مانی ہی کیسکے

وہ ماہ جو آتا ہی تو چپتا ہی یہ اوس سی

اختیار یہ ہی آیات بنائی ہی کیسکی

چار ہی دین محبت تری جانی دیکھی  
کانشی سنتی تھی آنکھوں سی کہانی دیکھی

بہ چلی یہ طبعیت یہ صفائی نکرو  
یا و آب در دندان سی روانی دیکھی

سیکد میں ہی نہیں یا رسی تیا ہی شال  
بہنی اسی شیشہ تری پنبہ و مانی دیکھی

تن لا غمر اپر کار مرثہ کا ہی نشان  
تو فی تصویر ہماری کوئی مانی دیکھی

ہمیں ہنسکی رو لایا کرو گل کھڑا  
باغ میں جا کی نئی غنچہ دہانی دیکھی

گلن ہی آتا ہی او دہر ضعف کہانہ ہی  
جب نران آئی چمن میں تو جوانی دیکھی

بن گیا سایہ دیوار کسی قصر کا میں  
داع دل چشم پر یو کی نشانی دیکھی

نہ قلم کر دل اغیار کو اس کا عذر پر

اختزار تری سیف زبانی دیکھی

وہ ہنرہ رنگ جو ہوسخ بادہ خوار ہے  
سفید بال بیان میں سیاہ کاری ہے

دہن سی آہ نکلتی ہی فرط گریہ سے  
بہا یا کرتا ہوں آتش کو شکیبار ہے

بڑا کی زلف سا کونہ برق و شجھا  
گہٹانہ ابر مژدہ ابر نو بہار ہے

یکس پر یگا سایہ ساری مرقہ  
نہ نکلا سورہ جن بھی بان قاری ہے

تہا ہی برق بل اس گل سی نخلی گا  
کہنلین کی سر کی جی ہر تو جان نثار ہے

کبھی طفل حسین و نکو پوچھیکا  
چمٹ پٹی کی تہ کر کی آپ کہہ چو<sup>ین</sup>  
کبھی گانا ز نظر گاہ سلسلہ گز  
کسی کا خنجر بر و نہ نرم ل پہ لگی  
اویسی نیرہ مرکان دیکھا بہالا<sup>تے</sup>  
گساد کی ہین خط لیک کی کس ش س<sup>حلے</sup>  
بیل چاہتی اثبات تار موی کم  
بند ہوئی تپے غیز کر لوی  
یہ چہرہ بی نی وصل میں تو بوسہ  
خراکی باد سی برباد ہو گئی بلبل  
تہا سی عشق میں خامچا ہی دل کو

بکھا کر تہی ہن شینچی رگوار سی  
بڑا ہشیق ہم غوشی اس کنار سی  
بڑی ہی آبرو اشکو کی آہ و زاری سی  
کران ہو کی جو در تاپون زخم کاری سی  
کہلا ہی آنکھ کا منہ شوق زخم کاری سی  
چمن میں پیک صبا تنک ہی سوار سی  
اگر دہن ہی حجت سے اعتبار سی  
کہ قناب کا رتبہ ہی سر گذاری سی  
بہت عجب ہی ہیں امر اختیار سی  
گلو کی بدلی لڑن گھٹت بجاری سی  
بہت تنگ سے یہ حسن نختہ کاری سی

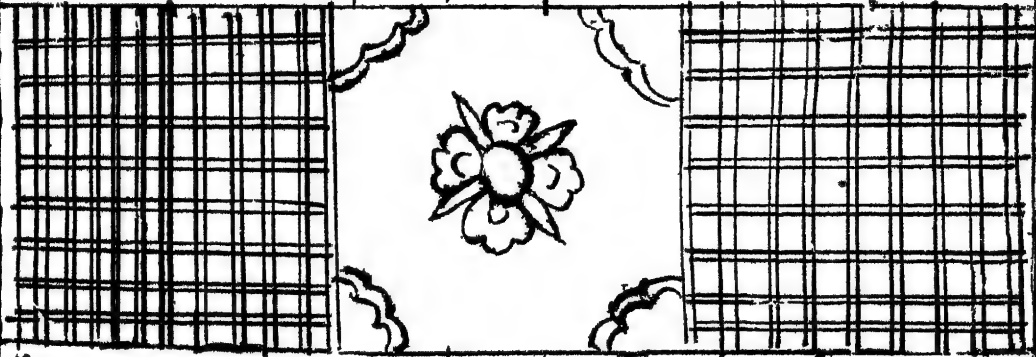


شامی اہری کی تو از پی عطیم

مرا ہی مصرع خضرین دان سی پو

او تہا ہی مصرعہ شاد میری

کلام حق کو سنا کر بان سی



اثر تہا نہ پو پھی تو اک تصویر بن جائے

کشاؤ لب سے غنچو مکو کہلا تا اگر مرا

نراکت سی اگر تلو ارجہ پر مارتا

بنا کر ونگٹو کی او سین بر پھر کہاد

جیا کی کشتن کر نخل ہو مایری

کہلا و طیب سب نل سمجھ کر لیت

جو کہنا اعل لب میں وصف مسی کی

پرائی میری قاتل کی کوئی شمشیر

کلی ہر اک سیاہی سی دی لکیر بن جائے

چھری پہو لو کی ہو کر غنچہ تصور بن جائے

ترش کر ناخن قاتل مری شمشیر

بجائی کہ ہر ہر برگ اک تصویر بن جائے

اگر پابند ہو تا دل مر از خیر بن جائے

سیاہی ہی ابھی کا غدر تشکیر بن جائے

بیت آسمین سب شاق ہیں سواری کے

پنچتا سلسلہ حب اشک کا تادریو

سوال بوسہ قاتل جواب سرگز اری

اگر شیریں لبی کا تلخ کامی میں نہ حکما

شب میں جو بڑھتا نور عارض روح ہو

تصویر زلف بگو نگارِ پشانی جو دکھلا

عجب جاوید میں آنکھیں صیدیں دیا تو

لگاتی حجر کا پونہ جب کیونکر جدا ہو

جلاقی شمع رو کو تشگل بزم عالم میں

گل کی خاں اڑا کر اسی کسیر بن جاتے

اگر ہی ہر آہ میری خانہ زنجیر بن جاتے

وہن سی آہ جب کرتا زبان تیر بن جاتے

عجب کیا کوئیں تپہری جونی شیر بن جاتے

دہوین مہتاب کے اڑتی تری بن جاتے

ہر اک زنجیر باہی نالہ شکیں بن جاتے

ہر اک مرگان تہبائی ام آہو گیر بن جاتے

بہاری شوقِ ولی ہی خطِ تقدیر بن جاتے

زبانِ میل شیداو میں گلگیر بن جاتے

کفایت کرتی ہیں اشعارِ اختر ماری کی ورنہ

تصویر سی تری یوانین تصویر بن جاتی

چال سی او سکی ایک آفت ہے

کیا شا بہ ہی یہ نوشت دہن

وہ صنم ہی رقیب کا حامی

منہدم عشق سی یہ حسن ہوا

کیون ختن مین کروں حلب سے

ماہ نو بہی مجھی پُرانا ہے

داغ دل ماہ نی کبیا فحی

تلخ با تین نکر دم رحلت

دی سکا کون مہر مشاطہ

نقطہ سہوئی ہن کا گمان

قد و بالاسی ہی قیامت ہے

دہن یار کی علامت ہے

بی حمیت کی پیر حمایت ہے

ای ندیو بڑی ندامت ہے

شام گیسو مین میری شامت ہے

اوسکی بروسی اسکی صورت ہے

میری سینی سی اسکو خفت ہے

جان بلب پر سحر شدت ہے

جہر دنیا کی ایک مدت ہے

شک سے پیشک مجھی شکایت ہے

بیر یا کو نہ چرخ دی ای چرخ  
بور یا بی زمین پہ راحت ہے

ہو گیا ماہ کیون سریع اسیر

اکسی اختر سی کیا محبت ہے

تمام ہونہ ادھر منہ سی بات اتنی ہے

وہ لاشریک سے بساں سکون اتنی ہے

ہماری آرزو بہر نجات اتنی ہے

ہماری منہ سی تو نگاہ بات اتنی ہے

ہزار ہو گئی فردوات اتنی ہے

دکھاؤں میں آہود وات اتنی ہے

بس آرزو میں بی ثبات اتنی ہے

تصویری ہی ہمار جی ت اتنی ہے

دوئی کو دور کرو گی تو ایک پاؤگی

بچانی کشتی عصیا کو ماخدا ہی جان

ترش سی پوجہ اشیرنی لب جان

سیاہی چاہی ہی کب دہن کی مضمون

وہ باقیات جو چشم سیہ کی پوچھتا ہے

اکہلی یہ غنچہ منقار کچھ نہو وقفہ



وچار مجھی و جب تک سے زندگی ہی  
تک کہ کانپے دوڑا حیات اتنی

کیا نہ تنگ دماغی کا فروسیہ  
ثبوت ہو گیا نہ فرات اتنی

کہیں ہن یا رکھی کھپٹ کے ہوں بچو  
ہوس حرم کی سوی سونمات اتنی

جہین ہو سجدہ کی جا اور تین ہو سچا  
خیال یارین صوم و صلوات اتنی

کر و نگا صاحب قابو شمس فکر سی  
چشتنگی تیر ہی سیر لغات اتنی

مدا و فکر یہاں تک بہری ہین سنی ہین  
شبہ یا کہنچین پنج سات اتنی

عذاب خود ہی گدا کو لباس عریا  
غنی تو دیکھیں غنا کی کات اتنی

مدا و مالہ دل سی سیاہ اختر ہین

ہماری صفحہ دیوان ہین ات اتنی ہی

خزان ہو گئی بوستان کہنہ کیسی

اوڑی باغ سی باغبان کیسی کیسی

سہی غم پی فرستگان کیسی

وہ جیون وہ ابرودہ قد یاد

نہ طاؤس ہی سٹیک کی رخِ لہنت

یتا شاید پاک کستی پوچھیں

شب وصل میں یہ کو عریان کر نیگی

خدا کی لمبی اپنی زلفیں اوٹھاؤ

کمریار کی ناتواں مین ڈھونڈ ہی

بڑھی خاکساری سی عزتِ بشر کی

تڑپتی ہیں اون انکھڑیوں کو یہ آنکھیں

رقیبوں کی طاقت سے باز رہیے

نہ توڑا کہی تیغِ قاتل کا ڈورا

مری کہو گئی کاروان کیسی

سناؤں میں گزری بیاں کیسی

کیسکی تھی چلی نشان کیسی

یہاں ہیں وہاں میں کہاں کیسی

عیان ہو گئی رازِ نہاں کیسی

یہاں قید میں بی زبان کیسی

تو ہم ہوئی درمیان کیسی

زمین پر ملی آسمان کیسی

جن آنکھوں پہ گزری گمان کیسی

اڑی وہ پہ یہ پاسپان کیسی

گلی پر ہوئی اتحان کیسی

رہا عشق سی نام محبہ نو کاوڑ	تہ خاکہ میں بی نشان کسی کسی
وہ نازک کمر تھا تو قاصدنی اکثر	مجھی خطا دی بی نشان کسی کسی
کوئی سگ کوئی کباجنو نسا کوئی	در بستے کے میں پاسبان کسی کسی
ولو کو پہنسا کر نہ تم سب کاؤ	ابھی قید میں بی دمان کسی کسی
یہ پیرمغان مہسی کیوں لیتے تہا	ہوئی پشت خم نو جوان کسی کسی
مری داغ سوز انکا مضمون نہ سوچو	جل کی آتش زبان کسی کسی
نظر آئی جب تیغ ابروہ تر چھی	ٹر پنی لگی نیمحبان کسی کسی

کلجی میں اختر پہ پھولی پڑی ہن
مری اہہ گئی قدردان کسی کسی

ماہتابی پر مری مہر و کولانا چاہے	روی گل چہ چہ شبنم اور ماہا چاہی
میری گہر میں مہر عالم تاب شکوہ کیا	بخت خواہیں اب اپنی جگہا چاہی

کیا نصیب کی ہی گردش در دستانِ

اپنی چوٹیں سزا دی ہم گنہگار کو

شکوہ بزمِ مین روشن ہی <sup>استحسان</sup> شمع

استقد نامِ خدا نادان ہی <sup>مذہب</sup> فانی

جسکو چاہیں وہ بلا میں کیا ضعیف کیا <sup>حق</sup>

حال پہلایا ہی لفوٹا دکھاؤ خان <sup>میں</sup>

سنگریزی چین کی پھول کی ہرین <sup>باد</sup>

بالیوں کی ہو تیوسی ل ہوا اک آئینہ

دیکھنی مرکز ہی آئی قبر پر اپنی وہ یا

حسن کی دولت سے ایسا دیکھا <sup>ناتوان</sup>

کہو کیا ہی ل بہت ہونڈا کہیں <sup>میں</sup>

گوری گالوں کو لگایا داغ کہیں <sup>نہیں</sup>

خاک کوئی رہا ہی پر لگا ناچے

عاشق کیسو کو ایسا تازیانا چاہے

بڑیونکو ادسکی خاطر سی جلا ناچے

مخلو میں خلوتی باتیں سکھا ناچے

عاشقی کا نام مرثیہا ناچا ہے

مرغ دانشمند ہوں اس تلکا دا ناچے

طاہر ازاد کو کیا آب دانا چاہے

فرش کی جاگوںج کی کاٹنی بچھا ناچے

آخری ہی یہی قسمت آنا ناچا ہے

یہ مفلس ہی کہ قارو کا خزانہ ناچا ہے

خاک کوئی یا چکر آج چھانا چاہے

چاندنی ہی ماہِ رو خط کا سوڈا ناچا ہے



کل کی باتیں یاد آئیں گی جو وہ آج آیکا

ماہر و اختر سی ایسے منہ پہ چاہا ہے

فراقِ یار کا دل پر قلق ایسی ہی

صنم کو نامِ خدا یہ سبق ایسی ہی

یہ گال سرخ ہوئی شکو کیوں سنڈ آیا تھا

وہ طفل ہوں کہ مراد ل ہو ایسی

صبحِ صیل کو شبیہِ شامِ حجر سی و

چٹنی کا پیرِ قفسِ تنسی مرغِ روح مرا

خضر ہی ہونہ سکارِ نہامی ملکِ عدم

تری گلی سی نہ بٹھکائیں غولِ صحرائی

رگوں میں خون نہیں اور عرق ایسی ہی

وہ طفل ہی کہ وہی عشقِ حق ایسی ہی

نمودِ صبحِ نہو کی شفق ایسی ہی

کہ خطِ مصحفِ حکا و رق ایسی ہی

مہِ دو ہفتہ کا ہی رنگِ قی ایسی ہی

پھر ک نہ طائرِ دل کیوں قلق ایسی ہی

بفرقِ قریب سے شاید قلق ایسی ہی

وہ گردِ باد ہوں لگو قلق ایسی ہی

پلٹ گیا مراد اب ہو بُرا نور و  
شروع سال نہیں اور قلوب ابھی سی ہے

زوالِ حسن میں شاید دل سنہیل جاوے  
کمالِ عشق میں دل کو قلوب ابھی سی ہے

شروعِ عشق ہی تم ہی ہیں اسی شہ  
تمام ہو چکا قصہ حق ابھی سی ہے

طیب و خاک نہ اکسیر سی مری لفت  
دوانی نہ بنی یہاں میں ابھی سی ہے

کسی سناؤں یہاں لے لے لے لے لے  
بجای شانہ دل ارش ابھی سی ہے

طواف خانہ کعبہ کر گیا خیر

کہ اسکی سُنہ میں صنم نام حق ابھی سی ہے

ایک جھکو بھی تھی وہ تیر ہے  
جسی زلف جانا وہ رنج ہے

اگر طوقِ تیری گلو گیری  
کڑی سی ہے ہر آہ رنج ہے

اود ہر رنجہ کیسی کی رنج ہے  
اد ہر صفحہ دل پہ تصویر ہے

کھلی عقدہ ابروی دلدار کا

اگر تین خامہ شیریں

جسی سب کہیں آفتابِ جهان

وہی یارِ خورشیدِ تصویرِ

مجھی کو سکر اک بوسہ ہی دو

دعائیں دوا کی ہی تاثیر ہی

کہ ہر اوڑکی جائیگا مرغِ نظر

پروین جو باندہ سرتیر ہی

جوان مبتلائی مار سوسے گھر

کئی تاثیر ہی

مین قیدی ہوں دوس گلہ باری

جسی عین حسانِ بختی ہی

ملین غمِ یاس سی دودھ

ابھی ہی ہی سب دیر ہی

جسی بوٹی سچھی مین ہی خطِ یار

جہان خاکِ چہانی وہ اکسیر ہی

حائل اگر ماتہ ہوں یار کے

پڑی غل کہ گردن مین بختی ہی

محبب ہوئی وہ عدو ہو گئے

عداوتِ محبت کی تعزیری ہی

چھپی شیرہ بکی زلفون مین دل

مرا یارِ خورشیدِ تنویر ہی

بہی پہ تعویذ سوج کاہی

بہی چاندناری کی رنجیست

بجہا آتش گل کو امی عنذ

ترسی چوچ گلشن میں گلگیری

کتابناتی نہ مہر کے

ن تعویذ سوج اورینزیست

خدا یا شفا جلد اختر کو مو

محب حسن اور شہیر

[REDACTED]

[REDACTED]

اغیار پہ پرجا ہی اثر او نکو دانی

اسی ہ مری رحم جگر ہو گئی اے

تلوار و نکو ابر و کی دم جنک

تیار اگر ہو چکی پلکوں کی سارے

یاد آتی ہیں جگاہ جہان میں دلیر

وہ فوج وہ شک و سپاہی سارے

یہ حضرت ل پلکوں سی اتی ہیں

کیا مار ہی الین کی اس فسر کی سارے

کیا فوج نقش مری نظر میں سما

ایک آنکھ میں چہتی ہیں سارے



ہرنگ کی ابرائی تو مضمون لگا ہاتھ

حلقی مری نگہوینٹنی یکہ کی فہوس

سینہ جوا بہار تو اوٹھا دالہی

کر صدق طبعی دعا مانگتا رہا

جالیمن جہانکا تو وہی لہجہ

وہ صنف ناطق ہی تفسیر ہی شاہ

تنگی ہی یہ زرات بساں ٹہن لہجہ

کبھیلا ہی بہت مٹی کئی یونسی وہ محبوب

وزرات اوٹھیں انکہہ مچولی مہی شوق

تلوار کرسی نہ وہ کچھی نہ ڈرائی

برساکی مٹی ہین خلک یہ دوشا

کانو نہیں عبث یارنی لٹکالتی

دنی کو مری جاکی دوانپ ہین پا

دنی ہی مین لٹی اوی جنت کی فنا

جالیمن ہان پت یہاں نہیں جا

تصنیف مٹی مدح زرخدا نہیں سا

دم کہو تنگی کر دیتی قاتل کی خوا

طغلی ہی مین کچھ طور نظر آسمی زرا

مضمون کی یہ نئی طور نکالی

ممشوق کی کیا نافت ان تون

پہر عارض نگین پہ لٹکنی لگی کیسو

نادان ہو جو دانستہ کوئی سر پہ بلالی

چھلی سا شپتا ہی لہا رہا

بالی انہیں کب کہی ہیں چاند پہ لالی

سینہ جو او بہا رہی نہ ملو اسیکا ماتہ

تنتی ہوئی جاتی ہیں کوئی انکو بلالی

پہو لا جو سما نہین گلزار میں بلبل

لالی کو بھی کہانی کی پڑی باغین لالی

حق شیر خدا کا ہی تلف کرتی تھی غائب

نادان غفل اور کوئی کہی نہالی

پھر ماتہ حامل ہوئی غیرو کی گلوین

وہ ڈالیاں پہو لوئی تو یہ سا کہو کی ٹالی

ای ماہ علیٰ اختر نگین کی مدد کر پڑ

وہ کون ہی جو سول مضطر کو سنبھالے

عکس وی سمین سچی تکر چاندنی

چاند ہی حیرت میں ڈوبا اور تشدد چاندنی

اس شب مہتابی جی شمع و غمین

ہر گ گل پڑی ہی مثل شمع چاندنی

را نکادن ہو گیا اور دکنی ہکوات

روشنی داغ تن عالم میں ہی پر فلکوں

ایکجا پر سائے زین مجھ کو جانی گئیں

اوس حکمی نیم بل اس سی دم بن گئی

مشعل داغ جنوب کی روشنی میں وہ حلین

ہی عروج و نہایت ایکسا سبکی لئی

کس سراپا نور کی آمد ہی محو سونک

بدر ہو گرداب اور تاری منین ساحیا

دیکھنی جانی لب در یو اختر چاند

کیا بنائی میں یہ معبود کہن سپر کے

بکاز و پوچتی پرتی ہو بد کہن سپر کے

نرم لبلب شیدا کا نہ نکلا اسی گل

اس لبس خنسی زن تیون خون جگر

چو کڑی بھونین پتھر این کیونکر دیلی

قد کشی کرتا ہی بت باغین چہرہ دلی

کوئی مجھون کسی لیلی کا گزرتا

جھاٹش پین بوجہ او تھو او صم

مرض سل جوئی تو عجب کا ہنن

سک مرگئی تجھ پرست و تو

بی نشان گئی ست جائیگی بہرگی

ای صم توب شیرینی سمجھا محکو

منہ بگر جائی عاشق کا و رازا

سک دل فی بنانی پین چمن ہر

جیسی ہسکت ہی لعل پین

انجھونکو دیکھین تو جو جان ہرن

حسرت یاس شمع ن سرچمن

ہیچ انبار یہاں سیکڑ پین

ہمتو نہاں پین ی مشق من

دھیلی لکوتا ہی بیاختہ پین

کیونکر رکنی نہون خدہ تن

نام کہو نیکی بت عہد شکن

کہی منہ نہ سناتا سخن

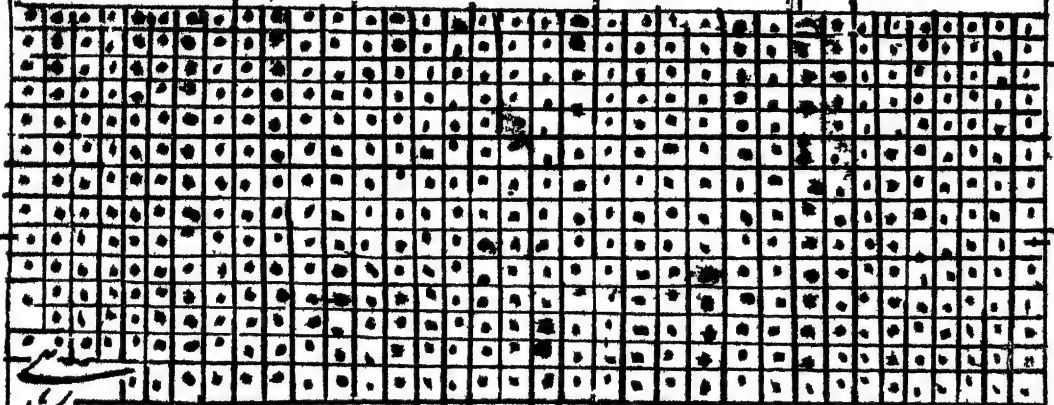
موم دل عاشقو کی اور پین



<p>شیشوین مہندی ملجا جی بآس</p> <p>سیم زر چوٹ محبت کے اوتہا لشی</p> <p>قیس جین ہوا باد یہ پیا شاید</p> <p>کیون تا حشر امانت کی طرح کہی</p>	<p>ایک پاون نازک ہن لکن تھری</p> <p>سکھن سی سیکھی ہن چلن تھری</p> <p>شعلہ دل ہی جلا دینن طن تھری</p> <p>عشق بازو کی ہن تعویذ کفن تھری</p>
--	---

سخیان ربتان کی نہ بیان کر اختر

ریج فولاد سی زائد ہن محن تھری



<p>ہم جان میں اعتبار اوسکا</p> <p>یہ تیر خوردہ پردہ شین ہی صبا</p> <p>کسی کی پاس تھرتا نہیں گھڑنی ہر</p>	<p>وچسا چاہی کر محی اختیار اوسکا</p> <p>نہ صید کر سکی خمی شکار اوسکا</p> <p>یقین ہو گیا ہر جانی بار اوسکا</p>
--	---

اشی تنک کریں شان ہندو	عشرتانی ہین اغیار یارا و سکا
یہی تو فرق سمجھتی ہیں ہر باطن	بدن راول معینہ راول سکا
زینت پاؤں سنہیل کر کہیں ارباب	اواہی نہ سی یہ غبار و سکا
جو قول لباسی مطرب پستی مساز	یہ ایک ایک گریبان کا تارا و سکا
یہ نگار نہ چینی کل بعد مرک و شاہ	زینت باری ہی سنگ مرار و سکا
بہت شکتی ہیں اغیار سی محفل	خلین گادل خار خارا و سکا ہی

بتو ثنائی علی جسکے منہ سی سنتا  
 مسلم دسی کی یہ اختر نثارا و سکا

۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱

ہیچ زلفویں یا مار دوسر بند  
 خوف جان کو مایہ منی ضرر بند

۵۰  
ره لغت نه ملی سیکڑن گھربند

ہمنی ہی میانی میان تار نظر بند کئی

گر اگر سوزنی و دو و اگر بند کئی

کوئی فسر ز ندی مانکی شکم میں رہا

درد دل میرزاوس کی کہی لینا

دست پایا کی رسائی نہوی سنئی

بعد مردن ہی نہ رہا

کیا شرت ہی کہ نہ رہا

موتیوں کی نہ خطا طت کرین باگرو

وہ شبہ حسن پوٹھیکا ملو غیر دن

واہ صبا دہی جسم پٹی روح نہیں

یار پاس آیا تو غیارنی در بند کئی

پتلی کروغین ہی و رہی سر بند کئی

نالہ و آہ سی ہمنی ہی جگر بند کئی

خانہ دل میں بہت نحت جگر بند کئی

کہلی نالون فی تو اسی اہ اثر بند کئی

تیر مرگان فی بہت دور سر بند کئی

میں سے ہی خوف خط بند کئی

میں سے ہی تو سر بند کئی

وکی چہالون فی تو بالی میں گھربند کئی

ہمنی ہر کار کی منہ بہر خبر بند کئی

مرغ اوڑہا گانقظ جال میں

پنجہ شبہا ز نگہ نہ کہی چہو ریکا  
 شہد لب و سکا گلسنتو کب کاوے  
 اسی نگارا و نگو نہ تو ریکی کہی گشت  
 عید کا چاند ہی خالی ہو کلی ملنی

نظرون ہی نظرون میں منع نظر  
 بیت میں ہمیں خم شیر شکر بند  
 میری شوقین کبوتروں کو ہر بند  
 منہ ہی مجھ میں گونگی سفر بند

آنکھ کی پتلی کا اختر کو بتایا تارا  
 جب سی بیاع دل ہی شکستہ



کیون تصویر خیالی ہو ہمشیا سا  
 کانجا جھکا ہی اخی شہد زبانا  
 حلقہ عمان ہی چہ چٹنگلی انی

دہیان مجھ مجنونا کا ہی ہی مثل لیل  
 جلو کر ہی ہر پختہ ریا سا  
 آنسو و نگاہ گیا آنکھوں سی دریا سا



ایک تصویر خیالی رُبُربرسون ہی	کیون تصویر نہی و و نہی بیابا
اپنی بلینتی سی کہل گیا سب راز دل	اپ کیون چہٹ چسکی کرتی اشنا

پیش اختر چل ذرا مخل میں تو انی زین  
لطف جب ہی ہو وی سی ہنساں اس

رکھ لیا دل قوت با دم چشم یار	داڑی وقت پلائی غیر کو ہمار
خاں ہند پر گلی کی کون تل ہو گیا	کفر کا دعوی کیا کس تہ زنا
کوش و رخ پر کیسوتی سچ کا یہ	من کل کر بانہوشی سر کھالاما
اسی سیجائی مان سی سی صحت و	لاکہ شہی ہیرا فزون کر دیا بیمار
کیا مدد اتحاد کہا کر قد چڑھایا د	دار فانی سی مجھی خصب کیا ددار
یار کی موسیٰ کا مجھ پہ ہو کا ہو گیا	اس لاغر کیا اس عشق کی آزار

اس لب شیرین فی کاشو پیر پرایہی  
کس نہیں آبی چوسی زبان خار نے

میراجو ہرستی سی سب عید ہو گیا  
بل کیا تیری طرح محسوس تری تلوارنی

ترخسی مطلب ہے نہ اختر درست سنا دسی غرض

دل چرایا ہی ہمارا طرہ طرارنی

زاہد و پیر سخاں و دونوں گنہگار ہوئے  
حسن مینوش سی خجانی مین سرشار ہوئے

و تہ داغ ہو بالای قبا ای صبا  
بہر دستار تری طرہ طرار ہوئے

بحر الفت مین تو پایا ہی کشتی حسن  
ہم مین دو ہاتھ لگا کر نہ کہی پار ہوئے

آبِ نذاسی تری آبرو پائی رو کر  
صد چشم مین آنسو دہشہو آہوئے

خس و خاشاک شرہ شعلہ خوئی بہر کی  
ہم تو دنیا مین پی آہ شہر بار ہوئے

زِ گلخی پگستان ہی نہال امی صبا  
داغ طاؤس جین درہم و دینار ہوئے

۵۴  
مغیہ ہو گیا کم طرف جو منہ لگتا ہی

ایسی مینا نہیں ختر ہی تو شاربوی

قلم کی چاکین اپی زبان ہے

کسی خلوت نشین سی بگمان ہو

قریبین ترقی دیکھتا ہوں

اودہر محفلی وہ کہہ میں سد مار

کہوں کیا عشقِ خسی دلمین کیا ہے

ہنسی سی انت کہل جاتی ہیں او سکے

بجھاؤ سرد مہری سی سینو

اکوئی زاہد کری فردوس کی سیر

ہمیشہ عشق ہی کی داستان ہے

مرار از نہانی ہی عیاں ہے

شروعِ حسن میں وہ نوجوان ہے

ادہر رنج و الم غم سہماں ہے

طیش آتش لپٹ شعلہ دیوان ہے

گل خندان ہمارا درخشان ہے

یہ محرو تعشق دل طپان ہے

گلی اوس حور کی باغِ جنان ہے

کہاں چنگا دامِ منکر صیبا	فلک و ناسا میرا شیان ہے
میری پرزی اور ایمہ صا	اگر بیان بھیاں امن کٹان ہے
فراق روح ہو کیونکر گوارا	میرا قالب بے ن ہی لہان ہے

بہی انعامِ جنت ہو گا اختر  
ازل سی مرتضیٰ کا مدح خوان ہے



پیدا ہوئی زماں میں انسان نے	سیکھتی سی صلی کی سامان نے
چشمِ مرہ دکھائی نہ لکھہ نشانی	وہ کر چکی ہیں درد کی درمان نے
راہی کا فرو کی طرف میل گیا	بنو ایسکا گنج ہشیدن نے
افت میں سینہ ہا بشو داغ داغ	دستی ہیں یار روزگستان نے
اغیار میوہ دایر میں یکتا ہی ہر	پانی ہیں بھر سب ان نی نے



نیرگاہ تیر مرہ کا بدست ہو

مضمون میں کہنت کیا قطع کردے

عشاق کیا جلنکی رخِ ششیں سی

ابر کی طاق میں پی سجن خم ہوئے

پرزی اُٹواتی ٹکری کیا چاک کردے

کس پیچ سی لپیٹ لیا زلفِ رخ کو اُ

عارض سی تیری رُہِ خور ہی او

کس کو غرق کردیا دریا ہی عشق میں

محرم وصلِ باری ہم غیر شاہین

اسی بزمِ یار ہمیں کیسی ہن دستِ خج

کیونکر نہ میر دل ہو پریرِ اولٹ

ماری ہیں ل کو ترکِ نی سکان ہی

چولی پرانی ہو گئی امان ہی نہی

پیدا کرتی دلِ سوران ہی نہی

کافر سی کیا لڑنکی مسلمان ہی نہی

بخیمہ نکالی جس کے بیان ہی نہی

دیکھتی تار زلف پریشان ہی نہی

اتینوشی بناتی یہ حیران ہی نہی

دکھلا سی قوم نوح کو طوفان ہی نہی

پیوند ہو گئی شجران ہی نہی

یکہ برسی شمعِ شہستان ہی نہی

تل کہا رہی ہی کلِ چان ہی نہی

چو کہت یہ شوقِ حسن سیاز و ہی چہ گیتی

بیشی مین بابِ عشق پہ دربان فی'نی

اختر کی اس غزل کی اگر داد دی کوئی

دکھلا سی او سکویہ بہا بان فی'نئے

زلف پر خم ہم کو تیری یاد سے

دام وہ ہی اور تو صیاد سے

کت گئی اغیار حال تیرے سحر

صرع دیوان مرا جلا دے

قد جانان پر یہ قسمر ہی فیر

سرو ہی شمشاد ہی آزاو ہے

کون ہی کیا ہی تجھی ہم کیا کہیں

تو پری ہی یا کہ آدم زام سے

او تہہ گیا دوش صبا پر یہ غبار

خانہ دل اب مرا برباد ہے

فردین نظر نہ ہوئی رنجہا سی

میرا ہر داغ کشادہ صادق ہے

حسنِ خستہ کی آنکھوں میں نہیں

وہ جہان میں کور مادر زاد ہے

خیال حشیاں بیاہیں اوچکی چلی جتن سے

وہ غرض انکی ہین سمنسی ہاتھ دھون ہین

یہ پھوٹ ہی پکا کہ وہاں ہونہو پر آ جاوہ

ہو دل ارتشید اسی زندان چاہی تھا

ہمارے تملین آئی شامت کہ سبکی چھی ملی

تہاری تلوار پر جوون کسین زہبت

مجھے وجہ سے شکر کرنا کہ عشق شہد ہین

گذر کی کیا نام نہنی یا محبت انجام نہنی

شہید و مل ہونہن جہندہ و محبت ہونہ

دیکھا کی نگہیں وہ نہیں چسپا ہونوی حیران سے

وہ انت نہنہ ہین عدسہ ہونہنہ و مل ہین

نثار ہونکی ہی سنا عشق نکل ہین ہین

لینگی سو کیا ہی نہ باند ہو ہاتھ کو تم سے

رہی میری نہ نہی چسپا ہی ہین ہین

پونہ قاتل خوش گون ہی ہونہو ہونہ

خمیر الفت اسکو گوند ہانہ نکلیا عمارت سے

مری آرام نہنی یا کہ چوٹی ہونہی اور

اکئی ہین مروی ہارون ہین ہین

مہارنجی انتونکی حسن کی فہموتی بحرن سہی

وقار ہوٹھو نکاتیری سنکی صتیق باہر ہوئی مین

جو تہیہ اخترئی ل سی مائل سب سے ہی کہی جاہل

ہوای ہوئی گاہی سائل نال تو او سو کو مکر و فن سے

اگنی چہو رنجکون سہی ن ای اجدوم کیا

مندی باطل چنانچہ کلائیے گیان ہی

کیا لغوئی دوا ہی یہ دھڑاں روح بھری

مرخی نسی اتنی ہی ہو جو بلا تو نہ وی سلا ہو

قیصر توں باڑا اسم سے ایک گولا ڈا

چلی جاتی میں انگہوین اچان میں مچھوین

ہو عشق کا مجھ کو مرض غصہ میں چاکا کوئی

ہو قافلہ راہی باجنا کہ کچھ کچھ گذرے

بیت سنیں ہو کر نہیں سا چین گذرا دنیا

چہتا قید او سکی سلا پہلی ہوئی خیر ملا گذرے

نہ سائی ہوئی تر سائی ہوئی تہہ سپک گذرے

پہتا ایسا غبا کہ پر چڑھتا مری تاریک جھپا

کہیں ہوئی میں قیاسیاں چھوئی خستہ گذرے

مری پان لکٹی میں قہر میں چلو ہاتھ اوٹھا



غم ورنج و الم بر باد و یا کجی بهی است یک صبا  
مرانم شوق چو ریزی کیا محبی تو خبر کیا کنی

گل دایع بهت جوینی تپتی ہی تپتی ہی یکا مین  
لگی صریح صنم جو محبی غنچه لگو کہا کنی

کیا شکون آج جو جیہ کہم یا شکو کی ہنسی الم  
ہو غرق یا صنم مری آنکہ محبی بہا کنی

کیا اختر زاریہ کیا یہ غضب بین تو کہلتا چہ سب

تو ہی ستار ہی او سکا لقب او سہ جان کنی

چہ ہند لگا کی قتل کی عفت خناسی  
نبوح کیا متون ہو شکو ہند دست سہی

سیری سر کلاہ کج زہی نی دجیان ہنگی  
مین لک و مکرین شک پتے شک بند قبای

کیا ہاتھون قوتی تم مرادل ہی مہا بنین حکوالم  
عجب آنکہ ہو پلا یہ ہی صنم تجی لینا ہی حنا

شری عشقین اتنا بلا ہی اجی ہسا قلند سیر  
تر ہی کہین ایسا غم کہا یونی نظر کل غنہی

رف سچ اک نام ہو سبیل کی دیوین ان ہنسنا  
لب لکھون یہ بلا ہی پری چو زدی زلف

دلِ خستہ زار کو ہی یہ عالم کہیں سنی نہ کرنا خلطہ کم  
تو بدترین تارایتہ صنم ملی روشنی تیری ضیائی

جب طائرِ روح تیار کیا تو عینِ شمعینِ الم	سجد میں آکا شکر کیا بیتِ شمعین کی ستم
رستم ہو نہیں سہرا بے ہونین یا ہون یا ہونین	ای کشتی دل سیماب ہو نہیں ذکر میں قدم
سینی پر مہنی گل کہا یا ہم سمجھی خزانہ اک یا	زلفوں کو جسکی سلجھا یا اوس دم سیانی تم
زاد نہ ستارہ سوا یہ عبادتِ محکوم ہی سیا	طاقِ ابرو وہی لیا کیا غم کسی شمعِ حرمی
بسکا دھوکا دیوانہ ہو کیا بڑھ گئی فکر رفسا	یہ آہ سی صفحہ دل پہ لکھا چلو فکر و آو قلم
کیا کو چینِ جنت نے کر کہا جانِ شکی اسوی ملک عدم	چیداسی عجب ہی ری صنم یہ زمین ہماری قدم

شبِ ہجر کئی کیا خوب ہو ہوئی عاشقِ چہرہ نور فرا  
ملی صبحِ طرب کی شکر خدائے خستہ نامِ الم سی

شعر و مصرع مطلع و مقطع میں گلکاری ہوئے	قصر دیو کی مٹلاستف طیاری ہوئے
ہر گلی اوس نازنین کی جسم پہ باری ہوئے	بیکلی میں در دشانہ اوسکو بد ہی ہوئے
ہجر و رسوائی دولت محنت و خواری ہوئے	یاد میں اوس بیوفا کی یار الفت سہی ہوئے
بوندی آنسو کی مہر آتش کی چنگاری ہوئے	کیون کیا ری مارتی ہو تیر مرگان پر محکے ہوئے
تیغ ابرو وہی گلی پر سخت کے آری ہوئے	قائل تیر نگہ کو سانگ پر لگوانہ ہوئے
پہری میں زخم دل پوشاک نگاری ہوئے	سبزہ رنگی اپنی خفت سے کرتی ہی ہوئے
<p>اختر اوس مہر کی الفت سے کیا بنا ہوئے</p> <p>ترک سے چوڑا اوس ہی بولی میں بزاری ہوئے</p>	
اب تو سوئی ملک بقاء ہو گئے	عالم فانی میں فنا ہو گئے



چہوت گئی ہم نچ بلا ہو گئی

بھر تصدق ہمیں بلوائے

لی نہ گئی کو چہرہ دلدار

دی نہ بھی عہد شکن گایا

ہم الم کرب تعب در غم

ماہہ نہ ملتی جو بھایا ہی خو

زرد ہوتی پہول خزان گئی

اختر ناپار کو چہ پساتی

کاکل چاہئے باہو گئے

اور توبہ رشک ہما ہو گئے

ناک ہی اسی باد صبا ہو گئے

وعدہ صل اکلی وہ کیا ہو گئے

طیش و طیش رنج و بلا ہو گئے

اتو سر دست خا ہو گئے

قیدی گلزار رہا ہو گئے

پہول گئی اب تو کیا ہو گئے



چمن کی چمن کی ہوا ہے

زمانی سی طرز و خا ہے



وہ آیا چمن کے ہوا پھر گئے

وہ نکمیں وہ چٹون دل پھر

درختوں پہ سایہ چمن میں ہوا

لیا بوسہ رخ تو کبروی نہو

ارنجی لٹانی ہن کیسی بہو

خجالت کے یاد صبا پھر گئے

وہ شونے و ناز و ادا پھر

پری باغ میں جا پھر گئے

زبان ہو گئی یا فرا پھر گئے

کلی پر ہی شمشیر کیا گئے

نہ ایتک سخن سی و حشر پھر

طبیعت کڑاوس سی کیا پھر گئے

ہمیں اس حور و سن محبوبہ کا کوخہ تو

ابھی سی سرفہ میں ہم جاری

مصیبت سے تعبیر رخ ہی نہ

چمن بانی ہی ضم خالق کی قدر

حکم کرد الی مقتل میں تاورد

بیان کیا کرون اس عشق فی صد

مری تحویل سی شہزادہ ہی لالہ کلسنا

دیانت دار ہوں داغ جگر او کی نانت

ہم اختر اور عالم میں ہیں اسجا اور سامان

ہمیں غمسی محبت اور او نہیں غیروسی صحبت



چار ہی نہیں وہ صاحب کی محبت ہے

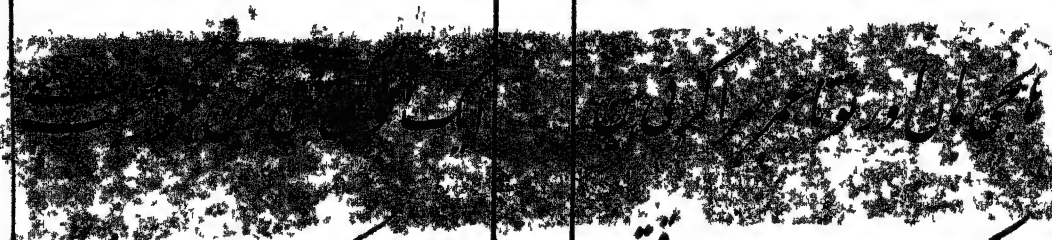
خصلتیں نہ نہیں صورت و سیر ہے

چاہ سی تشنہ دیدار ہوا ہی سیرا

ای شکر لب مجھے اب خواہش شہر ہے

غیر فی چوس لیا اب عرق و دودھ

وہ نزاکت و ملاحظت وہ رطوبت ہے



ہڈیو کو مری چوسا ہی شب فتن

وہ مزا وہ نگینی وہ حلاوت ہے

احترزار پر اب عشق کی تہمت نہ ہو

وہی اب چھوڑ دیا آہ وہ حالت ہے



خوابین دیکھتی ہیں چاندی صورتیکے

کہیں گئی بعد فنا ہمہ حقیقتیکے

بی ہوئی وصل بنائیں گئی حرارتیکے

سنگدل ہاری بست بک یہ ترارتیکے

چشم بد دور ہو زور و تپہ کثرت تیرے

چاندین ہکو نظر آگئی صورتیکے

نہ وہ ملکین نہ بہوین اور نہ صورتیکے

چارہئی نکلی تھی ای یار مجھ سے

یہ کمر عشق مجا رسی پناہی سے

تصفیہ خواں کار نکلی مری عنایت سے

ایخدا تیری ہوا میں نہیں سجدہ کرتا

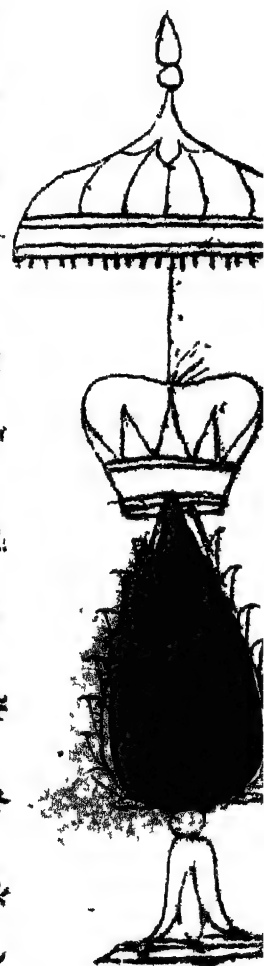
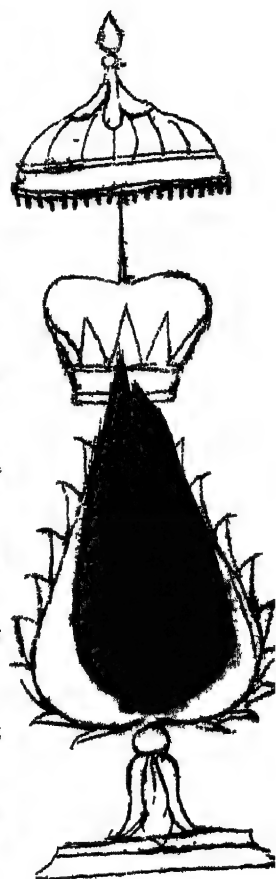
کہہی ہم چو تو غناتی تھی بچاتی تھی

بفسی ات بنی تھی ہی ناری میں

چاند کا منہ نہیں جو سانہی تیری

دین دنیا میں نہیں تیری سوا کوئی شفیع

یا علی چاہی اختر کو شفاعت تیرے







نشاہتِ گنہی پی زلفِ دو تائی ہے

کو چہ ساقیِ گلغام سی کیا آتی ہے

تیشِ ابرو ہی سمی در و جگر پھٹتا تھا

ابر پر ابرِ عظامی نگاروں میں

دل سپا جاتا ہی بے بہا دیکھی آپ

تیرا وس ترک کا اوڑتا ہوا آتا ہی دہر

ایسی ناری ہی کہ پوشاکِ پینگر گلزار

انکلی ہر روز نسیمِ سحر میں ای گل

باغِ عالم میں ہی سبکا چمنِ عمر خزان

لا رو یونگا ہی دیوانہ عجب شاید

یہ قلندر نہوا ناںِ محبت سی سیر

راستے چچ میں ایک اور بلا آتی ہے

لڑکھرائی ہوئی کیوں با و صبا آتی ہے

ای لو وہ نوکِ مژہ بہرِ دوا آتی ہے

خیر ہو خیر ہو مور و نکلی قضا آتی ہے

دستِ رنگین سی کہیں بویِ حنا آتی ہے

مرضِ صیدِ عشق کی دوا آتی ہے

وہ پری باغ میں ہی آگ لگا آتی ہے

بوتری باغ میں خنجرِ نکو کہلا آتی ہے

لالہ و گل سی مہی بویِ فنا آتی ہے

کونسی گسی تجھی بویِ وفا آتی ہے

دیگ اندوہ و الم ہر غذا آتی ہے

عشوہ و غمزہ بہار اور اداسی اختر

وہ پری دیکھنی انداز سی کیا آتی ہے

سحر کو قہری تل اب و س شب کی باری ہے

تفاخر سی چمن میں چل رہی باد بہار ہے

فغان ہی بقیہ رسی ہی ہے آہ و زاری ہے

ہر اک انکلی ہماری ماہتہ کی مضبوط ہے

کلی ہر ایک میری نخل دیوانگی تہا ہے

مروت مجھے نکستے درباری ہے

پچھنکی کا سیکور چین ایسی شہسوار ہے

بنا ہوں آج میں مقول کیا فریاد و آہ ہے

گل گلزار خوبی بھر سیر باغ آہ ہے

شبِ قہر میں حالتیں کیا ہوں صبا ہے

اکٹھی جاتی ہیں تیغِ فکر سی عرزا ہے

گشتہ کردیا ہی خاطرِ عمکین کو مصرع ہے

حوائس میری چار چیزوں کی بنائی ہیں

اور آئی خاکِ مقتولانِ ستم بھڑائی ہے

شبِ ہجرتی اور مہر کی کاٹا روزِ وقت کا

الم ہی رنج ہی بتیابی ہی اختر شمار کی

بحرِ ملِ شمنِ محذوف

داعِ مجہدِ مجنوں کا مثلِ حیرتِ کیا ہوئے	ہجرِ ساقینِ حبابِ سائے عکس کے
روحِ عاشق کو فراقِ قالبِ مانوس کے	شغلِ شعرو شاعری کی کیا کھٹ مٹ سکی
مرغِ تشویشِ اردغِ گرمِ سی یوس کے	دورِ کرجِ پیمانِ خیمِ نورِ انسی کہیں
مرغِ مضمونِ میرا ہر شعرِ محسوس کے	عشقِ گیسوی سہی فکرِ ہی اندی ہوئے
ای طلسی مرغِ صد فوس ہی افسوس کے	بالِ پرِ موجودِ مینِ پیرِ تیری کیا ہوئے
مکرِ ہی ہو گا ہی تیرِ ویرِ ہی ساوس کے	پہچ ہی آجِال ہی آراستہ ہر نصیبِ نہیں
جسمِ اس بی بالِ ویر کا سیکرِ طاوس کے	تونی ہی رشکِ ناگلِ لالہ اندھی کیا
دلِ بزرگِ شمع ہی سینہ مرا فالو کے	قصرِ تینِ یادِ رخِ سی روشنی کیوں کر نہ ہوئے
مادہِ سگ کی فرج ہی مینا میں کنجوس کے	والناہیلی مینِ احت اور نکلنا قہر ہی



حامہ تعریف تیان میں صورتِ ناقوس کے

عشقِ کبیرت کے کساننگ اور زہوس کے

وہ سلیمان کیا ہوا کہ سہمت کیا وں کے

نالہ پرہم نوبتِ دل مارا کوس کے

اونگلیاں کانوں میں دی لی ہی پون ہوشیار

کوچہ آفت میں مینا ہر دیکھ کے

کی قباد اسکندر و دارا وچم افراسیا

کیسی بازو میں سدا شک سے جلیں گئی

وہی مجھ کو شرمینِ جنت تک لجا منگی

اخترِ ناچار تو داح شاہ طوس کے

بحرِ مل شمسِ محبوبِ مرقطوعِ مقصور

زلفِ پرچسپی سنبل ہی پریشان ہو جائے

لالہ رویسی مرادل گلِ خندان ہو جائے

قاتلہ کہہ تو مری درد کا دریاں ہو جائے

دلِ آباد ہی عشاق کا ویران ہو جائے

اس لبِ لعلِ قربانِ خیشان ہو جائے

سبزہ نگہی سی رخِ داغِ گلستان ہو جائے

تیر کی ویش کہیں ای وک مرگان ہو جائے

سوزِ داغِ جگر انگو گلستان ہو جائے





کریم رفتار جو وہ سرخ امان ہو جائے

انکسین بستی سیاتی غارتگر ہوش

آتش طغر کی گرمی کے تاب

مخمل یارین ہم رشک جلی جانشین

فندق دست نگارین تھی سی ہمتا

مخمل عیش جن طیار ہو دیوانہ

دہو کا کہانی نہ کہی روح پریشا

وہ نجمہ جاتی صراحی کا ہونسی کیا

ہنسی سیرستان چون قاتل

کمان کی سبزی کیا لال ہوا ہی شا

فتنہ شہر بھی خاک میں نہان ہو جائے

ساغر بادہ عجب کیا جو نکدان ہو جائے

اقت جان کہیں جلو جانان ہو جائے

ایک پروانہ اگر شمع پہ قربان ہو جائے

ورق گنجفتہ خورشید درخشان ہو جائے

مصرع صاف پیر سرور اغان ہو جائے

کوئی تنغا اگر اسی ن پی درن ہو جائے

بزم منخوار میں عیوشن جی جان ہو جائے

برک گلزار ہر اک خنجر بران ہو جائے

طوطی ہندی کیوں کر نہ خوش

تار طنور تری بن مجھی نجیر بن ہوں

کیا لکھو تھی شوق پہول گئی انجوشید

کجکلا ہو سکا جو مضمون قبا قطع کرو

کیون ڈراتی ہی شبِ حجر مجھی اگر

میری داغوں کی رخِ صاف کے کہولی

بن ہی شاخِ شجر جانکو آری ہو جا

ایک آنکھ نہ مری تو قیامت دیکھی

شاعر مصرعِ ترکی کہی تعریف کی

شجر تیغ کا جو سکا جو گل اسی قاتل

روحِ پیٹکی مری کیونکر نہ سیہ خانمین

داسنِ ابرین کیونکر نہ چھپائی صورت

بزمِ عشرت ہی مجھی خانہ زندان ہو جا

پاندانِ اچکا کیہ سببِ گردان ہو جا

شکونِ خامہ مجھی چاکِ گریبان ہو جا

کوئی لڑکاتری اندھیری گریان ہو جا

تجسی آئینہ ہمتا بسے حیران ہو جا

تختہ لالہ مجھی گنجِ شہیدان ہو جا

ستم و قہر و غضب آفتِ طوفان ہو جا

باغبانِ آج تو ہمدردِ گلستان ہو جا

میرا ہر زخمِ بدن غنچہ خندان ہو جا

ملک الموت جو دروازیکار بان ہو جا

منہ نہ نہیں سامنی اسکی تہ تابان ہو جا

رلف میں اول و آخر نہ ملی قصی کی

اسن کہنا بھیجا کستی اتکو پیاں ہو جا

اختر زار کی بر لایہ دعا ای اللہ

حامی ہر امر میں حیدر شہ مردان ہو جا



لالہ گل گوشتین کہانی کی لالی ہوئے

زخم گلچین پھر چمن میں دیکھتی آئی ہوئے

عشق ساعد میں بنی ہین بیان ہی شمع

داغوں کی چمکی اکر آتش کی پرکائی ہوئے

آب و خاشاک مرگاہ کو بنی بچا یا کری

بام قصر کی دو نون آنکھیں پائی ہوئے

ابر و مرگاہ کی آفتین چلا جب سیر کو

سر و گلزار و زمین ہیر جا نکو ہائی ہوئے

بجلیاں کانٹوں کی غبیرو کی جانو پر گرن

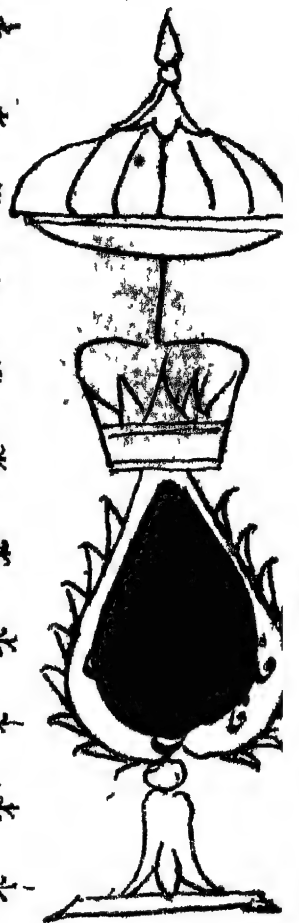
کانٹوں کی ہماری آنکھیں میں جالی ہوئے

خار کو کب ہو گئی صحرا درخشان ہو گیا

جبت بیضا کی صورت پانوں کی چالی ہوئے

بالیاں کانٹوں کی صاحب شک انجم ہو گئیں

چاند کی مائی کی صورت کانٹوں کی مائی ہوئے



آب سین کا سیکو پونچھی کا وہ کیتا ی زما

اوسکی ای اختر نئی اب چاہنی والی ہو



دگو مالہ بنا دیا کئے

چاند بھکو دکھا دیا کئے

کالا ترہم لگا دیا کئے

مشک زخون کی واسطی بڑھ

یہ دربی بجا دیا کئے

کس سی مضنون آبلہ پایا

شمع رو کو رولا دیا کئے

گرمی عشق سے ہوا سو

میرا مردہ بہا دیا کئے

آب و ندامت ج میں ایست

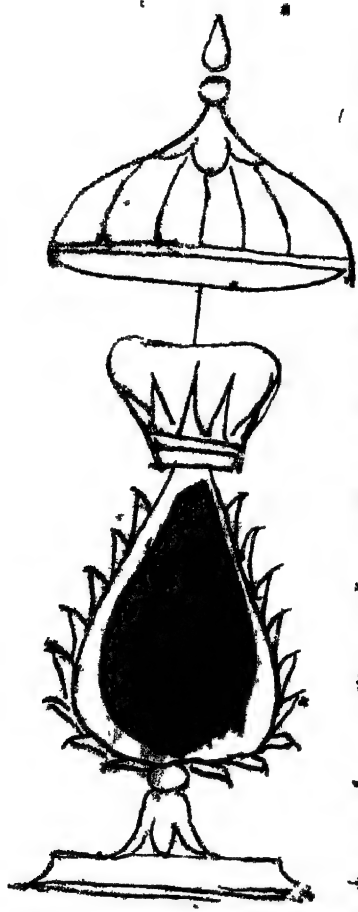
بی زبان کو ستا دیا کئے

قفس تن میں دل بہرکتا ہی

داغ ای مہ لقب دیا کئے

چاندنی رات سی تنفس

سینہ اختر بنا ہی گھنٹہ





# علم حسن سکھا دیا کہ

کالی راتو میں یہ گیسوئی سیہ مارا	زہر دینی کو تری طرہ طرار آئی
ہمیں بازار و میں سو کیا اسی قاتل خلق	خانہ جنگ کے یہ کمرابذہ کی اغیار آئی
دردندان کو عبت عشق میں دکھلاتی ہو	جو ہری حسن کی آنچی خریدار آئی
بد قاش ایسی ہو جیتی کرتی میں غلام	ورق گنجہ دم باریسی سب ٹار آئی
سرخ روشوق شہادتسی ہوئی قاتل	سرکف آئی جو قتل میں سبکبار آئی
یا آہی نہ بگڑ جامی کہیں اپنا سب	محل عیش میں دو چار طرح دار آئی
غیر موزی ہوئی کس چ سی بل کرتی میں	کیونجی کیون گیسوئی کی سانپ میں مار آئی

اختر طرح نازوں میں بل ہو مصروف

جس طرح سامنی سلطان کی گنہگار آئی

پلا ایاغِ محبت شراب کی بدلی

چمن میں اب گلِ شبنم پس ڈالو گنا

پرو وُسیجِ مرثہ میں شکارِ حاضر ہے

جو غرقِ بحرِ کرم ہوتی فکرِ دریا دل

کہانیِ عشق کی تھکوا سلا یا کرتی تھی

مرضِ مومنِ خفقانِ حاجیِ نفسان سے

شمالِ سرمہ لگی کیوں نہ گرد کوئی سوار

تہا رہی عشق میں چل ہی ہو گئی خجوا

ٹپ ٹپ کی یہ سہل نہا ہی ضرورت

نہ داغِ کہاؤ گنا ساقی کباب کی بدلی

تجھی کہاؤ گنا میں آفتاب کے بدلی

دلِ برشتہ ملا ہی کباب کے بدلی

درِ آبِ نظر آتی جباب کے بدلی

یہاں فسانہ گیسوِ حجاب کے بدلی

پہ مینا آپ کا پی لو گلاب کے بدلی

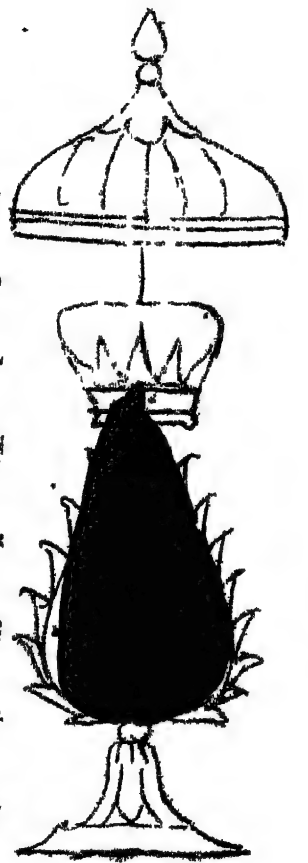
غبارِ راہ ملا ہی نقاب کے بدلی

بغلین یہ گئی تیر کتا کے بدلی

ہوا ہی سکتہ سا اب اسطرلاب کے بدلی

ابھی خیرِ بوختر کی قاصدِ پیچ

سوال نیک کری وہ جواب کے بدلی



سار ابدن لالہ زار دیکھتی کبتک ہے

رنگ رخ گلزار دیکھتی کبتک ہے

ابتو خزان ہی بہار دیکھتی کبتک ہے

میر اکبوتر نگار دیکھتی کبتک ہے

اشک الم کی قطار دیکھتی کبتک ہے

ساقی و ساغر خمار دیکھتی کبتک ہے

بچو دو بی اختیار دیکھتی کبتک ہے

تیر مژہ وار پار دیکھتی کبتک ہے

پہول سادل بچا دیکھتی کبتک ہے

سینہ و دل انداز دیکھتی کبتک ہے

ہجر میں با پی خواجہ دل ہی بہت باغبان

الطاف جوان کیا رخ خضیبہ ہوا

سینہ ہوا انداز گل ہی کہلی میں ہزار

عاشقوں کی صفیں باریک کو ہی کر لی شمار

شیشہ ہی کا ہی قصور سکو کر وں چور

سال سی ملتای سال کچھ نہیں اپنا

ہمت و ترازو ہو تیری نگہ میں

ای مری آئینہ روزنگ نہ لاد لپہ تو

داغوں کی آنکھوں سی یار دیکھ لی تیری

یہ مہر تن اشرار دیکھ لی کتنا ہے

جان اوٹھانزلف کیا نس نہ ای پر دعا

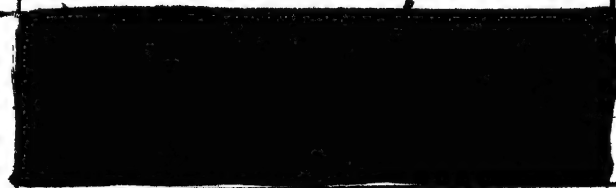
جو لہن تیری شکار دیکھ لی کتنا ہے

خام طبیعت رہی آہ نہیں بھنگی

مخلو نہیں غیور دیکھ لی کتنا ہے

اختر بی برگ و بار عشق میں ہی سقیر

ماہ کی اوپر نثار دیکھ لی کتنا ہے



اجی کیوں آج کیا یہ منا ہی

نگہ کی تیغ کو سید نہ کیا ہے

سیہ زلفوں میں اپنا دل پھنسا ہے

عجب دام محبت یہ بلا ہے

کبھی خلوت میں آئینہ نہ دیکھا

وہ بت کیا اپنی صورتی خفا ہے

کرو فرما دسی یہ کرڑی باتیں

مجھی شیریں زبانی کامزا ہے

لگاؤ میں خاک اوس دہلیز کی ہم

طیو درد کر یہ دوا ہے





اورادی خاک عاشق اوس گلشی  
یہی شکوہ بس ای بادِ صبا ہی

زمین پر عشق سی بہرہ کسی ہی

فلک پر رتبہ خست گریا ہی

یہاں قابو من تیرا دل کہاں ہے

بنالوٹن کبوتر دل کہاں ہے

فراغت ضعف سی حاصل کہاں ہے

بنی قہص مہ کائل کہاں ہے

ہماری بحر کا سائل کہاں ہے

کہاں ہی گال کا وہ تل کہاں ہے

مری محصول کا حاصل کہاں ہی

پڑی ہی اس پہ صاحب ضرب دستے

کرون کیا سیر گلزارِ جوانی

مقابل ہو ہماری ماہ رو کے

نیائی انتہا سی عشق ای دل

جلاؤ گا لادانہ چشم بدو

ابھی مانگتا ہاؤ سنی محبتی ہو

کہاں ہی خستہ سائل کہاں

[Redacted]

[Redacted]

ہمیں مڑ مڑ کی زندگانی

کر کی تعریف یار جا۔

چار میں گفتگو زبانی

یہ کہانی غم نہائی

اک نشانے سرائی فانی

ارض پر سیر آسمانی

شرح ہی رنگ زعفرانی

یا دین اپنی یار جانی

دوست کو عدو کیا

کیونہی کیون مار بھین مٹھلین

کیون نہ رسوا کرین مانی

روح ہو نیکی شیریں

خاکسار سے بڑھ گیا انسان

زرد صورت پہ بھر مین نہ

آج کل لکھنویں ہی خستہ

دہوم ہی تیر خوش بیاں نی

بھر گل میں بسر خار لئی پیر کی

عرش پر یار کی زقار لئی پیر کی

ساتھ سرشار ہی دو چار لئی پیر کی

یاد قد میں ہو سدا رتھی پیر کی

کیوں نہ ہم رتبہ کر سی ہو مرا پائے عشق

ای پری تو تو ہی کم مشرب مینوشن

فکر دل داوہی ازاد ہی وہ جا بجا نہان

آبتوا ختر سا وہ دلدار لئی پیر کی

وہ انسان نہیں ہی پی ہو ہو

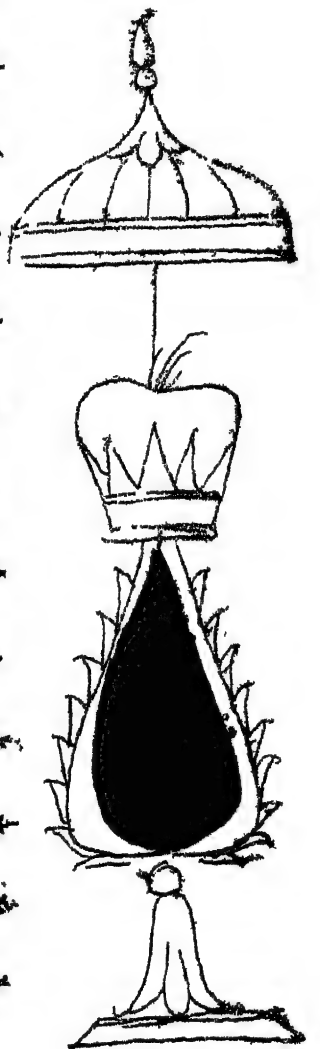
کرموی نافرین عقد سو

شوق کی ہی آئندہ پر ہمارا لہو ہے

عجب غیرت بدر وہ ماہ رو

گرہ سال حیرت کی عاشق ندنگی

کیا دست نگین سی مقبول ہے



ہر جہاں رمل سی تقارب ہوگا  
یہ بحر روان عشق کی آبرو ہے

یہ مضمون یوان میں تاک لیتا  
بہشت اگر چاک دکا ر فو ہے

بہری نرمین گالیان ہی سنو گنا  
کہ تم تم سی بہتر بھی او سکی تو ہے

فلک شدیشہ بنتا ہی نرم پری میں  
جسی جہر بھی وہ او سکا سب

مری عشق کی دہوم بازار میں ہے  
تری حسن کی کفن تکو کو کو ہے

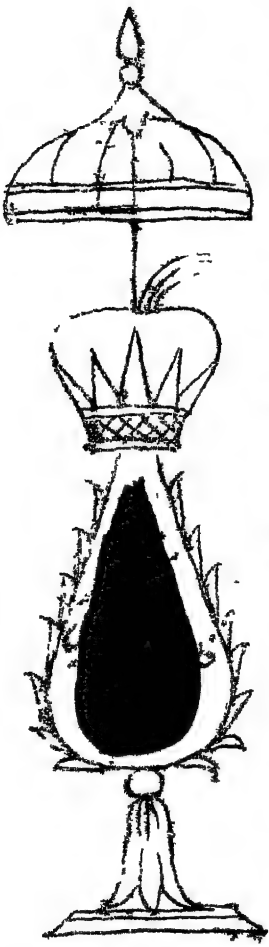
پلا میں سے جہاں آب کوثر

یہی لبین اختر کی اب آرزو ہے

دلال حسن کی خسہ دیدار ہو گئے  
دکان بن کر تی ہی بازار ہو گئے

پریا تمہاری عشق کی بیوش کر چکی  
عیار ہو فریبی ہو سکارہ ہو گئے

و صف خ عذار جو پر تو فکن ہوا  
کاغذ کی تختی تختہ گلزار ہو گئے





ہمسی قلندر انکی زردار ہو

آب و ہوا و خاک میں ہم ناز ہو  
ہوا کرتے

شانوئی بوجہ اور اسبکسا

کل کیونچ پہول پہول کی کہلجائیں عین

کیا رشک تھا کہ تین عناصر میں جا

مقتل میں سرکف ہیں آتی ہیں

ختر کی اب طبیعت و دل نرم ہوتی

آنی کٹری اوٹھای کہ ماچار ہو

[Redacted]

[Redacted]

گل و صیاد و مطرب کے پشمن کا گئی

کرم سی ہکو اپنی ہی نہال غمی

نخم و جام صراحی شیشہ و عینا ہوا

ترانی میں تری بلبل خدا تائید کرو

ہمین ہی جانیدی و سرفراہی

ارسی میوشش نہ بھی محبت کر

مری سینی پر اک پتھر کی سل یا جان تو دے	یہ تعویذِ محبت کی ہی او ترانہ گزرتی
سپر جانِ مجہلی پر کی ای شکست پڑی	اودنِ عالمِ وحشت میں من تخت سلیمان

اسی جرت ملی او کہی سجا کر ناہی دیوانگی

مہ و خورشید بد را و چاند سوچ بہرِ حسرت

دل صد چاک اپنا گیسو چنی کاٹنا ہے	ہر اک بیتِ ک تیرِ مرگان کا نشانہ ہے
عینارِ راہِ مرقد پر ہمارے شامیانہ ہے	کرنِ مہتاب کی تار و کی موتی ملکِ لیشی ہے
غزل گوئی تو ایک استادِ شاعرِ کھانا ہے	یہ باطنِ فرقتِ اغیار لکھ دیا مصرع ہے
بھی قصرِ فلک آہو کی صد عیسیٰ گرانا ہے	پچاتی ہی میں شعر خود کو فکرِ نالہ ہے
کوئی رشکِ سناں جال میں جکھو ہنسا ہے	غزلینِ جالِ اپنی ہڈیوں کی در و کالہ ن ہے
فلکِ اس عندلیبِ خوش بین کا ایشیا ناہی ہے	پڑھی اس میں ہاتھ صبا و انِ شاعر کا

قتیل ابرو و مرگان اسیر کیسوتی جانان

یہی بہن نام اس تھر کی قائل اک زمانا

تیخ خامہ سی کٹی گبر و مسلمان

اس سبہ خائنین قید میں پیشان

رشک کرتی بہن می نامسفی نشان

خالی کر دینگی لب زخم نکلان

بنکی محروم پہری جانکی خوانان

سلسلہ آہ رسا کانہ کھٹا زلفون

اکوس غم نوبت دل آہ نشان عاشق

اس ملاحت پہ نہ بہلایا کرا یقائل خلق

ابو تھر کی ہی صحبت کے پڑی بہن لال

خاندہ کچھ نہ ہوا ہوسچے در مان

میں چون وضع نیک خو تو ہے

میں پر وانہ شمع رو تو ہے

پیشی کسکو صاف کرتا ہی

سیری ملکین کرن بین سوز

رخم ابرونی مہربانی کے

مہر ساغری ماہ شیشہ

کیسی پردین بولتی ہیں رگین

ساغرہ سے ہیلیاں ہیں

شکن زلف موبو تو ہے

اور گل آفتاب رو تو ہے

اری مرگان پی رو تو ہے

ای فلک عالم کا سبوت ہے

بین کا تار خوش کلو تو ہے

شیشہ مہر کا کلو تو ہے

تغ ابرونہ مار خستہ کو

قائلا واہ سرخرو تو ہے



نکاح

کلی

سرمہ بازار بڑی دہوم صی اب ہم

خلو توینن سے محرم جنتی محرم



سر برهنه جو فرانتہ عظم کھلی

کشت ہٹا کئی ہی برباد ہی ی ابرہ

بت قاتل فی مرا خون کیا مقتلین

کیا لڑکپن سی مجھی شوقِ سلما نی تہا

پیری خوب لٹی ہن بچا جامی چوٹ

ساوی صل شب بھرین جاننی

ہم فقیر و نکا فسانہ جو سنی گو فلک

ہمین ہو کا تہا جابو نکاسن ای بحر

سر بازار اوسی دیکھنی عالم کھلی

اشکت نگہ سی شاید کہ بہت کم

نام لہر زبان پر ہو اگر دم

کھنوپرا برو ہی سجد کی لٹی خم

نیچہ ہاتھ میں تو لی ہوئی برہم

میری سنی سی الہی یہ کہین غم

کیا عجب جام کھٹ یریز من جم

اکہہ سی دیکھ لیا دیڈ پر خم

سبزار سی ہن

کسی شاعر کو نہ پہلو میں بٹا تو ای ما

احقر زار عنزل گوتی مین کیا کم

پد و تخم من سی و س گلکی خبری

شهر یاراج ہی دربان اک چو کشت کا

سبزہ خطرا پامال کتی دیتا

اہی ز نعل چٹ بخش مسیحا

کہو لو در وازہ قیوین کھڑا ہوں

کاشہ چشم ہر اک در پہ ہی یو

رزا عیار سی آخری رکاوٹ

ای سلیمان کہو ترا و ہر آجائی کو

بازہ پیچی کتی در وازہ کیانی کو

بوٹیان بہر دوا باغ سی کیالائی کو

سہرہ بیمار کی جانا مکو بلا لائی کو

مرگتی گزگی جیسا ہنیں اب ہائی کو

ہیک اس صحر کی بازار میں لو لائی کو

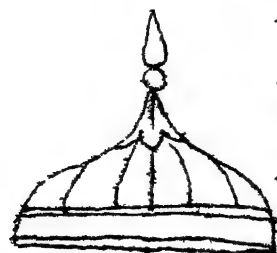
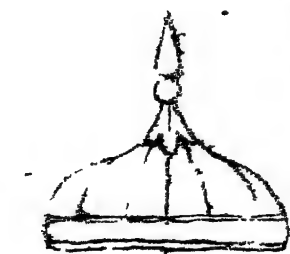
بات تو کوئی کرسی غیر سی حل جائی کو

اشکوئی ماتہ سی بڑی آبروی

خندین جمع ہو گئی سہیل کھنہ

رسوا ہوئی زبان سی یہ گفتگو می

مین ای بڑی ترا ہوں ناستی تو می



سیری طرح پری ہی کرمی تسبیح	انجمو نسبی یکہ لون ز مانیکا انقلا
عجی چرخ مهر سی استیج	اندہی ہوئی جمال جہانتا بستی
او بچون خلاف وضع نہیں تو	زلف رسانی غیر پریشان کیجے

لکھنے ہو گا جو نامی میں خیر یقین ہی	
پڑھتا ہے کایا غنہ دل چار سحر	



شہر مندہ لالہ ہوئی جو داغ حکر	بدلی ہوا اور امی اگر چشم تر کھلے
کچھ کچھ مذاق شعر ہی افی ہنری	شیرینی سخن سنی دیوان قندری
دل بندہ ان قیب اگر دہی ور	اگر ہی بناو غیر و کاش شب باش ہو
کیونکر مکر کی عشق میں اہ سفر	اگر ہو گئی پتھر ہی پوچھو نہ امی سیان

نثار بی بدل ہی ترا جو ہر صحن | آخر کی سلاک نظم میں کیا کجا کھلی

[Redacted text block]

[Redacted text block]

عشقِ رخ میں شربِ جر | کین لب کے جامِ دل بھر دے

ہوں مقابلِ قبا کی دسکی | سفِ مرگان کا مجھ کو شکوہ

رطبِ یاسن مائیکا چکھیں | شکِ جاؤ نکویہ لبِ ترو

سادِ شمعِ پناہِ ڈالو | کجھلے ہوں قبا می پر زرد

آخرِ خاراب ہی تشنہ | یا علی اسکو آبِ کوثر دے

[Redacted text block]

[Redacted text block]

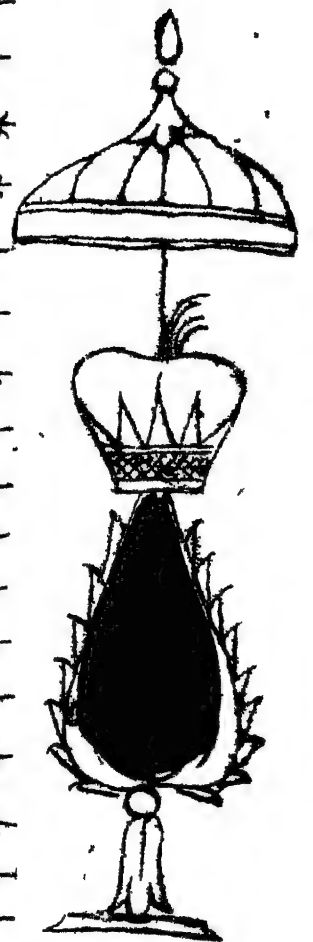
حالِ دل اسی بتو خدا جانی | سچ ہی سچ اسکو غیر کیا جانی



لطف شمار پوچہ شاعری	بیوفانی و دیونسا جانی
پہوٹ کر مظلون میں روتی ہو	مولکا احوال کوئی کیا جانی
سخت کوئی غزل میں پاتا ہوں	ناز کی میرا دلربا جانی
لاکھ میں فیصلہ چکاتی ہو	مدعی کیوں نہ مدعا جانی
مرض عشق میں اثر ہو گا	میرا ہر شعر وہ دوا جانی
کشتل سی کہیں چ لا تا ہوں	بیری دل کو وہ کہہ با جانی

آج بیہوش ہو گیا خستہ  
کیا ہو ایک آخند جانی

مثال شام ہر بدن ہر سحر ہی	منو و صبح فرقت رات ہے
نہ سایا ہی نہ کچھ آسیب و سوا	غریبوں پر پیرو کی نظر ہے



سیر بازار رسوا کر دیا	کسی پر دہشتیں کا دلیں کہ
تری چو کہشت سی من تہا کر گون	مجھی صندل لگانا اور دھڑ
کہی اوسکو ہی کر لی صید	یہ مرغ مھٹے ربی بال پری
وہ سینہ ہی شال تختہ گل	رگ گل میری جانا کی کر
گھٹا و بتای تد لعل یہ	ہمارا اشکتنا بدھ ہے
لڑاتا ہون صف کا نسی نکھن	نہ غم ہی اور نہ دہشت نہ در

عبث سوا ہی خیر چونک اوٹھ تو  
خیال زلف و خسی حیر ہے

جب نہت و سکی مٹی بی گئی	بدین حسینی قستاری چکی گئی
مرد عجب عشق ذرا دیکھتے	بھڑ بھڑتے ہم قریب پہلو سر گئی

تیر و نکی بہاں او تر گئی اربھی نگاہ

اوس کا شئی نہ غیر کو خاموش ہو جتے

شاخ گلاب باغی پنجہ نہ کیجے

مضمون محروماہ لکھی ہوئے دیندہ

ایکل خلش قریبوں کی جاتی نہیں کہے

تیر قلم سی مرغ معانی ہوا جھید

دروازہ بند دیکھہ کی اولتی پہر حضور

مُرگانِ یارسی مری دیدی

ساحی چیں داغ زیادہ ہو کر گئی

اوسکی کلائی ٹوٹ گئی کیون

پید ہوئی زمین پر اور تافک گئی

کاشی ہی دشت بھر میں ہمیشہ گئی

ہنسسی لگی وہ لوٹ گئی اور پر گئی

احتر ہارٹی ل میں کیا کیا ہو گئی

[Redacted]

[Redacted]

اوپر گیارہ تو بنجا ہی اکی نام

طاہر مضمون اور آیا اس قلم کی

کفر کی صورت دنیا میں اس سلام

باتہ کیا ایسا وہ صیاد ہوئی شیر

نارنگی دگو ہوئی اس غرض کا فام سے	نہ سناں چاک قلم کب کب کیا کلید
کیسی تہر ز گنتی ان انگوٹھی باد سے	غیرتی بوسہ یا پستی ہن ہم دین صنم
ایک خطہ ہی نسو یا ایفلک آرام سے	پنج سی زیر زمین کیا کیا ستارہ
بارش کو دہر میں کیا کام ام سے	شعر کو قیسی بھی چہی کہاں ای ناہن
انگوٹھ میں پھرنی لگی صبح قیامت سے	قد بالاسی تری اور کیسوی شبت
صبح محشر خوب ہی ہجر و الم کی شام سے	فرقہ لدار میں کی دن کشتی
باز کب آتی ہیں صد حسن پیغام سے	عشق کی مضمون عبت لکھتی چہرہ

[Redacted text block]

[Redacted text block]

سکہ ناری لفت کی چلن بھول گئی	رہ کی غبت میں ہم اندازِ ظن بھول
جب طبت لکھہ پیا شہرِ ختن بھول گئی	رہی پھر یاد وراموشی ہی زلف بھول



دجہی عاشق گلزار کو زندانِ حسن

چو کڑی یاد کرین میرے جو حسن

ترجی شش پستنی ہنگام چکایہ سترہ <sup>نہ</sup>

بن کبایہ دلِ ناسفلیہ و نڈا <sup>نسے</sup>

یا دیارِ انِ عدم فی کیا محکوم

اب کو کھرا کوئی جامِ پلاؤ با <sup>قے</sup>

میری پر کی لئی سوچیں ہول

چال و شست کے ان اگھو سنیں ہول

کہیت کہیت ماغول مر ہول <sup>گئی</sup>

کیا معما ہے کہ مضمون ہول <sup>گئی</sup>

نئی فیدیکو اسیران کہیں ہول <sup>گئی</sup>

اختر زار کو کیا شاہِ من ہول <sup>گئی</sup>

تلون ہی میں سجائی صحرِ ادھر آئے

کیا خونِ شہید انسی غریب گیا قاتل

صاحبِ یرضاک کی ہی کہل جانیگی <sup>قلبی</sup>

اسکو نین وہ یہ جاجو دیا او آئے

ہولی ہی یہ سبل کا تا ادھر آئے

ایتنہ بنی تیر اکف پا ادھر آئے

شکستی نہ کہی بہر مرض مجھ کو دوا دے  
چھتی ہے کہ ہر بندشِ شعاعی  
غیر و نسی سلجھو نہ یہ گیسوئی سہ  
اشکو نسی بہاؤنِ خس و خاشاک  
چھوڑو نہ کہی زلف کی پندہ نشی

وہ قاصدِ جان بخش و مسیحا دہرا ہے  
مجنون نہ بنی قس لیل اودھرا ہے  
زنجیر بنی زلف کا سوا دہرا ہے  
پر مالہ کروں گریہ جو مالا اودھرا ہے  
اختر سا جو معشوقِ خدا یا اودھرا ہے

بدلی کی برابر ہوئی زمین و آسمان  
کتک مارا دل شمعِ صفت کو نشتی  
آخر کہی ہوگی شبِ قوت کی سحر  
کا لونگی لہری زہر ہوئی ایک نظر  
کہتی تو کرین عیدِ من و ربان جگر  
بند گلی ملکی بہمن فوج نہ کیجے

خار و گل و صیا و شجر ہونک چکان

ویدار کو منظور ہی چشمانِ محبت

پر وہ ہوا مضمون پر ان بچہ بچہ کی

گہٹ جاتے ہیں صفحہ کاغذ کا کلا

امید بڑی شوق تڑپ کر وہیں پہنچا

اجا ہی خندان پھر نہ چلی با و بہا

دستاویز کیا کری پٹکار گجا

سینی مین ہی کہتے ہیں غواص معانے

اتر کی ہیکتے مین علی اکا دکر

ہونکی لئی شطری ایجان اثر

مشتاق کی نوکی رہتی ہی خبر

دیوار ہوئی کان سنی پھر خبر

پاشی کہی صوف کا تارا بکلی

صیا و گر قطع کر مٹی حشی کی پر

مین دیکھ لوں گلشن کو اگر ایک نظر

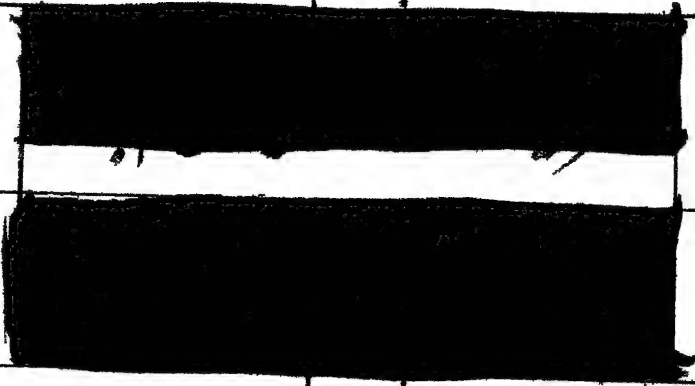
مفسد کی وفصا دنیا بیکار

نظر و تھن پر ورتی ہیں شکوئی

اس تہا تہ مین لیتی ہیں ہم نہ تہ

سایہ بال ہما سلطان کی سرچا  
دست نگین جی جسون ہو دیا  
تہہ پر کی واسطی کافی ہی یہ کا  
داع سنیہ خانہ کی بنی بن پابا  
دست عاشق گہاشی گجیا کی محرم  
ہند یو کو چوٹی ہی صبح وقت  
یا علی اس یا و محکو حوض شہر کو

اور فقیر و کی لئی نطل ہمیر چا  
اسن سلیم کی لئی پلکو نکا شتر چا  
صوم و شیخ و عبادت ہر او  
اسی پری دربان درواز کی باہ  
ان جہا بو کی لئی صحبت دم بھر چا  
دیو شکی و اسطی عاشق لانو چا  
آب نھر حنلہ کا تھر کو ساغر چا



رخ رنگین چمن سے بہتر ہے  
سیر غربت وطن سے بہتر ہے

تیرا کتا بہر لہنی بہتر ہے  
داع سنیہ چمن سے بہتر ہے



کہو دلیتا ہوں قبر مضمون میں

ہر بن موہو اہی بابر لیٹ

مارشہین کی مت کو محفل میں

یہ ملاحظت کہان کسی گل میں

مہر و مہ شرم سی ہین زیر نگین

تیری بازو پر اپنا دل باندھ

شہر خاموش کی ملی جائے گے

زر و غم سے ہی گو مرا خسا

کلب غم کو رکن سی بہتر ہے

نگاہ پن پر ہن سی بہتر ہے

غم کن انجمن سی بہتر ہے

رخ ترایا سمن سے بہتر ہے

ڈنڈیہ نورتن سی بہتر ہے

یکہ یہ نورتن سی بہتر ہے

ہم کو خلعت کفن سی بہتر ہے

تیری سیبِ دقن نشی ہے

تلخ گوئے مذاقِ خستہ ہی

تیری شیرین دہن سی بہتر ہے

عشق گل مست او بل چمن مین <sup>مین</sup>

گر گئی کیا کیا زمین مین باه و خوار <sup>چور</sup>

رقص ساعد و رمی مین ل کر گیار <sup>چور</sup>

بزم می مین فوجان مضمون <sup>نفس</sup> سید اگر

ز هر کها تنگی رقیب نیلگون <sup>نفس</sup>

ساع حبت علی میخانه مزمین <sup>نوش</sup> پی

سو تا جاگ اوها خیال بزم باو <sup>نوش</sup>

ساقیاتیری لبی کی یہ تاثیر <sup>نوش</sup>

شهر مین ایک اک دیوانہ پنہن <sup>مست</sup>

پر چرخ نیلگون ہی پر پنہن <sup>مست</sup>

شیشہ نازک ہی ساقی انجین <sup>مست</sup>

شاعر سرشار شعار کهن مین <sup>مست</sup>

دیکھتی مار و دوسر ملک ختنین <sup>مست</sup>

پنجن کی عشقین مرد کفنین <sup>مست</sup>

عاشق محمود تن چاہ و فتنین <sup>مست</sup>

سفل برگ سبز ہی تیری پنہن <sup>مست</sup>

عین شکاری ہی جنت بخودی مین لی

تو تو اختر الفت شاه زمن مین <sup>مست</sup>

پہنچن کی یاد میں ہر امانت لی

ایفلک زیر زمین تو پاؤں پہلانا

مرکب ہی نیا کی جہکریسی پھوٹی کیا

خاک کی اب کوئی جانا نہیں واپسی

کیا ہو فیاضی کہاں ہی محنت زرعی

تو بتا لجا سگا کیا غری و معسوق

پیر ہاتھوں ہاتھ ہر کھوسو جنت

کیا یہ ار باب تنعم مال و دولت

جائی زر داغ اور کفن ہم جابی

عاشقو سیمار فرقت میری بہت

جیتے علم اور دستا و فضیلت

آہ خسر سب تو اپنی اپنی قسمت

اسی حیفو شاہد صلی سی عشق پاک

فرقت گلین چمکے کسطح سی جان

جامہ عریان سی عباد کی پشا

باغین صیاد کو بلبل کی ناحق تال

سجالی ہو گئی متسی خدا کی یار

جلوہ گردل میں مری عشق بیت

ابر و مشوق شستی بن گئی طوفان

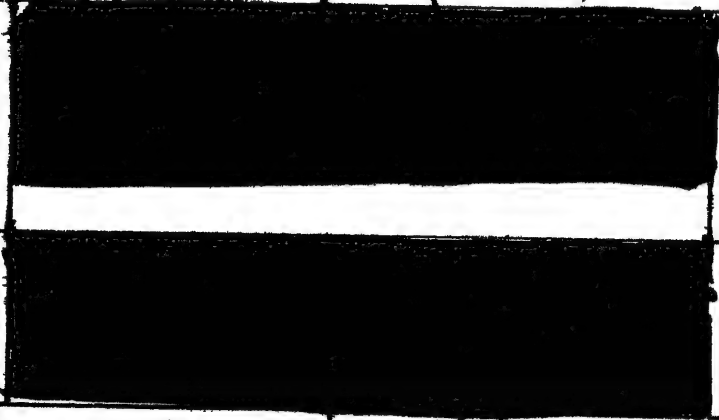
یہ سناؤ بحر حسن یار کا تیرا ک

غیر نرم یار میں تہی شک بن گیا

ڈھاک کی جھل سی میں جل جل گیا

پاؤں جتنی ہی نہیں جتر کھون کا

کیا رین چہا نون نہایت گرد



سردار بنکی یہ در دلدار تور

پھر شہ گاہ سی دیوار تور

ماہ صیا فم میں اگر آجائی ہلا

روزہ گل رگاک کی کئی بار تور

جگر سی کفر و دنگی ہی ثابت

سب سے شمع شستہ تار تور

مضمون ل میں گیت کیا صیا

نہر میں بل مرغ گرفتار تور

بائیں میں ل ایسی نکلتی سنہیں

موجود ہی ستل کا ہر تور



پتھر پرین نہ کریاں ہی ہٹ چکا

ترہی نگاہ اپکی بہو نچال گئی

ولین ہی اس قیب کو ہی می ملائے

جنس جگر ہی عشقین او میں محسب کوئی

شیرین ہن کی یاد میں ہم سخت گئے

سختی پاسی کوہ پہری خار توڑ لی

صاحب کے غیبت تلوار توڑ لی

شیخی لڑا کی سنگ سئی چاڑ لی

فضل در اندر سربازار توڑ لی

لازم ہی اب تو شعر کی کہسار توڑ لی

آج بہت دنوں کی درمیکدہ ہی بند

چلتی بس آج تو در خار توڑ لی

تبرید وصل چاہی دل درو مند

پر بام دل ہمارا زیادہ بلند

اسی شہسوار بوئی گل ترس مند

ہجرت ہی ناپسند ہو تجھ کو پسند

چو کہت تہار می ش ہی ای فنا

موج نظر کا اسپہ ہو ہمیں جانتے

شیرینی دهنی مصری ہی قند

یوسفی پر چکیا مجھ کو

ایک ایک داغ نالہ ہی ایداؤ سنہ

کیا جاتین سیر مانگو اسی عشق

تجسسی یادہ حسن مین وہ چا چند

ایماہ صاف ابر کی پروین چہا

عاشق بنو شہید بنو خاک پانہو

آختر تہاری واسطی کافی یہ بندہ ہی

مجھی گری نکلیں سہ مان ملجا

الہی نعمتہ بلبل سی ہیہ زبان ملجا

مکان ہونڈ چکی استو لا مکان ملجا

ہماری پروہ شین کا کہیں نشان ملجا

اوٹھان سر نہ اگر سنگ استان ملجا

تہاری سایہ یوار پر کروں نیکی

بسان لوسی لیلوچ جان ملجا

کہی تو دست تعشق گلین الوین

سلاؤن پہلی اگر کوئی قصہ خوان ملجا

فسانہ شیب مین نیند کب آئے

کلا اذیتِ حیرانِ کجیِ خستہ اگر وصال میں تمکو وہ جانِ جانِ مہیا

[Redacted text block]

[Redacted text block]

اوپہا مائی ہین لٹ کی زنجیر تھار ہر بار بندہ سی زلف گرہ گیر تھار

ہمستی نہ بات آج ہوئی ہونٹہ بہتی لبیک کئی دیتی ہی تکتی تھار

بندہ کرن کھنٹی کی اب نوچتی ائی سو رجو حبلاتی تھی تصویر تھار

وصلت کا تو بخار ہی فرقہ کا ہی قرار تاریخ بھلا نیکی یہ تحریر تھار

زلفونین مرادل نہ بنی مرغِ شبِ آویر اند مانگری شمس کو تنویر تھار

غیراگی وہاں جتنی ہین بونی ہین صبا بخری ہی مین لٹ کئی جاگیر تھار

ادنا کوئی ابرو کا بنا لجی صبا یہ چاند پرانی سی ہی شمشیر تھار

میسافانی مین ندوئی مرید نہی نسا انکھور کی بیٹی تو بنی پیر تھار

کیون نمک زلف میں شانی کو

اوپر بھی ہے عدالت میں تصویر تھا

بند میری فصد ہی کہلو اسی صبا

دیوانہ کنی دیتی ہی تاثیر تہا

غمت کا لکھا شبنم کتا ہی جہا

عاشق کو ہوشی اگی ہی تہا

احتر عجب کا نہیں اس سنیہ و

نفاش ازل کہنچدی تصویر تھا

[REDACTED]

[REDACTED]

تجھسی لفت میں ای خالق با

خلق میں غرت و حرمت ہا

نخت جانی ہی عجب کا نہیں ای قاتل

تیغ ابرو ہی مری خلق پہ آر ہی

چمن ہستی غبار خزان کی ہی

باغ میں آہ کرین باد بہار ہی

بنی قاتل عالم مکر و نبا

سر گلشن ہی ہی لہ کنار ہی

نشہ بدم تیغ ہون میں قاتل

چشمہ سبب مری حالہ چار ہی



کالیان و ہمین سوہین سوہی کو

چارمین بات تو ہجان ہارمی ہوجا

دوقِ نعمہ جو کہی بزمِ مین و نکو

تو میان چاتیان ساسہ کی تار کی

ہووی سرسبز گلستانِ سخن امی اختر

صحنِ گلشن مین کہی گل کی سواری ہوجا



فرش آب چشمِ چیت پر جہاں بستاد و

خیمہ اہل فنا بالامی آبِ ستاؤ

دیکھتی یہ موسمِ باران کرسی کسکا

لاک بطنِ دس گلگون کی سحابِ ستاؤ

دل و یاسج مین غصی سی ہنستی مین

روی مرگاہ ہی پھر کہاں ستاؤ

مٹھتی ہی خانہ دل مین و تصویرِ خیا

یار غائب کیا لیکن سرِ آبِ ستاؤ

مٹھا جاتا ہی ہمارا دل رخِ مجنوں

عشوہ و اندر سی خوش نصیب ستاؤ

قد رزا ہدیشِ اہنی بُرہانی ستاؤ

ورنہ باؤ خواہ نہی فتنہ ستاؤ

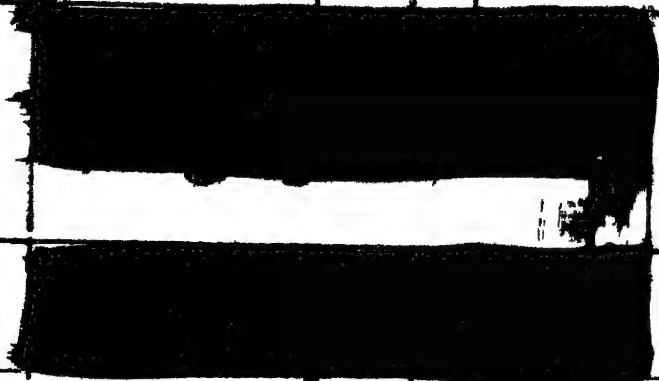
یہ مہرا

سیر اول حاضر سی اسکو ہو کر دیکھو

مطبخ عالی میں صاحب دل کباب

وہ جو تنگی ہو گئی یہ شرم ہی

گوتی میں اتنو تخراب آب



خدا ہی بہول جائیگا تنو کی بی

حقیقت مٹ معشوق کی عشق مجاز

مرا ہر مصرع موزون طمانچہ یوگا

بتو نکا منہ بہت پیر پر گیا شاہ

مغز کیون ہون شہی تہا نعل عالم

سیر سردار بی سر ہو کی پہنچا فراز

شمال خانہ آئینہ میری شعر کا گد

سکند شرم گہن کامری غینہ

ہزاروں زبان ہو میں س مبارک

جو میں جانیاں بازی نہیں معشقا

برہا ویتا شہی تی وصل مضمون

کتنی سخ بڑا مصرع مرا جانا نکل

عجب کیا دل میں خسر کی محبت منتقل ہو

صنم کچھ دور ہے ہند کی بند نواز سے

[REDACTED]

[REDACTED]

یتخ کی سے دکھائی چان بھی

ایک ساعت سے ایک سال بھی

باغبان کر چکے ہمال بھی

بہی لکھت ہے خط خان بھی

خواب میں بھی رہا خیال بھی

صوفیو کیوں نہ آئے حال بھی

تک رہی میں عبث شغل بھی

شعر گو تھیں ہے کہاں بھی

کر چکی چلکے پاتمال ہے مجھ

شوق وصل آج کل بڑھا اتنا

زر گل ہی جو تھسا وہ چہین لیا

کسکی چھریہ صفا دکرتی ہو

اک تصور سے دو بد و ہون

تم ہر اک میں حُلول کہتی ہو

شیر مصنوع کے فکر کرتا ہوں

اختیار بد رہا ہو

دیسان میں نفو کی پیر شاہزانی  
 کافر و پھر کعبہ ال کو مری بانی  
 دین میں اس مطرب کی ہم بھی گانی  
 اوس کمان برسی ہم کو شہین جلانی  
 واہتر پھر اوسی کوچی میں نم جانی

یاد رخن محرومہ نگہوں ملیانی  
 اسی بتو خوف خدا کچھ تلو کرنا چاہئے  
 ساری و سار ہو جانا مضمو نکا  
 جب میدان تیر انداز بیخ گیا  
 خاک اور اوگی ارادہ کیا کیا بٹلا

پیشوا عالم شباب چلے  
 بیج خاک کے میں آفتاب چلے  
 صید کرنے کو وہ سحاب چلے

ساقیا پھر شراب ناب چلے  
 خوب صورت مرین میں کیا  
 نو بکرتے میں طالع طاووس



تاب نظارہ کس کو ہو سکی	کیونہی کیون گہری بی نقاب
مرد مومن ہون میں تو امی اہد	موضع پاوہ جام آب چلے
اب کٹوری کی کچہ نہیں جات	بہ چکی گھاٹے جاب چلے
موج کی شکل بیتہ اسی	چشم تر صورت جاب چلے

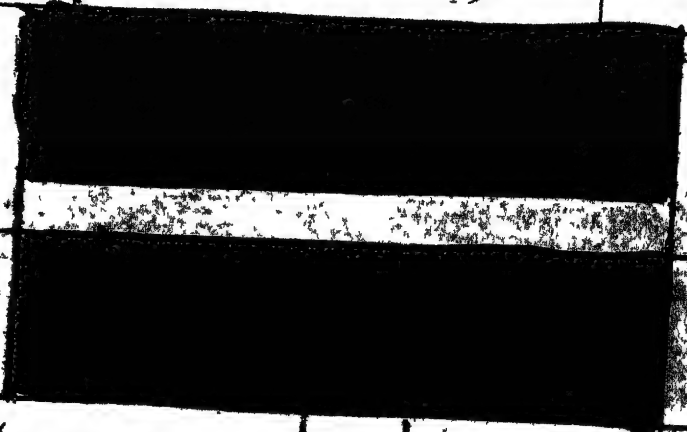
اغنیاء دنیکی سب حساب کتاب

احقر زار حساب چلے

کیونہو اس تن بیریہ مردان ہا	تیغ باندہ آئی جو قتلین و قاتل ہا
وہ سفر تو نہیں جو قطع کیا زندون	ای خضر خیر ہو القکی ہی منزل ہا
خال کیا زیب وہ عارض شفا	مشک و انسی ہی قیمت ہا
بیرہمی آہ گری ہو گئی جہنکارو	غل کیا طوق فی ہنی جو سلاں ہا

نغمه کلمسی کلانی کی توکل شانی	تبع رومال من ہی آج حامل بہا
ایضہ حسن کسی غیر کو خلعت غلی	ایکچو دیکھا درخوست یہ عامل بہا
ماز کی ختم ہی چھیر یہ پہلی شانی	کیون رخبر ہو تری بوستہ سائل بہا

بے بسی کسی دل کو نہیں آسب و خطر  
 اختر زار تو ہی عامل کامل بہا



دست شانہ پس زلف گرو کبر ہی	ہای عاشق میں ہی کوگی زغیر
باتیں بات پٹ جاتی ہی انکار	قول و چار میں ہی اسدی غیر
حاک اب تک طلائی کی میں بحر	دل تو سیاب ہی کیا شمع کبر
اسیر کلاسی ہرگز نہ برای حسرت	عمر عمر گلشن مجاہد میں دگر

کوئی ہو یا کہ نہ ہو بیان ہی اوہ ہے	دو مجسمی مری یار کی تصویر
نور سطح کا خورشید شوخ کبھی	کبھی سامنی سنہ کی تنویر
کو برہی شمع کی اش مہ جہانین	نام روشن اک سطح نگاہ گیر

یا علی ہی دعا خیر ہنس کے	
مح کو تیرا ہوا اور عاشق شبیر	

[Redacted]	
------------	--

[Redacted]	
------------	--

دو پھر گوشتی میں وہ خاتی جا	ہی یقین عطر پری وین بہاتی جا
عشق باز کی مینج ہر کہانی جا	رخم تیغ ابرو خوش مہتہ کہانی جا
توٹ جانگی کسی گنجا کی بندی ناز	سنتی ہیں شیکر کاش از مانی جا
ماہ و فشان جانگی جبین صاف	بخم و کو کب کی طرح ہم داغ پانی جا

لہنجی تصویر مبارک تیرے پر لگا

ہو گیا ہی ایک دہشتی لانا لانا

تختہ کردیگی دین بیرون اور

مجموعہ کا حال کیا معلوم حامی

تیرے اور کی دہائی اسی ہوگی

یہ نہیں کہتی کہ کہہ میں جا کی کہہ

گر برائی سیر آتنگی کہہ کلادین

چو گرئی لنگی صاحب شرف قسطن

اب سین ہی میں حب میل کی کو

کر زمین میں جانتگی صاحب کہہ

اسم تو قید می لف کی بخیر کی

صورت ہر دستہ شانی جا

باغین چکر اسی بسل سنائی جا

جائی جاتی کو رکن کو ہی سنائی جا

آج گھر میں آتی ہیں شاید نہانی جا

رخم دل کا آپ کہہ مرہم بنائی جا

اور تو کیا عشق کو دل میں چھپائی جا

دیکھہ لینا غنچہ گل کو ہنسائی جا

طالع خوابین آہو جگائی جا

انتظام سنکی کتبک خطائی جا

آہی قصر فلک ہی ہم گرائی جا

اور تو کیا طوق منت کا پہنائی جا



ایکا کہون سائین تجر پہ ہو شکی سو

پانی بن اگھوئیں سکی چو کانی کا

وہی ہر کی ہیکین کی استا کوڑنگی

مخلوین یار ہوئی تو صاحب دیکھنا

از مایا ہمئی اس فن کو بہت باریکی

کچنگا ہی سی ہی ثابت ہوا ہی قاتلا

ایک چہ تیری صورت کا دکھاؤنگی <sup>نہن</sup>

یالیو کی موتیوں سی دل ہو ہی پہ

لوہ پر طلاس لالہ باغین ہو کا نخل

ہندو دھمی مردی گنجا میں جاتی

یجیا تیکوئیں میں ہم سلائی جاتی

مولوی مکتب میں کو کوڑ لاتی

وہ پرچہ طر حد رو دکھاتی جاتی

شاعر و کوشع گوئی دراتی جاتی

تیر سنی پر مری شاید لگانی جاتی

مانی و ہزار کی صورتی جاتی

فرش کی جا کو نگی کاشی بھاتی جاتی

بلخ دل و دلو کو ہم اپنی کہاتی جاتی

احقر و ہر فلک کیونکر بنو جائیں نثار

سنتی ہن ثنائی پر مٹان جاتی جائیگی

دلتے  
غل کر تی ہین دینیں سلاسل کئی

خورشید کا مکہ تو بند ہاؤنڈہ صبا

حیدر نی کہا ناچین اتی ہی تو کیا

جو ہر کسطح موج میں شمشیر کی ڈوبا

سین پڑھو سورہ یوسف ہوم ترغ

پوچی چوڑی زخم تو کاٹا سا لگا

دریاچی معافیسی بہکنی لکات میں

مضمون انگہ سی چپ چاپی میں صبا

ہمراہیو کی پاؤں تہکی شوق ہی بیک

سینی میں ہر کتابی مراد کئی

اور طوق گلہ ہی میر کا مل کئی دلتے

در وازیر آباہنیں سائل کئی دلتے

پچا تہی مجھ کو نہیں قاتل کئی دلتے

آسمان نہیں ہوتی ہی یہ شکل کئی دلتے

پمہلی ساڑپنا ہی یہ سہل کئی دلتے

اس بحر کا ملتا نہیں ساحل کئی دلتے

پر وہ جو ہوا فکر کا حامل کئی دلتے

گشتی نہیں یہ دوری منزل کئی دلتے

شیشی ہی ہوا ہندہ کتی جام بلوین

بہاد ہر ہی کہی رخ کیجے صا

کچھ کچھ تو سنا کرتی ہیں تحقیق کر

جاتی رہتی رونی محفل کتی

طیار کتی مٹھی ہیں محفل کتی

احتر تو ہوی آپ پہ مائل کتی

کسی ہی چاندنی دور شراب ارغوا

مرامضمون گل لالہ ہی فکر صاف

سیاہی کجا استیجک اسی پر ہی

صفت اوس شمع کی دلو چھرتی ہی

ہماری چھر گلنگ سی بیل خیل

ایسی خیر ہو وہ سا پان شکن آیا

چمن مٹی بٹ مینا ہی میرا ر جانی

قلم جسکو سمجھتی ہیں وہ سہو سنا

تری چوٹی زمین پر اک بلائی سہا

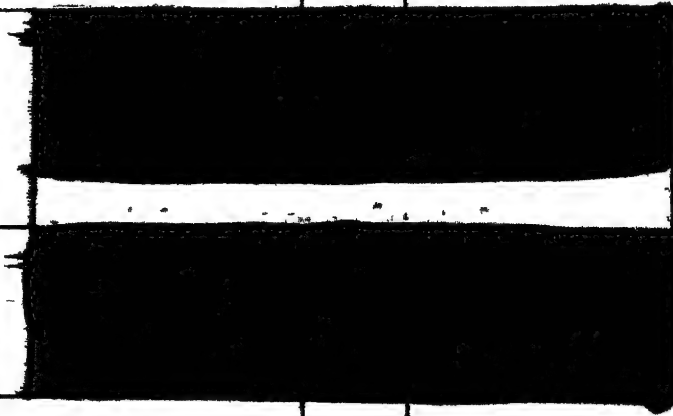
بہو ہی پر ہی نو رہی نارہی بی

ہماری اشک سے جانِ غم پانی پانی

چمن مینا و ساغر ابر ماراں رجا

ہمارے کانکی اور آنکھ کی بس ایک  
 نہ لیلی ہی مجھوں ہی و فدا و شیریں  
 سخند شعر کا مشکل سی ملتا ہی اختر

نہ خط لایا کوئی قاصد پیغام نہ بانی  
 ز مائیں فقط اک یاد کارا و کی کہا  
 جہاں شاعر و کی دم مہر قہر سے



ہی ریر سی میں اثر کی بد  
 ہو جو انصاف گلگیر کو پر و انگڑ  
 نزع میں کی جو اینکا یقین معلوم  
 نہ و گیسو میں سیاہی خمیں نو  
 کیا مرا ہی کہ لبِ لبِ شکر بار  
 تا بظاہر نہ و سکی رخ انور کی ہو

زلف سی ہر ملا شیر و شکر کی بد  
 کاٹی پر و انور کی پر شمع کی سر کی بد  
 اکرون و چار مقام اور مفر کی بد  
 رنگ کیا کیا نہیں اس شام سحر کی بد  
 سنتی میں تلخ و شنام شکر کی بد  
 یہاں کہیں ہی گتین تابِ نظر کی بد



کوی پہلو نہ ملا اوس کمر نازک کا

اوسکی گردن پہ مرا ہو میگا خون اکو

کیا کہو غین دل بیمار کی فرقت میں

اپنی دلیلیں میں مردیکو مری فن کرو

ظلم صیاد کا شکوہ نکری بلبل را

قتل کر کی بھی ہندو خوشی قاتل کے

بنکی خاک اپنی بگولا تر ہی من سی

روز کی بحر انسا ہوں تن تنگ آیا ہوں

منہ بھر خاک سی غیر نکھا رہیں بو

او کجا بنکی خبر سنتی ہی جان اتنی

کسی صورت تو لگی انکھ لڑائیکا پتا

لا کہہ پہلو تری مضمون مکر کی بد

یکجہی فوج بھی مرغ سحر کی بد

رات بہر گنتی او ہر اوراد ہر کی

خانہ ویران ن گہر و مجھنی کی

بی پری تیری مقدر میں تھی کئی

پتیری خواب ہر اواد ہر کی بد

رنگ آخر تری کشتی نی بھی کرے

منہ دکھا شام وصال اپنا سحر کئی

پایمن یہ زہر شکر خور ہی کی بد

پا تراب اپنا ہوا او کی سفر کی بد

رکمن وزن ہی ہوں نوار میں کی

۲۱ ۸  
و پشیمان آن جنازه را در میان بار

علی پشیمانی بین کتبان کاشان

سوگانی کی رک گلجسی تشبیه سی

سروش یار کا بوسه جو لیا خستنی

راه پر کاغذی او ہوا اور ہر کی

پہونک تہی میں خبردار خبر کی

بال کی کہاں کہنھی سیدھی کی

خوڑ کی تسخیر کی تحسیر فر کی



جیش لب سی تم عجاوہ کہانی جانی

بال آئینہ رخ پر چوین آتی جاتے

واع ال دہشتی ہوتی ہم جو کہانی جاتے

عوس بین غریبان جو کر تی رقص

تہا مری قتل کا خبا نہیں منظور اگر

غیر کو نہ کرین بین آستہ

کشتہ غمی کیسو کو جلاتی جاتے

جش ملیک حلیہ میں باتی جاتے

شعلہ شمع کو مٹھائیں جاتی جاتے

شوکرین رکی مرد کو جلاتی جاتے

خاکین مری میت کو دباتی جاتے

ابو احباب ہی میں اکہہ چراتی جاتے

تمی گلزنک نہ ملتی جو تری مغل میں

بہتے

ہستی ہستی جو کہی شورش ل

تا

تیری کیسو کا جو سے دلی ختن میں جا

بہتے

ہوتی مہمان اگر سینی میں غم اس

کہلتی ہیں شمع صفت شعلہ خوں کی عاشق

وامن دشت محبت نہ ہو طوسی

سیر شوریدہ کو زلفونکا ہوا سی

باغ میں و سکو بہت ہیان جو چشمی کا

ہی رخ صاف نہ لفتیشا نکا

عرق البودہ حسین ہوا بنم کو

صاف ایسا ہی کلام اپنا سخن

شک

کہ معانی کو میں الفاظ دہانی جا

ساغر چشم سی ہم خون بہا قی جا

شمع کو محفل شاد میں لاتی جا

آہوتی دشت ختن انگہ چرائی جا

جستی جی کعبہ ل اپنا گراتی جا

داغ پر داغ کیلجے پہین کہاتی جا

پاؤن شل ہو گئی اس راہ میں جاتی

کیا بلا ستیہ لی امین آتی

انگہ گس کو ذرا اپنی دکھاتی جا

یا اس آئینی میں ابال میں آتی جا

دور دندن تو ذرا اسکو دکھاتی جا

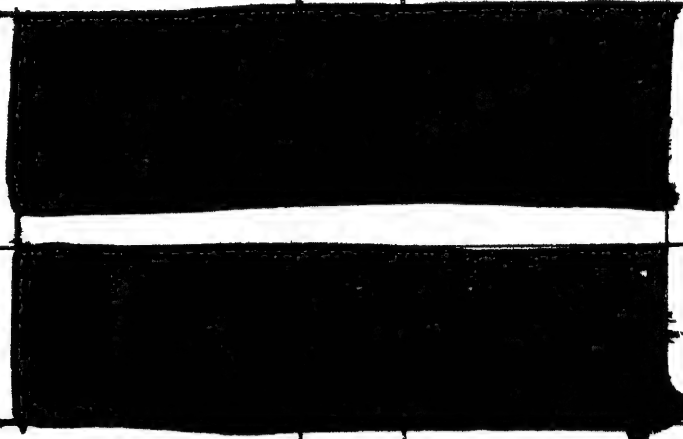
کہ معانی کو میں الفاظ دہانی جا

جاگر بنبل سچاں کہیں عاشق نہیں

وہم زلف و کچاں صیاد و پہاڑی جا

مہر حسین پر ہوتا ناختر بھی

اپنی پشانی پر نشان جو جاتی جا



باد گلنگ تیار ہی مرا مہر و بھی

اب انا اساقی کی آتی ہی صدر <sup>سور</sup>

منہ بگر جائیگا اب تک باکلی خیر

گالیاں تیں ہو صاحب آج روبرو

آتش رنگ حنا سی جلکی دل پس گیا

چو تیکا پٹھا نظر آئی لگا جگنو

حوری بکڑ کا ہی ارمانِ اخیر

جنت الما و اسی بہتر ہی صنم کی کو

تا ریشم و کر شاعرت گیا مضمو

اب موی موی کر کامل چکا پہلو بھی

یہ رقیب سنگلی کیونکر نہ کشتگی باغین

جنو صحرائی تن پر خار ہی ہر مو

نیچو یونی کیا ہی تجھ سا بد خوئیجا

مین بھی خوش کہوں رتو کھی



چارمین یی شہی مندہ کر عیسا

عشق رخ تو ایک سو مجھ ایکا ہو گیا

دیکھا جب گس گلشن میں ہوا

سو مکی آثار پیر یار میں ظاہر ہو

چاندیاد اکیا یہ رومی انور دیکھ کر

ایک سو نافرمان اول میر باغ میں

دیکھا آخری تر اچھو تو اوسکی

پن پون ان ای و پھول ہی تو

کرتی ہن آفتہ روحیران ہی انو

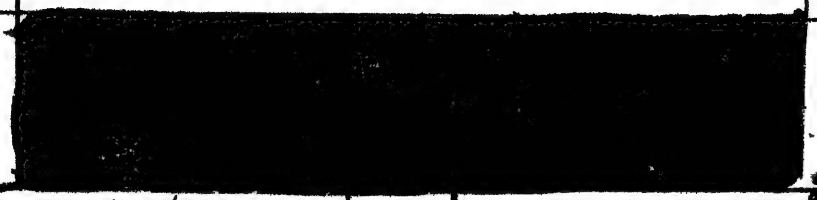
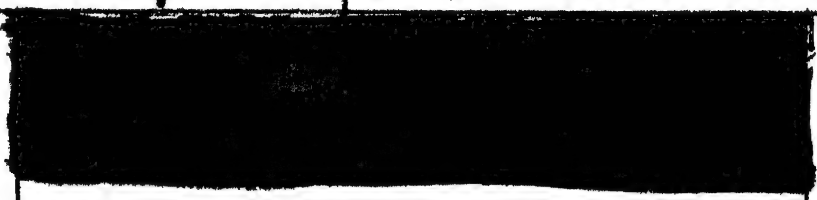
چشم افسون زکایا داکیا جادو

اطحی بیبوس خ کی مل گئی ا

ہو گئی ساچھ نظر جب ملک میں

داغ لاکھ کی طرح دیو گیا و گھر

گایا دھچی کیاں ہی ایری ہر



رشتی خلی گہلی دل کی کنول بند ہو

سلسلہ میرزا لاهی کچھ انہی ن

ہم سیہ خانیں لاکھو کی بدل بند

جور ما ہو چکی تھی آج وہ کل بند

آبِ دانه کی خبر بخیرین کہنا صفا

بشکر سی بہن بیتِ رفاقت کی

تا قیامت نہ بدی کچھو مرقد میں تو

شکستِ قتی دورنگی بھی کھلائی

وہ ہمیں بہن کہ کیا پیر جو انکو شا

کہولتی غیر کہسی آتی بہن خست کچھ

کولی کی پٹی بہن آواز نہیں مطر کے

کب چکھاتی سی الکی کوئی شاخ

دھم کر دم کہ میں پہلی پہل بند ہو

دورِ زندن پہر ہی ہم پاؤں کی پہل بند

تیر سی لغت میں ہم ای حسنِ عمل بند

سیکڑوں چشمی بھی سیکڑوں نل بند

قافی کہول سی ساری تل بند

گھر میں کیا آپکی ہم بھرا جل بند

یسری شہارِ حیا کی جگل بند ہو

باغ میں بلبلو کی سننی کو چل بند

نہ کھلا ایک سی در لغت مجھو یا

احقر زار بہت اہل و ول بند ہو

بحر متعارف مٹمن اثرم اظم

فصل فصول فصول فتح

جان چلے ہی اندر سے

اب میں ملو لگا خنجر سے

رگ کی لگا وٹ نشتر سے

ابر جو آیا ہے برس سے

خیر ہو یا بد برس سے

اوشہ نہیں سکتا ستر سے

پہول لگے میں کنکری سے

پر گئے مضمون کنکری سے

پہنک عمامہ سپر سے

او کو بلا لو باہر سے

چوڑو یا ہی قاتل سے

جلد میں اسی فصا و بڑ سے

ساتی حکمین خالے بنجائیں

آج وہ بیدار آئے ہیں

ایسا بٹھایا دل لے لے ہے

باغ میں بیگل میں جو گیا

پاؤں نہیں اب اوشہ سکتا

ابتو ملال محرم سی

ہی یہ سننا جنت میں

سیر ہوں جام کوثر سے

انحر یکا ہو کسی سے کم

بہتر ہو تم بہت سے

[Redacted text block]

[Redacted text block]

اک روز وہ آئی تو محبت ہوئی دلی

درد و الم و بیخ و مصیبت ہوئی دلی

انصاف نہی دیکھہ کی حیران ہوئے

ایٹنی میں یہ حسن صورت ہوئی دلی

لالی کو ہوا رشک قبا غنچی لالی

گل پیرنی سی تری نکت ہوئی دلی

ہم جانتی تھی خلق کی جھگڑی بچن کے

کم کیسی محبت میں شکایت ہوئی دلی

غیر دینچ دیکھا تھی سن ہی خوشی

بندہ ہی شاہد بھی لفت ہوئی دلی

جب کہ طرف دل تھا تو تسکین بھی

اک سو جو ہوئی وہ مجھ ہی ہوئی دلی

بدلاتو نہ لو گنی مراد دل و رہا

انداز وادالطف عنایت ہوئی دلی



اینجا نین منہ او منہ سی لگاوی

پتھر پڑن ای بت نہ جلا جانیدی

اک تان میں بنی اوسی لکسی گرایا

تبرید نہ لاؤ شب فرقت میں یہ

زیر می بنی سیم تن و منہ لگا ہاتھ

کیا غم ہی غم و درد کو سینی میں چو

ای چرخ تری حقی میں آئین ہیں جفا

بسل کیا ہر گام پہ رقا ص جہان

اشراف کہی بیخ و بلا سی ہنن

کیون اتی تم نزع علی جاو یہاں سی

کیون ڈلائی ہو شب بھر کی

ساقی مجھی خواہش شربت سی

اللہ ہی اللہ شرارت ہی دو

مردنگ میں جی بولی صورت ہوئی

اک کہونٹ او تار اتو حرارت ہوئی

خوش ہواری مشعم تری لٹھی

مان باپ کی منہ زخمی ہوئی

ترکا جوڑین کیا قیمت ہوئی

کیا پاؤں اکہری تہی کہ چوکت ہوئی

مجھ میں جو ملا غم تو شرافت ہوئی

اکرب الم وینج و علالت ہوئی

کیون چھپے تہو زخم اذیت ہوئی

و غصی میں بہرِ رخ میں غنیمتیں ہم

وہ فضل خزان آتی و سو دیکھا ہوا جو

جیسی گنہ گار سی اکبار کیا و

ای گل کی تصویر سی جیسی ہی <sup>مقابل</sup>

اب ایک کو کیا پوچھنی گا چاہتی <sup>لاکھ</sup>

جینک جبرن سی ہی صاف تھی <sup>مجھے</sup>

تہہ ہ دہنقہ سی ہوا وصل کا <sup>ن</sup>

سید ہی اور اوٹھا عشق میں <sup>سیر</sup>

ظہار ہی رہی میں سید ہی لگا

یانی ہی چاندلو میں <sup>نار</sup>

و لکھتے رفتن کا فر اوٹھا <sup>و</sup>

ہم جو کیا ساتھ کر بہت ہوئی و

جو میں ماری ل اتب ی سنگت <sup>وونے</sup>

افغانی مل عالم تری شہرت ہوئی <sup>وونے</sup>

چہرہ پرخ مھر کی حرمت ہوئی <sup>وونے</sup>

اب م خدا کی ثروت ہوئی <sup>وونے</sup>

آئینہ جو دیکھا تو کہ ورت ہوئی <sup>وونے</sup>

اس عین میں امی بھی عشرت ہوئی <sup>وونے</sup>

فسوس ہی لگا بھی محنت ہوئی <sup>وونے</sup>

اک بوسی کی مانگی سی رعایت <sup>وونے</sup>

پشتانی جو پوشاک لطافت ہوئی <sup>وونے</sup>

جھب کی رات آئی حکایت ہوئی <sup>وونے</sup>

اختر جو لکھا وصف لب لعل لکھا

بھرت سلم فکر عایت ہے دو

[Redacted text block]

[Redacted text block]

کسی چمن کی کہی ہم بہار دیکھیں

لکھا کر کہی انداز یار دیکھیں

کدہ رہی ہوگا اگر جانب چمن اپنا

تجھی کو باغ میں ای گلہزار دیکھیں

ہمیں ہی بخیر سے کہی بدائی گا

تراخار ہی اسی بادخوار دیکھیں

چہی مین کی رقبہ نشی مثل موی

نظر نہ آئے تینگ ہم و ہر دیکھیں

ہیں نیزہ لگا اوہیں پہ قتل کہی

چلت پھرت تر اسی شہسور دیکھیں

رقیب ہے غزال شاعری میں پڑا

ترنی بان ہی ہم اسی گنوار دیکھیں

یہ مخلص ہیں سی شور و سرسی باز

چمکے جانید دیکھو ہر دیکھیں

یہ ہند لا ہو گیا فلمی ہے کہلگتی سکی

حضور آتشی میں پھر سنگار دیکھیں

اسی کی باری ہی غم سی کہو گہرا

ہماری تیغ کی و مال سی کرو

نہ سات دھین ہی چپ کے تم کرو کام

مراقبی میں چن چشم پوشی ہمیں

نیم سبج کی جھونکوں سنسجی لیاں

خام کبک سی وین لڑیں

وین گلوئی گلیسی لپٹ گئی رو

چمن میں سکر گر دین لڑیں

چمن میں جلقہ صیاد سی لڑیں

کہان بہکتی ہو ککو گلی لگاتی

ہمیں نصیب گرو شش شبانہ

بہلا بہلا تھی اسی عکسار دیکھیں

دو پٹہ اپنا اوٹھا لو بہار دیکھیں

یہ بازیان فلک نے سو دیکھیں

جو دھیان آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

تمہارا شبہ اسی بادہ خوار دیکھیں

رخ اور زلف کو سیل نہار دیکھیں



ایوین نہ وقت اخیر نازک مین

ترالی پس باہی کاسہ مری مقد

فقط او نہیں سی طبیعت ہماری <sup>نہیں</sup>

اب آج ل کی مصاحب ہمسی صحبت

نصیب نام نہ ہوگی صباح وقت

کلنگ سی ہمیں لقت نہ صیدی رخت

ہم خد کی تھی دل نکال کر کہہ دو

نہار کا وشو کی بعد وصل ہو تو ہی خوش

نہ مہی سیل رہا اور نہ تملو لفت

ابھی تو رور کی ہم ہکو صاف <sup>نیک</sup>

جھاو کی جو کہی ہاتھ ہی تم اپنی <sup>ستا</sup>

یہ ہو سکی گا تین سبتہ ر و کہیں

تر انصیب اسی باؤ خوار و کہیں

کفاف کب ہی ابھی تین چاہ کہیں

تر اثر پناہی ہی بر د بار و کہیں

کرب عبا ہی لیل و نہار و کہیں

چمن میں طائر دل کا شکا و کہیں

وہ کہہ ہی <sup>ہیں</sup> ہمارا شکا و کہیں

یتیمہ اوس کا یہ ہی لطف با و کہیں

کہہ سکی ب کوئی ذبی عبا و کہیں

یہ ہمسی کا کہ رخ پر عبا و کہیں

ہم اپنی کہہ ہنسی اشکو کی تار و کہیں

محبت می معشوق مرگ تک گنتی

رخ حضور سنی لغویند ل ہوایل

یقین ہی ہاتھ ہی تو رنگی تیرا <sup>حشت</sup>

ترا خیال نہ ہو لین گی <sup>مین</sup> خو غلام

از لسی ہم تو بین <sup>مے</sup> حشر دور کی دشمن

کسی کی خاک میں اپنا کھار دیکھین گی

حلبت چہو اسی شہر تار دیکھین گی

جو اسن اپنا کہی تار تار دیکھین گی

تجھی کو پر دین ہم بار بار دیکھین گی

بہلا یہ ہو گا کہ پہلو میں <sup>مین</sup> زو

کیا کہین آج تو اپنی ہی طبیعت <sup>بہار</sup>

صبح تو گت گتی اب دیکھتی کیا <sup>موت</sup>

آئینہ توئی گا کہ بھائیگی <sup>قلعے</sup> ساری

میں <sup>میں</sup> مغلین لگ یا دیکھا کہتی

نہ سہی چائگی ہمسی یہ اطاعت <sup>بہار</sup>

رات بیمار پہ موتی ہی بیت <sup>بہار</sup>

دل شفاف پہ ہی گرد کدورت <sup>بہار</sup>

میں <sup>میں</sup> چرخ <sup>بہار</sup> غیبی ار کی موتی ہی گت

لاکپہ گایان دی ہم نہ شین کی گز

نوں کی پیٹ میں نقطہ نظر آتا ہی مجھی

اسکا پاسنگ پہاڑ وہی ہو گا نہ کبھی

ہم سبک گئی چلتی ہوئی شرم آتی

کب پسندیں گے عاشق کا اونین بناؤ

بوہمہ ہمیشی اوٹھی گا نہ سہنگی کلام

چھوڑتی اسکو اگے کیجئے کیا کام

کشمکشو سمجھیں کیا اہل مروت بہا

دہن یاد کہا تا ہی علامت بہا

لاکپہ منسیر یونسی ہی یہ طبعیت بہا

کسکو معلوم تھا ہی منزلِ لغت بہا

آج پہنسی ہیں وہ پوشاک ہنایا

نہ سنی جائیگی یہ لفظ شکایت بہا

اختر زار پہ ہی آپ کی لغت بہا

مثل کیسو سرنیزہ کو ہی چکا پوچھی

کا بھگین گا لوں پہ میں آج وٹکا پوچھی

آج پھراتی ہیں گھوڑے کو وچکا پوچھی

دیکھو ڈاٹھو نہیں بال میں اب پوچھی

۸۳۵  
دو مال لیتی نہیں ہنہ پر وہ جو لہزد

دماغ لالی کو بلا اس کی تہا ناف

بیسرینہ ہوئی آس سی ہنہاں اگر

بال تینو نمین پرتی ہین غضب ہوتا

غیر سمجھی تھی جنہیں بار اوہین بلو

بلبلوئی کہو گل کی نہ گلابی کہو

خیر ہونے مو غیر و سپہ ستم

یاد لیلی جی سایہ پرا گلزار وں

سر مہری مکرو سینہ

دوڑ پڑتا ہوں رخ ماہ دہو

چوریاں کہل گئیں ز دید نظر سی

وار کرتی ہین مگر تیغ سی شرماتی ہو

ہم گلستا نمین سی پھرتی ہین گل کہاں

خبر گردن عاشق ہین گل کہاں

کیسو کا لونپہ لطف آتے ہین بل کہاں

اشنا جو نہوی تھی کہی ماہی

باغین آج یار رنگ ہین لائی ہو

پاس مٹی تو ہین پر پہلو کو سر ہی ہو

بید محسوس ہوئی تہا سی ہو

ہم گمشتی کو لیتی مہرتی ہین سلکا ہو

سنی عشق لئی بہت سہی ہکا

ور و بہشتی ہین باسی شامی ہو



آج امی ہو کسی غم کے بہکالی ہو

دوڑتی پھرتی ہیں ہم ہاتھوں کو

ہم ہی ہیں پیچ میں ہی شکری

انکھیں اونچی کر و کیوں پٹھی ہو

فقری چپٹی سینا وئی سہلا

اب تو خیر بھی نظر آتی ہیں مائی

ست نہ کہ بھی دستہ بڑکتی ہو

دل کو رہتا ہی تصور جو ہم انگو

دل و بچتا ہی جو تم زلف کو سلجھا

کیا ہوا جو ہم ہی کیا کو نسی میری

کیون آتی ہو مجھی جھوٹی بہانی نگر

سامنا ہو گیا ہی کون مہی پان

بسم میں اور گوشہ ہی عالم تنہا

عین سائیں اک طرفہ کہا چائی

چٹخے غمیں طبعیت ہری می

انکی عشق میں ہمیں سنا پائی

چاندی چھری سے وزلف جو کائی

سین میری دورنگی یہاں کہلائی

میر دل لیلی کسی اور سی مطلب

وہ الکت ہستی میں کیوں آپ کی سی

بمکان جوتی میں بازار وین خوشو

میکشور وہ کہ ایام بہار آچہ

شاعر کیوں ہو گم مشرب و مینوش جہا

صبح کیوں ہو گئی کیوں وصل کی این

تیر سی تسی میان ل گئی چوڑی

تہو کر دہی بھی پامال نکرتین کہ

ابھی کچھ جو رستم رنج و الم اہین

بھی لڑکی کہیں مجنون بنائیں

بیک تیار نہیں بازار میں مجھ کو

نک عاری اور لت و رسوائی

آپ نی غیر کی مٹی کی قسم کہا

انکہ جالیکی انہیں رون نی ملو

ہم میں و لطف جوانی ہی گہا

حک چم مضامین کی ہی صہا

کیا کسی غیر نی کامل تری سلہا

تو پریرا دہی یہ وحشی صحرائی

مخمل رقص میں بالہ مرشہائی

ابھی کچھ یہ دل جانین انا

شی کی پر یونہ طلیعت مری للجا

ارسی یوسف یہ قسط باد یہ پائ

ہند ہی ہو جاتی ہیں غیار تری محفل

تیری چھریسی مقابل نہو سورج

ہمیں چھو کی تو پارس کا بلا ہی رہ

لٹو ہوتا ہوں ی حسن پر شاہ سوا

کیا گلا اچکا اور غیر سی شکوہ نہیں

چاندی سونی کو گلا یا کیا اسی مایہ

پستی میں شربت دیدر پیم زندو

بڑھیا دل تو زیادہ کہیں شائین نہا

تو وہ معشوق حقیقی ہی سن ای پردہ

جاتی جاتی میں پھراؤ بھکی نکو اوٹا

پھر ہستا تو نہیں رسوا لکری کو

ہمیں یہ اک عجب طرح کی سلگانی

اسی لڑلی وہ اگر انگہہ میں مینائی

ہمیں یہ جلد بدن اپنی چمکائی

واندیز کی عجب ناز سی چمکائی

میں خود اپنی کنی کی یہ سر پائی

تو نی تیکھا ہی مری لکی کہی تائی

اسی شکر لب ہمیں انگہہ تر نہائی

اپنی ران عبث زانو سی کائی

اپنی کو تری تصویر سی بچائی

تو قسم لو کہ طبیعت اب اتنی

وہ پری آج بھی دیکھ کی بچائی

مرد عاشق ہوں مجھی کیمیا سی

دوست حسن صنم اپنی تو لٹو اکی

چمیر کرتی ہو جھٹ غیر و نہیں نکرو

احقر زارنی ملنی کی قسم کہا کی

[Redacted]

[Redacted]

ہماری کیسوی شکو گوار با

سر ہو ہی نہیں کچھ فر تو لٹو کو چنور

ہماری آنکھ نی چھی کر شمی سکڑ

ہماری کان کی اگی تو ملنی کی خیر

میانسی تیغ لینی مین قاتل کی

میان قاصد میان یار کی ہمسی خیر

نہ پایا سبب ای سہی باغ عالم

ہماری قامت میونو نخل بی ٹر

ہی آمار ہی جی مین تیر مضمون شکی

کیسکے ہوں کان کھی گوی سلینہ

تراور وازہ اختر سمان سی پایہ ہمایہ

ہمارا رن داغ جنون گلشن کا در کئی



شہسوار و خوبر و نظری کر یگا چشت

فوق چہرہ اس میں نہیں بالوں کی پوششی

رو برو ہو مہر عالم تاب کی یہ نہایت

جلوں فکری ہی شعاع مہر اوں

اس میں کو خیر تابندہ جانی سائن

اسپ لکوداغ دیگمانا خن گشت

روی کعبیہ و کہاں دی گمانا خن گشت

چاند کو تسخیر کر لی ناحیہ گشت

نیم جان جو کر چکاہی گمانا خن گشت

یہ وہ حسد من ہی بیا شیل گشت

جان انو کی پسند آگئی بدیر مجھے

ایسا نادان ہو خيال دہن پائیں

مجھتی ستھن چھوٹیں جو کمال دہن

کوئی سامان کہا اسی ملکیت مجھے

اب ملک کر نہیں آتی کوئی تقرر مجھے

بجاعت کہیں کو نہ سر تیر مجھے

اے دل کی سنسنی نہیں تھی ہی جلتی

باندھ لیتی تھی ہی لف کدہ کی

کیون نہ عقدِ ثریا تر اجمکا اسی

ہو گئی قوسِ سنح پاؤں کی زنجیر

توبہ کر بیہا میں لفت نہی ہی

بن پڑی جب کہ نہ خیر کوئی تیر

[Redacted text block]

[Redacted text block]

اُدھر تو ہی جلدی اُدھر پھیل ہی

پی عاشقان کستنی تذلیل ہی

قیامت کے مضمون میں تعجب کیل

قلم میرا صورِ سرفیل ہی

وہ پہلی سخن چہوڑ کر ملتے

زمانہ میں منسوخِ انجیل ہی

بلا تا ہوں معشوق کو دور

مری آہ اک کو کس کا میل ہی

رقیب آج کہایت گامنہ کی

گر قمارِ لغت عنذِ ریل ہی

جو کچھ مہنہ سی نکلا وہی گما

کلامِ محمد تو تنزیل ہی

کلامِ حندی کتابِ خدا	وہ شیرزہ باؤتی جبریل
وہ سرمہ گہلایا کرین انگہ میں	ہر اک چشم خود چشمہ نیل
نکالی اسی کون سا ہوا	مرئی ل میں الفت کی اک کئی
بھی غم سی رغبت ہے ہمراہ ہون	برادر ہے میرا مرا ایل
پریشان کیا منکر نی استدر	جو بلبل ہی گلشنین وہ چیل
سمندر مری انگہ میں بھر گیا	جو سوتا ہی اسکا واک چیل
قلم میرا گجراک ہاتھی کی ہے	سیاہی نہیں ہاتھ میں پیل
ریسلے ہوتی اشک گلگون	یہ شبنم ہے گلزار میں پیل
ورق بوستا نکا ہی چھڑا	عجب پیاری پیاری تم تیل

جو خضر خدا سے کری سرکش

غوازیل ہے وہ عزیزیل

وہی شمن نظر آئی جنہیں ہم یا سمجھی تھے  
جلانی یا ہی وہ دہشت یا سمجھی تھے  
ہوئی سیرنی دانستو کہ ہی القلمی تھی  
کسی بی پر کوتا کی تیرفت کسی ان تھی  
کوی رشتہ باقی ہونہ توئی سلسلہ کافر تھی  
نہ پہنچا تا فلک نامہ ہمارا ناتوانی تھی  
پر یزاد و عبث اک اگ سینی من لگا تھی  
اسی جانا تھا ہمیں سانپ لیکن زنا تھی  
گمان تھا چنہ پلکو کا وہ بہا لٹن کی تھی

نکل آئی وہ سچی حب کو ہم عیاں سمجھی تھے  
محبت سن بر و کی غدا بنا سمجھی تھے  
قلندر رنگتی مکار ہم زردا سمجھی تھے  
لب معشوق ماہتہ یا لب فار سمجھی تھے  
کمر کی سیلی ماہتہ کی میان نا سمجھی تھے  
اجی بی پر نظر آیا عبث طیار سمجھی تھے  
بصارت کے ہی خوبی نور کو ہم ناز سمجھی تھے  
خدا محفوظ رکھی ہر بلا سی مار سمجھی تھے  
ہوین میں اسی جوانو دیکھ لو تلوار سمجھی تھے



وہ ایسا کون تھا طریہ جو طرہ لگا

یہ سو کہی سو کہی آہو نسبی مجھی میں

ترسی لب سانی دین لیا ناگوئی بالو

وہ مہلی ہی تڑپ نکلی و بالابیہ کہیں

نہیں کج کی تحویل صاحب گوئی

تسں پلکوئی توتی اور قبا کی دیتی

دکھایا پرچہ عشق بتان او شاخوئی

سیا کر شمی سیکوئی نسبی

اجی لفظ و قیامت یاد کنی گا

سیہ لونی جو ریکوہیں سا سمجھی

بجھی ای بر فرکان بریا با سمجھی

ترسی تکی جہالی کو دمان بی

بہار ہی کا سوراخ ماہی حازی

فقیر و نکا ہی یہ بازار ہم کار

بجھی اسی نالہ دل فائدہ سالار

عجب کار سی ہن ناحی نہیں بکا سمجھی

قویو کو دکھایا وہ ہم سب سمجھی

پھر ہی آپ اپنی عدو نسبی عجب سمجھی

تو ہی ان شکل ہی ہی بارگشتی

بہاری است کہ چو پتی سی خالی

سیاہی ہی غدی طنی سی چھنا

نکل جاتے مہر کا مکی پہلی کا ہشت

بہاری سر مہر کو نہ پہنتے کہیں

بہار عمر آخر ہو گئی کوئی نہ گل ہو

پہلی کہوڑی کو اک چاک ہل انسا

نکا لابل رقبہ کوئی گل پہچاکی ہو

اشار کیا تھا ملنی کا مغل عین

او اتحہ وین سب کی تکر صا

بہت آسان کلا جسی شہر سمجھی

و کا تو کافیر و بہا حسین م بار

زبان کلک متعار موسیقار سمجھی

یہ تختہ ارولی ہم مرغ بوتیا سمجھی

تین داغہ ہم جامہ وار سمجھی

حد کی تختی کو ہم تہہ نگار سمجھی

و بار اپنہ کہتی ہم نو اکھی بار سمجھی

اجی وہ سیب ہی نف ہم غدار سمجھی

سطح حکم ہی ہم کیا کرین چار سمجھی

مرئی یون میں تم ہی معنی شعار سمجھی

اوجہ جانا تہا عجب و نشی تو مان <sup>پہنچی</sup>

یہاں اب جسکا چاہی ہے ہاں <sup>مضمون</sup> لفظ کا

ار قاتی تل سمجھ کر ہاتھ سینہ پر <sup>دھرنا</sup>

خانی زخم مضمون پر کیا <sup>مضمون</sup> البتہ خوش ہو

کوسم بدلا ہی لیو گاجب تک <sup>سچ</sup> عمر با

جو ہم سوئی تری یوار کی <sup>مطلب تھا</sup> سیاستیں

لڑائی شر کی ہی نہیں جانی <sup>دستی</sup> آخر

ولی باتو تھی ہم لب تکر <sup>سجھی</sup> سچھی

ترا مضمون کیسہ ہم تو شیر مار <sup>سجھی</sup> سچھی

ہنایت ہو شکا ہی تجھی <sup>سجھی</sup> منجور سچھی

کہ زاہد کو معا و اللہ باد <sup>سجھی</sup> وہ خواہی

رقیب رو سیہ جتیا ہم فی <sup>سجھی</sup> انار سچھی

ہم اس کو <sup>سجھی</sup> تھیکا رختہ پیدار سچھی

یہاں ہی گفتگو سو دیکھی <sup>سجھی</sup> ہم دربار سچھی

مثال مرو ملک چشم دل <sup>سجھی</sup> میں گرجی

یہ زمین ہی تری مسوک <sup>سجھی</sup> نیکو گرجی

دوب سی مغل عشاق میں <sup>سجھی</sup> گذر گئی

بنائیں موتیا کا پول <sup>سجھی</sup> تیری انگو

ہماری انکا لازم ہی اونکو استغیا

مقام شکو و بین شاہ حسن غیور

مقام شہنشین کیا ہمسی خاندگی

اطاعت آپ میں کرنی نہ کرنی مختار

اب دس سی مسلح نہ کبھی جنگی منظور

کسی مہینے کی نوچند خالی جانی

نشان کوچ کا چہا لای پاؤ گما

دورنگی خوب نہیں ایکسو رین صا

بسیار آج یہیں کبھی ہوتی ہی شام

مسح بلیکا قاصد بھی بلایا ہے

کسی قاصد خوشخو ذرا خبر ہے

یہ دستخط ہوتی اب اونکا رفع

سنبھلے روکئی قصی کو د گور

جہا نہیں ہوم ہی چو اسی اگر کبھی

صلاح ہم تو نیت ہی کہی مگر یہ کبھی

کد ہر نیاز چہڑائی ادھر نظر

مقام منزل عشاق سی سفر کبھی

او دہر لگائی س ل کو یا ادھر

شال جفت ہما خا نہیں سیر

مرا وہ پایا ہی حسان سیر



۲۸  
بیمین لایحه صبح و شام نالایم

پس کا محسنی صندل خاک کافی

جفائیں آج ہیں اگر وزیر بگڑن ہیں

ہماری پلو نشی ہو سکا گریہ تیر شہا

ہزار حشر مردن شانہ ہوتی ہیں

جوش بکھڑا ہستی و نیکو تو حیرت

جہتی تانیاں انتہا در کعبی

و دن ہی یاد قیامت کا اختر

تو آپ دورہ ہوتا بکھڑا کعبی

خدا اک وسطی آب و ہوا اثری

[Redacted text block]

[Redacted text block]

کلی سی لکھتا واکہ پیاری مری تہاری بگڑا

کہاں کی تھی پہاڑ کیسا بتا و صاحب وہ آر کیا

ہماری شکونکی اگی دریا جو دیکھو تو ہی ایک قطرا

کہاں کا جنگل کہاں کا صحرا میں خستہ کیا پھاڑ کیا

دکھائین لفت فی اسی راہین میں یہ پاؤں فلک تین

کبھی ہیں ایسے ہماری امین بنائیں کیا متسی تار کیا

ہزار جام و ایاغ ہوئے ہر ایک گلچین باغ ہوئی

وہ ہمسی ہجرت کے داغ ہوئی جس کی سوزش میں بہا کیا

تمہاری چوکھٹ پہ یہ زانو کر و گنا بخیر پرین جاؤ

اوکھیں ڈالوں میں اپنی بازو صنم تمہارا کو اڑ کیا

ہر ایک شمع سہا بنا ہی روغن ہی سر کا سا

ہو اسی ہر داغ قمقمہ سا تم اکی دیکھو یہ جھاڑ کیا

اگر کسی بنجاری ہی جاہل ہو اسی کا متسی سائل  
تمہارا حشری مال تمہاری و سکی بجا کیا

رحم کر باد صبا کر چلی بر باد بھی

جانگی خیر ہی میں تو ہوا کہا تا ہوں

یزسی ہفت فی ہیلایا ہی دو عالم کا

وہی ہفت کی سزا عہد جوانی میں

وہ نہیں کہ ذرا صدمہ وقت

ہفت سرور و ان جیسی ہوی ہی

لاسا الفت کا لگایا کہیں دانہ

جال میں ہنس تی میں جہم و ایش

کسی کہی سی نہ میں صید ہو گلشن

دفع آسب کو میں سوچ جن لکھو گا

غور حسن کسی اور کیجے صاب

خاک تک جان چلی کو حسین بنا

صدقہ کر کر کی رہا کرتی میں صبا

خود فراموش ہوا تو ہی ہایا

مارا کرتی ہی لڑکپن میں ہی

قیس ہی جاتا تھا مشق میں

ہتھکی میں بند کیا کرتی صبا

کیا اور اتی میں سی ٹی میں صبا

چھلین کیا کرتی میں پھر کاتی میں

تاک کہتی میں ہر اک ہفتی میں صبا

دیکھی دیتی میں جلاتی میں نراؤ

یاد ہی سورہ یوسف کی ہی

شیری خنجر کی گلی لگتا ہوں میں

بھی پہل باغ جہانم نہ ملا

محفل غیر میں رتبہ مرا بڑھ جا

و کی تاثیر بیخود کیا مکتب میں

نہ او جاؤں دل ہمسایہ در اجم کرو

جھک کی چلتا ہوں امان چمنی

بیزبان تھا اسی سمجھا یا بہت پر نہ

وہ میں ہی ہوں کہ ترا جور و ستم

جیسی ہی جوش جنون تستی ہی

یاد کرتی ہیں بڑی دیر سی جلاو

سرو کی صد قہر میں کر دیجی آزاد

دست آور ہو کر دیجی اک صا

بتی عشق پڑ مانی لگی استا

ہفت اہم ہی کرنی ہی آباد بھی

سید ہا کرتی نہیں گلزار میں شمشاد

دیکھو برباد کر یگا دل نا شاد

اکم نہ جان اور و نشی اسی تسم یاد

اگل لالہ ہی نظر آتا ہی اک دلو

پہنچ پی پی کی ملی نعمت دنیا آخر

خانہ عشق سی اب کبھی آزاد مجھے



میکشود و ده که ایام بهار آید

رسته افلاک سی مین ایسا زیاده

چهار کجی همی کردگی تو کرنگی رسوا

شکین سی سی ل کو تو ذرا قوت

مصرع غیر کو سب زنون فی چندینا

رنگ فوق هوتا سی چنگاریا چن تی

انی دوانی قه کفر او نکاهی

بزم غبار مین هر رسا هوگی

مصرع پر بسته کو اگر صید کرد

گل پیاده نظراتی مین سوار

اوسکی قدمون تک اگر ایسا غبار

اوی دلی نظراتی سی کهار

ای شربت مین بنا تا مین انا

حم سگ کهاینکو جگل مین چار

محتی جی پھوتا تو انار پاپ

باغسی مین تلونکا

بهاک جا عامل دل اب گنوار

کیا عجیب کنی نو کو پنہ شکار

تیز کر لون میں گر کر سی سہاگل

ملکت کی صورت نظر آتی ہے

فوج پر فوج چلی آتی ہے گلزار و غنیم

ہدیائیں رہنوں اور ہشتی بہانسی

نیدہسی لہسی دیکھ آواز کو

کات دین کی صرحی کا گلابی خود

واہ نیزنگ فلک آفرین سبحا

کیمیا جاکلی لی لون سی ایمان جھان

یا خدیویری گلی تک ہی دہارا

مزی مزی کی بنانی کو گھبرا

بہاگتی بہاگتی گہوڑ و نی سوار

استو میخانی کی سب سے ہی چہار

چو نکتی استو کہ بالائی مزار

شیشی سپر سی تو مندی ل و تار

مراجا تاہا کہ میخانی میں بار

کسین اختر کی طرف گرد و غبار

سکرا با غنیم تو اسی گل خندان سیر

میں تو عاشق ہوں می م کا دل جا

مصرع غیر سی ہر گرجھی کہہ کام نہیں

در دغم رنج و الم طیش و تش عشق

آنکہ پوٹو گجا جو آنسو نطف آبا محکو

اوسن یزاد کی سائی سی بچانا محکو

غل بچانا ہون بڑی یرسی یرسی زینا

بید ہرک مجمع غیار میں گہن جانا

بہتر یا ہو گئی ہفت ترسی ساری غر

سرگز گئی خجلی زین پر تیری

پہلی تاریخ سی شناق نیم خوشی

بی مزہ ہوئی سرشک سی جان

پرکا دیتا ہون حشت میں یزاد

مائل گوشت گھٹنگی نہ دندان

آج خاطر میری کر سینی میں بھان

کھلکی روزانہ کہیں ایدل پنهان

پہونک یانہ بھی ایدل سوز

سلسلہ محسی بھی رکھنا کوئی زندا

پہنش تو کافرو نہیں سید مسلمان

کیون بچا ہون تجھی ایشی سٹان

قد کشی باغ میں کر اسی گلستان

چودہویں ات ہی مل ایشی تابان

چو شادہ اگر لعل بدیشان

شعری لی گئی ہیں قاف میں بان

کل لاله ندکھا داغ جگر برستی ہین

شاعر و مرئی نیست خدا شاہد ہے

سر مھر بسی جو وہ ہنوتہ بہ کہی چو

نقشِ جت تحت پہ ہی بیتہ لکھتا

کل مقصود سی مین لیان بہر لو

فوج و طبل و علم و تاج و گنبد حاضر

کیا محل جاتا ہی اس ستہ گل پر

تاج ہر ہر کامری شہر مرید ہو جائے

حیف صدیف اولٹ کر ہی چو

کشتی ل کو پچا و نکا کہاں طوفان

خون لگی جو لگی ہندسی رنگین

باغبان کتا ہی کیون چستان پر

میں تو اچھی ن گھر میں وہ سمجھان

اولی بن جاتی ہین اید و ستودندان

اب فقیرانہ نظر آتی ہین سامان

پہو لو نسی باغ میں بہر دیجھو اماں

مجھسی آرزو نہو اسی شہر شامان

پاؤں پہیلانی لگی باغ میں اماں

استو بلقیس بنا مجھ کو سلیمان

کیا ہوا کیا ہوا اسی عاشق نالان

غرق کر دنگی مجھی دیدہ گریان

ایکسین کب کتے یہ میں پنجہ مرجان



فصل گل آئی ہی جی شجہ جی زبا  
ابتو سلو آئی دس کی سیان

مجاو رسو مکرو عاقلو نکلی محفل من  
بال کہلو او نہ اسی کل سجان

شاید انکی کوئی غیر بھری مغل من  
تیز توین نہ ہوا می خنجر مرگان

پھر سنا پھر خوش بچہ در پی  
پھر چہک پھر چہک ہی بستان

بجسی لغت بھی اسی مری مہر و قہر

تیرا تانے نہیں دنیا میں سنجداں میر

[Redacted text block]

[Redacted text block]

یار کہیں بہن ہی ہنہ کا گال د

عاشق سی مانگو تین کلجیاں حال د

معشوق دخی اتو کوئی خوش حال د

ایسا ہنو کہ باتون ہی باتون تال د

بزرگیاں ہی جان تک ہی نہیں کرتا غز

دیو و نکلی ہو پر یکو محبت تو خاک

[Redacted text block]

دنیای بی درین سناهی است

بمصدقین کی گری او جهان

ز نهار باغ میں خستہ ہو گھایا

کیا ہو جو مارگر دن عاشق میں دل

بندہ بنائیں ہر من ایک یکتا

ختر خدای پاک جو حکومت مال د

[Redacted text block]

[Redacted text block]

دستار قیصرانہ اک تاج سی افزون

راہ بہ ضخمانہ معراج سی افزون

کیا چاہتیاں لاجم ہین کسناہی

یہ سوز جانانہ دراج سی افزون

ایسی ہی حکومتی ایسی ہی عباد

یہ شاہ فقیرانہ محبت ج سی افزون

چلتی ہو پرستانین یان ہین

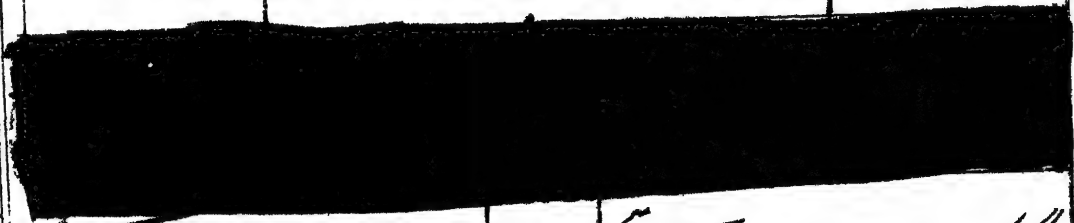
اب حسن نجانہ پھر آج سی افزون

کیا غم ہی جھلک جائی ساغر اسیا

وہ تاکنا پیمانہ آماج سی افزون

پھر ہوئی فسوں ولت خستہ عادی

یہ فقرہ پیر نہ اک راج سی افزون



مرا گھر کہوں تیا ہی نہی در بند کرتا

بکبر آدمی کو خاک کا پیوند کرتا

نہ تو تجانی میں بسل سنایا کھنسی

عجب بل ہی عجب سم ہی عجب ہی

میا بخی میں صفت مکتب کے اک کسٹری

چلا تا ہی ہم نیک برابری مری پاؤں

ہماری وج کا طار بہلا کیا ہاتھ

خدا غمگین کہی کرتا نہیں لایسی نعم کا

کسی مکر کی جالی سی لگاوت نہیں

نئی در کہوں دینا ہی اگر بند کرتا

شعار خاکساری رخصتہ چند کرتا

لشکر تین را طویلوں کو بند کرتا

مرا ہر تل تہا رہی لہو پر سپند کرتا

پھلتا ہی قلم جسطح ہٹ فرزند کرتا

دول کا شہر ہوا سعادتمند کرتا

ہماری دیو کھینچا کچھ پر بند کرتا

جو دنیا میں کسی محتاج کو خرشند کرتا

وہ اب تو جالیان دیوانہ کی بند کرتا

حواله کر چھی لیجاؤن یو پنا زندا

ہزار و گلیاں مین طلبت ایک سکی

نہ بہ چشم مروت کہ ہم رسوا ہون <sup>مخلفین</sup>

لکھا ہون نہال اسطرح مضبوط <sup>مین</sup>

ایسی جو دین وحشت دین ہون <sup>تھیں</sup>

چکھا دو نکا طیبو نکو اہی شیرینی <sup>سکی</sup>

وہ عاؤت دغیر و نکی جو پھی <sup>سکی</sup>

عبث کا فرم سی زنجیر کو پابند کرتا

وہ تجھی کر پنا ہون کہ حاجتمند <sup>ہے</sup>

نہ کہولی انگہ غیر و غین اول بند <sup>کرتا</sup>

کہ جیسی فی اچھا خاندان پیوند کرتا <sup>ہے</sup>

گریبان پہاڑ والی کا عبث پیوند کرتا <sup>ہے</sup>

وہ نازک داغ کو بھی صوبت <sup>کرتا</sup>

کہا مانو نہ جاؤ تملو خسر بند کرتا <sup>ہے</sup>

[REDACTED]

[REDACTED]

اسی پریرا او سی ہی تو <sup>ہے</sup>

نہ بُرا مانو ہنسے ہی تو <sup>ہے</sup>

اگیا تجھ سپہ پنا جی ہی تو <sup>ہے</sup>

روکی کہستا ہون میرے <sup>شت</sup>



اب کسی او سے کروں کا عشق

کون انکو سیاہ کہتا ہے

ماری چلے اب کوئی بندو

بخودی تو ہے عین اپنا بنا

بھی کیا کام اور قصوں سے

چنچہ مجھے عنایت ہو

بعد قتل حسین ہم بھی

زُشک دیوان کہا کر وہند

کوئی کہتا ہی پگڑی سیہ

غیر چہیتا انگہ پر ہر دم

دل لگاؤ نگاہوں لگی ہی ہے

واہ ہر انگہ شہرتی ہی ہے

کھل گئے باغ میں کٹی ہی ہے

ست چھرتی بہن میکشی ہی ہے

دہستان اپنی عشق کی ہی ہے

نہ پڑی ہاتھ بلبلی ہی ہے

کہیں جائیگے لعنت ہی ہے

ہمنی دیکھا ہی فارسی ہی ہے

شرطہ تابون لٹ پٹی ہی ہے

مارا جانیگا سہ کشی ہی ہے

کون کہتا ہی اسکو اندھیارا  
ہو تو ہنوسے شربسی ہی تو ہے

جہان چہا و مان بزاہی ہی

اختر زار میکشے ہی تو ہے

تمہاری داوطلب اقباب سے  
دہن کی وصف میں کلی گلاب سے

زبان بند کر دین ایک لاکھ تین  
یہ کیسی باتیں ہیں صاحب حساب سے

وہ فصل اوٹھی اور وقت اوڑھا  
بڑھاپی میں نہ لڑائی شباب سے

اگر ملی مرا سا شراب خانہ میں  
تو عقد پیسہ منغان ہی شرب سے

جولال ہاتھ ہون گلہ حسن میں  
تو تہندی ملکی دورنگی حضاسی سے

ترا مقابلہ بھی ماہتابستی کیجے	ترا مباحثہ اب بد و موہل سی
یہ گفتگو نہ سہی اب کتاب کیجے	یہ جہاں ہے چھوڑتی بق بق مجھ کو نظر سے
جو حلقہ پاؤ نکاہی وہ کابستی کیجے	لگام ماہتہ میں ہی شہسوار ہے خوش
ستم کی گرمیاں صاحب کیا بستی کیجے	ہمارے دل کو جلا کر نمک چھرتی ہو
ہمارا شکوہ کر یہ سحابستی کیجے	وہ برق ہیں ڈلانی ہیں بانغ عالم

نہیں ہی مثل کہیں لکھنؤ میں ای خیر  
غزل کی داد طلب شیخ و شتابستی کیجے

[Redacted text block]

اس طبعی کا جو بانی ہی وہ ماہ سلیمان تھا

آغاز یہ حسن جو اہی ہر ایک پر ہی دیوانے

یہ بت میرا لاثانی ہی اسپر کرم رہا ہے

ساری عالم کا یہ جانی ہی ہر ایک سی دیوانی ہے

کیا چھرا بہولا بہولا ہی تگہوین شربت گہولا

لوسینہ بند ہی کہولا ہی یہ کیفیت و جدائی ہے

کیسریا سبکے جوڑی ہین اوڑھا چکی توت کھان

بالو نکورخ پر چھوڑی ہین ہر ایک حسین افشا ہے

الفت سے منہ کو موڑ نیکی جٹ سکا سچا چھوڑ نیک

دروازہ سی سر پہوڑ نیکی اب جان چکی تادانی ہے

اعجاز نمائی تھی یہ کہنچا ہی غیر ننگ لب

مرتی ہین اولٹی عاشق ست کسی حیرانی ہے

وہ چنہ ہر اک کا جو بن ہی ہتھاب سا چھوڑش



فانوس اک کا دامن ہی صد شمع نورانی ہے

دل جب سیسہ تیرا یاد لگی ہاں ہون صد پایا

کہا یا تو تخت جگر کہا یا جام اشک کا مجھ کو پانی ہے

جیسی مجھ ہی تجھے الفت کس جوش کی اوپر حشمت ہے

پوشاک سی مجھ کو نفرت سیسہ اجامہ عریانی ہے

غیر و نگو گھر میں بلاتی ہو ایک ایک کو لینی چائی

رہ رہ کی ہمو جلاتی ہو صحبت کیا مہمانی ہے

دل نہونکٹ یا گرمی ہی کی تیر سیسی اوٹھایا منہ نہ کہے

افت کی گہاٹ اوٹھانہ رکھی ٹھنڈا یہ کیسا پانی ہے

کیا وصف کروں اس صحبت کا عالم ہی جس عیش کا

کو قصد ہی موز بنیت کا پر دل کو خود حیرانی ہے

دیکھو بہت ترپاؤ بھی چہرہ اب ہی دکھلاؤ بھی

تم اگر دیکھو تو جاؤ بھی تصویر ہون یہ حیرانی ہے

صاحب یہ جس ہی بی ڈسٹ فی مین گلچ ہو لگا

اسی کلک سنبھال تو اپنی لب جان ہی کی ہلکا ہے

مشتاق یہ ہی قدرت سی لو غین لٹ چاہی ہے

گنگہی کو نہ پہنکو نفرت سے صاحب کامل سلجھانی ہے

اکدل کا دکھانا کیا کم ہی جو سوہ ویدم  
اتھر تھپکے عالم بھی کچھ بھی فانی ہے

نوشتہ مہر خلاش کی برات آپ

فکر تو کیجئے صاحب دوت

مہر خور وہ کہ وہ چاندنی رات

کینچ لیسٹ کا کاشان کاغذ

روکتی روکتی بڑھ چلتی نہ سب جان

ہا تا پائی ہے وصل کی شب نازک

اب پھوڑ نکا کوئی قافیہ اس صحن

عطر کی بولین تیراں کرونگا

دھوکے دلو ایسی شیریں نہیں نشا

خمس سے باقی رہن کی نہ خوش

روکتی سب کے نہ کر آئیں ان

ہمتو سپید رہی نہوتی مگر ہی

تیری مسجید نہ خالی رہی میری

خاک جب مٹے ساجی گذر تو دنیا ہی

گالی ہی گالی نکلتی ہی بات

پہلو سگرتی ہا تھو نسی لہات

اب طبعیت بھی پی سیر لغات

بوی گلزار پر ہی بھر حیات

کہا تھی کہا تھی مصرعی نہ بات

چو گری پہوئی ہفت کی کوئی

بر زبان لعن پی لات و منات

روح دلدادہ یہاں برات

روح بستن پی صوم و صلات

پیشی دنی کہ وہ لیل و فات

کونی کونی نہ پھر اوجھی میداؤں

ایسا سوچ بہ نکالو کہ قنات آہ

اب تو معشوقہ حافظ کو بلا اسی اختر

چہپ نہ تو اوس سی کہ دشاخ بنا پانچھی

[Redacted text]

[Redacted text]

اپنی سید ما داؤڈ والا ہی

زیب و زینت سے ہلکو کیا مطلب

یہ تمسبانی نکالا ہے

داغ دل موتیوں کا مالا ہے

ہم تو شاعرین فوج سنی کام

ایک مضمون اک رسالہ

اشک سے ماہتہ دیو و غم کہاؤ

عاشقے منہ کا کیا نوالا ہے



تجھی پھر منہ کہا ونگا مریشا سلا

تو اسی یاعبت غوطی لگا باہی سی

وہ یسا کون ہی مائیں ملتا ہین

ہزاروں ل کی واٹ عاتین دیکھتی

کیا کر جو وہل کر تو کیا کرا سی عالم

میں بسا ناتوان چون تار مڑی میں لگا ہوں

بس چل خمدی شئی چکی یہ جنگ

تجبت نہایتی طیبو کیا کروں

مجھی معلوم ہی دہری پوتم یہ کتہی

اکہی سنی سنوئی متابل ہونین سکنا

بسا ونگا ابھی تہری دینا سلا

پہنسا لیکاتری مچلی مرابا سلا

تجھی ہی ہونڈہ لگا اگر عتقا

تجبت ہین بی وارثہ مرا سلا

بڑی سولی ہو سکی اگر پروہ سلا

مری شوہی چہت جائنگی گرجا سلا

بھر گیا توپن تجکو وہ متوالا سلا

مری سنی میں ل ناہی غم نہا سلا

مری کی قسم دل ہی دیکھا سلا

برابر عرش ہون مرابا سلا

دل جان جگر ایمان و عقل و ہوش  
بتا کر سنیں تری کیا کیا سلا

بتو جگر نظر آتا ہی چمن بھول گئی  
مسلک جیشی جوشی کسی سہی زندا

بیلین دام محبت میں پھنسین اگر  
وادتی بھر کو کیوں نہ اے زغن بھول گئی

پستی ہو میں غم نہ نکود کہا کرای شاہ  
ہم پہ کہن رتی ہیں اپنی چلن بھول گئی

خط سی چھیرہ نظر جا پر سی صدقہ  
چاندنی رات ہی ہم چاند گہن بھول گئی

عارضوں نے شہتاب کی قلمی کھولی  
رخ ترا دیکھ کی ہم لطف چمن بھول گئی

بات کرنا نہیں آتا ہی تری محفل میں  
فکر شعاریں ہم لطف سخن بھول گئی

یسی ننکی تیری عاشق میں سن اپنی تہ  
حشر کی دن بھی کہیں گی کہ کفن بھول گئی

تسنی کھل سکی تو اکی کر تو تم تعریف

ہمتو ای شاء و مضمون دہول

مینی بتلادیا گھر لفت گل دیان کا

اشیا ناجو کہین مرغ چین ل گئی

قول و اقرار کہاں بات ہی پوچھی

یا وکب کرتی پن سب شکن ہول گئی

مصغہ ناخ مر حوم بجا ہی ختر

اپنی مداح کو یا شاہ رش ہول گئی

اور نسی ہو چکی ہو جو لفت پسند

ٹوٹی ہوئی گلاب کی رنگت پسند

مکھو رخ حبیب تفریح کیون نہو

بلبل کو یا سمن کی نزاکت پسند

معشوق بی مشقت عاشق کیا نصیب

پروردگار تک کو اطاعت پسند

کس طرح سہل ہوں مضمون لا جواب

صاحب طبیعت اکی وقت پسند

اکیر جتنی نکل ہی اوسکو ہوں جاشا

مکھو علی کا دامن و ولایت پسند

یہ لفظ کیا برا کا دل کو مری

ہم مشربو نعین کرتی ہیں ندانہ

مشتوق توتی ہی ہی کلیسی کام

اللہ جانتا ہی فدا جان دل شئی

میشی جو کوئی چہرہ بگلی کا پتا

ہر جمعہ میں صلوٰۃ کا ملنا ہی اک

سوئی تو ساتھ سویا جو جاگی تو

مشتوق طیفہ بڑھ گئی چون عمل کیا

اللہ سی ہی عشق نبی حبلی میں گوا

مذہب ہی اور اس تو سبہ ر

آہوان تھی ہڈی ہیں سول خدا

غیر وکی آپکو جو حایت پسند

ہمکو تو عاشقانہ طبیعت پسند

شاہد ہی تو کہ تیرے شہادت

مجھکو تو ان بتوں کی شرارت پسند

یہ بویا ہمارا فلاکت پسند

واحد کی عاشقی میں جماعت پسند

ہمکو تو اپنی دل کی محبت پسند

معبود کو ہماری عبادت پسند

یکہی کسین وہ صورت پسند

احمد کا امتی ہوں ملاحی پسند

احمد کی جھکو دل سی بنو پسند



دل تیرا ہی حبیبیت پسند

جس میں سقف ہو و عمارت پسند

اللہ کو زبان کی گنت پسند

دنیا اسی کا نام ہی رحمت پسند

و عیش میں ہیں بہکے مصیبت پسند

انسان کی خلد کو سخاوت پسند

غیر نہیں بی سبب بلو یا واہ

بی پردہ عاشقی میں ہر طرح کا

موسیٰ کی طرح ہم ہی اگر رک گئی

اتنی کہان سی لک گئی کس کا مین

بر باد ہلکو کر کی وہ آباد ہو گئی

اک بوسی کی طلب میں خفا ہو گئی

جو شعر تری ہی اس میں وہ حضرت پسند

اجر غزل تہاری فصاحت پسند

سہو شاطہ سی نوشاہ کو غم نام

فرط شادی سی مرئی کو لم یاد

چہ بابت لگاؤ مراد دل دینا

جب تک تی ہیں غم غمیں چہ جانی

ہم تصویر مر کر ہی نہ ہو لنگہ کی

پائی ل میں جج کوئی ابلہ دیکھا

وہیں کہ اب فکر میں سرا پاؤ

مانگا کرتی ہیں آنہ کی نقارۂ داغ

بعد برسوں کی وہ ہو لی تسمیہ کا

شاہی غم کا جوہی سا رہے دنیا میں

ہمسی ہی رہیں کیا کر تائی

اچھی رجت میں دیکھی تو پر سی یاد

دانتوں کی لڑیوں کا آیا جو تصور

اب بھی ساکنِ علیمِ عدم یاد ہو

کہ اچھی شکر ہی محفل میں تو ہم یاد ہو

کسئی من کو ہیں کہتے و صنم یاد ہو

میں فروشون کی بھی دید غم یاد ہو

تیری پالی جو ہیں اسی بحرِ کرم یاد ہو

صفِ مرگان کوئی طبل و علم یاد ہو

شکر صد شکر کہ اب لطفِ کرم یاد ہو

بھی ہی عیش و الم و نون ہم یاد ہو

قیس کو ہی سبق عشق تو کرم یاد ہو

عدن دیکھا تو ہمیں اہلِ تسم یاد ہو

جوہری محکو وہیں وقتِ رقم یاد ہو

ہاتھو نشی پی وین پر کیا اپنا تھو

وہ میں اپنی چکی تھی وہ فراموش

اعتبار اوں کا نہیں تو مگر جاتی

کیا ہئی دم ہوتی چھلا جو دیا غم

روز فردا کا ہی احوال سنا

پیش فاضی جو یہ جھگڑا ہوا تو نام

جب سلم ہاتھ میں آیا تو ہوا میں

بال کہولی سی یہ ثابت پہنسا لگا

اب تو قرار تعدی بزبان کرتا

رحم تہا ہی جوانی یہ تری ہی تبت

کسی محبوب کے گرفتار م م یاد ہو

یاد بدلی ہی اوں میں قول و قسم یاد

چھلا بدلا تو وہیں قول و قسم یاد

قول ہار تھی وہیں قول و قسم یاد

کہی اب آپکو و قول و قسم یاد

ابنی جان پہ جب قول و قسم یاد

کعبہ لکھا تو وہیں قول و قسم یاد

اب کنائی بھی سی کی قسم یاد

اسی بڑی چیزا و تھا قول و قسم یاد

قسم کرم نہ کہا قول و قسم یاد

اب بھولین کی وہ انداز بعد و حنا

اختر کواکب اوکی ستم یا دیوے

کون لیجای مجھی میرا تو رہبر بندے	پھر تصور راہ کا سینی کی اندر بندے
دل نہیں ہی میری سینی میں کہو تر بندے	ہنسکی و شوقین کو کہتا ہی صاحب دیکھنا
گلشنِ منسی میں سی اک گل تر بندے	شاخِ خنبلِ شعری سلو سمجھ کر ٹپا
رگ ہماری کھل چکی اور تیرا شہر بندے	ہوش بھوکا چکا فضا تو بھروسہ
پا رہنہ باغین سر و صنبو تر بندے	سر کھلی دیکھا ہی حبسی گلشن
چاہ میں یوسف کی بدلی اتبوتہ تر بندے	اسی غیر و بجز کنگا کی وہ صورت
طائر مضمون مری اشعار میں پر بندے	دم فکر صاف سی جو چاہی کر لاتی
اپنی ہر رنگش میں روح لا غوبندے	ما تو افی فی بھی نظر و نشی ان
دل مرہ جاتی ہی صاحب کس بندے	عیبِ پوشی کعبی کیوں کہولتی ہیں جا



خوش غلافی کہ رہی ہی آج خنجر بند

میں ہر باہر تر پتا ہوں اندر بند

کیا کسی زہرہ حسین کی زمین

عاشق کو گہری ہن قتل کی مشتاق

انقلاب ہری کیا قلب کی حالت

روشنی ہی اسکی باتوین تعجب ہی

کبھی کسی غفلت کبھی جوانوں سے

وہ تیر ہی نکلتا ہنیں کمانوں سے

صلہ نامی لگتی ہی ان ترانوں سے

قصاب ہی ہنگامی ہی ہن تو ان سے

تہاری کمریسی او ترا ہوں سونو

تنگ آپ او جاتی ہی نشانوں سے

کبھی کسی مجھ سے پرا نون سے

تہاری گوشہ ابروئی ل نہیں چٹتا

خدا کی وسطی او رجا ہا نسی ہی

یہ زور بچہ دکھاتا ہی شاہنشاہ

خدا چڑھائی نہ او پر کہ دل او رتا

ہمار سی ہن ہوتا ہنیں تہا رنہ

اور و گانج بلبل کو میں تو دشمن ہوں

خضو کچھ پس تو قدر کجی گا

کسی کی سلسلہ زلف سی ہائی

مشقونسی یہ حال ہو کہ اچھے

جہان قیہ بہت میں مان یار ہی

خدا کی وسطی سے راوٹھا و پلکو

صدی نالہ غم سی خموش ہوا ختر

نہ بحث کجی گلشن میں ہم زبانوں

بنک اگتی زندگی تو اپنی جانوں

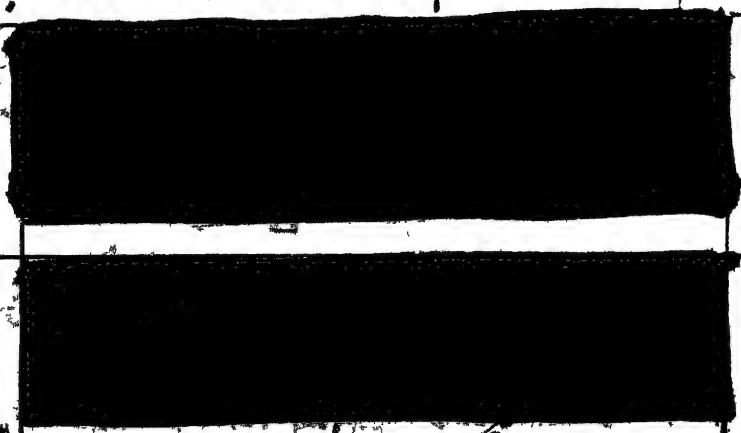
ایسے آج نکلے میں قید خانوں

ہزار شکر گلین محبتیں ہکانوں

وڑا یہ کجی بس گل میں گلہ بانوں

ہماری تیغین او گلٹی ہیں میاں تو

خدر کر نیکی مغنی ہی اپنی تانوں



یہ بات اچھی نہیں او دل لگی کجی

فقر و غنی نہیں لازم سر کشی

نہ چار غیر و غین اب محبتی ہستی

یہ تہاٹ شاہ ہونسی سیاہی تجکائی

کرہ نہ باندھتی دلیں بُرائی آتی ہی  
جو غیر رہتی ہیں صحبت میں قہار  
ہماری عشق کی تو دھوم مہی تان  
وہ ابرائیم کی بجلی بہت چمکتی ہی  
ہماری ہو جی یا ہلو اپنا کر کہتی  
تہاری عشق کو کیونکر مٹائیں ہم  
یہ در و ستر کہ کلنار اسکو رنگوا  
خدا فی ہلو دکھایا ہی نور جانا  
شروع حسن میں لہجہ نہیں تزل عشق

جوبات اچکو کرنی ہو وہ آہی  
نظر غریب دلوں پر کہی کہتی  
تہاری حسن کا چرچا گلی گلی  
شرابی میں اب چلکی مسکشی  
جو کہتے ہیں صاحب تو عشق ہی  
گفتہ ہو لکو کیونکر بند ہی گلی  
بس آج رنگ و پٹی کا صندلی  
عروج محسوس ہی آج ہمسری  
یہ چال بہاری ہی حشر بکری

دیکو تائیں رخ جانہ غضب ہوئی

سر مھر سی جایا نکر و لفت میں

عطر بھو آون بتا امی پتی سی قاصد

بگیر لانا ہی مرا ابر مرہ سستی کو

لطف عشق نزاکت سی کہلا رہتا

شفقت یار کی طالب میں رقیب میں

دور سی دیکھہ کی ہم ہاتھ ملا کر

رات ہم بھول گئی دکنی بھٹی لی قلمی

در دگتی ہیں تو قاضی سی ہی ہو کہتان

ہم میں رنگ میں

وصل میں ہجر کی لذت بھرا کر کی

دو داہل عشاق سی شب ہوئی

بشتعل دل میں نئی غضب ہوئی

کا کلو کی لئی کنگھی ہی طلب ہوئی

لا کہا جمنی سی اگر سوز لیب ہوئی

بی کلی ہی ل عاشق میں عجب ہوئی

کہ وہ اب تی ہی اب تی ہی اب تی

مہربانی دل غیار پہ جب ہوئی

روشنی عارضو کی رشک طلب ہوئی

نذر دلوالی و ہنت عنک ہوئی

روح غالب میں طعنت ہوئی

لمح ہوئی ہی زبان میں تب ہوئی



یوہنن لوغین ہی ل لکنا ہین اخی  
بعض راہو سخی زمین ہی تو کدیت

خبراشی کھدی تو اسی آئی وا  
کھڑی ہین کہاں ابروئی سا

کھتکسی ہین ل ہین ہلکین تہار  
وہ چھریان ہانیاں ہٹن

کہہر کسٹرف ہی ترا قصد قا  
مرا خط ہی لیجا تو اسی جانی

تجھی حسل ہی قسین شاعری  
کھروند کوئی اور جاگیر نیال

نہ ہتو کین کہی کمیپا کی طرف وہ  
بگاڑی ہنو ونگو اگر تو بنا

ریقب آج پھرٹ لیا سچا  
میں سے سرکے پھر تو کا

کڑی ن ہی پوچھو تو میں ہاتھ  
مخت کے ابھی دوست و نجان

دکھائی ہی اوکی دوش مضع  
یہ دوہر ہما بازو پیرین بہا

۸۱  
۸  
دور اشک سنی تہہ ہون پوچھوں

بھی مٹی اب چار یاری بنایا

شب جو ن گشتائی ہی مٹی

کٹان کیا سہا سنجائی و

زمین پر جو شہون ٹہا کو

نہ سو تو نکو چہیرونہ تم گدا

یہ غمزی نہیں سہل منہ کی نوا

بلالی بلالی بلالی بلالی

یہ دن ناف معشوق ہی سکوتا

یہ تاری نہیں سین پیچ روئگی گا

بہین ندیان اب کرو نہیں جونا

اکہون آہ سے آسمان کو اوتھا

خطر ہونہ محشر میں ختم کی دین کو

ایمانت تری ہی ہی تو بچا لے

[Redacted text block]

[Redacted text block]

قتل کا دہنگ سکھائی لگی جلاوا

سبق عشق پر مانی لگی اوستا

نیرسی تی من چو تون تو تهاکامو جا

کیا ہنسی تہی چلا جبکہ شہید و شہین

کیا مرا تھارتی شوین کہ سی جان

دل مرا جانکی تہسانہ سیاکو

کس سی بولون کہ نہیں تاب بھری

کیا تباؤ نکامانی کو غزل کی صبا

ماک کہتی ہیں اک ہفتی کو صناد

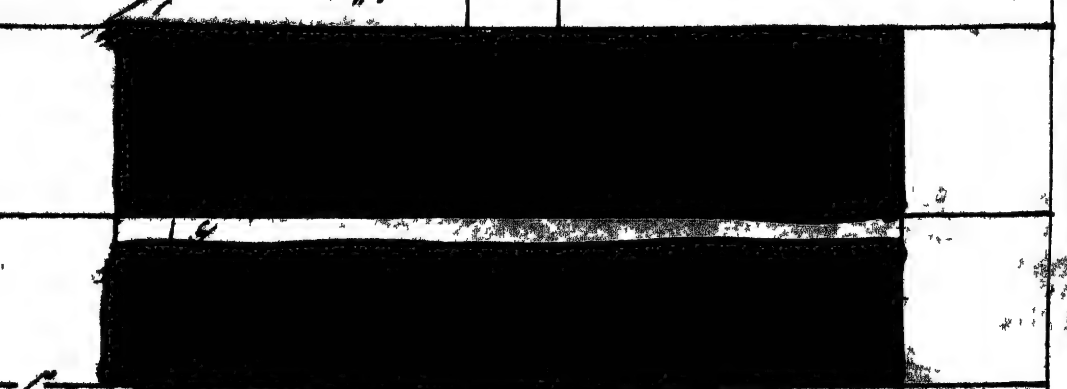
دل لگی کرنی لگا ویکہ کی جلا

لشبین فی تری کردیا فرماؤ

ارسی کجخت ذرا کرنی دی فرماؤ

حسن رقتہ دکھانی میں یزاد

تو کی مٹی کا اگر خمر ستاؤ



مرا صناد کہلا دی سی صبا

بہار باغ جبکہ تہی اکھا لندی پز

دل ایسا ناتوان ہی لطف گلشن نہین

مھی موج رک گل ہی تر الفتیہا ہی

لکھو احوال کیا تصور کنیوں ابھی ہے	مری جان کی محبت تمہاری رہی ہے
مزدہ لہنی اکثر شاعروں بامزدہ اس	مرا مضمون نہیں پامردی بی کی اچاری
سلیمان تو نہ پستی تخت نازان اب اتنا	پرچی ہی پرستائیں بوچکی کہا ہے
زریں پر عیش بیل خوشی نازان	مری گلشن میں فی ساہبا جن ہی
نکاحیونسی کہا مل کر چکی کیون کہا	نہ چہرہ و قاتلو سکو ہمارا زخم کاری
رہی نیکی پڑیا اور گنتی میں نہ لگتا	تری انگباسی رڑہ کر سکو شوں ہیکلاری

جسی سوچ سمجھتی ہو ڈاوس کا تاج زرین

جسی بٹ پڑی ہیں وہ شکر کی ماری

شب وصل میں مہنہ کو موڑا نہ	بہلی چنگی جانو نکو توڑا نہ
بلا صبح کو کوی نازل نہ ہو	سر شام زلنسین مڑوڑا نہ



کلی سے جو اغیار اگر سے مین

بہت لکچل جائیگے ستم کی نچی

اگر وندے پیلے کل اتنی سہن ہے

مہل لی کوئی عطیہ فقہ سمجھ کر

محبت کے یہ دیکھہ فی وایا مین

ہوئی فضل اللہ سی تمکوافت

نہ باقی رہی کوئی ظلم و ستم ہی

یہ پیو ندیجرت لگا ہی پڑنا

یہ جلدی یہ جلدی کہ خط جلد

میان تہی شیر کی ہی دل ہلا

محبت کا تہمت بھی کب ملی گا

بڑا دل حبیبو کا تہوڑا نہ

سمبدا داپر تو کوڑا نہ کیجے

اگیر شاخ گل کو مڑوڑا نہ کیجے

کھیند امین تر پھوڑا نہ کیجے

بہا کران انکھوں کو پھوڑا نہ کیجے

بڑی چسپن بازار توڑا نہ کیجے

بہت کبھی آپ تہوڑا نہ کیجے

نئی وصلیان آپ جوڑا نہ کیجے

یہ قاصد ہی آپ اسکو کہوڑا نہ کیجے

لڑا سہن سہ کو ہنہوڑا نہ کیجے

مری شیشہ دل کو پھوڑا نہ کیجے

کہاں سینہ خوش کہاں داغِ لفت | یہ مالا محبت کا توڑا نہ کیجے

کسی چاند سی اسکو لفت نہیں ہی

اب اختر کو پہلو سی چھوڑا نہ کیجے

اشار ابرو کا پایا تو آبرو پا پائے

گلاب کا ٹھون میں کہنچا جو تیری ہو پائے

تمہاری حق سی دنیا کی آبرو پا پائے

جین میں لگی حشر یہ ہو پائے

نئی یہ بات پی کروں ہو پائے

نئی یہ خیر پی کروں و گلو پائے

لہ بوئی وحدت معشوق چار سو پائے

یہ زانی سی لوس گل کی چشم و چو پائے

اوتار گئی کس سکون کی لکھن میں دور

چراؤ لکھن نہ ابرو کا ایک بو پائے

یہ سبزہ خندانک سی کیا مشابہ

شرابی طوق می سرخ اسکو پہن پائے

اب آج زیب ہو مالا مر می مضامین کا

عجب غائبش گلزار میں گلون دیکھ

شہزاد ہو گیا تیرا شہزاد کی تہا<sup>۸۶</sup> نہ رنگ دیکھا نہ اوس گل کی ہنسی ہو پائے

مبارک ابر مرثو آن پہنچا اسی ساقے قیو آج تو تہ دار گفت گو پائے

ہزار حسرت لگی اور ہزار دواعیے مگر نہ ایک ہی سوزن پی رفو پائے

عجب طبع سی می سخت دل بھی نہ ہو جو ہونڈ آنکھ سے تنگی بو میں لہو پائے

ہزار بلبلین مارین ملا جو روغن قاز یہ آب آج کی ہر گز دھو پائے

ملک خصال فرشتہ صفات خستہ

طست آگنی دیا میں ملک مر پائے

ساؤن میں کسی اپنی کہانے

نہیں جاتی تہ ساری بدگمانے

دو چہلا دی گئی ابھی نشانی

فاسدی نہ پیام نہ بانی

بہت تمین ہی کہائیں اسی پر پڑا

چہلاوا بن گئی نظروں کے آگے

مر اول آپ ہے مشوقِ خلعت

ہزاروں صورتوں سے عشق کرتی

یہ لہریں مشبہوں سے نہ کرنا

غضب ہی وصل میں جنت میں عظم

گلی سے ہی لگاؤ عزم کھلا کر

اکبلا غیر کا قصہ نہ بویے

کمر کی پیچ سے نکلا ہون میں ہے

ان آنکھوں سے کہاں ہی چشم

تہین و وکی اپنا منہ تہتاو

نیا نقش پانی کھیا کر

وہیلی ہو تو میں مجھوں بنوں گا

۸۸

رہی عاشق سے ایسی لن ترسے

گر نہی کوئی صورت سجانے

مہار می تو ہی دیوانی جو اپنے

کہوں کیا طرح ہی جان جانے

عبث سیرالہو کرتی ہو پائے

سلانی گی بھی تیری کہاں نے

کہلا ہی جھیرا ب راز نہا نے

یہ رنگس ہی ہی تیری سرمہ دانی

بھی آتی نہیں صورت بنانے

اری برسوں گلی کی خاک چھانے

حکومت سے ہی بہتر سارے



تسبب من تو ہو و ساز پاری

مجھیں اختر غزل ہی تیرے گانی

شانِ معیو نظر آتی ہے

زلف ہی تائیکر آتی ہے

قاصد ابری خبر آتی ہے

قبر ہی بوسے اگر آتی ہے

ابھی صوبت تو نظر آتی ہے

چاندنی ہی تری گہر آتی ہے

وہ کمر تجھ کو نظر آتی ہے

بو جھپی غنچون میں دہر آتی ہے

نوجِ صنِ آج او سر آتی ہے

دیکھتی دل ہی حلا آتی ہے

تیری ریتار و کناہی سی آج

سوختہ کشتہ ہی دیکھو چل کر

لیون سے سما ہو مری آنکھوں میں

بول امی ماہِ پیہ پر داند ہے

کہہ تصور تجھی اس سر کی قسم

لچہ تیا باغ میں ملنا ہے ترا

جان بخوفِ ضرر آتی ہے

جان جانی میں تعب ہوتا ہے

کیا محبت ہی کہ در آتی ہے

شکر گوئی تجھی آئے کیون کہ

دیکھتی بات ہی کر آتی

آئی تو میں تری محفل میں ہم

اختر زار کی محفل میں ہے تجھے

بات ای رشکِ قرآنی ہے

فکر خوار و کمر ایک تسلیم ہو گئے

حسرتِ عیش کو برون بھی ہم ہو گئے

کیا ہمیں راہِ روملکِ عہد ہو گئے

نہ ملا پر نہ ملا جاوے الفت کا پتا

بوسہ سنی نہیں کیون اہلِ کرم ہو گئے

یاد آتی ہیں می ہونٹہ وہ پیاری کیا

جب شہی یاد ہوئی بچ و الم ہو گئے

دونوں تو انہیں لہجہِ حسنِ جان یاد رکھو

جہلا بد لا تو وہیں قولِ قسم ہو گئے

جب تک شہرِ شہی شہرِ محبت نہ ہو

ما تہہ جل جلی پر ہول چھوٹی

۱۹۰  
ابن گلزار کو چین کی تم ہول گئے

غرقِ بحرین جی ہری بازو میں

دُروندان جو تری قوتِ رقم ہول گئے

پیٹہ میں خم ہی معیفو کی سب کیا

تسی محبوب کی کیا نقشِ قدم ہول گئے

محوِ دسانہ دیوار کو طو با سچے

لوچہ یار میں سب باغِ ارم ہول گئے

فلسِ مہی سی یادہ ہی یہ کاشاد

داغِ دل یح کی دینار و درم ہول گئے

ہی مزا سعدی شیرازی بڑہ کر اختر

عشوۂ ہند تو اب اہلِ عجبم ہول گئے

بحرِ ملِ شمنِ مخدوم

فعلاتنِ فاعلاتنِ فاعلاتنِ علن

ساتھ میراہ کی زنجیرنی آواز کے

اگ سی آواز مجاتی ہی جیسی ساز کے

جانِ اسطر جانی نوٹا لینا چورے

بس یہی اک بات ای جانِ عالم راز کے

استخوان باقی نہیں ہیں اب تو پامی صبر کے

گوشہ ابرو کو تانا ہو کی بی رخ نصیب

بل بی تیزی کی پہونچا جہاں اپنا خیال

جب کہی کہنکارو ہٹا اپنی گہر میں وہ پرے

اسی کم بخشک دکھو تو نہ اب اتنا دبوچ

دست قبضہ لی وہیں گردن میں ہیں ڈالیں

خشک کر دیتی ہیں آنسو نالہ دل سنی وہیں

اتنی تہن یار کی دیوانہ کرتین میں ہیں

شہر میں میخوار جتنی تہی شکار می گئے

جسمین ہی عورت بیہ کینچی پنجہ شہساز کے

پیر کمان کینچی لگی ہوئی اس قدر انداز کے

مرغ سدہ میں ہاں طاقت نہیں پرواز کے

پاسیوں نی اوسکی کو جسمین میں اوار کے

مرغ مضمون نی ہی کہلائی صمعت کے

کہل گئی جو پہر کینچی تلوار جب سر باز کے

مردم آبی میں صمعت ہی اک عجاز کے

عشوہ غمزہ بخود شیخی آئین ناز کے

جب بطمی نی بنائی اپنی صوت قائم کے

گو کہ ہندی ہی مگر ساری عجم پر فوق ہے

پہنہ بان اختر ہی بالکل بیل شیراز کے



عجب کل شد عشق بت قائل این جانے

قیامت قاسم روی چو پیش گنبدین جوئے

بعضی نام ناز گشایش مثل گل بی بس

ز دست ہندوان لال ہندو بہرین پائے

بسوش یزہ خگر بنجی و خجستہ

بہ غم از ہمہ بالا بچا لاکہ بت عینا

ز پائش چستی آہوز ساعد ہا گل نبو

حوا سم جمع چون باشند مجموعہ پریشان شد

چلویم کیت آن دلدار خوش و غارت و لہا

نہران ہمسلمان کنید و قائل

شکر سخت دل خون ریز کافر ہمسلمانے

سیہ یوش جادوئی بسن سال دانے

گل دغم چو تاب مسگل من گلستانے

بجنگ و صلح چون نادان بخت آشتی جانے

بغیاضی چو ابر تر قسمت کردہ مانے

بغشود افت دنیا بصمت پاکد امانے

رخش چون نترنج شبنوب ز نہایت گریہ مانے

لجارت ایدل پچ آن کاکل پرست مانے

یہ ایسی نہ دیدی فی ہر یزادی نہ لہا مانے

عجب ہر سگھوید نذر و شوخ ایمانے

زخوبانِ جهانِ کوچه شمع روشن

نگویم لکھنؤ شاید بہن باشد گھٹا

مثالِ میلِ شیراز بر سو نغمہ زن باشد

خدا یاکُن برای اختر خوش لہجہ سامانے

ہمارے حسن میں لاسا لگا کر انکی پہرتی ہے

قیمتِ اکی ان پوونکی چٹ چکی ہرتی ہے

مری نظروں میں صوت گھوٹکی سڑکی پہرتی ہے

ہوس تھی نئی لف سیہ میں لٹکی پہرتی ہے

ہمارے اسلی اکہ خود ہٹکی پہرتی ہے

تہارے لف کی ناگن جو ہسی لٹکی پہرتی ہے

ہیو ج ہی پاتا نہی کی سرری لٹکی پہرتی ہے

تہارے صدیقی میں الفت تو ہٹکی ہٹکی پہرتی ہے

جو بوتہ کا تو کہنی لگا جہنم لاکو دکھا

یہ نہنہ وری نکرا می ترک سینہ ہی ہے

بونی چپی ٹیڈ کرونگا اسکو سلجھ کر

خضری سکو و جاوہری کنہ سہی ہے

اسی میں گانگی باہی میں اب ٹیڈ بناو گنا

تہارے حسن عالم سو سی بہت اوسی کیا ہے

اگر خانیشتن میں جو گنہگار ہے

بنا ہوں سنگِ اسوٹلی لہریک بکین

سحرِ پردہ کی دھڑکی کتنی مبارک ہے

چہ دل کو فحشِ یوسف نازک بدن ہے

جلا کر پوک دیتا ہی بھی سوزِ پندار

پتی کثرت بھی کہتی ہے کبھی قیون کو

قیون کو نہ کوٹھی پر چڑھا کبھی صاحب

تہا رگی گل بازو ستیون سی نمایان

کروں وصلِ پاک اس بیاک عالم

ہراک دم حلقہ دہی لگی رہی بین اکھین

کو دہرائے غزلتِ فرما دشرینی

۸۹۴

مری نظروں میں موت پاؤں چٹکی پرتی ہے

تصور میں مٹی یوں چٹکتی ہے

مری نظروں میں موت کی غٹکی پرتی ہے

زلیخا آرزو میں بہتری چٹکی پرتی ہے

خیالی کشتہ ہوں تصویر ہی مرگشتہ کی پرتی ہے

کڑک جاتی ہی پسلی پٹ جب پاکی پرتی ہے

نظر بند مری نظروں میں بال شکی پرتی ہے

چوس نظروں میں بہتری ہو سٹکی پرتی ہے

نیشہ مار ہی کس گنہگشتگی پرتی ہے

مری چٹکی قسمت تہا رگی پٹکی پرتی ہے

کیسے چہ پرخوان جان پر شکی پرتی ہے

ترا ہی سیکدہ نمخانہ عالم بنا ساغر

۴۵  
ارخا کی مچھری ہاں پیشگی پیرتی ہے

بنا ہی سا توان نگہ رخ محبوب سے

خیال ہفت نگہی مان اسین کسکی پیرتی ہے

کروچی کہو لکر نظارہ تر باغ عالم کا

متباری انکہہ گنہ گروین کی انکی پیرتی ہے

یہہ باغبان کہی پروں ہنار رہتا ہے

وگر نہ پو لکا ایک شب جمال رہتا ہے

گلا بی جاڑی میں اونکا یہ حال رہتا ہے

خوشی جی پہ خوش لال لال رہتا ہے

اونہیں سی گہی پیوستہ ابرو کی طرح

اونہیں کی گال پر اپنا ہی گال رہتا ہے

دما ہی گنج سپنی کی زلف کا کالا

ہمارے مال پہ یہہ بد مال رہتا ہے

ہر ایک جالی کٹی کی انکہہ لڑتی ہے

ترمی کمر میں سپنا نیکو حال رہتا ہے

لیک کی حشر سو فی کی پاؤں کی لیجئے

ہر ایک شجرہ برسوں ہی مال رہتا ہے



بلاسی پاؤں ہوا دبوڑ منہ سی کچھہ لوہو  
ہماری سر کی قسم کیا ملال بہتا ہے

بھی پچی ل یہ مطرب پسر کا یاد دلا  
اوسی ہی گانی مین میر احیال بہتا ہے

بلا کشتہ و لہار تو نہیں ہی بہہ  
چمن مین سرو پہ کیا احتمال بہتا ہے

وہ فال دیکھتی مین جاہزات کی اس مین  
ہمارا مصرع روشن ہلال بہتا ہے

عجب پل ہی یہ عشق تو کئی طبعیت کا  
انہن کی شہر مین ہو نکال کال بہتا ہے

اوٹھا بہتا ہی ہو کیون کچی نیند سی صبا  
مرصع ہجر مین جی نڈھال بہتا ہے

شفا ہی اختر عکین کو جلد ہو جائیے

علی کی درسی ہمیشہ سوال رہتا ہے

بحر مل شمن مخدوم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

جوتلی گلچین کی گلشن مین نکالا چاہیے  
موتیا کا گردن بلبل مین مالا چاہیے

خسک نظر ڈال کر کہتا ہوں وہ ہونصاں

جلیان ٹھن قیون پراوتار وکان

پہوٹ پہی دمی ان انکھو کو نہ روک اسی

دیکھ کر بات میں جھولی کی کہم بلور کے

دیکھی بہالی سینہ اغیا کور ویز

اچھی مضمون اکی سن سنی ول جھوڑا

سامی کو تھی پر نظرانی دمی ای شاہ

چشم و ابرو و کمر تھی جنک تو خیر تھے

بد نظر کتنی ہی تعامی عند لب سخت جان

ای فلک انقلاب اس بہرین کہلا دیا

گیسو شامی خجنگ کیران کیرا

۸۹۶ تجھ سی عشق کی لٹی یہ مرگ چہا لا چاہیے

کان میں رخ رشید کی سونیکا بالا چاہیے

مرد عاشق میں بہار زخم آلا چاہیے

جسمیں ہی مضمون کلائی کا ہی نا لا چاہیے

دست چشم پار میں تر کا نکا بہا لا چاہیے

جسمیں ہی تو پی تفاخر کی اوچا لا چاہیے

ہم فقیر و کئی عمار ہی بول بالا چاہیے

ناف کا ذکر آگیا اب اسکو ٹالا چاہیے

آتش گل میں می پلو کو ٹوٹا لا چاہیے

اوکلی ہٹتی ماری پر آہ نا لا چاہیے

شاخسانہ لسی شانی میں نکالا چاہیے

لذتِ ہجر وصالِ نیکہ ملائگی یہ

پہر عروسِ فکر و دن سہرائی نہیں

مستِ خم یا مین ہوں محکوم کیا و غبار

اوسکی چوٹی گوندہ کر پہر باغ کا جو بن

میری شکِ صبا کو امی غم نہ تو برابر

ہر طرف برسات کا موسم نظر آتا ہی آہ

وہ دورِ او کا ہی گلِ مہر ہی کجھون میں خوش

عشق کی گنجی ماری پاس میں مٹھن

گر طبیعتِ رگ گنتی مضمون میں ناموسی ہے

راگنی تم ہو تمہیں زیورِ بہت و رکار ہے

کہہ کتنی کچھ اور کہی کچھ اور کہی ہیں کچھ

۸۹  
گہر میں اک سُرخائی چہ کیو پالا چاہئے

شب کو چوتھی ہو چکی اب اسکا چالا چاہئے

بلبلو مکی پکڑیوں تک اوچھالا چاہئے

روغنِ گلِ بالوں میں بلبل کی ڈالا چاہئے

سپہی کی تالین اس تی کا چھالا چاہئے

میری کشتِ خشک پہ ہی ایک جھالا چاہئے

جارِ نہیں پرتن ایک اونکو دوسلا چاہئے

گنجِ حسنِ یار پر کیسیو کا کالا چاہئے

عیب ہی تلوار پر ہرگز نہ چھالا چاہئے

میرے گانی کی لہی اک راگ مالا چاہئے

ہم تو اکہڑ ہیں تہیں مضمون نہ رالا چاہئے

آپ کو کب ہی عرض و فایہ کی حجاج

بی کرن سو جکی ہرگز روشنی بڑی نہیں

باسان سمجھانیں ہی آپ کا عزت

پہر کوئی طرب پسرا چھی طرح گائی اے

عیب جو کو عجز و منت سی کر اسی غلام

اصفا کی رات بہت سی اونی کھینچی

آب گھسی کیا یان سینچا کر نیکی باغبان

آمد و شد سانس کی فضا شل تار ہے

جمع غبار سی گہر لگتی ہیں ہم بہت

ضربِ قاتلِ ناز کسی میں ہیو ہون

صغیر لاکھوں ہی میں جی ہمارا سیر ہے

آپ سی قاتل کو سیفی کار سالا چاہئے

عارض پر نور پر اک خط کا مالا چاہئے

گردنی دیکر اسی درسی نکالا چاہئے

میری بکر شاعر کا ایسا اڑالا چاہئے

منہ میں مشاطہ کی سونی کا نوالا چاہئے

باریان مسٹ چکی میں دافوڈالا چاہئے

گردن شمشاد میں موتی کا مالا چاہئے

حبسِ دم کی واسطی کڑکچا جالا چاہئے

ان تہگو نکی واسطی کا نڈکونا چاہئے

میری خمِ صابر وئی کا گالا چاہئے

اب کسی صیاد پر ہی دام ڈالا چاہئے



ای شیخو بی ہزاروں کہیل کہیل ہین گر  
آپکی چوری ملی اختر کا بالا چاہیئے

ور صنعت غیر منقوط

کر و کلام کہ وہ دل ہو ہمارا	کرم الہ کا حامل ہو ہمارا
صلہ ملا کہ وہ کال ہو ہمارا	دل اوس نام کا عال ہو ہمارا

لکھا ہمارا الم اور سال کال کا  
وہ رو لکھا کہ ہوا ہو کا ہموک گل کا

ور صنعت واسع الشفیتین

یہ نشان ہی لزار آج آئے گا	اجی یہاں سی ہٹو یا آج آئے گا
یقین ہی ہو کی سی کل مار آج آئے گا	رنگا غیری طیار آج آئے گا

نشان کوئی شجاع و دیر جاتا ہے

چلو کہ شکِ کندریان سی آتا ہے

رباعیات تصنیفِ سعدی

دنیا ہو تو کچھ راہِ خدین دی دو

ای کج کلہو کج کلہ سر پہ رکھو

دنیا میں ہو تو نام پیدا کر لو

پاجامی سی کام فی قیاسی مطلب

ولہ الحمد للہ

اشکوئی عبتِ حرمین و ہونا

نادان ہی غمِ سداق سی رونا

منظورِ خدا جو ہی وہی ہوتا ہے

تس تہا وصال اب ہو کس سحر

ولہ الحمد للہ

شکوئی سنی کنی نہ کچھ اپنی گلے

بسجی بھر گئی کیسی پھر نہ ملے

منی ہن ایہی دین کی کچھ وکو صلے

ای اہلِ علم ذرا خبر دار ہو

ولہ الحمد للہ

یاد رونی نول لگا وول جاتا ہے ۹۰۲  
دیکھو سپنام سحر بھی آتا ہے

سوسال رٹا وصال تو کیا حال  
اک آن میں سب خاک میں مل جاتا ہے

ولہ حلالہ ملکہ

گر بچ نہ تو رنج کب ہوتا ہے  
بی صدمہ غم لال کب گھٹتا ہے

طاقت دہنی ہو می جو یاد آیار رنج  
خوان غم و رنج ہجر میں ہوتا ہے

ولہ حلالہ ملکہ

دینا ہی ہو پ آدمی سکیا ہے  
احباب ہنیں شیر و نکا ہر سکیا ہے

چہاں آئی گیا سایا ہی ہمراہ اسکے  
بیہ باغ چہاں میں مہنی پل پایا ہے

ولہ حلالہ ملکہ

جس کو کیا مشار سیرا تیرا  
وہ لگیا خشیار سیرا تیرا

فارغ تو بیٹھ حبات عالم نے  
پہلی سی کیا ہی کار سیرا تیرا

اشعار متفرقات تصنیف محمد علی شاہ

لال آنسو صفت لب میں جو بہر آتا ہے رنگ بیزنگ طبیعت کا نظر آتا ہے

ولہ الحمد للہ

نوائے نیک نہیں کس سی حال دل کہتے یہ دہلین آتا ہی ہوں جان میں چہ رہتے  
یہ سہی سلی الفت اگر بنیہ دم پر جو سہی تو الم ہجر دوستان سمیت  
کہی تو جوشِ محبت ہی دلوں کو بہر آئے ٹہی تو جہاک کی ناند نہر میں بہتے

ولہ الحمد للہ

ہماری کشورِ دل پر عمل ہی لف پیچا شہِ خوبی پر پایا پڑ گیا ہی سنستان کا

ولہ الحمد للہ

کتابین جمع کر کی پہل نہ پایا ایک مضمون کا جس کی کیا وہ جو رہی اپنی دگر مکنون کا

ولہ الحمد للہ



یہ سینہ سوری ہی فلان میں چلی گئی تھی کا ۹۴ پنہا یا بی گنہ چڑیا کو تنہی جال کرتی کا

ولہ حنلہ امکہ

کاشی الو نسج میخانہ میں ہم جم ہو گیا ساقیا اب نام تیرا شکِ حاتم ہو گیا

ولہ حنلہ امکہ

مونسِ پایہ میں دلِ سہیتہ کو بڑھتی ہی پایا ہجر کی شبِ چین کو

ولہ حنلہ امکہ

یہ خاکسار تہا دلِ اب بجایِ عشقِ مولا صنم خیالِ ترا اس پہ میرِ روشن مولا

ولہ حنلہ امکہ

آگِ بھڑک جانیگی بت ہی شیرِ بہرِ خدا آج تو ستکین کرو

ولہ حنلہ امکہ

یہ شہر ہی ہماری طہنجہ اگر ہے قاتلِ کوہِ کھلاؤن اندر بھی گویا

وله حنلہ امکہ

نخانی میں جال نہیں تیغ کھینچے

دون دودھ کی کٹو جی قبضہ موبہا میں

وله حنلہ امکہ

ساغری سی لبالب جسم خالی ہو گیا

مصرع اغل سی پیہ مضمون عالی ہو گیا

وله حنلہ امکہ

اختر مہ وہ سپا یا تیر اسارا ہو گیا

پاؤ نکا چہلا زمین پر اک سارا ہو گیا

وله حنلہ امکہ

جال کیا ہو کہوں گیسو نکو جال صنم

لڑکا بال بھی دجان پرو بال صنم

وله حنلہ امکہ

افشا کی فری کسی سپر اوڑا دنی میں

تار یک شب میں کسی جگنو دکھا دنی میں

وله حنلہ امکہ

مژگانِ پُنجِ سرِ تازو زو مارا <sup>9.4</sup> ای خیمِ کهن لب بکشا باش خدا را

وله حسد امکله

اک سبِ نندان کی نہ بوسی تو کر جنگ پہلِ کہاتی ہن کیا یادِ سربِ سی راکر

وله حسد امکله

اگر غیہِ میٹھی کہلانی لگے ترش و نہو باغِ عالمِ مین تو

وله حسد امکله

کہجی باؤنسی بڑکی ہٹی اوٹھیا سبے ولار کو اک اک بیجِ لہری پتی تو امی صہمِ اب خدا کر

وله حسد امکله

تجی کو چاہتی ہن تم تھی پس ہن گے جیتتی ہن کہ ایسا اب اشتیاق نہوگا

وله حسد امکله

لوز لبِ سارین آج تو کہلو ایئے جان ہوئی ہوئی ہوئے دلو ایئے

وله حسد اسد ملکہ

سہم ی اختر ہدایت کشم دین یابہ اپنا  
سہیل سکتا ہین اب دوش سر صر غبارا

وله حسد اسد ملکہ

یرمیا میری پاک کی کلائی ہے  
ہماری جان اسی شمع نی جلائی ہے  
دہن سہی ہی تی ہن دیندہ  
کلائی ہیر کی پڑی ہی کیا صفائی ہے

وله حسد اسد ملکہ

گلوری ہی ہلا کر رہا ہی آج گلال  
او گال دی کی مرا گال ہر دیا تو نے

وله حسد اسد ملکہ

ابا میں ہوں کی بی تیر گھٹان دیہ  
حور ہی تو نہ سنہ بی متد جانا ویکھوں

وله حسد اسد ملکہ

لرام کا تین کھی رہوں ایک دست  
کہ نیکی پرسل کرنا ہی غیا کی کہنا



وله حنلہ الملک

ہم کو ای آتش بنانہ جو دی ہی باغ میں  
پہل انکاری ہوئی آہ کی تاثیر ہے

وله حنلہ الملک

قلوب خستہ بیان ناعرون میں ہی نایاب  
آہ حبشی عرونگوچ و تاب آتا ہے

وله حنلہ الملک

قلوب خوش بیان کی دہو کی میں  
ہم لپٹی ہا میں عشق چپان سے

وله حنلہ الملک

محمد سناتیرا حایہ ہو برق  
رہی نام روشن تر اتاہ شوق

وله حنلہ الملک

نیا بلوار می قاتل ہی ستارہ ہو جا  
قبا کا دستہ لکیر خا و مان ہتھیار ہو جا

وله حنلہ الملک

بڑی عشق پہچان کھنڈم آن لہ چان  
۹۹ بڑ بھیر کاکل می نہم آن آفت جان را

ولہ سند لکھ

ای جوانوں بی سبب ہندین پی سبب  
بار عصیان سیاری پشت ہونی لگے

ولہ سند لکھ

ہی بس عشق تان بھی کبک نشو و نما  
صر صر غسی مری بالیدگی ہونی لگے

مطلع

پار کی سانی کیا لطف جو ہم کبک  
دل کی لہ ہی مین ہی ت نہ نہ تکا

نہ

چراغہ یاور آن طایفہ شو و ابیس  
بی ز ساقی کوثر مراد میجو سیند

مطلع

ہمین مانی مین پید برائی پاس ہو  
تسی کو رنج مین دیکھا و مین او داس ہو

۹۱۰  
نبرد

تیرگی سودی کی اتنی بڑھ گئی  
بسم اپنا سارا سایہ ہو گیا

نبرد

محققین کی جہاد نگاہی ہو گئی  
انگوہی حوصلہ نام نہاد ہوا

مدد

زآب پاک و صفا و ضو کھنم امروز  
تلاش مصرع خوش حال پر کھنم امروز  
چہ دوستان لی راعد و کھنم امروز  
برای شیشہ گلو را سبو کھنم امروز

نسیم و باد صبا موج زن نمایان شد  
ہزار شکر خدا را چمن نمایان شد

سیان کجیہ دول رومی لتا دیدم  
خیالِ خالِ جبینِ شک پارا دیدم

زحرص ل ل زار باہو ویدم      غبار راہ سنم جان کھپ ویدم

بروز محفل غم طبع خوش نمایان  
گلوئی ساقی من رشکِ ماہ تابان

ہنشین فاعبر ایاولی الاحب کہان      اینڈ تی پیرتی ہی ہسی جو طرح کہان  
وہ شجاعت کہان وہ وروہ تلوار کہان      زلف شکن کہان ابروی کہان

جانتی ہی چہین ہم یار وہ مین یار کہان

خنجر و ناوک شرکان جی کرتی ہی کلام      یا تہ مین تیغ لئی رتی ہی ہر صبح ادم  
مار غمیت کی غمیتی ہی غمی گمی کام      حبیبی ایسی ان بوج رانی مین تمام

ای فلک ایسی مین گی ہین سردار کہان

جوتیغ سپا کی زبان سی چوہا      باڑہ کی آب روانی مین میانی پوچھو



لب سو فار کی تیزی پہ جان سی پوچھو ۹۱۲ قدر لادہ کی میری دل جان پوچھو

فوج میں ملتی ہیں دل لادہ سپید کہان

تمہی ہجر و کہانی ہی سکھان کا مزا زخمی چھپی او سکی لب و لہجہ کا مزا

آدمی بنا ہی صاحبو انسان کا مزا مجھسی چھپی کوئی یوسف خندان کا مزا

اب تندر و کمون مانتہہ نیشکی سالار کہان

درد و غم نجر و الم میں ملی سہتی تھے رات دن صبح و سواو نی گلی سہتی تھے

میری محفل میں غنچہ سی کہلی سہتی تھے میری ہجر میں ہر مین ہر ایسی ملی سہتی تھے

سچ تو یہی کہ ملین کی بیٹہ فادر کہان

فاختہ بول گئی گل کا سبق امی ببل بوستان پہاڑ چکا اپنی ورق امی ببل

عشق سچی پہی طابری قلع امی ببل گل مہتاب کا پہی رنگ ہی فتنی ببل

باغبان بول کہ ہی گل گلزار کہان

دل مرثوٹا ہی بادام سا ایستہ	میو حسن کی لونگی کیا لگیسا
مذق دست نگارین سی بڑا رنج و تعب	توئی اس رخ جہاں نہ چکھا کوئے

اب یگی بھی شیرنی گفتا کہ بان

باغین سر بھی بہا نظر آئے ہیں	داغ لالہ سی بھی لے نظر آئے ہیں
پہول سب اگل کی پرکالی نظر آئے ہیں	گل مہتاب بھی کالی نظر آئے ہیں

اب تو بول کہ سے غیرت گلزار کہاں

دشت و گوبل سحر کو چھانا پیارے	طاہر و ہم کیا مہنی روانا پیارے
اب تو ہم موند چکی ساراز مانا پیارے	ہم تمہی جان چکی توئی سجا مانا پیارے

دھوٹہ نی جائیں تجھی تیری طلبکار کہاں

جنس لکھ ہوئی طہر کا سوڈا ٹوٹا	نرخ ہی اب سرباز کچھ اپنا ٹوٹا
دل مہتاب سی ہر ال کا دانا ٹوٹا	نسر باز کربابی کا کلیجا ٹوٹا

مشری اب وہ کہان اب وہ خیر کہان

ننگ آلودہ نگہ پرتری کیا بارہ رکھون

ننگی تلوار میان صف ہیجا میں ہوں

خنجر طیش غضب کیوں نہ میں بے لڑپون

جسمین تہا یہ کہ جواب اسکا میں جبر پون

اب کہان تیزان اور وہ لب سو فار کہان

میری ہمراہ رہا کرتی تھی اندر ہا

خانی سی ہو گئی اب صوت خنجر ہا

حیف صد حیف کہ اندر سی ہا ہا

جنگلون میں بسی جا کر یہ کیا گہر ہا

اب مینگی مچی ایے دوستو غمخوار کہان

روم و شام و عرب چین و بسم ملک

کابل و سن و فنک و حلب و مصر و بہار

جیش و طوس و خراسان و بل شت و بجا

چہان والی میں نہیں باقی کوئی شہر و جا

ہند میں پانگی ہم ایسی گمخوار کہان

گر مئی جبر سی ہر خطہ بچاتی تھی جہنم

آب رخ شام کو ہر روز پلاتی تھی جہنم

معدن و مبارز کہلاتی تھی جنہیں <sup>۹۱۵</sup> قاعدی نیا طبیعت بتاتی تھی جنہیں

حیف ہی دوستو اب میں وہ پرتار کہان

جنش لبِ حجب تھی رنگِ سیحانی مان کہہی بجرم ہوا اوسنی اک زارِ کمان

اوپر کہتی تھی صفِ فوج میں جو اپنی نشان الحذر کہتی تھی نظروں سے پہنی شیرِ زیا

اب وہ میں لطف و عنایت کی سرور کہان

سمِ ہوا وجودِ یار کیا کرتی تھے لاکھہ سی ایک وہ تلوار کیا کرتی تھے

وہی کرتی تھی حبِ سالار کیا کرتی تھے ضعیف و شست پہ چو دار کیا کرتی تھے

بولتی آپ وہ میں فدیہ سرکار کہان

جانِ نثار کی جو تہ بہا او نہون نی پاپا کر سنی کپ شہادت سی ہوی ہمایا

فخر ہی فخر کہ حور و ن کار سالہ ہمایا گر کی گہو و ن سی عجب رنگ و فچکایا

پرہیز غم ہی عین کی یہ و ن دار کہان

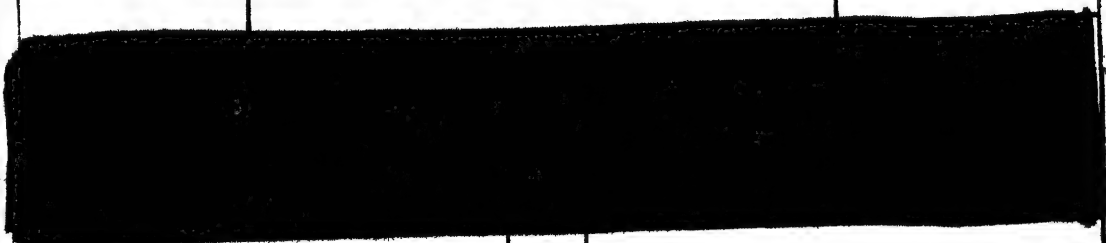


مرد کی آبرو و فخر ہی تلوار کے تھے	وسل ہی عین جان و جان و جان کے تھے
پر ہی آبرو اس کے تلوار کی تھی	تھو سی گری کی جہانی اور ہمارے تھے

ایسی مٹی میں شصت و ن سو پہنچا کر

بخش تجھ کو خد ارضی ہو سب سے	حامی عقبی میں ہی تیرا ویر کا ماہ
اخراب منہ ہی یہاں کیا کہیں	جانی جانی جنت میں بس اب اس سے

ہمیں دنیا میں ملی تجھی وفادار کہان



آج کل بادشاہ کا یہ عجب جو ہے	جو ہوس کے اری صیاد تیرا من ہے
بجلی گرنی کی لٹی باغ تراخس ہے	پول انکاری میں گلزار جہان ہے

دل قفس میں بھی خوش ہو تو بہ انگشت

ایندنی پرتی میں نازک بدن بس خ	رگ نسرین سی مبتاہی ہر لحظہ
-------------------------------	----------------------------

جہوتی میں لجان کسرسن ستر ۹۱۷ ہانہان کرتی ہیں ہر گرجہ ستر پرائو

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

لون سنا ہا یہ فریاد بھی جہکڑی سے

تاکتی پرتی ہی صیاد بھی جہکڑی سے

شکری لالہ شمشاد بھی جہکڑی سے

ہم تو کیا وہ ستم ایسا د بھی جہکڑی سے

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

روز و شب ہتا ہتا صیاد و زمان کا کھسکا

کون غمخوار تھا اس غم جہان میں اس

اب گفاری میں ہوتا ہے لاکر تا ہی آب و آنا

اب گفاری میں ہوتا ہے لاکر تا ہی آب و آنا

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

سج دنیا میں جو ماہ تہ آئی تھی نصرت سے

ہم تو عاشق ہیں رنگی سی سین نفرت سے

ارمی صیاد و ترعی بان کو صد حسرت سے

ایسا گھر چو کی جانیں بیان سنا سے

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

خانہ باغِ قفسِ مارِ جو بہا یا ہی مجھے<sup>۹۱</sup> لب و لہجہ سیرتِ ق کا لایا ہی مجھے

اوسکی نبوت کی طوطی فی اڑایا ہی مجھے و درِ دولت کو نصیبی فی دکھایا ہی مجھے

دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

رخِ گلزارِ جہان بہرِ تاشا چوٹا جبلیک بند ہوئی آنکھ سی دریا چوٹا

کون کہتا ہی کہ ہسی لبِ عیسا چوٹا شکر ہی قید میں ہسی نہ سیجا چوٹا

دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایک دین تباہ نہ ہم تباہیاں سہی تھے ابروئیں کبھی تہیں ہم زانغ کمان سہی تھے

اوپنچی اپنی صفِ اعدا میں نشان سہی تھے اعدا نہ کہ گلشن میں کہاں سہی تھے

دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ہمیں م بازو کنی سچا می سی ہوتا تھا الم بوٹہ سلواتی تھی گندم پہ جو کرتی تھی کرم

ہر گلی پول کی ہوتی تھی مچھنی یرہ سم آنکھ میں اُس نہتی تھی تباہ نام کو غم

دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

لبِ گمن کو تر چھستی ہی مایہ ناز  
سنی ہی زمزمہ سجانِ فشین آواز

تخمِ کج شک سی نکلاتا کہی بچہ باز  
قید خانہ میں ہی مٹا ہنیں دل کا عجا

دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ماز بردار جہاں ناز کیا کرتی تھے  
صحبوں میں ہیں ہمار کیا کرتی تھے

اور تو کیا کہیں اعجاز کیا کرتی تھے  
وہی تی ہی جو سر باز کیا کرتی تھے

دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

جز نہت نہ سنا کچھ لب و دندانسی کلام  
لبِ سوافر کیا کرتی تھی کپان سی کلام

رات دن بہتا عاشق کی دل جان سی کلام  
یہ تو مطلب گریبان سنی دامن سی کلام

دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

مہربان وہ عجب وقت تھا کیا مکیا  
گلر خاقد صنوبر ترا کیوں رہت مویا



آؤ فسوس اونی کا یہ کچھ سچ پڑا ۹۲۔ ناز و انداز نہی اور نیاسی خنہ را

دل نفس میں بھی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

نیو مایلن چڑھتی تھیں کب ہمیں ہی یہی  
یہ چلن کب تھی پڑا کہوٹ مہاری

لج ادا لئی تو ہی دسل آئی و گل  
فرق اتنا ہی تھا نادان میں ابھی قتل میں

دل نفس میں ہی میں خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

بیوٹ کر مہا تاک آنکھوں سی اسی کرم  
بلکون پر ہوتا تھا پھوڑی کا کد عالم

جیستہ تھا بہری محفل میں اسی قسیم  
تھو کرین مارتا تھا ناچ میں لگو سپہم

دل نفس میں بھی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

زیب تیا تھا چلا پنا کد ن ای یا  
کر کی اٹھلاتیاں جاتی تھی کد ن ناچار

لگا کرتی تھی ڈھبائی سی کتا نکلا  
چلبلا پن ہی یہ سہل بل لیا تخمین

دل نفس میں بھی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ابو نسی کسی سہا کیا کرتی ہے ۹۲۱  
لب ہی ثمن ہتھیا کیا کرتی ہے

بولو تو تم کہی ملو ا کیا کرتی ہے  
وہی کرتی ہو جھیا کیا کرتی ہے

دل نفس میں ہی خوش ہو بہ از گلشن ہے

نکرا کر جو بسوی ہو چراتی ہو کے  
سہدی مل ل کی پوہ پکو و کہاتی ہو کے

لوئی دیوانہ نہیں گہر میں بناتی ہو کے  
لوسون عاشق نہیں ملتا ہی بلاتی ہو کے

دل نفس میں ہی خوش ہو بہ از گلشن ہے

تیلیاں خیری کی چٹ شاعی گان  
کلیان کب کہیں ہی مہر نہ نور کاؤ

پہر پڑاتی ہو عبت ہم تو میں با عزو نشان  
چوچ کو بند کرو سوخو تو اک بات یان

دل نفس میں ہی خوش ہو بہ از گلشن ہے

چٹلی کہلاتی ہو پورن میں زراکی ہو  
تیلیاں سو کی کہلاتی ہو بالی ہو

دسی اکہیں سیا و نکالی ہو  
جاندنی رات نہیں ن میں سیکالی ہو

۹۲۲  
دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ابھی کرایا ل میں نکلی کی بہت تحفہ دم

پہنس گئی ابو غنمی کی پسندی میں تم

اسپہ ہستی ہو کہ کلبیان نہیں میں دودہ

ایسی بیہوش ہو لب بند بنی جی ہی کم

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اور بڑائی ہی ذرا ویر میں پاکی

ایک دن نکو کہی گہر میں جو ہم کہتی تھے

لیا ہل گئی میں اب پنجنیو نکلی

جہاں تھی تھی بچپنی کی اوتھی تھی مزہ

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

سوئی سی اٹھتی تھی ہر ات سویر گہر میں

چونکا کرتی تھی کہی انکی میری میں

کون اب ڈالی پڑا رہتا ہی گہر میں

بول تو اوستم ایجاد کہ تیری میں

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

جان چلتی تھی میری دل کو ملال آتا

شیعہ نجب کہے محفل میں خیال آتا

۹۲  
انسو جو چہرہ پہ آتا ہوا وہ لال آتا ہوتا  
پیر نہ سمجھی تھی ہنسنا کی کو یہ خیال آتا ہوتا

دلِ قفس میں ہے جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

سو خیمہ شمعین چلتی تھی کہیں قصرِ باغ  
نہ ملا کر آتا ہوا تھی بہت سنگین کا دماغ  
میں لاکھ کو پیا کرتی تھی بہرِ ہر کی ایام  
دھونڈ لیا کرتی تھی لگتا ہوا محبتِ سراغ

دلِ قفس میں ہے جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

تاجِ منزل میں کہیں جا کی جو جاتی تھے  
عاشقِ تازہ دہن آنکلیں جو جاتی تھے  
دھونڈ لیتی تھی آبِ تو کہو جاتی تھے  
باغبانِ بوڑھے سنی کھ باغ میں جو جاتی تھے

دلِ قفس میں بھی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایک کے ماتھے نہ لگتی تھی کہیں ہم اچان  
ماتھے میں ہاتھ لانی کو بہت تھارا مان  
اور جو بجاتی تھی ہم نہ تھی اوسپر  
کہتی تھی کون ہی کس جا کہاں پر کہاں

دلِ قفس میں ہی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے



محبوبی کہتی تھی حاجی بن صدیقی آتو ۹۲۴ ترمی بان ہون تشریف یہاں بلا تو

میں یہ کہتا تھا کہ کیا ہی اری قاصد جاؤ  
ہست لکھا ہی یہ مضمون قسم تو کہا تو

دل نفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اس کی کچھہ یو جو گنتی تھی لبتی تھی لباس  
دیگر گنتی تھی لڑتی تھی ل میں وسوس

لہتی تھی جلد خدایہج کہ میں بن بی اس  
گہروں سہا ہمارے آتی یہ ہی نکو ہر اس

دل نفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

کسی صورت میں مجاہد تھا صبا کا دماغ  
ہم بھی میں جلتی تھی دین گہی کی چراغ

کوئی مسجد میں نیازو کی ادھر عالم ایاغ  
خانہ بنجا تھا شادی بھی صبا باغ

دل نفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

دغل تھا تہی سحر کی جزا ور گل میں  
بوند آتی تھی سوا تیری چمن کی گل میں

شورشادی کی نکلتی تھی قلعہ میں  
بوند لکھا تھا ہمارا جام مل میں

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

۹۲۵

بیٹھتی تھی میں اغیار کھڑی تھی تے

تم ٹپڑی تھی ہم ساتھ ٹپڑی تھی تے

حلقی کی نگ کی طرح نم میں بی تھی تے

سب گدڑ جاتی تھی ہم در پہڑی تھی تے

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

یاد لاتی تھی تھی لاف میں ہم تھی

اجی بات میں تھی تھی جو ہم تھی

مانگ کی سید و نظر آتی تھی دھڑکی

ڈھونڈ لاکرتی تھی تھی کبھی تیری

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

آپ بازاروں میں مغرور تھی تھی

یاد ہی ہم ہیں اب در پر تھی تھی

دل میں اب عشق کی ماسوڑی تھی

ڈھونڈ تھی میں تھی اچھی رپر تھی

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

جان لینا تو سن ای رشک سیما نہ

گو تجھی حسن پہ غرہ ہی پراتنا نہ

یہ کہورت یہ غضب ای میرہ سمانہ ہے ۹۲۶  
 رخ پر نور پر عیار کا مالانہ ہے

دل قفس میں ہی جو خوش ہو توبہ از گلشن ہے

یون تو معشوق نکا ہوتا ہی بہت تند مزاج  
 توبہ لا حول نہ اتنا ہی نہیں جسکا علاج

بات جو بولی تھی کل یاد نہیں کچھ وہ آج  
 اس کہتی ہو کہ معشوق نکا میں ہوں سرتاج

دل قفس میں ہی جو خوش ہو توبہ از گلشن ہے

سُن کہو تم کہ گہنڈ اتنا نہ انسان کر  
 تارونکی توڑنی کا دل میں نہ اراں کر

پند عاشق کو سنی محفلوں میں گان کر  
 یہ نہیں بگڑی تو یوں چاک گریبان کر

دل قفس میں ہی جو خوش ہو توبہ از گلشن ہے

یہی زمین میں تو بندی نی کیا آج  
 تہی لو گناہ تراہول کی امتی بین نام

نکو نگار سنی نی میں کہی تہی کلام  
 تجھی اشرف کی کیا قد سُن امی ہر مقام

دل قفس میں ہی جو خوش ہو توبہ از گلشن ہے

اوج کھیل ہی تو واسد نہیں زیبا ہے ۹۲۴  
مرعشوق کی تلو سی بہہ منہ میلا ہے

کیا بہلا دیکھی کا تو دیدہ دل اندھا ہے  
تو تو خود ساری زمانی میں بڑا سوا ہے

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اتنی تھو بہ پہل تو نہ کرا می مانہ ناز  
دوب مر گر کی کنوین میں جو ذرا ہو بی آ

طعنی سناتا ہی پہلی لگتی ہی کسی آواز  
جمع غیر سی در پردہ نہ ہو تو دسا

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایسا معشوق گل اندام دکھاؤں تجھ کو  
تجرو می کی ہی تیرہ پہ نہ لاؤں تجھ کو

آنکھیں نو و نی مونی نہ لگاؤں تجھ کو  
اوسی تعلیم کروں اور نہ سکھاؤں تجھ کو

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

کہل گیا اب تو تری عشق کا سب بند  
پاٹا نالہ ہی سلامت ہی امی مہ پارا

پہر نہ کہی گا کہ کرتی ہو مجھی آوارا  
ہر گئی بازی یہ سب دیکھتی امی و مارا



دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

۹۲۸

پیری مانند کو شہرین ہی کر انصاف

غام الفت جو لیا غیر کا کر دیگی مساف

پیری ہم میں وہی موسم سہرا لجا

یہ سنی جا بنگی آخری تری لاف و کذا

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ولہ سند امکہ

میں با سحاط رہا اور وہ با حجاب

بیرا کٹا ہی مہینوں میں مجھ کو آج کان

ولہ سند امکہ

وہ ہی پاس پہر اور کیا چاہتے

زمانی میں رسوا ہوا چاہتے ہو

اگر اپنا اپنا پہلا چاہتے ہو

بدون کی بدی کو چہا پوچھا میں

بتو آج بندہ بنا چاہتے ہو

خدا کی قسم سر کی ہسل کو پڑو گے

ولہ سند امکہ

بیجان فی کردیا می جان مجھے ۹۲۹ جبین ہی آئی تو کیونکر نجای جان

دوبستاری کو کٹوری ہی چاند  
اوس کا برج مہری تر شاہی پاند

وہوئی جو ہاتھ اوس گل نازک زہم  
عطر پری سی پہ گیا سارا او گالد

ولہ حنلہ ملکہ

گل ہوئی کس طرح سیروح مزار شمع  
کہتی ہی میری طرح دل دغدار شمع

ولہ حنلہ ملکہ

دیوانگی کا باغ ہی کیا زنگ و کھانا  
ہر غنچہ ہی مٹی میں بھی سنگ و کھانا

ولہ حنلہ ملکہ

دور سی کہتی ہیں اس لئی جاب کہ ہم  
شاید آجائیں یہ تپلی کی طرح کہہو میں

ولہ حنلہ ملکہ

مزار محبوب غول مہر کا پانچ طرح مایہ ایشا  
وہ ناتوان جو کہ تہن کو اویکی میر غبار ایشا

دل لگانیکامری کوئی تجرستا ہوتا  
عرش کرسی بھی بڑ بڑ کہیں پایا ہوتا

اسد مد کہ کس طرح کا رتبہ ہوتا  
باتیں اسدی کہتی جو وہ گویا ہوتا

شجرِ ولومیٰ امن و تدبیر ہوتا

کہیں دین خانہ کہیں لطفِ کلیسا ہوتا  
واغ کا جھکا ہر اک رشکِ ثریا ہوتا

شبِ ترہ مین ہی لطفِ بہیم ہوتا  
بزمِ افروز جو اسکا رخِ رینا ہوتا

ہر گلِ شمعِ چراغِ یدِ بیضا ہوتا

تیر ہی گلیوئیں ہی اوشن کا چرچا ہوتا  
پیر تو کوئی پیہی براؤن کا کھٹکا ہوتا

میری لفت کا اگر ہوتا تو رینا ہوتا  
برسرِ بزمِ جواس ماہ کا جلوہ ہوتا

کوچہ یار مین دنیا کا تہاں ہوتا

مجھی بھی کئی بھی بزمِ مین دیکھا ہوتا  
ابھی اس ل کو بھی لفت سی ٹولا ہوتا

پیدا ویت کہ اس عشق میں کیا کیا ہوتا <sup>۹۳۱</sup> عکس افق چو تہا رخ رینا ہوتا

برگل داغ چہ رخ یدرینا ہوتا

کاش مجبوزہ ستم کر کی دہویا ہوتا زخمی ہونا جو حقیقت میں تو اچھا ہوتا

سیخ و غم ہر میں پیرا تانہ ہر پا ہوتا مضطرب غم سی نہ ہرگز دل شیدا ہوتا

جان پیر کا ہی کو جاتی جو کلیجا ہوتا

بید نہ کہتی گا کہ رستی میں مصیبت تھے آنسو ہرگز نہیں جاتی تھی اکہون میں کٹے

تیرگی سی کہی ہرگز نہ کہتی ہم نہ گھٹے پہنکی زلفون میں زما نیکی بلا و نسی ہٹے

خلق دیوانہ بناتی جو نہ سودا ہوتا

وہ چلا پنا اہناف سی کہتی ادب چو ٹی سن میں نہوا کجی اتنی مغرور

میرا ہی بانک پنا شہر میں سب سے شہر پارس ناموس محبت فی کیا ہی مجبور

ورنہ تم دیکھتی اسی جان کہ کیا کیا ہوتا



گدگدایا ہی مگر منہ نہ بنایا اپنا ۹۳۲ پس کس نوت لکھو یا ہی لکایا اپنا

ناز و انداز نیا اور وہ کیا اپنا نام ہی ہجر کی دم ہونو پیر اپنا

وہ اگر جاتی تو معلوم نہیں کیا ہوتا

مر کی بچ جاتا ہی ہر روز تہا ہر شید اور سو ہوتا ہی ایسا جان میں رہتا

گو کہ چین بہت ہی نہیں کچھ اندھا پاس ناموس محبت کی کیا ہی

دوب مرتی جو وان اشکو نکا وریا ہوتا

ڈہیر الفت کا بیابان میں لگاتا عاشق کوچہ یارسی گل میں سجاتا عاشق

وہ میں اعجاز محبت ہی کہا نا عاشق تنگ اگر جو کہی خاک اڑاتا عاشق

اور سید ان نیا پر نیکو سپدا ہوتا

گو فقیری تھی اور اور اوہر تو حُسن پر کہا ہی تھی اس عشق کو ہولی سیم

مر کی ہی قبر میں جاتا نہ کہی یہ غم سن توہانی کو اور تراجو کہی ای سیم سن

ہونہ بوسی کی ہوس میں لبِ دریا ہوتا

مل گیا مایہ ستمگار کرار محبو <sup>۹۲۲</sup> آبرو ہی نہ ہی مارا و تار محبو

گوئی بِلادِی گلی او سکی حدِ اراجو بیوئی فی جفا کار کی مار محبو

پہِ من کا ہیکو ہوتا جوہ چاہا ہوتا

چلتی چلتی یہ عجیب مری رازِ نو نہ ہے پوجی گئی مٹی میں ہی گلِ شبنو نہ ہے

دلِ کہتا ہی ذرا دک کہیں تو نہ ہے ناتوانی سی بھی جان کہ آکسو نہ ہے

ورنہ ہر قطرِ مجھی ہجر میں دریا ہوتا

دلیجِ آئی تھی لیجان وہ چچان لیا جانکرات جو کی تھنی وہی حسان لیا

واہ کیا کہنا کسی کا ہی نہ حسان لیا خیر گزری کہ چلی آئی کہہ لیا

ورنہ تم دکھتی اس وقت کہ پیر کیا ہوتا

کہی بیابانِ سنائی زوالِ عفا ہمتوں ہی ہنِ ہمیشہ سی کمالِ عفا

ایکسی دن ہی زکیمارہ جمالِ عفتا <sup>۹۳۴</sup> ہستی باشتِ شہرت ہی مثالِ عفتا

ہم نہوتی تو میان نام ہمارا ہوتا

اب کہاں رنگ علم اور کہاں لطیف طوغ  
سچ ہی لکھا کہی لکھی کوئی بات دروغ

جب جرات وہ کہاں تیرا دل نیتا <sup>دوغ</sup>  
آتش رنگِ حنا کا جو دکھاں تیرا <sup>دوغ</sup>

نقشِ پاہل کی چراغِ دیدہ ہوتا

جبکہ مجموعہ عشاق سنوارا کرتے  
کیون نہ پھر عشقِ پریشان وہ گوارا کرتے

غیر سب دیکھتی اور اوسکا نظار کرتے  
قوسِ ابرو کا جو وہ محکواں ساز کرتے

دل سی پہلی ہفت تیرا کلیجہ ہوتا

آبرو حفظ نہ کرکہہ لی کہ بری ہتی ایام  
ایسی خود رفتہ وہ ہوتی کہ مری مہنی کام

عاشقی میری مہن ہوتی ابھی اونکی نام  
لوٹ جاتی جو مہنی دیکھتی اگر لبِ ہام

رقصِ سہل کا سر کو چہ تماشا ہوتا

جب نظر ڈالتا اور جاتی گلستانِ حسن  
ایک طرف ہی کیا کرتی حیا بانہی سحر

ہمہ تن ہوتا محبت سی بدن نور  
وہ مکدر ہی نکلتا جو کہی دل سی سحر

جیب پر این تن دامنِ محراب ہوتا

نگہ ناموسِ یقینِ قہرِ چاک تہا کجا  
باتِ الفت سی کیا کرتی تھی شکوہ کجا

بس کرم چاہی جانِ انشِ بک  
پردہ پوشی سی با آب کی پردہ بک

شکل کھلاتی جو تم اور سی نقشا ہوتا

کیسی کیسی سی الفتِ مصیبت ہے  
نہ ملی اسگ الم سی مہی اکدم چہ

کیا بیانِ مین کروں لٹ جہ ہوی آ  
جوشِ وحشتِ مین ملا جائے عریان بد

دستہ داغ نہ کیوں کر مہی زریبا ہوتا

دل تو گناہ کہی آلی جو جنت حور  
کعبہ دل تو میرِ عشق سی ہی سحر

اور قیالِ مانہ ہی وہ جانے مشہور  
اپنی تقدیرِ طبعیوں کا نہیں اس میں قصور



ہم کی طرح نہ بھتی جو سیا ہوتا

بہن ہوتا تو کہیں لگو لگاتی پرتے <sup>۹۳۶</sup> بری محفل میں مجلسِ سناقی پرتے

احسن مقلع اوستا و کو گاتی پرتے اس طرح کا ہی کو پرتو کرین اپنی پرتے

اسی فارمن جو ای ر ق ول لیا ہوتا

افشا کن جملہ رازِ عالم پُر مکر و فریب سازِ عالم

رونق و ہر محفلِ خرابیے واسد بہ مکر لا جو ابیے

آزارِ سانِ شاہِ خوبان وارفتہ بانِ شاہِ خوبان

امی صید نگاہِ نازِ لفت وی کشتہ در در و رنج و حسرت

امی قمری باغِ تیرہ بختے چون شاخِ سہمی و جِ سختے

امی گلبنِ باغِ جو زِ سائل از روزِ ازل بہ نشانِ مائل

هر چند قریب خوش صبیح

چون خادمه داد نامش شوق

من و بدر جنون اسیرم

مجنون گل کرد و یوفانے

من طرفه حبیب جنگ عجم

من بسبل گلشن زبایم

من هر عدوی خوشی جانم

بیگانه طر ز آشنایم

لطف مضمون و طر ز تحریر

ختم است بر می خان بزخویش

بمهر سر خطه محبت

۹۳۴

بی شبهه تو دراز صبیح

و رپائی فکند حلقه طوق

هر چند فصل او ایسم

من خلق شدم پی جدائی

از جمله رقیب سخت گویم

شیراز و شمع بیایم

هر دور عشق پاسبانم

چون هر دور عشق پاک آیم

شیرینی لفظ و شور قریه

بایت نگاه دور اندیش

داریم بر بر رشته لغت

بستم زمره طپیدن ناز

من خور ز من وصال دوام

مجنون زده پا برده پایم

من قبله یوسف پرزاد

من بیخ شکسته ز سینم

من معدن جمله مستندان

ارباب بهم سلام نمایند

بی مثل و لطیف و نکته بنجم

من ساء قبله جیام

من باغ خورشیدگونه سازم

من مردم چشم ماه پاره

۹۲۸

عفتا به تنم چو روح پرواز

در شوق سرب و ناصبوم

لیله گرو نقش جابم

من کعبه روی جان نثار

من بھر فراق بخت پیغم

من محسن علم و جان یون

ماه و خورشید جابم نمایند

برار من حد امثال گنجم

بهر سر عرش نرو باغم

لازم که بڑی خویش نازم

بر اوج فلک شدم ستاره

من قمری عشق و بلغ دنیا

کردم ببردنیا از محمود

من غنچه جان باغبانم

من تیشه و سرق کوهسارم

هر چند نیم به لطف جاگیر

مستبوق مزاج و عاشق

ای باغ و بهار را ز دانه

ای مونس از و محرم خویش

ای گلبن تربیاری عالم

گر بعد از مخزن و نای

بگایه ببرد کجایانم

۹۳۹

من دولت خوش چهره دنیا

کردی به ایاز ناز محمود

من روح روان باغبانم

شیرین سخن تابوتن شازم

وز لطف تو میشوم صباگیر

هم شرب و منعم زمانه

ای صیقلی زربعانی

ای مرهم زخم جان دلریش

ای جان جهان نگار عالم

آینه رخ بن نای

دیرین ز لطف آشنایم



خوکرده ناز و لطف جایی

آتش بکدم نگه بکن باز

بی شبهه حریف جان مائی

من حاجت خود حق بجویم

آتش این چند که جوئی

تا که این نغمه ترانه

تا کی عشاق و این صدی خوان

بس کن که حسد از آن شد آخرگاه

آتش نشان نشان بباط عالم

بس کن بس کن که عشق جوئی

آخر نه که حبیب چاک فرستند

بر باد کن دل جوئی ۹۴

بر صید نامی لطف انداز

که بر در تو کس رسائی

من در ره عشق گرم بجویم

که بسبب خوش و خوش بانی

تا که این مطرب و نواز

تا کی این رنگ و این بیان

شد ناله ز مرغ دل نمودا

بی برگ شده نشاط عالم

از حبه الم و ناله گوئی

از گرد و شش گل بجاک فرستند

کو کوزه کو متوجہ

۹۴۱

کو سوخته جان و ور کجاوهر

کو لطف خزان خوش ادا

مان آمد فصل کی نمائی

وقتی که لب شود پیا

آنوقت نمائی سیر لا له

دیوانه روشن صبح سارم

بر شتری چمن بنازم

از خانه چو کار سر و گیرم

مرغی ز چمن شود اسیرم

ویدیم چو تخت گلابی

افشان کردیم رنگ آبی

من گلبن شکر تازه کردم

گلگون به حال غازه کردم

من تخت ز کاغذ می نمودم

بودم بودم هر خپه بودم

این حرف زخمت تمام نام

بس کن بس کن پیام نام

ای اختر خوش کجا من تو

لازم که بسیار نزد خوش گو

گر پیش نیائی ای حسن زنا

پس شکوہ کہم بر فرسودا

منہ

جمع حسن و سبع خوبے

نو گل بوستانِ رعنائے

شتری مہرستانِ جلالت

خویشیِ دنیایو

شمعِ بزمِ وفا و مہر و یان

محزنِ سکہ و خزانہ خوش

محرمِ خلوت و طیس و این

عیشِ سیسِ جهانِ من شاو

نامہ میری طلبِ من آیتا

گلِ باغ و ریاضِ محبوبے

گلبنِ صحنِ باغِ زیبائے

شبِ تاریکِ عاشقان کی ہلا

محفلِ حسن کی تماشابو

سروِ باغاتِ پری خویان

تم پری زاد ہو حسینہ خوش

رشکِ جو جس و غیرتِ بلع

اپنی تم کہ ہر من بامراو

طلبِ خوش فی منہ دکھایا

جانتی ہو جو کچھ ستایا ہے

ماہ پارو کی فت در تگو بہنیں

پادشاہوں کو جانتی ہو پل

بہری محفل میں مہی چپ جانا

ایسی حرکت سی کب بڑھی لفت

گو کہ تم مائیہ محبت ہو

لیکن اسی ماہ رو سچکی جلو

اپنی کو اس قدر ستاتی ہیں

پہرں سجاتی ہیں تہاری

کبتک مثل طفل کہلو گے

کہو تگو کہلو فی بھوادون

۹۲۳

شب تاریک میں رولایا ہے

عقل اسی شک بدر تگو بہنیں

یہی نادانی کی ہی ایک دلیل

خلوتوں میں نہ شکل دکھلانا

ہم فقیروں سی است درخت

بھر ثروت ہو بہر ثروت ہو

دل لگی جسمین ہو وہ بات کرو

رات دن ہجر میں رولاتی ہیں

پہنیں اس میں تگو کچھ ہے تیز

دن جو رانی کی کیا نہ جھکیو گے

یا کبابوں کی دونی بھوادون



گرایان کہلو گی ہسی اب کیا کام

منا محبوب گر طبیعت وار

آہ افسوس یوں پڑی رہتے

مجھی ہرگز یقین نہیں ہی ستم

یہ جو کہہا کہ جی لگا بیٹے

اپنی ماہتوں پہ ساری باتیں ہیں

یہ جو کہہا کہ قلعہ لکھو ایا

ایسی قلعہ کی احتیاج کی کیا

یہ جو کہہا کہ جلد تر آنا

راہ لغت ہی مثل ہو باریک

اوسمیں لکھوائی تھی جو سر کی ستم

سنت میں ہم کو کرو یا بدنام

پرو کہہا دیتی عاشقی کی بہا

ہر گلی کو چمین کٹہری رہتے

کہ مری واسطی ہیں ستم کو الم

راہ دیکھی ہے دل خفا ہی

پرو ہیٹن ہی تو راتیں ہیں

ہمیں ناچار تھو پہچو ایا

اگلی لغت ہی ہو آج کی کیا

رقعہ کو دیکھتی ہے پہچانا

اسیٹی ل کو ہو گئے تشکیک

لیا ہی بدست و پاہوی نہیں

پر بھی ایک سوچ بہر آیا

اسٹی مینی یہ تم ٹالے

میان الماس کی کاشت

ساتھ ہم آتے پر یقین نہیں

ورنہ تم تو ہم الماس

طالب و سل ہم ہیں تم محبوب

مجھ سے کو کر تین گریر اب

سچ تو یہ ہے کہ پوری نادان

ہم حنیون سے تجھ کو کام نہیں

منہ کہانی کی اب نہیں صورت

خوش ہو اس جان میں پہلو تم

۹۲۵

خود زبان سے نہیں یہ نہ آیا

کہ ابھی آپ تو ہیں سو ایلے

بادیو احسن کا شہ

راہ چنی کے یہ زمین نہیں

سوئی کی آب کی نہیں ہی پیاس

تکو لفت ہی اب بہت محبوب

اور بہت تمہارا رنگ آب

تم ہو اور کھیل ہو دستان

مری لفت سے تیرا نام نہیں

بیٹوں کیا پاس جب کو ہونفرت

پر دعا ہی ہمیں نہ ہو تو تم

از می گهر بر کو پر پیله و سیجے گا

کہنی گامی راجی لگا پین

مشتین کر کے اپنی والدہ سے

ہستی مٹن ہو جئے گا آپ

بڑی ہمشیرہ منجھلے ہمشیرہ

اسد الدولہ منجھلے بیا نکو

سکو بچان جان عاکہنا

مشتین میری سب کیجے گا

پرزین وورستان سہجے

کہنی گامی راجی لگا پین

جانی گا لڑائی عین ملا

اوہو سیکر چوٹے ہمشیر

بڑی ہمشیرہ منجھلے ہمشیرہ

اب کلہون کیا کہ اور کیا کہنا

نامہ برحسوف خصاص تمام

کردہ شد و سلام والا کرام

جواب نامہ

ای سروریاں کج ادا

ای وقت بزم بی وفائی

ای بسمل گلشنِ محبت

ای شمعِ محبتِ حبیبان

ای گلبنِ تربسارِ عالم

پنچا پسین نامہ لطفِ آمیز

بہرِ کامی ہیانِ ملکِ طبیعت

مطلبِ تو کیا پو کر نہ جان

تحمِ چھلپیان محسوسِ کھیلے ہو

تکو نہیں لطفِ آشنائے

جب ہوشِ سنبھالوگی مری جان

کیا یاد کرے نگلی اے گلِ تر

اشرفِ جوہینِ سورتی ہیں وہ

شیرازۂ نسیمِ موت

ای گلشنِ عشقِ خوش نصیبان

ای جانِ جہانِ نگارِ عالم

اور آتشِ عشقِ کو کیا تیز

دل کی ہی کباب کی سی صورت

جب آتا ہوں کرتی ہو بہانا

رہ رہ کی جھپک کو سیلتے ہو

ای جانِ ابھی سی بوفائے

پیرِ نامِ مرانہ لوگی اوس آن

ہم عشقِ مین ہو رہی ہیں ہر شہد

جو منہ سی مین کہتی کرتی ہیں وہ



تم ہو زیرِ زادی صاحب

مستشو قو کو یوں کوئی کہی رہتا

نہیں بہتین یہ جہنائیں

اب قول کا اعتبار کیا ہے

یہ جانتی تو نہ عشق کریتے

بس بس نہ بناؤ گہرے باتیں

بس یہی یہ منہ نہیں دکھائیں

ہم کو نہیں یہ یقین آتا

خط لکھا ہی کسی سے کہہ دو

ہم جانتی ہیں ستائی گا

مجھ کو غم جبر سی ستایا

۹۴۰ لب چاہو کی نامرادی صاحب

الماس ہی یوں کوئی کہتا

اپنی سمت کی ہیں خطائیں

مجھ کو نکا اختیار کیا ہے

بیفائدہ غمی کیوں گزرتے

ان باتوں کو یاد ہیں وہ لائیں

اب کون سی بات ہم بنائیں

قصر نہیں سٹی لکھتا جاتا

کچھ اپنی زبانی لکھ کی بھیجو

فعلوں سے نہ باز آتے گا

آئہ ائہ آنسو دار ولایا

کی بات ملا لے ہمیشہ ۹۲۹ ترسا یا رسال سی ہمیشہ

ہم کو ہی تو جبر کا مڑا ہے بس نم میں ہمارا دل لگا ہے

جینک کہ قسم نہ کہاؤ گی تم واسد نہ محکوپاؤ گی تم

اختر کو نہ است در ستاؤ شد تم اب بے باز آؤ

سینی کیا اختتام نہ

میں منتظر پیام نہ

نامہ

مرحبان مری مری پری اسر

نسبی کہی میں دل اکو کیاں ایسا شر

پیہ ارادہ ہی خط شوق لکھوں رو کر

جیلو نسبی کہی نہ لاؤ مری گلرو کی

سچ پخت کرم سخن اسر

عالم لطف خفی اور ہماری شیدا

جی آتا ہی ل اٹھ ہی آغوش ہی

آج گلزار میں بچوں تو ترانے گاؤں

بیلین پڑا تو میں گی گلزاروں میں

پہل کنگھی کا گاؤں ترخی لون کی

آج سنجالی کا دوسرا ہوا لون کا

آج بالین پہ سیما آہنچا

آج کہو تیا ہوں سچ و تعب چکویا

آج دل ٹوٹا ہی پاک صبا جگ آ

لاکھتہ بیریں کیا ہوں بہلائی کی

لب لبب ہتا ہوں تصویر خیالی میں

کیا خط محبتی ہی واہ فلک صدین

سرباز تصور لی کیا محبت سی

ایسی حال کہ جہان رخ محبت ہو گرا

آج ہر شاخ صنوبری جہڑیں گی گہر

سنبلیں لف پہ صدق کروں شک

آج دو کا رخ مینوش کو چکر چکر

آج دنیا میں نہیں دوسرا میرا

آج برساؤ کا گلشن کی تین پر

آج مرغان چمن جو ہتی ہیں گلشن پر

پر کسی طرح بہتا نہیں یہ خستہ

دہن غم کی لیا کرتا ہوں بوسی کثر

خاک چھوٹا ہی ایڑا مچھی کیوں گہر

ہو کرین کو چھین کہتا ہی عبث تو

مینی کی عرض کہ مٹا نہیں کوئی روبر

اشیاق رخ خوش جان مری سہتا

یون بستی سی تصورنی دیا مجھ کو جو

روئی وئی زلمہ پوش تو امی جان جہاں

ایسا گم گشتہ رشتہ عشق میں امی جان جہاں

سہنہ لپٹا تو صدا آنی لگی تحسین کے

یہ جہاں ہی مجھی امی جان جہاں پیار

پوچھ لفت کی حقیقت میں بہت ہی

بی تری چین نہیں ہی مجھی امی جان جہاں

میں ہی بیٹہ دین اپنی گرہ میں باندھے

خواب میں آنکھوں فی تجھ گل سی تشفی

ایسا اندھیری بی تری سچائی زہاں

مری احوال ہی ماہری ہوا وہ میرا دور

اتنا گہرا کمر تیرا حسد ہی یاد

ایسا گہرا کہ مجھری میں گرا بستر پہ

کہ فلک ہی مجھی پاتا نہیں امی شک

حلقہ سبز بارگ یک طپان کا ستر

کہ نزدیک کر دو تم گیسو شب رومی سر

پڑتی ہی کچھ آج اور ہی کل اور ہی گھر

لوٹا پرتا ہی بی تابی سی فیت سی سکر

آنکھیں تصویر خیالی کی میں قدموں پر

پھوٹتی لگیں سو رو کی کیا ضبط اگر

تیرہ نظروں میں ہی امی جان رخ شمس



مجھسی پیچ جو کرتی ہو دسوں کی سکو

سینہ میں جانتا میں تیغ کھیتا ہوں

مجھی اچانک سخیہ نہ سحران سی ہٹا

خارا زدہ سی سوچید ہو ہی چہا لون میں

مستول میں گدایانِ زمان کو چمی میں

کشتی غم کا ملا دلو نہ کچھ تہل بڑا

منہ پہ ہر روز ہوائی سی چھٹی آہتی ہے

نخل الفت سی کہی ٹٹی فاتی ہے

لب لبب غیر میں مجھ کو نہیں حکمِ خصوص

بار کا کل کی چھٹی تاب کہاں اسی کش

ایسی تمہی سی اُٹ تہہ اوٹھا تا ہوں میں

۶۵۲ میری آہوں کا پڑی گا سر کیسو پراثر

ایلو جلا د فلک مجھسی ہی بخوفِ خطر

سنگ کی طرح سی گائی میں یہ نہ ٹکر

پیوٹ پہنی کو میں یہ دیدہ تر شاگر

میری معشوق جہاں ہر فقران

مجھسی اوٹھتا نہیں دنیا میں تھم کا لنگر

جان جاتی ہی ہی می ہٹوں پستابی

شجرِ سرو میں دیکھا ہی کسینی ہی ٹر

لیا کہوں میری لچ جاتی ہی اس غم کی

ناتوانی سی گران مجھ پہ ہوا سوئی

جانتا ہوں کہ اسی فکر سی ہو گا لاسر

میںی اس سطلی موقوف کیا جان گلا

بڑی عشاق کی اس سی بڑا مانیگا

جاننا ہوں کہ نزاکت سی پڑ ہوگی نہ

مگر امی قاتل عالم یہ خیال آئی گا

بس میں زندہ جاوید میرہ ہوتا

سرخروئی کی تو امید کہاں پر ہی جان

ماہتہ میں تیری اگر دستہ خنجر آتا

ہو کرین ہی جو لگتا تو نہ ہٹتا مقتول

اسی جذب گلب اسکو اوڑا لیا تو

گو بڑا مان بہلا مان مگر لکھوں گا

تیرگی لون پہنچے ہو اگر موہوں کے

۹۵۳

عادین ہوتی ہیں مصروفوں کی نازک کثر

نہ اولٹ پڑی گا مجھ پرہیز امی شکم

وہ دوسرے کا چہو وگی نہ لفانی کی کر

فوج کر ڈالتی راقم کو جو ہا خنجر

تجہ سیحا کی اگر ماہتہ سی ہوتا جابر

ہوتا ہو وہی کا تعویذ وہ خطبہ

انکھیں بھی میری لپٹ جائیں تیرے قدموں

آب دیتا تری ملو ار کو میں رور کو

ماہی ملتا نہیں اب مجھ کو کوئی نامہ

لب عقیق مینی دانت تری میں گوہر

مالہ ہو جائیں نشان تو کئی امی شکم

آئین میں جو چہا پتی ہتی کلا تی تینے

تاری چٹکی میں شبِ ماہ میں افشان کھٹرا

چہا فی رہتی ہتی لوسینہ سی تہر دت

ڈھونڈ ہتی پرتی ہتی گلشن میں ہی آڑ

انگوئی یار نہ مونسش کوئی ماتم دار

گریبان شعلہ خون کی کوئی سمسی پوچھ

جیسی ای سروان غنسی باغی ہی تو

اپنی خوش کوئی پہ غرہ مکر و جانیو

صفتِ بادۂ خار جہان لکھا ہوں

ایک دن ہتھا کہ ہم ساتھ تری سہی تے

ہمیں اک جانِ وقالب کھٹیر چرتی تے

۹۵۴

قل کرنی سی کہلی تیخ ادا کی جوہر

خال پشانی اندر کی بنی میں زیو

کیونجی برسات میں کھٹیر سی تی تہا

کیسی بچپن ہوا کرتی ہتی عاشق سی نظر

آہ ہنس عجب وقت میں کرتی تہا

ہم سمندر میں نہین اگ سی کچھ مکھڑ

نخل ماتم ہیں اری گل مری گلشن کی شجر

کیا عجب پہنچی جو رتی پر مراوڑ کی شر

ساقیا جامِ جہان میں مرا پر دی ساغر

کسماتی ہتی تھی میکہ کی کیا کیا ہا

حکم سی تیری را کرتی ہتی اندر ہا

وہی ہم ہیں کہ صد آتی ہی ہستی

رحم کر کی کوئی ساغر بھی دی دود

دل جلاتا ہی جگر ہنپتا ہی کل اگلگی

اس طرح آتی ہوا و گہری مانی

انتظار قد و بالاسی رپی میں بیہ اغ

یہ نہیں کہتا کہ دم بہر کی لمی مہی آپ

سنگون ہو گئی امی دل علم عشق صنم

گنچہ سنگی اوراق جگر چشم کی تہ

تیرا میں سو قیامت میں کرونگا شکن

امی بتو بندہ آئین نہ بناؤ محکو

واہ کیا خوب یہ تقدیر فی دن کہلا

۴۵۵  
اری باہر اری باہر اری باہر

یکسو آہ اول آئی ہیں یہ دین تر

شعاع حسن ترپا ہی بربک ہگر

جیسی گلشن میں چلا کرتی ہی اکثر صر

ہمہ تن چشم جہان میں ہوا میسرا

کشتیاہ میں ہی ستانہ کیا کچی گزر

فوج بھران پہ انہی بھی دی اب تو ظفر

بی تری ہو گیا احوال جہان بست

دیکھ لینا کہی کہت ہوں نہ آئی گاگر

مرامو لا مرا مالک تو ہی سب اکبر

تم وہاں عیش میں اور ہم میں ہشتکی در



غم جو کم ہو تا ہی سنی سی تو یوں واپس

سامنا آنکھ لڑائی کا کروں جب تجھے

راتوں کو فید نہیں آتی خدا جانتا ہے

خود منہ پناؤ کہا تا نہیں کربان ہیں تنگ

دوہیر ہو جا تا ہی ابار کہ ورت ہرز

ستعد ہو جی وہ فوج الم آتی ہی

اب گلی اپنی لگاؤ بھی اسی جانِ جان

رشک غیر نکو ہو قتل میں پکلی اربان

تل سیکال پر طرح نظر آتا ہے

اوسکی سنجیر کی آواز سی کھسکا ہی دل

بی قرینہ نہ ہو آؤ گلی لگ جاؤ

۹۵۶

جیسی جاتا ہی خانی میں کسی مان کا پر

ماہ کا خود ہو اور مہر کی لٹکاون پر

آگ کی چہ بڑہ کی جو لکھون تو نہ ہو گا بار

جسم پر آنکھ چرائی لگا اپنا بکتر

ای جنون عشق و محبت پہ پری ہیں پتھر

دیکھتی ہم ہی لئی آتی میں غم کا لشکر

ماہی کہہ دیکھو دل زار ہی کیسا مضطر

جان آجاتی تری ماہی سی جو ہون

ما کہ نور محمد میں ہو جیسی سبر

در جانان جو ہلا یا تو گرا یا سبر

ہی ہوان دہار حلیم سی کہیں اپنا چنبر

تیری گھوکی فاقت سی کہیں کام چلے

یہ ہی افسوس ہی گلشن میں نکلی اریا

بوسی مٹی کی نہیں سنبھل سکتا ہنسی

جب کہی لیتا ہوں نام دہن شیریں

سگرانی ہی سرتن یہ کہوں قاتل

گلِ خواہن زلف سیہ سبیل تو

ابو امی جان لپٹ کر بھی کہلا دیتی

۹۵۶ شہسوار آج بنالی کہیں اپنا چاکر

فصل گل آئی تو جہر لی لگی میری شہر

شجر حسن تہا را ہنن کچھ بار آور

پانی پیر آتا ہی ایجان می منہ کی اند

صفتِ عاشق میں تو مجھ کو سمجھ لی لی

آنکھیں نظارۂ جنت میں ہن تنگ

ہوں ازل سے تیری محبت کا پری

اخترِ ارباب کا ہیکو پوچی کاغذ

دندانِ تری عیبی عقیقہ خست

مثنوی گستا

اوس زمانی کا ہی یہ سب قصا

میں لی عہدِ جن و نون میں

فنِ الفت میں نین ہو بیکتا ہوا

نام سلطان عالم اپنا ہے

اک زنِ فاحشہ تھی گستاخ نام

ناتکد تھی جو اوس کے جانِ جہاں

شادی کر دی تھی اوسنی گناہ کے

اوس کو گھسی تھی روزِ باتوں سے

روزِ جمع بنا کی رکھتی تھے

ملکیا میں ہی خواب میں اک شب

خواب میں اوسنی مجھ کو دیکھا تھا

بھئی آتی تھی وہ خجستہ سیر

کبھی گہرا کی در تک جا تے

مثلِ عشق میں تماشا ہوا

اپنی الفت کا سب میں چرچا ہے

راحتِ جان بھی تھی وہ خوش انجام

لوگ کہتی تھی اوس کو بیا جان

اوسکی جلی کی ساہتہ چلتی تھی

صاف کرتی تھی ہاتھ لائوں سے

کہوٹی باتوں سے وہ پرکتی تھے

لی پڑا اضطراب میں اک شب

جب وہ چوکنی توب میں چرچا تھا

پوچھتی تھی ہر اک سی میسر می خبر

بہر کی پرہیز سانس پر تے

زانوی غم پر چمکتی ہے

مثلِ جبروت یہ شعر بجتی ہے

غم کا کہا نا کسی سی کیا کیسے

عشق میرا سوا کر یاں کسے

بہیجا فیر و ز کی زبانی پیام

اوسکی ہوسن جو ہتی حسین علیہ

آیا جب سامنی مری فیروز

یسنی گائن ہی ایک گنا نام

ناج سی پائ سال کرتی ہے

یون کلا بولتا ہی جیسی ستار

کالی لہون میں ہی وہ چہرہ صاف

نیک و بد اپنی دل میں لاتی ہے

پیشتی سوتی ہتی بکلتی ہے

کہا کی کچھ پس نہ چکی مر رہیے

بن پڑی جب نہ کچھ اوسے تیر

میرا ناظر ہی وہ جو نیک انجام

اوسنی اوس سی نفیہ گل گہر میں

نقل کرنی لگا یہ وہ دل سوز

خوبصورت ہی اور ہی گل فام

شوکر و سنی خلل کرتی ہے

لحن مضراب اور رگین ہن تار

کر مک شب ہی پٹی کا موبان



ساعِدِ صافِ شمعِ روشن ہے

خوابِ مینِ تگو او سنی دیکھ ہے

شمع کی طرح تو مینِ جلتی ہے

وہ شب و روز غم سی روتی ہے

اپنی شوہر سی روز لڑتی ہے

روزِ مان سی ہی جنگ رہتی ہے

مینی جب حال یہ سنا اوسکا

یعنی بن دیکھی اوسکو عشق ہوا

مینی فیروز سی یہ کی تفسیر

پر سنا ہی کہ ہی وہ شوہر دار

غیر بیل کا کب گذر ہوگا

۹۴۰

مہرِ مہ اوسکا عکسِ امن ہے

انہیں زلفوں کا اوسکو سودا ہے

وہ جوانی ستم مینِ ڈہتی ہے

نہ تو کہلاتی ہی اور نہ سوتی ہے

اوس سی ہر بات مین بگڑتی ہے

اپنی گہر ہر سی تنگ رہتی ہے

مین ہی کچھ اپنی دل مین گہرا

دیکھ لیگی تو ہو گے مجنونا

اوسکی مہنی کی کیجئے تدبیر

وہی لیتا ہی اوس چمن کی بہا

بارِ واپس اکب شجر ہوگا

گلِ عارضِ بہین ملی گا کب

اوس گل شوہرِ بنا ہی زاعِ چمن

طوطی حسن اوس کا شوہر ہے

اوس کا نشو و نما اوسی سی ہے

پچھی اوس سی روز کرتی ہے

مینی فیروز سی جو کی نقبِ بریہ

اسی ولیعہد آپ کا پینام

ابھی جا کر کہوں گا گنا سے

چوڑی ملی حضورِ شوہر کو

ہو فیروز کہہ کی یہ رخصت

سنا مضطر سوی حسین علیہ

۹۶۱

غنجہ عاشقی پہلی گا کب

ہم نہ ہو نیکی بلبلِ گلشن

و تھ طاموس کی برابر ہے

اوس کا تو دل کیلا اوسی سی ہے

سنتی ہیں ہم اوسی پر مرتی ہے

عرض کرنی لگا وہ باتو تیر

آپ کا لطف اور نیک کلام

کیا عجب ہی جاو سکو ترک کری

وہ تو زندانِ سمجھتی ہی گہر کو

رہنا ہو گئی مری الفت

اور سمجھا کی گفت گو یہ کے

سُخ جی آپ کیجی محنت

نور و نور کو رند بن جاؤ

باوہ عشق او سکھو پلواؤ

وہ ولعید کی قرین آئے

نقدِ ارام او سکھو دلوؤ

یعنی چٹواؤ اوس سی شوہر کو

ناروہ اور یہ نور کی مورت

اسہ سایہ پڑی سلیمان کا

دُرِ شہوار ٹوٹا پتھر سے

نور سی درین ہو گیا روڑن

دیو نی کیا پری دیو چی ہے

مری آقا کو اوس سی ہی اہنت

اوس سی بیوسش کر کی لی آؤ

بچو دی ہی کچھ او سکھو سچاؤ

ہیں خستہ و نہ حسین آئے

ماہ سی شتری کو ملواؤ

سہ سی ملواؤ تم ہی خستہ کو

دیو وہ اور یہ پری صورت

گہر کو تہ ملی پرستان کا

وصلِ مہ چاہی تہا خستہ سے

سُخِ آئینہ پر پڑا آہن

کلی ایک ایک پر کی نوچی ہے

دشتِ دل اوسی اوڑائی

لوحہ اکی لئی ہے جباؤ

کہو اب فتنہ سی بیان آو

کام کال کا ہے نہ عال کا

کوئی تعویذ اب نہ لکھو انا

کچی گسٹو نہ پار او بکتا ہے

اس سلیمان کو آنکر دیکھو

کہیلا کرتی ہو روز بچون سے

بہنی راضی کرو اوسی صاحب

شیخ جی نی کہا بہت بہتر

یعنی شخصہ زاد و جھپہ عاشق ہے

44

شیشہ سنگ میں سمائی ہے

بنی ج طرح اوسکو سمجھاؤ

شیشہ تیار ہی اوڑ جباؤ

بن پتھر ہی اسی پری دل کا

نام سنتی ہی تو چلی آنا

اوس کا بن سایہ دم نکلتا ہے

چھوڑو اس خبانی جان کر دیکھو

پختہ باتیں بناؤ کچون سے

میرا آقا ہے آپ کا طالب

ابھی دیتا ہوں میں اوسی یہ خبر

تجھسی پتھر ہے تیرمی لایت ہے



شیخ جی اوٹھ کھڑی ہوئی ہسکر

وہ تو عاشق تھی وہ تو شیدائی

ہاتھ سی دلو ہاتھ بیسہ گئے

شیخ صاحب کی پاؤں پڑ پڑ کے

سیکیان لیکی وہ تو رونی گئے

زعفرانی ہوا وہ چہرہ زرد

پتیری باکمپن کی بھول گئے

باہر اگر کڑک گئی اونے

ہتھ کئی خوب صاف رکھتی تھے

بھول دیتا تھا ایک ایک اوے

آنی دو آنی پر جوہ مرتی تھے

۹۴

اور گنا کو دمی بیہ جا کی خبر

رہ پوشیدہ سب بویا تھے

اٹھ کی وہ نیک نام بیگئے

شرم سی کچھ زمین میں گر گر کر کی

اشک سی سوئی گل بھوئی لگی

چوٹ کہا ئی ہوا کلہی میں د

ہاتھ اپنی سخن کی بھول گئے

منہ کی کہا ئی اب گئی اونے

سکب وہ خوش غلاف رکھتی تھی

کب سمجھتا تھا کوئی نیک اوے

آنی پراپنا کام کرتی تھے

وہ طمانچہ جو سر پہ مار لی تھی

بنگنی تھی پہری وہ شوہر کے

شیخ صاحب سی میر صاحب سے

اوس پہ لٹو تھی کتنی اہل سپا

چہانتی تھی وہ رنگ اس گد کا

کہل چکا تھا ہر اک سی ہیٹڈارا

شیخ حبی کا سا جو اوسنی کلام

جوڑا یا روٹو اوسنی اوسدن سے

اور شوہر سی ہی طلاق ہوئے

مجتہد کی تدین وہ جا پہنچے

یعنی لیکر طلاق وہ گلہ نام

اولی پالت میں سبسی مارتی تھی

چوٹن سب روکتی تھی باہر کے

گہر گئی ہی وہ یا علی مدویے

ہر چ وہ اکہیرتی تھے واہ

چھٹی تھی یہ نہ وقت تھا کہ کا

پراسی شیخ حبی نی اب مارا

یعنی عاشق ہی اک شہر گلہ نام

وہ پری ربط رکھتی تھی جن سے

لفظ طلاق سی طاق ہوئے

بعد احکام شرع آئے پہنچے

میری پاس آتی وقت خود کام

یعنی دیکھا تو نیک صوٹ ہے

قد و بالا نہیں قیامت ہے

چاند کی گھڑی و دونوں عارضین

پس کیا دل ہمارا چٹون پر

پشت لب لی سب رنگت کے

جب نظر آئی گنہگار کی بادم

حسن کی لوز جب نظر آئے

رخسہ زلفون سی چہ گیساک جاں

زلفین چوٹین جواو سکی چہر می پر

جہشی ہی حطب و باغی ہو

یا چنوز تھی وہ دونوں چہر می کے

کچی مٹی کی چمچ مویہ ہے

چہرہ مہتاب حسن آفت ہے

دیکھ کر آنکھ سر مہ ہو گئیں

بہر پیری ہونٹ خستہ جو بن پر

سیب پستان فی دین موت کے

ٹوٹ کر دل راگری سادہ

عشق میں بوی نیشکر آئے

طاہر رنگ تھا اسیر بلال

بال آئینی پر پڑنی مگر

سایہ تھی خیمہ چچ کھائی ہو

سرخوبی پہ وہ گیس ران تھے

دانت الماس کی سی کنیاں تھیں

ریخین مٹی کی جیسی موی خفٹ

ناک ہتی منہ پہ جیسی شمع کی آلو

وہ ہویں خرپہ بابل تھیں

اوسکا ماتھا تھا چودھویں گانڈ

موسم عشق میں گھٹا زلفین

ناک کی چپد عطر دان کہتے

وہ پوٹی تھی پوست بادام

واہ کنیاں اوسکی کیا تھیں

جان عاشق وہیں دکتی تھے

پستارہ تھی کشمیری کی دیک

دیکھا بہا لاجو خوب انیاں تھیں

صاف تھیں اور برابر صف

جسہ پردانی جان نثار تھی سو

بلکین نشتر زنِ رگ گل تھیں

بجلی کی ہی تڑپ تھی اوس سی ماند

ابر لفت کا جگہٹا زلفین

غنج تھیں حبان کہتے

ناک کا بانہ مغز مند خام

ورقِ حسن کا سر تھیں

دیک لفت وہیں پہ پکتے تھے

نشر جان ہی تھی رگ کی جھک



داغ چچک کی سنہ پہ ساری تہ

پلکین آنکھوں کی بن گئیں تہیں نقاب

مانگ ماہی پہ جادہ ظلمات

پشیاں مو کی عطر خوشبو تہیں

مانگ کیا جیسی و می خجہ رہا

باگشت میں چمکتی تہے سجد

یا چمک حسن کی اوپر تہی تہے

کان کا دون جواب کیا امکان

یا وہ دستار عشق کا طرہ

لوہن کا نوکی شمع حسن کی نو

زقن صاف چاہ نخب تہے

۹۹۸

چاند سنہ تہا پہ سبتاری تہے

دانت سنہ میں تہی گوہر خوش آب

مصری سی کم نبات اسی تا

سپیاں موتیوں سے مملو تہیں

وزرہ نشان کا او سین اختر تہا

یا دہنک تہی وہ موتیوں کی لڑ

چاندنی سنہ پہ کہیت کرتی تہے

گو شوارہ تہی او کی دونوں کان

یا ز حسن کا وہ تہا صرہ

جان پروانہ کو رکے جو گرو

وہ کٹوری گلاب کی کب تہے

پنہی ننگ تہا قیامت خس

دانت سی ہونٹ جب دباتی

نخ گل پر شکن جو ہر سو تہے

پنہس چکی جال میں جو وہ گھنم

اوسے عادت تہی رست بازی کے

بجو دمی میں سمائی رہتی تہے

بند تہی کب کسی پرانی سے

بلبل آسا وہت رہتی تہے

بلبلوں کو پتنگ کہتی تہے

کبھی صیاد سی وہ کرتی تہی چڑ

کبھی لاسی سی پشی جاتی تہے

نکھن ننگ تہا ملاحت بس

چھتوں کی جان نکلی جاتی تہے

اوسکی چین حسین کا اُتو تہے

دیا لغت کا اوسنی بجکوپام

جان لیتی تہی چڑہ کی تازی کے

رات دن بلبلاتی رہتی تہے

خوش وہ رہتی تہی آنی جانی سے

ہر بلندی سی پست رہتی تہے

رات دن اوسنی جنگ کہتی تہے

ٹہی گھوڑا بنا کی کرتی تہی اس

ٹہی کہنی میں کس ساتی تہے

کہنشی شاد پروہ چڑھتی ہے

کہنچیتی ہی گلاب کانٹوں میں

کیلی کو کہتے ہی سدا ہی

پہول کو کہتی ہے دھتورہ

تاکل انگور سے اٹکتی ہے

پاسجامہ اوتار کر دن رات

غنچہ بند جب چٹکتا ہوتا

عشق سچی کو دیکھ کرے العزیز

پاؤن گلشن میں ٹٹکاتا ہوتا

پہل شبنو کا آگی وہر دہر کی

یہ فلاںی بوا او بھنی ہے

کہنسی اوس سی ہی آگی چڑھتی ہے

پیان کہتی ہی وہ جہانوں میں

بہشی کو کہتے ہی چڑھتی ہے

کیلی کو کہتے ہے سبورا

خوشی کی طرح وہ لٹکتی ہے

ہر گلی سے لپتی ہے ہعیبت

اسی یاد آتا ہوتا کوئے لالا

آز می ہو جاتی ہے عجب تیرے

کوئی اسبیللا یاد آتا ہوتا

ہنستی ہی یہ کلام کر کر کی

کس سی شہنائی ایسی بھنی ہے

زیر کرتی ہوں تان لیتی ہوں

باغین ایسی سنگینے آزاو

جب شکتی تھی غیر کوئل پر

آم ہی ساری محسوس لیتی تھے

بجلی کی طرح وہ کرکتے تھے

کہو کہلا ہو گئی تھی کہا کہا کے

سپہ ام رس ملک چھوڑتی تھے

نہ گیا باغین ہے وہ لپکا

کبھی سیندور پٹی کی سالنے

ہنسہ شیشی کو بنا یا ہتا

نہ سفید ن سی اسکو تھی غیبت

نیچی سی سبکی جان لیتی ہوں

آم کی ٹہنوں سی وہ رہتی تھی شا

پالٹی تھی وہ اپنی بے بل پر

سیپ تک اسکی چوس لیتی تھے

باغبانوں پر وہ شکتی تھی

پیر کہتی تھی اپنے دادا کے

کہا اپنی اپنا نہہ نہ موڑتی تھے

نہ گد ماس چوڑا نہ پٹکا

کو اسی گھلتے جان مائل تھے

میکشون کو مزا چکھایا ہتا

سبزہ رنگو نسی کرتی تھی لفت



گچو پارسی کا کہیل کہیتی تھے

عجب انداز کی تھے وہ گل رو

وہ لڑائی کا ذوق کہتی تھے

گفتی سی انکھ وہ لگاتی تھے

لاکھ تدبیر سمنے ہر تھینے

ایک آلو کی جال میں جو پہننے

بیٹے او سکی کس یا کرتی تھے

منع کرتی تھی سب وضع و شریف

چند ہی تھا وہ ڈھاری کا چنیا ب

ہو گیا تھا حضور میں مست از

بنگیا تھا اندھیری گہر کا چراغ

۹۴

اور پہیا بسا کی پیتی تھے

چوڑوں سی وہ کرتی تھی اُتو

اور سپناں سی شوق کہتی تھے

پوڑ لک ایک او سکی بناتی تھے

پر نہ باز آئے وہ نہ باز آئے

ایسی روئی کہ ہر کہی نہ ہننے

روز گوہ او سا کہن یا کرتی تھے

جانتی تھی وہ سب کو اپنا حرف

ہاک کی کہدی پہ لیتا تھا جوتاب

کر لیا تھا کچھ اور سے انداز

ہنس کی چال چلتا تھا وہ زارغ

نوبرس کا تہا جیسی اوس سنی ربط

سب فراموش کی ناک خوار سے

یہی ایسا کیا تھا اوس کو نہال

استدر ہو گیا تھا وہ مستاز

زادن میری ساتھ رہتا تھا

ہم پیالہ وہ ہم نوالہ تھا

خرچیان اوسکی ہنہیں چلتی تھیں

مجھی اک مرد سا وہ لایا

نام ایسا جگر کا ایسا سخت

روز محکوم لائی رکھتا تھا

اگر گشتا سی مجھی ہی لغت

۹۷۳

سب وہ بیولا ہوا کچھ ایسا ضبط

دوستی ہی اوڑا چکا ساری

کہ وہ کوی سی ہو گیا تھا لال

ہوم سی بنگیا تھا جیسی باز

جو نہ کہنا تھا مجھی کہتا تھا

اور ساری جہان گناہ تھا

رات ہرب کا دانہ دلتی تھیں

کام اوس قلمت بان کا بن آیا

تھا علام رضا وہ کب کب سخت

اپنی گولی بچائی رکھتا تھا

نوبرس سب برس کی ہی صحت

سنا کہ روز مینی یہ قصہ

غصہ ہی آیا پیچُ تاب کیا

اوسے سمجھا یا غیر لوگوں نے

سب گنوائی وہ شرطِ جانبار

محلون میں ہو چکی تھی وہ ممتاز

چوڑ کر سلطنت وہ اندر کے

مرد کم فہم نی ہی عاشق ہو

چوڑ کر حکم سارا اور شابہ

مزد تھا چند دن یہاں پر تید

پر نہ باز آیا سخت جان تھا وہ

اور زیارت کا زن نی کر کی سید

وہ غلامِ منا کا ہی حصہ

رخ کو رشکِ گلِ گلاب کیا

پر نہ سمجھی وہ قحبہ ایک ہی سے

بائی کُتِ ناسی کیا سرافراز

پر نہ سمجھی ہمارا راز و نیاز

شوکرین کہاتی ہی وہ باہر کے

سچ دیا اپنی مال و دولت کو

وونوٹکی وونون ہو گئی راہ سے

باز آئی وہ تاکہ جانید کی سید

نہیں معلوم دل کہاں تھا وہ

اوڑی صیاد بکلی لیکر سید

دو دن کنپو کو ہو گئی ہے

لعلی رات دن کی ہستی میں

سُکی اس مثنوی کو ایسے یار

مجھسا خوش و خوش مزاج و سین

یہ لطافت یہ طرف یہ انداز

یہ طاعت یہ سن یہ عین شبنا

ایسا بولی خبر تلک ہی نیلے

پس کسی اور سی کر می گئی کیا

یا دحق میں ہی کچھ بسر ہوئے

بہن خوش خستہ خجستہ خصال

زندگی کو بسر کرو صاحب

۹۶۵

بہن چہوڑا نہ سلطنت چاہے

دو دن خوش خوش و ہانپہ ہستی میں

نہ لگا وجود ل تو عامل ہو

یہ حکومت یہ شکل یہہ آئین

عشوہ اور غم سرہ اور ادا اور نا

یہ ملاحت یہ نگ مثل کلاب

مڑکی ہی پسر می نہ بات سنے

عشق کا سن لیا یہ چرچا

واغ عصیان کا سر بسر ہوئے

لگا گھر کسکی بات کسکا وصل

اوسکی الفت کو کہہ کر وضا



۹۷۶  
گو مہنی ہی مگر نصیحت ہے

فائدہ سند یہ نصیحت ہے

قطعہ منظوم بحسب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اٹھ کا ایکٹ ہی پٹی کی مین ڈو تو پٹی کی دو

تو مین جیسیم کی اور چٹی سینے کے یاد رکھو ای

جو چار دال کی اور دال کی تو ہٹی کے پانچ

چہ و آو کی مین توڑا اور پڑا کی شاٹ نگار

جو شا خطی کی مین شہٹ کی نو لکھنا

تو یا کی دس مین مگر کاف کی مین میں اسی یار

یہ میں کاف عجم مین ہی مین تو لام کے میں

جو چیل سیم کی توہین پچاس نوں شکے ۹۶۶

جوشاہ سہن کی زمین کے ہی شہزمن

جوفاکا اتھی تو نوٹے میں ساو کی خوشکار

جوسوہن قاف کی دوسوہن ایک کے زاہکے ہی

تو تین سو گنو جوشین ہوئی نقطہ دار

جوسوہن ہوئی ناکی تو تارہن کے

یہ ہیں چار سو تو اوکلیو نہ کر لی شمار

جوپانچو ہوئے نامی سشدہ کی میان

توٹا کی ہو گئی چھو کھرب فہم بے غار

جو نقطہ داری دال اسکے سات سو گنو

تو آہٹ سو ہوئی اب ضحاک نہ کر تکرار

بجهیه قاعده اختصری طبعی احب خوان

جو خطوی کی ہو ی نوی توغین کی بن حسد

بتایخ دوم شرمادی الثانیہ ششمی این ساب منظور نم

قطعیهای تاریخ از بنکوار محمد عبدالرحمن حسن شمولی مطبع سلطان

سکندر حشم ناصر الدین اختر

سلطان عالم برآورده نام

شہید و احب علی پادشاہ

فلک بار گاہی ملک حشام

عطایش محیطی سخاوت سبحاب

کبر ریزہ عالمی صبح و شام

ز شہسار تہ کلک مشکین شاہ

وہ اب حیوان جہان کلام

مضامین اختصری بکرم بند

ز شہرہ و شعری است بلا مقام

خصوصاً از تصنیف کلمات

بغیر سخن بود آج الکلام

شد حکم طبعش تکید جلد

ز حسد و ولہ سبحان نام

۴۷۹ ر.ه خاتمه جلد پانزدهم گذشت

و حکم شد بخشی خاص شاه کند و نه عبد الغنی نیکنام

بر او رجوع شایسته طبع کلام شهنشاه تاج الکلام

وله ایضا

شاه شاعران خسرو و ملک بگوید بلبست تهنیت

بطبع خوشه داد و او بخنها در اطراف عالم رسید سر

شده حکم طبعش ز محمود و له نسائی ز سلطان ستمی بصفه

مدار الهامش بیاکید هاشم ز آغار خبا هم آن داد و خستر

برائی مصارف شده حکم حضرت بعد الغنی بختی خاص خضر

بقیدی که بر دهنه خوش دانند از تکبیل احکام شاه به برادر

محمد حسین نیکو ارسلان سواد بقاریخت از آب گوهر



ز نقش حجب و در آینه

۹۸۰

رقم کرد حسن و اودن آینه

۱۳۴۸

سر لفظ مقصود گیرم چه تمام

ز مصراع اول کنم سال دیگر

سلطان عالمی و مدار الهام او

لوردها

هر جانبی که طرف نظر هر دو چشم

و نحو استه بید بر آمد بهر کسی

و نعام خلعت همه با آنچه طمع شد

مجموعه چاپ شد و در گزین

طایع و خوشنویس مخلص بخلع شد

در چاپ کلیات کنون هم می آید

بالقمة حیات که هر گونه طمع شد

از صر فها که قافیه طبع تنگ شد

با حکم شاه هند را اصلاح دفع شد

هم دوشه اش چو حافظ بعد الفنی نمود

بر مایه در میان همه عذر دفع شد

آغاز چاپه اش مدار الهام

آب کرم چشمه ففیش که نیل شد

حسن بسال خاتمه اش آرزو

این کلیات پادشه هند طبع شد

طبع زاد تلیند خاص نشی محمد الطاهین کلمات طبیات شاه

تاریخ طبع کلیات معلی از فکر رسا و طبع ذکاوتی عر عدم نظیر بیل  
خوش باین گلشن تقریر رسید احمد علی متخلص بقدر عروض و آن شاکر و  
حضرت سلطان عالم و عالمیان اعدا کنند ملکه سلطنته

حضرت سلطان عالم خرمندستان  
موجد ترکیب بندش جامع ارکان  
اسکی آگی بند ہی اہل بانگناطقہ  
واہ وصل علی صلی علی

لایا نظم و شوق سی کیا مسحر ملکِ نظم  
 سکے شاہی ہی جاری شعر کا مشہور ہن  
 ساری عین پکلف و النان پہ لوں کی ہن  
 ہل گیا اک باغِ حبِ نسخہ زمیں چہا

در سال طبع لکھ بی رومی ردی قید

پادشاہِ نظم و روتقِ بخش و یوانِ سخن  
بحرِ عمانِ معانی ابر نیانِ سخن  
ہی مقلدِ شاہ کی حسانِ سخن  
اس سکنہ جاسی ہی گوشتِ شانِ سخن

کیون نہ وہی عہد کا اپنی نسل میں سخن  
بہر شاعر ہر ورق کو یا ہی فرمان سخن  
فیضِ حضرت می قع ہی گلستانِ سخن  
کیون نہ وہی بسیلِ وشتاقِ خواہانِ سخن

ہی کلام خانقاہ الموحیدان سخن

سخ طبع ثانی دیوان مبارک سلطان فی اظربج و فکر رسائی محکمه  
لش سجدانی نبل شاخسار نیکین بیانی مرز امیتا متخلص معش شاگرد  
سلطان عالم فر خدم ختر فریدن فر خسران جمعی اعلیٰ دند ملک و سلطنته

نظم سلطان که از عطائی سلطان

برناظر او ب رنگ میکش کوپا

از پیر سنین او بصد فکر رسا

تا تف فرمود سال طبعش انیک

قطعه یارخ از تاج طبع مرزا محمد

شهنشاه ملک سخن جان عالم

سخن آسین صاحب فکر عالی

کلام مبارک سی مب بهره ورین

تصدق بین او سپر لای مضمون

بلاغت مین حسان تابست فضل

طنوری نظیری ہی نظیری بهان بین

لکهن کیا مین سفین شعرونکی نیت

هوی جب که تکمیل دیوان قدس

حسینان مضمون بند شکا جو بن

بصد افتخار و بصد زیب و زینت

۹۸۲

این خلعت طبع باز چون پوشیده

جامی زمی سخن چپا نوشیده

عیش از دل و جان خویش چون کوشیده

صهبا می دو آتش کنون جوشیده

شاه شاکر در حصر اود و اعلى عالم

که هی شاعر و نگار سلطان و قبا

هی او شاه کا ملک معنی یقضا

و ده هی قدر دان صا جان نیر کا

طیعت هی جوشین روانی سی دریا

فصاحت مین حسان و انل سی

تصور مین آتی مین کب میر و سودا

رخ صاف و این کیسوی لیل

هو اخلق مین او سکی خوبی کا شهر

دل اصل معنی کو جو دلسی بهایا

خوشی سی او سی اهل مطیع فی چپا

<p>۹۸۳ که لکته سال طبع کلام معلا و فور مرتبه با صدقت یه دیوان هی شاه کشور کشاک</p>	<p>اکبادنی ای شاد خوش هوکی محسی کیا اس سی آگاه جب دلمی بکو بفرق حسین مین فی لکهایه مصرع</p>
--	---

## وله ایضا

<p>خدیو ملک و معنی و سخنها در آغوش سخن فکر معنی نذار و معنی آن با خود کسی غنی و صائب جامی و طغرائ کلیم و اهلای و عریف و کیتا زینایش همه نوشید صبا پی تاریخ نظم شاه و الا بصد فخر و مهابات و تمنا کلام شاه از خاقانی ای ط</p>	<p>شهنشاه زمان سلطان عالم همی دارد عروسان مضامین سوار یک تار عرصه نظم نظامی و نظیری و ظهوری سلیم و سالم و سعدی حافظ زادنی خوشه چین خرمین او چو دیوان شیرش یافت تکمیل برای از دیاد عزت خوش نوشته شاد تمیذ و غلامش</p>
--	--

تاریخ طبع کلیات معنی از شاعر  
خوش فکر و خوش بیان میر علی حسین متخلص



بنارغ برادر کلان نواب جمشید پیکم صاحب دامت قبا

جسم چپایه کلیات اختری	اسب اسطرح بولی نمک خواران شا
فایغ فی کیا مارغ سکے دانه	هی شاعر و نکلی روحیه دیوان شا

قطعه یارخ ابطاع سرالرتقاء کلام معجز نظام حضرت قدر قدرت  
سلطان عالم خلد اندلکه متخلص غیرت سلطان خاور یعنی احرار و  
سلطنت گذارنده خارا دق درم بدی کالی بی هنر بلال حیر

برآمد شاهی از حبل نور	کنم بروی نثاران صد عدنها
ز بنی شاهد کلام شاه اختر	چه جمله مطبع شاه زمخسا
چکوم شهزده طبعش بر ملک	گذشتد اهلشوش از وطنها
سطور ش غیرت زلف عروسان	نثار حرف مشکینش ختف
چو از شیرینیش لفظ بنواغم	شود رطب اللسان کام دهنها
هی حسن معانی بعد الفاظ	چو مرغان خوش الحان چمنها
عجب معشوق دلکش گشت مطبو	شدند از عشق محوش اهل فنا
چو بر فکر تیارخ طبعش	بلال اختر نشست تنها
ند از غیب این بشیند نوشت	کلام اقدس شاه سخنها



قطعه تاریخ طبع دیوان بلاغت عنایت حضرت سلطان عالم و لیسان اعالیه ملک و سلاطین  
 از خانه زاد قدیم ما هشتاد و یک کوکب الملک سید علیجا کجا بهادر خشان  
 که از مصرع بر می آید

عالم مین هو بی مثال اب تم	ایجاد هی لا جواب اختر
فیض اظہر کا طبع دیوان	شاید شہر و ن مین ای منور
قصہ یہ حدیقہ مضامین	حق حسن کا عشق کا مقرر
تاریخ جلے ہو جا بجاب	مصرع ہر ایک وال بہتر
دیوان یہ چہ پای وہ درخشان	یا با جو لفظ یا با گوہر

ایضا تاریخ در صنعت حروف معطلہ کہ از ہر مصرع بر می آید

کلام مطلع ہر مرام ماہ سرور	کلام مصدرا مال و ہر و عطر مراد
کلام ماہر اسرار علم اکرم حلم	کلام عادل عالم سرور سرور دا
کلام سمع عطاریا روح سلک در	اصول ورع مہ مصرع مال سدا
کلام اکرم ادوار حصر رسم سلوک	صراح عصر کمال سرور ماہ و ہاد
و م معطر اور روح در درام ہم	اساس حم و عسلار اور مراد
سلوک گرد در سد شرمہ مذاہم حور	در ملک گہر لعل و ہر راہ دا
رسوم رحم و کرم در مصالح دم ما	مرام کل دل مسرور صدر اہل سنوا



کلام کل ملک عصر در داور  
عدو حرص طمع مصر و معصود

کلام و در اعدا سال هر مصرع  
آله داورا محروس دار سر و مراد

تاریخ طبع کلیات معیسی از محمد علی خان  
شاگرد حضرت سلطان عالم و عالمیان عا و الله ملک و سلطنت

کلام خیر شاه بنده  
مطلوبه فروده شان عالم

طبع او چو شاهد فکر بنمود  
رفیض حضرت سلطان عالم

گذشت از سر جان هر تاریخ  
زهی دیوان و نظم جان عالم

طبع کلیات سلطان عالم و لیا از شاعر شکر و شکر نواب  
غضاد و له معین الملک با علی خان بهادر متخلص با قشاکر و موسی

فرد و نوا و آله بهاسید سنجی علی خان بایست بر و السلطان

اعزاز دولت از کج مضامین شد  
کلیات اخترمند و شان چون طبع

طبع سال او چون فکر کرده خیر خواه  
مصرعه بر بسته در خاطر با قرگشت

مصرع و منقوطة صوئی  
پس یک الف و بعد هشت

طبع کلیات معیسی از فکر رسا و طبع و کامر از الد و حسین متخلص و موسی

کلام اخترمند کا چه چه  
که استاد ده میری استاد کاهی

کلیات معیسی از فکر رسا و طبع و کامر از الد و حسین متخلص و موسی